سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور رفاروقی

مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ——— اُسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ

نام مولف ——— علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہ (م ۶۳۰ھ)

ترجمہ ——— مولانا عبد الشکور نارد قی لکھنوی۔

موضوع ——— سوانح و اذکار صحابۂ رسولؐ

نقش اوّل ——— ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ

نقش ثانی ——— جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ

تذکرۂ صحابہ ——— چھ سو اکیس

ناشر ——— مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

طابع ——— کمبائن پرنٹرز لاہور

قیمت جلد سوم، چہارم و پنجم ——— -/[illegible] روپے

Marfat.com

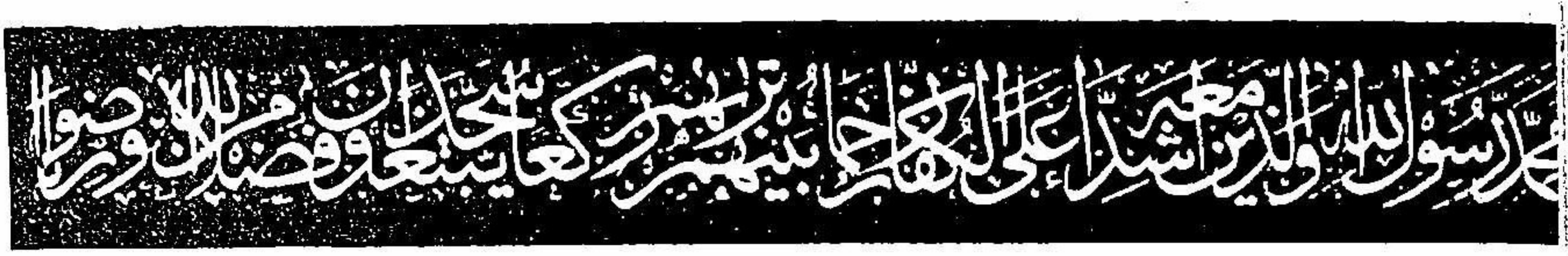

فہرست ترجمۂ اسد الغابہ جلد پنجم

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	شقران مولائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱	۱۴	شہر بن باذام	۶
۲	شقیق بن سلمہ	۲	۱۵	شویفع	۶
۳	شکل بن حمید	۲	۱۶	شیبان	۷
۴	شماس بن عثمان	۳	۱۷	شیبان	۷
۵	شمعون بن یزید	۳	۱۸	شیبہ بن عبد الرحمٰن	۷
۶	شنتم	۴	۱۹	شیبہ بن عتبہ	۷
۷	شہاب بن اسماء	۴	۲۰	شیبہ بن عثمان	۸
۸	شہاب بن خرفہ	۵	۲۱	شیبہ بن ابی کثیر	۹
۹	شہاب بن زہیر	۵	۲۲	شیبہ ابو عثمان	۹
۱۰	شہاب بن سعد	۵	۲۳	صالح انصاری	۱۰
۱۱	شہاب بن مالک	۵	۲۴	صالح بن خیوان	۱۰
۱۲	شہاب بن مجنون	۶	۲۵	صالح مولائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰
۱۳	شہاب	۶	۲۶	صالح قرطی	۱۱

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۷	صالح بن متوکل	۱۱
۲۸	صالح	۱۱
۲۹	صامت انصاری	۱۲
۳۰	صامت غلام حبیب بن خراش	۱۲
۳۱	صبیح ابو احیحہ	۱۲
۳۲	صبیح غلام حویطب بن عبدالعزی	۱۳
۳۳	صبیح غلام حضرت ام سلمہ	۱۳
۳۴	صبیحہ بن حارث	۱۳
۳۵	صحار بن عیاش	۱۳
۳۶	صخر بن جبر	۱۴
۳۷	صخر ابو حازم	۱۴
۳۸	صخر بن حرب یعنی ابوسفیان	۱۴
۳۹	صخر بن سلمان	۱۵
۴۰	صخر بن صعصعہ	۱۶
۴۱	صخر بن عیلہ	۱۶
۴۲	صخر بن قدامہ	۱۸
۴۳	صخر بن قعقاع	۱۸
۴۴	صخر بن قیس	۱۸
۴۵	صخر بن لوذان	۱۹
۴۶	صخر بن معاویہ	۱۹
۴۷	صخر بن وداعہ	۲۰
۴۸	صدی بن عجلان	۲۰
۴۹	صرو بن عبداللہ	۲۱
۵۰	صرم بن یربوع	۲۱
۵۱	صرمہ بن انس	۲۲
۵۲	صرمہ بن ابی انس	۲۲
۵۳	صرمہ عذری	۲۳
۵۴	صعب بن جثامہ	۲۴
۵۵	صعب بن منقر	۲۴
۵۶	صعصعہ بن صوحان	۲۵
۵۷	صعصعہ بن معاویہ	۲۵
۵۸	صعصعہ بن ناجیہ	۲۶
۵۹	صعقؑ۔ ابو عبداللہ	۲۷
۶۰	صفرہ	۲۷
۶۱	صفوان بن امیہ بن خلف	۲۷
۶۲	صفوان بن امیہ بن عمرو	۲۹
۶۳	صفوان بن صفوان	۲۹
۶۴	صفوان بن عبداللہ خزاعی	۲۹
۶۵	صفوان بن عبداللہ	۲۹
۶۶	صفوان بن عبدالرحمٰن	۲۹
۶۷	صفوان بن عبدالرحمٰن	۳۰
۶۸	صفوان بن عسال	۳۰
۶۹	صفوان عمرو اسدی	۳۱
۷۰	صفوان بن عمرو سلمی	۳۱
۷۱	صفوان بن قدامہ	۳۱
۷۲	صفوان بن مالک	۳۲
۷۳	صفوان بن محمد	۳۲
۷۴	صفوان بن مخرمہ	۳۲

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۷۵	صفوان بن معطل	۳۳
۷۶	صفوان بن وہب	۳۴
۷۷	صفوان بن یمان	۳۴
۷۸	صفوان یا ابن صفوان	۳۴
۷۹	صلت والد زبید	۳۵
۸۰	صلت۔ ابو کلیب	۳۵
۸۱	صلت بن مخرمہ	۳۵
۸۲	صلصال بن دلہمس	۳۵
۸۳	صلصل بن شرجیل	۳۶
۸۴	صلہ بن اشیم	۳۶
۸۵	صلہ بن حارث	۳۶
۸۶	صنابح بن اعسر	۳۷
۸۷	صنابح احمسی	۳۷
۸۸	صہبان بن عثمان	۳۸
۸۹	صہیب بن سنان	۳۸
۹۰	صہیب بن نعمان	۴۱
۹۱	صواب	۴۱
۹۲	صیفی بن اصلت	۴۲
۹۳	صیفی۔ ابو الحارث	۴۲
۹۴	صیفی بن ربعی	۴۲
۹۵	صیفی بن سواد	۴۲
۹۶	صیفی بن عامر	۴۲
۹۷	صیفی بن قیظی	۴۲
۹۸	صیفی والد مرتع	۴۳
۹۹	صیفی	۴۳
۱۰۰	ضحاک انصاری	۴۳
۱۰۱	ضحاک بن ابی جبیرہ	۴۳۰
۱۰۲	ضحاک بن حارثہ	۴۴
۱۰۳	ضحاک بن خلیفہ	۴۴
۱۰۴	ضحاک بن ربیعہ	۴۴
۱۰۵	ضحاک بن زئل	۴۴
۱۰۶	ضحاک بن سفیان بن حارثہ	۴۵
۱۰۷	ضحاک بن سفیان بن عوف	۴۵
۱۰۸	ضحاک بن عبد عمرو	۴۶
۱۰۹	ضحاک بن عرفجہ	۴۶
۱۱۰	ضحاک بن قیس بن خالد	۴۶
۱۱۱	ضحاک بن قیس بن معاویہ	۴۷
۱۱۲	ضحاک بن نعمان	۴۰
۱۱۳	ضرار بن ازور	۴۸
۱۱۴	ضرار بن مرداس	۴۹
۱۱۵	ضرار بن قعقاع	۵۰
۱۱۶	ضرار بن مقرن	۵۰
۱۱۷	ضرار بن قطعیہ	۵۰
۱۱۸	ضغاطر	۵۱
۱۱۹	ضماد بن ثعلبہ	۵۱
۱۲۰	ضمام بن ثعلبہ	۵۲
۱۲۱	ضمام بن زید	۵۳
۱۲۲	ضمرہ بن انس	۵۳

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱۲۳	ضمرہ بن ثعلبہ	۵۴
۱۲۴	ضمرہ بن سعد	۵۴
۱۲۵	ضمرہ ابو عبید اللہ	۵۵
۱۲۶	ضمرہ بن عمرو	۵۵
۱۲۷	ضمرہ بن عمرو خزاعی	۵۵
۱۲۸	ضمرہ بن عیاض	۵۶
۱۲۹	ضمرہ بن ابی العیص	۵۶
۱۳۰	ضمرہ بن عرنہ	۵۷
۱۳۱	ضمرہ بن کعب	۵۷
۱۳۲	ضمرہ	۵۷
۱۳۳	ضمضم بن حارث	۵۷
۱۳۴	ضمضم بن عمرو	۵۷
۱۳۵	ضمضم بن قتادہ	۵۸
۱۳۶	ضمیرہ بن حبیب	۵۸
۱۳۷	ضمیرہ بن سعد	۵۸
۱۳۸	ضمیرہ بن ابی ضمیرہ	۵۸
۱۳۹	طارق بن احمر	۵۹
۱۴۰	طارق بن ایشم	۵۹
۱۴۱	طارق بن زیاد	۵۹
۱۴۲	طارق بن سوید	۵۹
۱۴۳	طارق بن شریک	۵۹
۱۴۴	طارق بن شہاب	۵۹
۱۴۵	طارق بن عبداللہ	۵۹
۱۴۶	طارق بن عبید	۵۹
۱۴۷	طارق بن علقمہ	۶۲
۱۴۸	طارق بن مرقع	۶۲
۱۴۹	طاہر بن ابی ہالہ	۶۳
۱۵۰	طحفہ بن قیس	۶۳
۱۵۱	طرفہ والد تمیم	۶۳
۱۵۲	طرفہ بن عرفجہ	۶۳
۱۵۳	طریح بن سعید	۶۴
۱۵۴	طریف بن ابان	۶۴
۱۵۵	طریفہ بن حاجر	۶۴
۱۵۶	طعمہ بن ابیرق	۶۴
۱۵۷	طفیل بن ابی بن کعب	۶۵
۱۵۸	طفیل بن حارث	۶۵
۱۵۹	طفیل	۶۵
۱۶۰	طفیل بن زید	۶۵
۱۶۱	طفیل بن سعد	۶۶
۱۶۲	طفیل بن عبداللہ	۶۶
۱۶۳	طفیل بن عمرو	۶۷
۱۶۴	طفیل بن مالک	۶۹
۱۶۵	طفیل بن مالک مدنی	۷۰
۱۶۶	طفیل بن نعمان	۷۰
۱۶۷	طلحہ انصاری	۷۱
۱۶۸	طلحہ بن براء	۷۱
۱۶۹	طلحہ بن ابی حدرد	۷۲
۱۷۰	طلحہ بن خراش	۷۲

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱۷۱	طلحہ بن ابی داؤد	۷۳
۱۷۲	طلحہ زرقی	۷۳
۱۷۳	طلحہ بن زید	۷۳
۱۷۴	طلحہ سیمی	۷۳
۱۷۵	طلحہ بن سعید	۷۱
۱۷۶	طلحہ برادر عبدالملک	۷۴
۱۷۷	طلحہ بن عبیداللہ	۷۴
۱۷۸	طلحہ بن عبیداللہ بن مسافع	۷۹
۱۷۹	طلحہ بن عتبہ	۸۰
۱۸۰	طلحہ ابوعقیل	۸۰
۱۸۱	طلحہ بن عمرو	۸۰
۱۸۲	طلحہ بن مالک	۸۱
۱۸۳	طلحہ بن معاویہ	۸۱
۱۸۴	طلحہ بن نضیلہ	۸۱
۱۸۵	طلحہ	۸۲
۱۸۶	طلق بن علی	۸۲
۱۸۷	طلق بن یزید	۸۲
۱۸۸	طلیب بن ازہر	۸۳
۱۸۹	طلیب بن عرفہ	۸۳
۱۹۰	طلیب بن عمیری	۸۳
۱۹۱	طلیحہ بن خویلد	۸۴
۱۹۲	طلیحہ دیلی	۸۵
۱۹۳	طلیحہ بن عتبہ	۸۵
۱۹۴	طلیق بن سفیان	۸۵
۱۹۵	طہفہ بن زہیر	۸۵
۱۹۶	طہفہ بن قیس	۸۶
۱۹۷	طہمان مولائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۸۷
۱۹۸	طہمان بن سعد	۸۸
۱۹۹	طہینہ بن زبیر	۸۸
۲۰۰	طیب بن عبداللہ	۸۸
۲۰۱	ظالم بن سارق	۸۸
۲۰۲	ظالم بن عمرو	۸۹
۲۰۳	ظبیان بن ربیعہ	۸۹
۲۰۴	ظبیان بن عمارہ	۹۰
۲۰۵	ظبیان بن کداوہ	۹۰
۲۰۶	ظہیر بن رافع	۹۰
۲۰۷	ظہیر بن سنان	۹۱
۲۰۸	غابس غلام حویطب	۹۲
۲۰۹	غابس بن ربیعہ	۹۲
۲۱۰	غابس بن عیس	۹۲
۲۱۱	غازب والدبراء	۹۳
۲۱۲	عاص بن عامر	۹۳
۲۱۳	عاص بن ہشام	۹۴
۲۱۴	عاص اسلمی	۹۴
۲۱۵	عاصم بن ثابت	۹۴
۲۱۶	عاصم بن ابی جیل	۹۵
۲۱۷	عاصم حبشی	۹۵
۲۱۸	عاصم بن حدزہ	۹۶

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۱۹	عاصم بن حصین	۹۶
۲۲۰	عاصم بن حکم	۹۶
۲۲۱	عاصم بن عدی	۹۶
۲۲۲	عاصم عکیر	۹۶
۲۲۳	عاصم بن عمر بن خطاب	۹۸
۲۲۴	عاصم بن عمرو	۹۸
۲۲۵	عاصم بن قیس	۹۸
۲۲۶	عاقل بن بکیر	۹۹
۲۲۷	عامر بن اسود	۹۹
۲۲۸	عامر بن اضبط	۹۹
۲۲۹	عامر بن اکوع	۱۰۰
۲۳۰	عامر بن امیہ	۱۰۰
۲۳۱	عامر بن بکیر	۱۰۱
۲۳۲	عامر بن بلحارث	۱۰۱
۲۳۳	عامر بن ثابت	۱۰۱
۲۳۴	عامر بن ثابت	۱۰۱
۲۳۵	عامر بن ثابت	۱۰۱
۲۳۶	عامر بن حارث بن ثوبان	۱۰۲
۲۳۷	عامر بن حارث فہری	۱۰۲
۲۳۸	عامر بن حارث بن بانی	۱۰۲
۲۳۹	عامر بن حذیفہ	۱۰۳
۲۴۰	عامر رامی	۱۰۳
۲۴۱	عامر بن ربیعہ	۱۰۳
۲۴۲	عامر بن ربیعہ	۱۰۵
۲۴۳	عامر بن ساعدہ	۱۰۵
۲۴۴	عامر بن سعد بن حارث	۱۰۵
۲۴۵	عامر بن سعد	۱۰۵
۲۴۶	عامر بن سعد بن عمرو	۱۰۶
۲۴۷	عامر بن سلمہ	۱۰۶
۲۴۸	عامر بن سلیم	۱۰۶
۲۴۹	عامر بن سنان	۱۰۶
۲۵۰	عامر بن شہر	۱۰۸
۲۵۱	عامر بن صبرہ	۱۰۹
۲۵۲	عامر بن طفیل بن حارث	۱۱۰
۲۵۳	عامر بن طفیل بن مالک	۱۱۰
۲۵۴	عامر بن ابی عامر	۱۱۱
۲۵۵	عامر بن عبداللہ	۱۱۱
۲۵۶	عامر بن عبداللہ بدری	۱۱۳
۲۵۷	عامر بن عبداللہ بن جہم	۱۱۴
۲۵۸	عامر بن عبداللہ بن ابی ربیعہ	۱۱۴
۲۵۹	عامر بن عبداللہ	۱۱۴
۲۶۰	عامر بن عبد عمرو	۱۱۴
۲۶۱	عامر بن عبد غنم	۱۱۵
۲۶۲	عامر بن عبدالقیس	۱۱۵
۲۶۳	عامر بن عبدہ	۱۱۷
۲۶۴	عامر بن عبدہ	۱۱۷
۲۶۵	عامر بن عکیر	۱۱۷
۲۶۶	عامر بن عمرو بن حذافہ	۱۱۸

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۶۷	عامر بن عمرو مزنی	۱۱۸
۲۶۸	عامر بن عمیر	۱۱۸
۲۶۹	عامر بن عوف	۱۱۹
۲۷۰	عامر بن غیلان	۱۱۹
۲۷۱	عامر فقیمی	۱۱۹
۲۷۲	عامر بن فہیرہ	۱۲۰
۲۷۳	عامر بن قیس اشعری	۱۲۱
۲۷۴	عامر بن کریز	۱۲۲
۲۷۵	عامر بن لد	۱۲۲
۲۷۶	عامر بن لقیط	۱۲۲
۲۷۷	عامر بن لیلی	۱۲۳
۲۷۸	عامر بن لیلی غفاری	۱۲۳
۲۷۹	عامر بن مالک	۱۲۴
۲۸۰	عامر بن مالک بن اہیب	۱۲۴
۲۸۱	عامر بن مالک بن جعفر	۱۲۴
۲۸۲	عامر بن مالک بن صفوان	۱۲۵
۲۸۳	عامر بن مالک قیشری	۱۲۵
۲۸۴	عامر بن مالک کعبی	۱۲۵
۲۸۵	عامر بن مخرمہ	۱۲۶
۲۸۶	عامر بن مخلد	۱۲۶
۲۸۷	عامر بن مرقش	۱۲۶
۲۸۸	عامر مزنی	۱۲۷
۲۸۹	عامر بن مسعود	۱۲۸
۲۹۰	عامر بن مطر	۱۲۹
۲۹۱	عامر بن بابی	۱۲۹
۲۹۲	عامر بن ہذیل	۱۲۹
۲۹۳	عامر ابو ہشام	۱۲۹
۲۹۴	عامر بن ہلال	۱۳۰
۲۹۵	عامر بن واثلہ	۱۳۰
۲۹۶	عامر بن ابی وقاص	۱۳۰
۲۹۷	عامر بن یزید	۱۳۱
۲۹۸	عائذ بن ثعلبہ	۱۳۱
۲۹۹	عائذ بن سعید	۱۳۱
۳۰۰	عائذ بن ابی عائذ	۱۳۲
۳۰۱	عائذ بن عبد عمرو	۱۳۲
۳۰۲	عائذ بن مرد بن بلال	۱۳۲
۳۰۳	عائذ بن قرط	۱۳۳
۳۰۴	عائذ بن ماعص	۱۳۳
۳۰۵	عائذ اللہ	۱۳۳
۳۰۶	عائذ اللہ	۱۳۳
۳۰۷	عباد بن اخضر	۱۳۴
۳۰۸	عباد بن بشر	۱۳۴
۳۰۹	عباد بن بشر	۱۳۵
۳۱۰	عباد ابو ثعلبہ	۱۳۶
۳۱۱	عباد بن جعفر	۱۳۶
۳۱۲	عباد بن حارث	۱۳۶
۳۱۳	عباد بن خالد	۱۳۶
۳۱۴	عباد بن صحار	۱۳۷

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۳۱۵	عبادبن سالبس	۱۳۷
۳۱۶	عبادبن سجیم	۱۳۷
۳۱۷	عبادبن سنان	۱۳۷
۳۱۸	عبادبن سہل	۱۳۷
۳۱۹	عبادبن شرجیل	۱۳۷
۳۲۰	عبادبن شیبان	۱۳۸
۳۲۱	عبادبن عبدالعزی	۱۳۸
۳۲۲	عبادبن عبید	۱۳۸
۳۲۳	عبادعدوی	۱۳۸
۳۲۴	عبادبن عمرو	۱۳۸
۳۲۵	عبادبن عمرو	۱۳۹
۳۲۶	عبادبن عمرو	۱۳۹
۳۲۷	عبادبن قیس	۱۳۹
۳۲۸	عبادبن قیظی	۱۴۰
۳۲۹	عبادبن مرہ	۱۴۰
۳۳۰	عباد	۱۴۰
۳۳۱	عبادبن نہیک	۱۴۱
۳۳۲	عباد	۱۴۱
۳۳۳	عبادبن خالد	۱۴۱
۳۳۴	عبادبن اشیب	۱۴۱
۳۳۵	عبادبن ادنی	۱۴۲
۳۳۶	عبادبن خشخاش	۱۴۲
۳۳۷	عبادہ بن رافع	۱۴۳
۳۳۸	عبادہ زرقی	۱۴۳
۳۳۹	عبادہ بن صامت	۱۴۴
۳۴۰	عبادہ بن عمرو	۱۴۶
۳۴۱	عبادہ یعنی ابوعوانہ	۱۴۶
۳۴۲	عبادہ بن قرط	۱۴۶
۳۴۳	عبادہ بن قیس	۱۴۷
۳۴۴	عبادہ بن مالک	۱۴۷
۳۴۵	عباس بن عامر	۱۴۷
۳۴۶	عباس بن عبادہ	۱۴۷
۳۴۷	عباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۸
۳۴۸	عباس بن قیس	۱۵۲
۳۴۹	عباس بن معدی کرب	۱۵۴
۳۵۰	عباس غلام بنی ہاشم	۱۵۴
۳۵۱	عبایہ ابوقیس	۱۵۵
۳۵۲	عبایہ بن مالک	۱۵۵
۳۵۳	عبدالاعلی بن عدی	۱۵۵
۳۵۴	عبداللہ بن ابی	۱۵۵
۳۵۵	عبداللہ بن ابی احمد	۱۵۵
۳۵۶	عبداللہ بن اخرم	۱۵۶
۳۵۷	عبداللہ بن اورع	۱۵۷
۳۵۸	عبداللہ بن ارقم	۱۵۷
۳۵۹	عبداللہ ابن اسحاق	۱۵۸
۳۶۰	عبداللہ بن سعد	۱۵۹
۳۶۱	عبداللہ بن اسقع	۱۵۹
۳۶۲	عبداللہ بن اسود	۱۶۰

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۳۶۳	عبداللہ بن اصرم	۱۶۰
۳۶۴	عبداللہ بن اعور	۱۶۰
۳۶۵	عبداللہ بن اقرم	۱۶۱
۳۶۶	عبداللہ بن ابی امیہ	۱۶۱
۳۶۷	عبداللہ بن انس	۱۶۲
۳۶۸	عبداللہ بن انیس	۱۶۳
۳۶۹	عبداللہ بن انیس	۱۶۳
۳۷۰	عبداللہ بن انیس	۱۶۵
۳۷۱	عبداللہ بن انیس	۱۶۵
۳۷۲	عبداللہ بن انیس	۱۶۵
۳۷۳	عبداللہ بن اوس	۱۶۵
۳۷۴	عبداللہ بن اوس	۱۶۵
۳۷۵	عبداللہ بن ابی اوفی	۱۶۶
۳۷۶	عبداللہ ذوالبجادین	۱۶۷
۳۷۷	عبداللہ بن بحینہ	۱۶۹
۳۷۸	عبداللہ بن بدر	۱۶۹
۳۷۹	عبداللہ بن بدر	۱۶۹
۳۸۰	عبداللہ بن بدیل	۱۷۰
۳۸۱	عبداللہ بن بدیل	۱۷۱
۳۸۲	عبداللہ بن بر	۱۷۱
۳۸۳	عبداللہ بن براء	۱۷۱
۳۸۴	عبداللہ بن بریہ	۱۷۱
۳۸۵	عبداللہ بن بسر	۱۷۱
۳۸۶	عبداللہ بن بسر	۱۷۲
۳۸۷	عبداللہ بن نفیل	۱۷۳
۳۸۸	عبداللہ بن ابی بکر	۱۷۳
۳۸۹	عبداللہ بن ابی بکر صدیق	۱۷۳
۳۹۰	عبداللہ بجری	۱۷۳
۳۹۱	عبداللہ بن ثابت	۱۷۳
۳۹۲	عبداللہ بن ثابت	۱۷۴
۳۹۳	عبداللہ بن ثابت	۱۷۵
۳۹۴	عبداللہ بن ثعلبہ	۱۷۵
۳۹۵	عبداللہ بن ثعلبہ	۱۷۶
۳۹۶	عبداللہ ثمالی	۱۷۶
۳۹۷	عبداللہ ثقفی	۱۷۷
۳۹۸	عبداللہ بن ثوب	۱۷۷
۳۹۹	عبداللہ بن جابر	۱۷۷
۴۰۰	عبداللہ بن جابر	۱۷۸
۴۰۱	عبداللہ بن جبر	۱۷۹
۴۰۲	عبداللہ بن جبیر	۱۷۹
۴۰۳	عبداللہ بن جبیر	۱۷۹
۴۰۴	عبداللہ بن جحش	۱۸۰
۴۰۵	عبداللہ بن جد	۱۸۱
۴۰۶	عبداللہ بن ابی جدعاء	۱۸۲
۴۰۷	عبداللہ بن جراد	۱۸۲
۴۰۸	عبداللہ بن جزا	۱۸۳
۴۰۹	عبداللہ بن جزا	۱۸۳
۴۱۰	عبداللہ بن جعفر طیار	۱۸۳

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۴۱۱	عبداللہ ابو حمزہ	۱۸۶
۴۱۲	عبداللہ بن ابی جہم	۱۸۶
۴۱۳	عبداللہ بن جہیم	۱۸۶
۴۱۴	عبداللہ بن حارث	۱۸۷
۴۱۵	عبداللہ بن حارث	۱۸۷
۴۱۶	عبداللہ بن حارث	۱۸۷
۴۱۷	عبداللہ بن حارث	۱۸۸
۴۱۸	عبداللہ بن حارث	۱۸۸
۴۱۹	عبداللہ بن حارث	۱۸۸
۴۲۰	عبداللہ بن حارث	۱۸۹
۴۲۱	عبداللہ بن حارث	۱۸۹
۴۲۲	عبداللہ بن حارث	۱۹۰
۴۲۳	عبداللہ بن حارث	۱۹۰
۴۲۴	عبداللہ بن حارث	۱۹۰
۴۲۵	عبداللہ بن حارث	۱۹۱
۴۲۶	عبداللہ بن حارث	۱۹۱
۴۲۷	عبداللہ بن حارث	۱۹۱
۴۲۸	عبداللہ بن حارث	۱۹۲
۴۲۹	عبداللہ بن حارث	۱۹۳
۴۳۰	عبداللہ بن حارث	۱۹۳
۴۳۱	عبداللہ بن حارث	۱۹۳
۴۳۲	عبداللہ بن حبش	۱۹۳
۴۳۳	عبداللہ بن حبیب	۱۹۴
۴۳۴	عبداللہ بن ابی حبیبہ	۱۹۴
۴۳۵	عبداللہ ابو حبیبہ	۱۹۴
۴۳۶	عبداللہ بن ابی حداد	۱۹۴
۴۳۷	عبداللہ بن حذافہ	۱۹۶
۴۳۸	عبداللہ بن حرام	۱۹۸
۴۳۹	عبداللہ بن ام حرام	۱۹۸
۴۴۰	عبداللہ بن حرملہ	۱۹۹
۴۴۱	عبداللہ بن حریث	۱۹۹
۴۴۲	عبداللہ بن حزابہ	۱۹۹
۴۴۳	عبداللہ بن حسن	۱۹۹
۴۴۴	عبداللہ بن حسن	۱۹۹
۴۴۵	عبداللہ بن حصن	۱۹۹
۴۴۶	عبداللہ بن حنکل	۲۰۰
۴۴۷	عبداللہ بن حکیم	۲۰۰
۴۴۸	عبداللہ بن حکیم بن حزام	۲۰۰
۴۴۹	عبداللہ بن حکیم جنی	۲۰۰
۴۵۰	عبداللہ بن حکیم کنانی	۲۰۱
۴۵۱	عبداللہ ملقب بہ حمار	۲۰۱
۴۵۲	عبداللہ بن ابی الحمار	۲۰۲
۴۵۳	عبداللہ بن حمیر	۲۰۴
۴۵۴	عبداللہ بن حنطب	۲۰۳
۴۵۵	عبداللہ بن حنظلہ	۲۰۳
۴۵۶	عبداللہ بن حوار	۲۰۴
۴۵۷	عبداللہ بن حولی	۲۰۵
۴۵۸	عبداللہ بن حازم	۲۰۵

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۴۵۹	عبداللہ بن خالد	۲۰۵
۴۶۰	عبداللہ بن خالد	۲۰۶
۴۶۱	عبداللہ بن خالد	۲۰۶
۴۶۲	عبداللہ ابوخالد	۲۰۶
۴۶۳	عبداللہ بن ابی خالد	۲۰۷
۴۶۴	عبداللہ بن خباب	۲۰۷
۴۶۵	عبداللہ بن خبیب	۲۰۷
۴۶۶	عبداللہ بن حریت	۲۰۸
۴۶۷	عبداللہ بن خلف	۲۰۸
۴۶۸	عبداللہ بن خمیر	۲۰۹
۴۶۹	عبداللہ بن خنیس	۲۰۹
۴۷۰	عبداللہ بن خولانی	۲۰۹
۴۷۱	عبداللہ بن ابی خولانی	۲۰۹
۴۷۲	عبداللہ بن خثیمہ	۲۰۹
۴۷۳	عبداللہ بن دارہ	۲۱۰
۴۷۴	عبداللہ بن دیان	۲۱۰
۴۷۵	عبداللہ بن درہ	۲۱۱
۴۷۶	عبداللہ بن دیدان	۲۱۱
۴۷۷	عبداللہ بن راشد	۲۱۱
۴۷۸	عبداللہ بن رافع	۲۱۱
۴۷۹	عبداللہ بن ربیع	۲۱۱
۴۸۰	عبداللہ بن ربیعہ	۲۱۱
۴۸۱	عبداللہ بن ربیعہ	۲۱۲
۴۸۲	عبداللہ بن ربیعہ	۲۱۳
۴۸۳	عبداللہ بن ربیعہ	۲۱۴
۴۸۴	عبداللہ بن ابی ربیعہ	۲۱۴
۴۸۵	عبداللہ بن ابی ربیعہ	۲۱۴
۴۸۶	عبداللہ بن ربیعہ	۲۱۵
۴۸۷	عبداللہ بن ربیعہ	۲۱۵
۴۸۸	عبداللہ بن رفاعہ	۲۱۶
۴۸۹	عبداللہ بن رواحہ	۲۱۶
۴۹۰	عبداللہ بن ریاب	۲۲۰
۴۹۱	عبداللہ بن زائدہ	۲۲۰
۴۹۲	عبداللہ بن زبعری	۲۲۰
۴۹۳	عبداللہ بن زبیب	۲۲۱
۴۹۴	عبداللہ بن زبیر	۲۲۲
۴۹۵	عبداللہ بن زبیر عوام	۲۲۲
۴۹۶	عبداللہ بن زغب	۲۲۵
۴۹۷	عبداللہ بن زمعہ	۲۲۵
۴۹۸	عبداللہ بن زمل	۲۲۶
۴۹۹	عبداللہ بن زہیر	۲۲۶
۵۰۰	عبداللہ ابوزہیر	۲۲۷
۵۰۱	عبداللہ بن زید	۲۲۷
۵۰۲	عبداللہ بن زید جہنی	۲۲۸
۵۰۳	عبداللہ بن زید بن صفوان	۲۲۹
۵۰۴	عبداللہ بن زید بن عامر	۲۲۹
۵۰۵	عبداللہ بن زید بن عمرو	۲۳۰
۵۰۶	عبداللہ بن سابط	۲۳۱

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۵۰۷	عبداللہ بن ساعدہ بن عامر	۲۳۱
۵۰۸	عبداللہ بن ساعدہ بن عائش	۲۳۱
۵۰۹	عبداللہ بن مساعدہ ہذلی	۲۳۲
۵۱۰	عبداللہ بن سالم	۲۳۲
۵۱۱	عبداللہ بن سائب	۲۳۲
۵۱۲	عبداللہ بن سائب بن ابی سائب	۲۳۲
۵۱۳	عبداللہ بن سبرہ جہنی	۲۳۳
۵۱۴	عبداللہ بن سبرہ ہمدانی	۲۳۳
۵۱۵	عبداللہ سدومتی	۲۳۳
۵۱۶	عبداللہ بن سرجس	۲۳۴
۵۱۷	عبداللہ بن سعد ازدی	۲۳۵
۵۱۸	عبداللہ بن سعد اسلمی	۲۳۵
۵۱۹	عبداللہ بن سعد انصاری	۲۳۵
۵۲۰	عبداللہ بن سعد بن خثیمہ	۲۳۶
۵۲۱	عبداللہ بن سعد بن ابی شرح	۲۳۶
۵۲۲	عبداللہ بن سعد بن سفیان	۲۳۸
۵۲۳	عبداللہ بن سعد بن معاذ	۲۳۹
۵۲۴	عبداللہ بن سعید	۲۳۹
۵۲۵	عبداللہ بن سفیان	۲۳۹
۵۲۶	عبداللہ بن ابی سفیان	۲۴۰
۵۲۷	عبداللہ بن سفیان	۲۴۰
۵۲۸	عبداللہ بن سفیان	۲۴۰
۵۲۹	عبداللہ ابوسفیان	۲۴۰
۵۳۰	عبداللہ بن سلام اسرائیلی	۲۴۰
۵۳۱	عبداللہ بن سلامہ	۲۴۲
۵۳۲	عبداللہ بن سلمہ	۲۴۲
۵۳۳	عبداللہ بن سلمہ مرادی	۲۴۳
۵۳۴	عبداللہ بن ابی سلیط	۲۴۳
۵۳۵	عبداللہ بن سلیمان	۲۴۳
۵۳۶	عبداللہ بن سنان	۲۴۳
۵۳۷	عبداللہ بن سندر	۲۴۴
۵۳۸	عبداللہ بن سہل بن صیف	۲۴۴
۵۳۹	عبداللہ بن سہل بن رافع	۲۴۵
۵۴۰	عبداللہ بن سہل بن زید	۲۴۶
۵۴۱	عبداللہ بن سہل بن عمرو	۲۴۷
۵۴۲	عبداللہ بن سہل بن عمرو	۲۴۸
۵۴۳	عبداللہ بن سہیل	۲۴۸
۵۴۴	عبداللہ بن سوید	۲۴۸
۵۴۵	عبداللہ بن سیدان	۲۴۹
۵۴۶	عبداللہ بن سیلان	۲۴۹
۵۴۷	عبداللہ بن شہل	۲۴۹
۵۴۸	عبداللہ بن شیل	۲۵۰
۵۴۹	عبداللہ بن شیخیر	۲۵۰
۵۵۰	عبداللہ بن شداد	۲۵۰
۵۵۱	عبداللہ بن ابی شدیدہ	۲۵۱
۵۵۲	عبداللہ بن شرجیل	۲۵۲
۵۵۳	عبداللہ بن شریح	۲۵۲
۵۵۴	عبداللہ بن شریک	۲۵۲

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۵۵۵	عبداللہ بن شفی	۲۵۲
۵۵۶	عبداللہ بن شمر	۲۵۲
۵۵۷	عبداللہ بن شہاب	۲۵۲
۵۵۸	عبداللہ بن شہاب زہری	۲۵۳
۵۵۹	عبداللہ بن شباب	۲۵۳
۵۶۰	عبداللہ بن ابی	۲۵۳
۵۶۱	عبداللہ بن صعصعہ	۲۵۳
۵۶۲	عبداللہ بن صفوان	۲۵۳
۵۶۳	عبداللہ بن صفوان انصاری	۲۵۴
۵۶۴	عبداللہ بن صفوان خزاعی	۲۵۴
۵۶۵	عبداللہ بن صفوان بن قدام	۲۵۴
۵۶۶	عبداللہ بن صنابحی	۲۵۵
۵۶۷	عبداللہ بن صیاء	۲۵۶
۵۶۸	عبداللہ بن صیفی	۲۵۷
۵۶۹	عبداللہ بن ضمرہ	۲۵۷
۵۷۰	عبداللہ بن طارق	۲۵۷
۵۷۱	عبداللہ بن ابی طلحہ	۲۵۸
۵۷۲	عبداللہ بن طہفہ	۲۵۹
۵۷۳	عبداللہ بن عامر بن انیس	۲۵۹
۵۷۴	عبداللہ بن عامر بلوی	۲۵۹
۵۷۵	عبداللہ بن عامر بن ربیعہ	۲۵۹
۵۷۶	عبداللہ بن عامر بن ربیعہ	۲۶۰
۵۷۷	عبداللہ بن عامر بن کرند	۲۶۰
۵۷۸	عبداللہ بن عامر بن ایم	۲۶۲
۵۷۹	عبداللہ بن عائذ ثانی	۲۶۲
۵۸۰	عبداللہ بن عائذ بن قرط	۲۶۲
۵۸۱	جرالامہ ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۲
۵۸۲	عبداللہ بن عباس	۲۶۲
۵۸۳	عبداللہ بن عبدالاسد	۲۶۶
۵۸۴	عبداللہ بن عبداللہ	۲۶۸
۵۸۵	عبداللہ بن عبداللہ اعشی	۲۷۰
۵۸۶	عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ	۲۷۰
۵۸۷	عبداللہ بن ثابت	۲۷۱
۵۸۸	عبداللہ بن ابی بکر صدیق	۲۷۱
۵۸۹	عبداللہ بن عبداللہ بن عمر فاروق	۲۷۲
۵۹۰	عبداللہ بن عبداللہ بن ابی مالک	۲۷۲
۵۹۱	عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری	۲۷۲
۵۹۲	عبداللہ بن عبدالرحمٰن	۲۷۳
۵۹۳	عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابن ابی بکر صدیق	۲۷۳
۵۹۴	عبداللہ بن عبدالمدان	۲۷۳
۵۹۵	عبداللہ بن عبدالغافر	۲۷۳
۵۹۶	عبداللہ بن عبدالملک	۲۷۳
۵۹۷	عبداللہ بن عبدسناف	۲۷۴
۵۹۸	عبداللہ بن عبدبن ہلال	۲۷۴
۵۹۹	عبداللہ بن عبسہ	۲۷۴
۶۰۰	عبداللہ بن عبس	۲۷۵
۶۰۱	عبداللہ بن عبس	۲۷۵
۶۰۲	عبداللہ بن عبیداللہ	۲۷۵

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۶۰۳	عبداللہ بن عتبان	۲۷۵
۶۰۴	عبداللہ بن عتبہ	۲۷۵
۶۰۵	عبداللہ بن عبتک	۲۷۵
۶۰۶	عبداللہ بن عثمان	۲۷۷
۶۰۷	عبداللہ بن عثمان تیمی	۲۷۸
۶۰۸	عبداللہ بن عثمان ثقفی	۲۷۹
۶۰۹	حضرت ابوبکر صدیق عبداللہ بن عثمان	۲۷۹
۶۱۰	عبداللہ بن عثمان بن عفان	۲۷۹
۶۱۱	عبداللہ عدوی	۲۷۹
۶۱۲	عبداللہ بن عدی	۳۰۲
۶۱۳	عبداللہ بن عدی	۳۰۲
۶۱۴	عبداللہ بن عدیس	۳۰۳
۶۱۵	عبداللہ بن عرابہ	۳۰۴
۶۱۶	عبداللہ بن عرفجہ	۳۰۴
۶۱۷	عبداللہ بن عرفطہ	۳۰۴
۶۱۸	عبداللہ ابو عصام	۳۰۴
۶۱۹	عبداللہ بن عصام	۳۰۵
۶۲۰	عبداللہ بن کمکیرہ	۳۰۵
۶۲۱	عبداللہ بن حلیم	۳۰۵

رضی اللہ عنہم اجمعین ورضوا عنہ

ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الشین والقاف والکاف

(سیدنا) شقران (رضی اللہ عنہ)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ اسی لقب سے مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام صالح تھا حبشی غلام تھے عبدالرحمن ابن عوف کی ملک میں تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیتاً انکو پیش کیا تھا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں عبدالرحمن بن عوف سے مول لیا تھا اور بعد ہدیہ کے آپ نے انکو آزاد کر دیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت انکے لیئے بھی وصیت کی تھی یہ بھی اُن لوگوں میں ہیں جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میں شریک تھے شقران کی نسل کے آخری شخص نے مدینہ میں بعہد خلافت ہارون رشید۔ بصرہ میں بھی انکی نسل کا ایک شخص تھا مصعب نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا آیا اُسنے کوئی اولاد چھوڑی تھی یا نہیں۔ ابو معشر نے کہا ہے کہ شقران بدر میں شریک تھے آنحضرت نے انکو حصہ نہیں دیا۔ ہیں اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں زید ابن اخرم طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن فرقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جعفر بن محمد نے انھوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ کہتے تھے جس شخص نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے (قبر میں) آپ کے نیچے چادر بچھائی وہ شقران تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام۔ جعفر کہتے تھے مجھے ابن ابی رافع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے شقران سے سنا وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں ہی قبر میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی اور عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انھوں نے اسود بن عامر سے انھوں نے مسلم بن خالد سے انھوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے شقران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر سوار خیبر کی طرف جا رہے تھے اور اشارہ سے نماز پڑھتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) شقیق (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ۔ کنیت انکی ابووائل اسدی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا مگر آپ سے کچھ سنا نہین۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کے شاگرد ہین۔ ہشیم نے مغیرہ سے انھون نے ابووائل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق[1] آیا وہ ہر چالیس اونٹ مین ایک اونٹ لیتا تھا مین اسکے پاس اپنا مینڈھا لے آیا اور مینے کہا کہ اسکی زکوۃ لے لو اُسنے کہا اسپر زکوۃ واجب نہین ہے یہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے اُسوقت مین بچہ تھا (مگر ایسا تھا کہ) جانورون کو (چراکے) اپنے گھر واپس لے آتا تھا اور عاصم نے ابووائل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین اپنے گھر کے اونٹون کو چرا رہا تھا کچھ سوارون کا میری طرف گذر ہوا میرے اونٹ بھڑک کر بھاگے اُن سوارون مین سے ایک شخص نے کہا کہ تم لوگون نے اس لڑکے کے اونٹون کو بھگا دیا ہے اسکے اونٹون کو اسکے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ میرے اونٹون کو لے آئے مینے انمین سے کسی شخص سے پوچھا کہ یہ کون ہین جنھون نے کہا کہ اس لڑکے کے اونٹون کو اسکے پاس لے آؤ اس شخص نے کہا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے مگر صحیح نہین ہے انکی وفات ۹۹ھ مین ہوئی۔ انھون نے نرکل کا ایک چھپر بنالیا تھا اُسی مین یہ اور انکے جانور رہتے تھے جب کسی جہاد مین جاتے تو اس چھپر کو کھول کے رکھدیتے اور جب لوٹتے تو پھر اسکو بنالیتے جنگ صفین مین حضرت علی کے ہمراہ تھے اور ابوبکر و عمر و عثمان و علی و سعد و ابن عباس و ابن مسعود وغیرہم سے انھون نے روایت کی ہے۔ انسے شعبی نے اور منصور بن معتمر نے اور سبیعی نے اور اعمش وغیرہم نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شکل (رضی اللہ عنہ)

ابن حمید عیسی۔ انسے انکے بیٹے شتیر نے روایت کی ہے۔ ہمین اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے محمد بن عیسی بن سورۃ (ترمذی) تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابواحمد زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعد بن اوس نے بلال بن یحیی عیسی سے انھون نے شتیر بن شکل سے انھون نے اپنے والد شکل بن حمید سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا تعلیم کیجیے کہ مین اسکے ذریعہ سے پناہ مانگا کرون حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو اللھم[2] انی اعوذ بک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر منیی۔ انھون نے حضرت علی اور حذیفہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

[1] مصدق اُس شخص کو کہتے ہین جو زکوۃ تحصیل کرنے کے لیے حاکم وقت کی طرف سے مقرر ہو ۱۲ [2] ترجمہ اے اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کان کے شر سے۔ اور اپنی آنکھ کی شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے۔ ان چیزون کا شر یہ ہے کہ انسے ناجائز فعل صادر ہو ۱۲

Marfat.com

باب الشین والمیم

(سیدنا) شماس (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن شرید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ عامر بن مخزوم کی اولاد سے ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ شماس انکا لقب ہی اور عثمان انکا نام ہی یہ ابو عمر کا قول ہی انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ عثمان کے نام مین بھی کیا جائیگا یہ شروع زمانے مین اسلام لائے تھے اور انھون نے اور انکی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس نے جو شیبہ اور عتبہ کی بہن تھین حبش کی طرف ہجرت کی تھی پھر یہ حبش سے لوٹے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرکے آئے غزوہ بدر مین شریک ہوے اور غزوہ احد مین شہید ہوے چوتیس برس کی عمر مین انکی شہادت ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مینے (لڑائی مین) شماس کے مثل کسیکو نہین پایا سوا سانپ[1] کے مطلب یہ تھا کہ وہ غزوہ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت لڑے اُس دن جس طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اُٹھتی تھی داہنی طرف یا بائین طرف آپ شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ آپ کی طرف سے لڑ رہے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے انھون نے اپنے کو ڈھال بنا دیا ہی یہانتک کہ مقتول ہوے اور مدینہ اُٹھا کے لائے گئے اُس وقت کچھ جان انمین باقی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو ام سلمہ کے پاس لیجاؤ چنانچہ لوگ انکو وہین لے گئے وہین انھون نے وفات پائی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مقام احد مین لیجاکے انھین دفن کیا جاے انھین کپڑون مین جنمین انکی وفات ہوئی حالانکہ[2] ایک دن رات (معرکہ جنگ سے آنیکے بعد) زندہ رہے مگر انھون نے کچھ کھایا پیا نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ انپر نماز[3] پڑھی اور نہ انھین غسل دلوایا اور ابو عبید نے بیان کیا ہی کہ شماس بدر کے دن شہید ہوے مگر یہ انکا وہم ہی۔ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) شمعون (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن خنافہ۔ کنیت انکی ابو یحانہ۔ ازدی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انصاری ہین اور بعض کہتے ہین قرشی ہین اور بعض کا قول ہی کہ قرظی ہین اور انصار کے حلیف تھے۔ مگر صحیح میرے نزدیک یہ ہی کہ یہ ازدی ہین۔ بعض لوگون نے بیان

---

[1] سانپ کی لڑائی مشہور ہی جب وہ غصہ مین آجاتا ہی تو بچہا نہین چھوڑتا اور نہایت پھرتی اور تیزی سے حملہ کرتا ہی یہانتک کہ اپنے مقابل کو مار ڈالے یا خود مارا جائے ۱۲ [2] شہید کا حکم یہ ہی کہ اسے غسل نہین دیا جاتا اور نہ کفن نہین دیا جاتا بلکہ انھین خون آلود کپڑون کے ساتھ دفن کردیا جاتا ہی بشرطیکہ معرکہ جنگ سے زندہ نہ آئے یا زندہ آئے تو منافع حیات سے متمتع نہو ۱۲ [3] حنفیہ کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی کیونکہ شہدا احد کے لیے نماز پڑھنا احادیث صحیحہ مین وارد ہی ۱۲

کیا ہو کہ انکا نام شمعون ہی عین مہملہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہو کہ غین معجمہ کے ساتھ ابن یونس نے کہا ہو کہ یہی میرے نزدیک صحیح ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین آپ سے کئی حدیثین روایت کی ہین - شام مین بیت المقدس مین رہتے تھے انسے عمرو بن مالک جنبی اور ابو رشدین بن کریب بن ابرہہ اور عبادہ بن نسی اور شہر بن حوشب نے اور مجاہد وغیرہم نے روایت کی ہو یہ ان لوگون مین تھے جو فتح دمشق مین شریک تھے اور مصر بھی گئے تھے سرزمین جزیرہ کے مقام میافارقین مین سرحد پر بھی رہے تھے پھر شام لوٹ آئے صحابہ کے نیکوکار اور عابد لوگون مین تھے - ہمین ابو یاسر بن ابی یاسر دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زید بن حباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ابی ریحانہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ دس باتون کو بہت ناپسند کرتے تھے دانتون[1] کے تراشنے کو - بالون کے اکھاڑنے کو - گودنا گودنے کو - دو مردون یا دو عورتون کے باہم لپٹ کے لیٹنے کو اس طرح کہ دونون کے درمیان مین کوئی کپڑا نہو اور چیتے پر سوار ہونیکو اور ریشمی کپڑا اس جگہ اور اس جگہ لگانے کو یعنی کپڑون کے نیچے اور شانون پر اور سوا حاکم کے اور کسی کے انگوٹھی پہننے کو - ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی بیٹی ریحانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم تھین یہ اپنی کنیت سے مشہور ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

باب الشین والنون

(سیدنا) شنتم (رضی اللہ عنہ)

انسے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو آپکے دونون گھٹنے ہاتھون سے پہلے زمین پر پہونچتے تھے اور جب دو رکعتون کے بعد آپ اٹھتے تھے تو صرف اپنے زانو پر ہاتھ رکھکر اٹھتے تھے نیعی نے اس حدیث مین انکا نام شنتم لکھا ہو اور کہا ہو کہ شنتم کا ذکر اس حدیث کے سوا اور کہین مینے نہین سنا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے شنتم سے لاعلمی ظاہر کی ہو اور انھون نے شیم دو یاے تحتانیہ کے ساتھ لکھا ہو اور حسن بن علی برذعی اور ابو العباس مستغفری اور ابن ماکولا وغیرہم نے ان دونون کے درمیان مین فرق بیان کیا ہو انکا ذکر شین مع الیاء کی ردیف مین انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ آئیگا انکا تذکرہ ابو موسی نے یہان لکھا ہو -

باب الشین والہاء والواو

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسماء بن مر بن شہاب بن ابی شمر بن معدی کرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن

[1] بعض لوگ خوبصورتی کے خیال سے دانتون کو ترشواتے ہین اور بعض لوگ اسمین سونے کی کیلین جڑوانے کی غرض سے انکو ترشواتے ہین ۱۲

Marfat.com

تور بن مرتع کندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے پھر اسلام لائے - یہ ابن شاہین اور ابن کلبی کا قول ہی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن خرفہ - انکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم رکھا تھا - عبداللہ بن ولید عبسی نے یزید بن شہاب بن خرفہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی مینے کہا شہاب بن خرفہ آپ نے فرمایا تمھارا نام مسلم بن عبداللہ ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن مذعور بکری ذہلی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہجرت کرکے آئے تھے - انکی حدیث عمیر بن حاجب بن یزید ابن شہاب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا شہاب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کرکے گیا تھا پھر آپکا ذکر کرتے رہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

سعد بن ہشام کے والد ہین - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی انھون نے کہا شہاب آپ نے فرمایا نہین تمھارا نام ہشام ہی ہمنے انکا ذکر اس مقام کے سوا اور جگہ بھی کیا ہی یہ ابن مندہ کا قول ہی اور ابونعیم نے قتادہ سے انھون نے زرارہ سے انھون نے سعد بن ہشام سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جسکا نام شہاب تھا آپ نے فرمایا تمھارا نام ہشام ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یمامی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے - بقیر بن عبداللہ بن شہاب بن مالک نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا شہاب بن مالک سے روایت کی ہی کہ یہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تو سنا کہ ایک عورت نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہم لوگون کی دعاے سلامتی کیون نہین کرتے آپ نے فرمایا کہ تم ایسے قبیلہ سے ہو جو بڑی بات کو کم سمجھتے ہین اور آپ نے انکو ایسی بات کے کہنے سے جو فائدہ ندے اور اُس بات کے پوچھنے سے جو مفید نہو منع فرمایا - انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی -

---

لہ اللہ اکبر کیسی جامع نصیحت ہی اگر آدمی التزام کرلے کہ بے فائدہ بات نہ کہے نہ پوچھے تو اکثر برائیون سے محفوظ رہیگا ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن مجنون جُرمی - قبیلہ جرم بن ابان سے ہین عاصم بن کلیب کے دادا ہین یہ اور انکے والد کلیب دونون صحابی ہین اور انھون نے حضرت سے حدیثین سنی ہین اور روایت کی ہین انکے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ انکو شیتر کہتے ہین اور بعض لوگ انکو شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی کہتے ہین مگر یہ صحیح نہین - انکا شمار اہل کوفہ مین ہی - عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین مسجد (اقدس) مین گیا اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین بیٹھے ہوے فرما رہے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ نے انکا نام شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی لکھا ہی اور ابو نعیم اور ابو عمر نے شہاب بن مجنون لکھا ہی یہ دونون ایک ہین -

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا - صحابہ مین سے ایک شخص تھے مصر مین فروکش تھے ابو عمر نے انکو شہاب انصاری لکھا ہی انسے جابر ابن عبد اللہ نے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص کسی مومن کی عیب پوشی کرے تو گویا اُسنے ایک مردہ کو زندہ کیا حضرت جابر اس حدیث کے پوچھنے کے لیے انکے پاس مصر[۵۲] گئے تھے انھون نے بیان کیا کہ ہان یہ حدیث مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہی اور اس حدیث کو بیان کیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) شہر (رضی اللہ عنہ)

ابن باذام انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صنعاء کا حاکم بنایا تھا جب اسود عنسی نے دعوی نبوت کیا تو شہر نے اُس سے قتال کیا شہر کی شہادت اسود کے ظہور کے پچیس دن بعد ہوئی اسود نے انکی بی بی آزاذ سے نکاح کیا جو فیروز دیلمی کی چچازاد بہن تھی انکی بی بی نے اسود کے قتل مین مدد دی تھی - انکا تذکرہ طبری وغیرہ نے لکھا ہی -

(سیدنا) شویلفع (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا - انکی حدیث عبد اللہ بن عمرو بن شویلفع نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا شویلفع سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خود بات کہنے مین یا دوسرے کی بات سننے مین حیا سے کام نہ لے وہ یا تو ولد الزنا ہی یا اسکی مان نے ناپاکی کی حالت مین اسکا حمل حاصل کیا یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہی - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی -

---

[۵۲] اے دلون کے بدل دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ ۱۲ [۵۲] دیکھئے تحصیل احادیث کا شوق صحابہ کرام کو کس قدر تھا اُس زمانے مین مدینہ سے مصر کا سفر آسان نہ تھا جسکو جابر نے صرف ایک حدیث کے لیے اختیار کر لیا تھا ۱۲

باب الشین والیساء

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

اسماعیل بن ابراہیم کے دادا ہین مشہور شخص ہین انکا ذکر ابراہیم کے نام مین ہو چکا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی -

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

علی بن شیبان کے والد ہین - اِنسے اِنکے بیٹے علی نے روایت کی ہی - انکی حدیثین اہل یمامہ سے مروی ہین مدار انکی حدیثون کا محمد بن جابر یمامی پر ہی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یا ابن یحییٰ الانصاری ثم السلمی - ابو ہبیرہ کنیت یحییٰ بن عباد بن شیبان کے دادا ہین - اہل کوفہ سے ہین اشعث بن سوار نے ابو ہبیرہ سے انھون نے انکے دادا ابو ہبیرہ سے انھون نے انکے دادا شیبان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اسوقت موذن (فجر کی) اذان دے رہا تھا اور حضرت سحور کھا رہے تھے (مجھے) فرمایا کہ آؤ برکت والی سحور کھاؤ مینے عرض کیا کہ مین روزے کا ارادہ رکھتا ہون ہمارے اس موذن کی آنکھ مین کچھ کمزوری ہی اس وجہ سے کہ صبح ہونے سے پہلے اذان دیدی ہی اور ابو ہبیرہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے بھی روایت کی ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن سُلمی - انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی - عبد الصمد بن سلیمان ازرق بصری نے اپنے والد سے انھون نے شیبہ بن عبد الرحمن سلمی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بکری کو برکت کی چیز فرماتے تھے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف - کنیت انکی ابو ہاشم قریشی ہشمی ہین معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہین - انکی والدہ جناس بنت مالک بن مضرب بن مُحبّر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی ہین انکی آنکھ جنگ یرموک مین شہید ہو گئی تھی حضرت معاویہ کے زمانے مین انھون نے وفات پائی - طبرانی اور سعید قرشی وغیرہ نے انکا نام شیبہ لکھا ہی مگر یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین - کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر اس سے زیادہ کرینگے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

Marfat.com

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی - قریشی عبدری حجبی ہین اہل مکہ سے ہین کنیت انکی ابو عثمان ہی اور بعض لوگ ابی حنیفہ کہتے ہین انکے والد عثمان ہین جو بلقب اوقص مشہور ہین جنکو حضرت علی نے احد کے دن اسی حال مین کہ اوقص کافر تھے قتل کیا تھا - شیبہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین حنین کے دن - زبیر نے کہا ہی کہ شیبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کے دن اس ارادہ سے ہو لیے تھے کہ آپ کو دھوکہ دے کے شہید کر دین چنانچہ (ایک موقع پر) حضرت کو غافل پاکے اسی ارادہ سے آگے بڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے شیبہ آگے آؤ پس اللہ نے انکے دل مین رعب ڈالدیا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے تو آپ نے اپنا ہاتھ انکے سینے پر رکھا اور بعد اسکے فرمایا کہ شیطان کو اپنے پاس سے دور کرو پس اللہ نے انکے دل مین ایمان پیدا کر دیا اور یہ مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتے رہے یہ اُن دن اُن لوگون مین تھے جو ثابت قدم رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل سے انکے باز رہنے کے اور وجوہ بھی بیان کیے گئے ہین - ہمین ابو جعفر عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے غزوہ حنین کے متعلق روایت کرتے تھے کہ جب مسلمانون کے قدم ڈگ گئے تو کلدہ بن حنبل چلایا کہ آگاہ رہو جادو باطل ہو گیا صفوان بن امیہ نے جو اُسوقت مشرک تھے کہا کہ چپ رہ خدا تیرے مُنہ کو چاک کرے خدا کی قسم یہ بات کہ مجھے قریش کا کوئی آدمی پرورش کرے مجھے اس سے زیادہ پسند ہی کہ ہوازن کا کوئی شخص مجھے پرورش کرے - شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ نے کہا ہی کہ آج مین اپنا بدلہ لونگا شیبہ کے والد اُحد کے دن بحالت کفر مقتول ہوے تھے (پس شیبہ نے کہا کہ مین اپنے باپ کے عوض مین) آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرونگا چنانچہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے چلا مگر کوئی چیز سامنے سے آئی اور اُسنے میرے دل کو چھاپ لیا جس سے مجھے اس کام پر قدرت نہوئی مین سمجھ گیا کہ حضرت پر قابو نہ پا سکونگا - شیبہ نیک مسلمانون مین سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور اُنکے چچا کے بیٹے عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کو کعبہ کی کنجی دی تھی اور فرمایا تھا کہ اے ابو طلحہ کی اولاد اسکو تم ہمیشہ ہمیش قیامت تک اپنے پاس رکھو کوئی شخص تم سے اسکو نہ لیگا مگر جو ظالم ہوگا چنانچہ انھین شیبہ کی اولاد مین کعبہ کی حجابت ہی کعبہ کی کنجی ہمارے اس زمانے تک انھین کے پاس ہی - ہمین ابن ابی جبر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے واصل احدب سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین شیبہ بن عثمان کے پاس (ایک دن) بیٹھا ہوا تھا انھون نے کہا ایک مرتبہ حضرت عمر اسی مقام پر بیٹھے جہان تم بیٹھے ہو اور انھون نے کہا تھا یہ ارادہ کیا ہی کہ کعبہ مین جسقدر سونا چاندی ہی اسکو لوگون مین تقسیم کر دون مین نے کہا یہ آپ کو زیبا نہین ہی آپ سے پہلے آپ کے صاحبین (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق) نے

Marfat.com

ایسا نہین کیا پس حضرت عمر اپنے ارادہ سے باز آگئے اور کہا کہ ہان وہ دونون ایسے ہی تھے کہ انکی اقتدا کی جائے انکی وفات
۵۰ھ مین ہوئی بعض لوگون نے انکو مولفۃ القلوب مین ذکر کیا ہے اور یہ کہ آخر مین انکا اسلام اچھا ہو گیا تھا۔ سفیان بن عیینہ نے
عبداللہ بن زیارہ سے انھون نے مصعب بن شیبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی شخص کسی مجلس مین جائے تو دیکھے کہ اگر اس مقام مین گنجایش ہو تو وہین بیٹھ جائے
ورنہ دوسرے کسی مقام کو تلاش کرے اور وہان بیٹھ جائے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کثیر اشجعی۔ انکا تذکرہ سعید قرشی وغیرہما نے صحابہ مین لکھا ہے سعید نے کہا ہے مین انکو صحابی سمجھتا ہون۔ واقدی نے محمد بن
عمر سے انھون نے شملہ بن عمر بن واقد سے انھون نے عمر بن شیبہ بن ابی کثیر اشجعی سے انھون نے اپنے
والد سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا منہ نبیذ پینے سے پھول گیا ہو اسکی نیکیان
سب گر جاتی ہین۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت مین واقدی شملہ سے متفرد ہین اور یحیی بن عمیر مدنی نے عمر
ابن شیبہ بن ابی کثیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین اپنی بی بی سے اختلاط کر رہا تھا یکایک وہ
گرین اور مر گئین یہ واقعہ غزوہ تبوک کا ہے پس مین اپنے والد کے پاس گیا اور مینے اپنی بی بی کا ذکر کیا کہ مجھسے یہ غلطی ہوئی میرے
والد نے کہا کہ تم اس عورت کے وارث نہین ہو سکتے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شییم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عاصم۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابو سعید سہمی ہین یعنی قبیلہ بنی سہم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن
ریث بن غطفان سے ہین۔ اپنے والد سے انھون نے روایت کی ہے کہ وہ (کافرون کے) ایک لشکر مین تھے جبکہ خیبر کے یہودیون نے
کفار کی مدد کی تھی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر کی پیداوار سے آدھے چھوہارے دینے کا وعدہ فرمایا بشرطیکہ وہ
لوٹ جائین مگر میرے والد نے اس سے انکار کیا یہ کہتے تھے پھر ہمنے لشکر مین ایک آواز سنی کہ اے لوگو اپنے اپنے گھرون کو
واپس جاؤ یہ آواز سنتے ہی لوگ بے تامل واپس چلے گئے اور ہم ٹھیر گئے پھر ہمنے جاسوسون کو داہنی بائین جانب بھیجا مگر
ہمین پتہ نہ چلا کہ یہ آواز کہان سے آئی تھی ہم سمجھتے ہین کہ یہ آواز آسمان سے آئی تھی اور شقیق یعنے ابو لیث نے عاصم بن شییم سے
انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو آپ کے دونون گھٹنے ہاتھون سے پہلے
زمین پر پہونچتے تھے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہے اور بعض لوگون نے شییم ابو عاصم اور شنتم ابو سعید کے درمیان
مین فرق کیا ہے ابو عاصم کے متعلق انھون نے کہا ہے کہ انکا نام شنتم ہے نون اور تے کے ساتھ اور ابو سعید کے بارے مین کہا ہے کہ

Marfat.com

انکا نام شمیم ہی دوسرے تحتانیہ کے ساتھ اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ شنتم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اور انسے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہی۔

حرف الصاد المهملة ـ باب الصاد والالف

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

انصاری سلمی۔ انکا ذکر ابو سعید خدری کی حدیث مین ہی۔ معدنس بن بکیر نے ابن اسحاق سے انھون نے سعید بن عبد الرحمن ابن ابی سعید خدری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بنی عمرو بن عوف کی مسجد کی طرف گئے آپنے اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو جنھین لوگ صالح کہتے تھے (انکے مکان پر جاکر) آواز دی وہ باہر نکل آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑ لیا یہانتک کہ جب آپنے مسجد کے اندر جانیکا ارادہ کیا تو صالح نے اپنا ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے نکال لیا اور کسی باغ مین جاکے غسل کیا بعد اسکے آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوے انکا انتظار کر رہے تھے آپنے فرمایا کہ اے صالح تم کہان چلے گئے تھے انھون نے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے مجھے آواز دی مین اپنی بی بی کے ساتھ اختلاط کر رہا تھا جس وقت سے آپکی آواز سنی فوراً نکل آیا مگر جب آپ سے مسجد مین جانا چاہا تو مجھے یہ بات پسند نہوئی کہ بغیر غسل کیے ہوے مسجد مین جاؤن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان پانی پانی سے ہی۔ اس حدیث کو ذکوان نے بھی ابو سعید سے روایت کیا ہی مگر انھون نے انکا نام نہین بیان کیا اسیطرح ابو ہریرہ اور ابن عباس نے بھی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

ابن خیوان۔ سبائی۔ بکر بن سوادہ نے صالح سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین نماز پڑھ رہا تھا اُسنے آپ کے عمامہ پر سجدہ کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر سے عمامہ اُتار دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ صالح عقبہ بن عامر وغیرہ سے روایت کرتے ہین اور مین انکو صحابی نہین سمجھتا۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے عرف انکا شقران ہی اور وہ اسی لقب سے مشہور ہین نام انکا صالح ہی حبشی تھے پہلے عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین انکو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے انکو

سلہ مطلب یہ ہی کہ خروج منی سے غسل لازم ہوتا ہی اس حدیث سے بعض لوگون نے یہ مسئلہ نکالا ہی کہ صرف دخول سے غسل واجب نہین یہ تاحنفیہ اسکے خلاف ہین مستند انکا کتب فقہ مین دیکھو ۱۲

آزاد کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مول لیا تھا - ہمین عبید اللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھے بن عبد اللہ بن عبید اللہ نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جو لوگ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین اُترے تھے وہ یہ لوگ تھے علی بن ابی طالب فضل بن عباس اور قثم بن عباس اور شقران غلام رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اوس بن خولی - انسے حضرت علی نے فرمایا تھا کہ تم بھی اُتر آؤ چنانچہ یہ بھی سب لوگون کے ساتھ اُترے تھے یہ سب لوگ پانچ تھے جب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک مین رکھے گئے اُسوقت شقران نے اُس چادر کو لیا جسکو رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھتے تھے اور کبھی بچھا لیتے تھے اس چادر کو انھون نے قبر مین بچھا کر آپ کے ساتھ اسکو بھی دفن کر دیا ابن عباس سے ایک دوسری سند سے مروی ہو کہ قرظی آپکے غلام تھے نام انکا صالح تھا اور ابو اسحٰق سعید بن سیب کے حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

قرظی - مصر سے حضرت ماریہ قبطیہ کے ساتھ مدینہ آئے تھے -

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

ابن متوکل - کنیت انکی ابو کثیر یحیی بن ابی کثیر کے والد ہین - مازن بن غضوبہ کے غلام تھے یہ اور مازن بن غضوبہ مقام یمامہ مین شہید ہوے تھے ان دونون کی قبر وہین ہو - علی بن حرب نے حسن بن کثیر بن یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد ابو کثیر ایک حسین و جمیل آدمی تھے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مازن سے پوچھا کہ اے مازن یہ تمہارے ساتھ کون ہو انھون نے کہا یہ میرے غلام ہین صالح بن متوکل حضرت نے فرمایا کہ انکے ساتھ بھلائی کرتے رہو انھون نے (اسی وقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انکو آزاد کر دیا[1] انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا یہ صحابہ مین سے ایک شخص ہین - ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ایک شخص جسکا نام صالح تھا اپنے بھائی کو لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مین یہ چاہتا ہون کہ اپنے اس بھائی کو آزاد کرون حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہی نے انکو آزاد کر دیا جب وہ تمہاری ملک مین آئے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

[1] نوٹ - یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہو کہ اگر کسیکا عزیز غلام ہو اور کسی طرح وہ اپنے عزیز کی ملک مین آجائے تو ملک مین آتے ہی آزاد ہو جاتا ہو یہ آزادی خود خدا کی دی ہوئی ہو ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) صَمّامت (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ یہ اشیری مغربی کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہو اس کتاب مین جو انھون نے ابو عمر یعنے ابن عبد البر پر استدراک کرنے کے لیے لکھی ہو کہ ابو عیسی نے انکا نام اُن لوگون مین روایت کیا ہو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے مین نماز پڑھنے کی حدیث روایت کی ہو اور ابو اسحاق سبیعی نے انکی حدیث کو بھی بیان کر دیا ہو انھون نے کہا ہو کہ ہمسے ابراہیم بن محمد نے محمد بن ابی قتیبہ سے انھون نے عبد الرحمن بن ثابت بن صامت سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا اپنے جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھی وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ صدفی نے بھی اپنی کتاب مسجد مین حرمی کی ایسی حدیث روایت کی جو مگر ابو عمر نے اس حدیث کو ثابت بن صامت کے نام سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ صحابی ثابت ہین اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ (ثابت بھی صحابی نہین ہین بلکہ) انکے بیٹے عبد الرحمن صحابی ہین ثابت کی وفات تو زمانہ جاہلیت مین ہو چکی تھی ابو عمر نے اپنی کتاب استیعاب مین بھی انکا تذکرہ ثابت کے نام مین کیا ہو اور مسلم نے طبقات مین انکا ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) صامت (رضی اللہ عنہ)

عجیب مین خرداش تمیمی کے غلام تھے۔ اُنکے غلام کا ذکر ثت کی روایت مین ہو چکا ہو حبیب بدر مین شریک تھے اور انکے ساتھ انکے غلام صامت بھی تھے۔ صامت خاندان انصار سے بنی سلمہ کے غلام تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

باب الصاد والباء والحاء

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

ابو حذیفہ نے سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے غلام تھے۔ انھون نے بدر کی طرف جانیکا ارادہ کیا تھا اور اسکا سامان کر لیا تھا مگر پیادہ ہو گئے۔ پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اونٹ پر ابو سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر دیا تھا۔ بدر کے بعد تمام مشاہد مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انھون نے خود ابو سلمہ کو اپنے اونٹ پر سوار کر دیا تھا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سوار نہین کیا تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہو۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ صبیح ابو العاص بن امیہ بن ابی احیحہ کے غلام تھے مگر صحیح ابو عمر کا قول ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ابن ماکولا نے انکا نام صُبیح بالضم لکھا ہو اور کہا ہو کہ سعید بن عاص کی اولاد کے غلام تھے جو ابو اضحی کے غلام تھے مین نہین جانتا یہ وہی صبیح ہین یا اور کوئی واللہ اعلم۔

Marfat.com

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

حویطب بن عبد العزی کے غلام تھے محمد بن اسحاق کے نانا ہین جیسا کہ سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھون نے اپنے ماموں عبد اللہ بن صبیح سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ محمد بن اسحاق کے نانا کہتے تھے مین حویطب کا غلام تھا مینے حویطب سے خواہش کی کہ وہ مجھے مکاتب کردین اسی پر یہ آیت نازل ہوئی والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صبیح (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام تھے۔ ابراہیم بن عبد الرحمن بن صبیح غلام حضرت ام سلمہ نے اپنے دادا صبیح سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تھا کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین آئے اور ایک گوشہ مین بیٹھ گئے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ بہت بھلائی پر ہو آپ اسوقت ایک خیبری چادر اوڑھے ہوئے تھے وہی چادر آپنے ان لوگون کو اوڑھادی اور فرمایا جو کوئی تمسے لڑے مین اس سے لڑونگا اور جو کوئی تمسے صلح کرے مین اس سے صلح کرونگا۔ یہ حدیث صبیح سے اسی سند سے مروی ہے اور سدی نے صبیح سے انھون نے زید بن ارقم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صبیحہ (رضی اللہ عنہ)

بن حارث بن جبلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی۔ مہاجرین مین سے تھے یہ قریش کے اُن چند لوگون مین تھے جنکو حضرت عمر بن خطاب نے نشانات حرم کی تجدید پر مقرر کیا تھا۔ حضرت عمر نے انکو سفر مین اپنے ساتھ رہنے کے لیے بلایا تھا چنانچہ یہ سفر مین حضرت عمر کے ساتھ رہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صحار (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عباس اور بعض لوگ کہتے ہین صحار بن صخر بن شراحیل بن منقذ بن حارثہ بنی ظفر ابن دیل بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس سے ہین عبدی ہین دیلی ہین۔ انسے انکے دونون بیٹون عبد الرحمن اور جعفر نے اور منصور بن ابی منصور نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک روایت کرکے خبر دی کہ کہتے تھے ہمسے قواریری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الاعلی بن عبد الاعلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن ایاس جریری نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انھون نے عبد الرحمن

ف ترجمہ جو غلام تمھارے مکاتب ہونیکی خواہش کریں انکو مکاتب کردو اگر تم انمین کچھ بھلائی جانتے ہو مکاتب اس غلام کو کہتے ہین جسکو اسکا مالک لکھدے کہ اسقدر روپیہ ہمکو دیدو تو آزاد ہو جاؤگے ۔

Marfat.com

ابن صحار عبدی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ چند قبیلے فلان فلان زمین مین نہ دھس جائینگے مین سمجھ گیا کہ یہ لوگ عرب کے ہین کیونکہ اہل عجم مین قبیلہ نہین ہوتے بلکہ وہ اپنی بستیون کے نام سے مشہور ہوتے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب الصاد مع الخاء والدال

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن جبر انصاری۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا تذکرہ طبرانی نے لکھا ہے مگر انھون نے کوئی حدیث انکی نہین بیان کی۔ سعید قریشی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے اپنی سند سے حسین بن سالم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا صخر بن جبر کہتے تھے ہم چوتھی ذیحجہ کو حج کا احرام باندھکر پہونچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا تو ہمنے حج کا احرام توڑ کے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان مین سعی کرکے اس احرام سے باہر ہوگئے اور تمام وہ باتین ہمارے لیے جائز ہوگئین جو غیر محرم کے لیے جائز ہوتی ہین اور ہمنے وہ باتین کین جو غیر محرم کیا کرتے ہین یعنے عورتون کے پاس جانا اور خوشبو لگانا وغیرہ یہانتک کہ جب ترویہ (آٹھوین ذیحجہ) کا دن آیا اور اُسکے دوسرے دن ہم عرفات جانے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا کہ ہم اپنے حج کو پورا کرلین ہم مین سے ایک شخص نے کہا کہ ہم لوگ عرفات کیونکر جاسکتے ہین ہمارے عضو مخصوص بہت تو منی ٹپک رہی ہے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ کو ناگوار ہوا اور آپنے فرمایا کہ اے لوگو مجھے تمھاری باتون کی خبر پہونچی اگر میرے ساتھ ہدی نہوتی تو مین بھی تمھارے مثل ہوتا مگر مین احرام سے باہر نہونگا جب تک ہدی اپنے مقام تک نہ پہونچ جائے۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو حازم۔ قیس بن ابی حازم احمر کے والد ہین۔ طبرانی نے اور سعید قریشی وغیرہما نے انکا ذکر صاد کی ردیف مین کیا ہے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام عوف بن حارث بن عوف بن خشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح ہے یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایک دوسرے باب مین کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسی نے انکا تذکرہ نہین کیا ہے۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی کنیت انکی ابوسفیان ہے قریشی ہین

---

(۱) مطلب یہ ہے کہ شہوت کا غلبہ ہے اور اب ترک جماع نہایت مشکل ہے ۱۲

اُموی ہین ایک دوسری کنیت انکی ابوحنظلہ ہی انکے ایک بیٹے حنظلہ بھی تھے ابوسفیان کی والدہ صفیہ بنت حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ ابن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہین وہ حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین - ابوسفیان واقعہ فیل سے دس سال پہلے پیدا ہوے تھے اور فتح مکہ کی شب مین اسلام لائے تھے غزوۂ حنین اور طائف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے - انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت خیبر سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عنایت فرمائے تھے جیسا کہ آپنے تمام مولفۃ القلوب[1] کو دیا تھا اور ابوسفیان کے دونون بیٹون یزید اور معاویہ کو بھی دیا تھا ابوسفیان نے حضرت سے کہا کہ واللہ آپ بڑے صاحب کرم ہین میرے مان اور باپ آپ پر فدا ہو جائین واللہ جب مین آپ سے لڑتا تھا تو آپ لڑنے والے بھی بہت اچھے تھے اور جب مینے آپ سے صلح کی تو آپ صلح کرنے والے بھی بہت اچھے ہین اللہ آپ کو جزاے خیر دے - ابوسفیان کی ایک آنکھ غزوۂ طائف مین پھوٹ گئی تھی انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کا حاکم بنایا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ وہان کے حاکم تھے بعد اُسکے پھر یہ مکہ لوٹ آئے اور وہان ایک مدت تک رہے پھر اُسکے بعد مدینہ گئے اور وہین وفات پائی - واقدی نے کہا ہی کہ ہمارے اصحاب بوقت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے حاکم نجران ہونے سے انکار کرتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ ابوسفیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مکہ مین تھے اور نجران مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حاکم عمرو بن حزم تھے بعض لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ ابوسفیان کی دوسری آنکھ جنگ یرموک مین شہید ہو گئی تھی جنگ یرموک مین مسلمانون کے لشکر مین واعظ بھی تھے یہی انکو جنگ کا جوش دلاتے تھے - انسے ابن عباس نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو خط لکھا تھا یونس بن عبید نے کہا ہی کہ عتبہ بن ربیعہ اور اُنکے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور ابوجہل بن ہشام اور ابوسفیان یہ لوگ ایسے تھے کہ انکی کوئی راے زمانۂ جاہلیت مین رد نہ کی جاتی تھی پھر جب اسلام کا زمانہ آیا تو ان لوگون کی کچھ راے ہی نہوتی تھی جب ابوسفیان نابینا ہو گئے تو انکا ایک غلام انھین لے کے چلتا تھا - ابوسفیان کی وفات ۳۱ھ مین ہوئی تھی جبکہ انکی عمر اٹھاسی ۸۸ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین ۳۲ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض کہتے ہین ۳۴ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین انکی عمر ترانوے ۹۳ برس کی تھی - انکا قد میانہ تھا سر بڑا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ پستہ قد تھے - انکے جنازہ کی نماز حضرت عثمان بن عفان نے پڑھی تھی - ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالے اس سے زیادہ کرینگے کیونکہ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمان - انکے نام مین اختلاف ہی - یہ اُن رونے والون مین سے ایک شخص تھے انکے اور انکے ساتھیون کے

[1] پنہ مین کچھ لوگ منافقانہ بخوف یا بطمع مسلمان ہو گئے تھے انکو آنحضرت صلعم بہ نسبت اورون کے زیادہ دیتے تھے تاکہ انکے دل مین اسلام پیدا ہو جاے اور مرض نفاق سے انکو شفا حاصل ہو انہین لوگونکو مولفۃ القلوب کہتے ہین ۱۲

حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی تولّوا واعینھم تفیض من الدمع - کلبی نے ابو صالح سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کچھ لوگ سواریان مانگنے آئے تاکہ آپکے ہمراہ غزوۂ تبوک مین جائین حضرت نے فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ ان لوگون مین سالم بن عمیر تھے جو بنی عوف کے بھائی تھے اور عبداللہ مقرن تھے اور علبہ بن زید حارثی تھے اور ابو لیلی یعنی عبدالرحمن بن کعب مازنی تھے اور صخر بن سلمان تھے اور عمرو بن حضرمی تھے اور ثعلبہ بن عثمان تھے یہ لوگ محتاج تھے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریان نہ تھین جنپر انکو سوار کر دیتے لہذا یہ جہاد کے شوق مین روتے ہوئے واپس گئے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ - کنیت انکی ابو صعصعہ زبیدی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ لوگون مین اعلان کردین کہ ہمارے ساتھ (جہاد مین) کوئی کمزور سواری یا شریر جانور لے کے نہ چلے (چنانچہ انھون نے اعلان کر دیا) مگر ایک منافق نے اپنی ایک کمزور اونٹنی قصداً لے لی اور اُسی پر سوار ہو لیا رات کی تاریکی مین (جب لوگون کو تمیز نہوتی اور) جسنے اُسکی اونٹنی کجاوہ کس لیا جب صبح ہوئی تو جم اُسے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے (اور اس منافق کی شرارت بیان کی) حضرت نے فرمایا اے صخر انھون نے عرض کیا لبیک وسعدیک آپ نے فرمایا کہ لوگون مین اعلان کر دو کہ جنت مین مومن کے سوا کوئی نہ جائیگا بیشک اللہ نے جنت کو نافرمان پر حرام کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن حرملہ مدلجی - سعید قریشی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہو - اِنسے سَجْبَل بن محمد بن یحییٰ نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہنکر اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اللہ اسکے گناہون کو بخشدیگا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ یہ صخر صحابہ مین معلوم ہی نہین ہوتے چہ جائیکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرین یہ تابعین سے روایت کرتے ہین -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن عَیلہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن عمرو بن علی بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی احمسی انکا شمار اہل کوفہ مین ہو انکی حدیث عثمان بن ابی حازم نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا صخر بن عیلہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو (غنیمت مین) لے لیا اور انکو لے کے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا پھر مغیرہ (مسلمان ہوکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی پھوپھی کے مانگنے کو آئے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو مینے انکی پھوپھی کو واپس دیدیا یہ کہتے تھے کہ نبی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ مال قبیلۂ بنی سلیم کا (جو غنیمت مین آیا تھا) دیا تھا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا مال مانگا حضرت نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اے صخر جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہین تو اپنے مال اور اپنی جانین محفوظ کر لیتے ہین لہذا انکے مال انھین واپس کر دو چنانچہ مینے انکو واپس کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی کنیت ابو حازم ہی اور انکی حدیث وہی ہی جو ہم سے ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابان بن عبداللہ بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچاؤن نے اپنے دادا سے انھون نے صخر بن عیلہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ کچھ لوگ قبیلۂ بنی سلیم کے ظہور اسلام کے بعد اپنی زمین چھوڑ کے بھاگ گئے تھے انکی زمین پر تجدد کر لیا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور اُس زمین کی بابت انھون نے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین دعوی کیا حضرت نے اُس زمین کو واپس دلا دیا اور فرمایا کہ جب آدمی مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی زمین اور اپنے مال کا زیادہ مستحق ہی۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ عیلہ انکی والدہ کا نام تھا ابو عمر نے کہا ہی کہ عیلہ نام قریش مین بہت ہوتا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اِن صخر کا تذکرہ لکھا ہی اور صخر ابو حازم کا تذکرہ نہین لکھا اور ابو نعیم نے صخر ابو حازم کا تذکرہ لکھا ہی اور اِن صخر کا تذکرہ نہین لکھا شاید ان لوگون نے اِن دونون صخر کو ایک سمجھا ہی مگر میرا گمان غالب یہ ہی کہ یہ صخر بن عیلہ اور ہین جس نے ان دونون کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہی وہ حق پر ہی اور جس نے ان دونون کو ایک کر دیا ہی اور کہا ہی کہ صخر ابو حازم ہی قیس بن ابی حازم کے والد تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی وہ یہی صخر ہین اس سے وہم ہو گیا ہی چونکہ اُسنے ان صخر کی کنیت ابو حازم دیکھی اس وجہ سے اُسنے سمجھا کہ یہ صخر والد ہین قیس کے اسکو نسب کا علم اچھی طرح نہین ہی ورنہ اسکو معلوم ہو جاتا کہ یہ صخر اور ہین صخر ابو حازم جو قیس کے والد ہین عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار کی اولاد سے ہین اور یہ صخر بن عیلہ علی بن اسلم کی اولاد سے ہین اسلم مین جا کے دونون کا نسب ملجاتا ہی دونون کی کنیت ایک ہونے سے اسپر یہ بات مشتبہ ہو گئی اس مقام مین ابو عمر حق پر ہین انھون نے صخر والد قیس کا ذکر اس مقام پر نہین کیا بلکہ حوف کے نام مین انکو ذکر کیا ہی کیونکہ وہی نام انکا زیادہ مشہور ہی اور ابو نعیم نے تو بالکل انکا تذکرہ ترک کر دیا ہی حالانکہ انکا تذکرہ چاہیے تھا اور ابو نعیم نے انکے نام مین اختلاف بھی بیان کیا ہی مجھ مین نہین جانتا کہ ترک کرنے کی کیا وجہ ہی شاید انھون نے عیلہ انکی والدہ کا نام سمجھا ہی جیسا کہ ابو عمر نے بعض لوگون کا قول بیان کیا ہی۔ ابن کلبی نے ان دونون صخر کا ذکر کیا ہی اور پہلے صخر کی نسبت کہا ہی کہ نام انکا حوف تھا اور کنیت انکی ابو حازم ہی اور انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہی جیسا ہمنے ذکر کیا۔ اور امیر ابو نصر نے کہا ہی کہ صخر بن عیلہ احمسی صحابی ہین کنیت انکی ابو حازم ہی بعد اسکے کہا ہی کہ ابو حازم احمسی کا نام حوف بن حارث ہی انکے نام مین اختلاف ہی جو بیان کیا جائیگا وہ بھی صحابی ہین پس امیر ابو نصر نے بھی ان دونون کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہی۔ اور ان دونون کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہی کہ ان صخر کے نام مین اختلاف ہین ہی اور صخر

Marfat.com

والدقیس کے نام مین اختلاف ہو اور زیادہ لوگ یہ کہتے ہین کہ انکا نام عوف تھا - اور حق بات یہ ہو کہ جس شخص نے ان دونون کو ایک سمجھ لیا اسپر بھی کوئی ملامت نہین ہو سکتی کیونکہ اُسنے دیکھا کہ نسب بھی ایک ہو اور کنیت بھی ایک ہو اور شہر بھی ایک ہو یعنے کوفہ پس اُسنے زیادہ غور نہ کیا اور شبہہ مین پڑ گیا - باقی رہا ابو عمر کا یہ کہنا کہ عیلہ نام قریش کی عورتون مین بہت ہوتا ہو مجھے نہین معلوم کہ قریش کی کس عورت کا نام عیلہ حریان عیلہ سے موحدہ کے ساتھ اکثر ہوتا ہو عیلات انحین کی طرف منسوب ہوتی ہین عبلہ یاے تحتانیہ کے ساتھ ہو واللہ اعلم - اور ابو موسیٰ نے ابو حازم والدقیس کا نام صخر بتایا ہو حالانکہ اوپر گذر چکا ہو (کہ انکا صحیح نام عوف ہو) اور اسکو انھون نے طبرانی اور سعید قرشی کی طرف منسوب کیا ہو یہ بھی صحیح نہین ہو واللہ اعلم -

صخر (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ عقیلی صخار بن یزید سے انھون نے ابو بکر سے انھون نے حسن بصری سے انھون نے صخر بن قدامہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو برس کے بعد کوئی شخص ایسا نہ پیدا ہوگا جس سے اللہ اپنا کام لے ایوب کہتے تھے پھر مین صخر بن قدامہ سے ملا اور اُنسے یہ حدیث پوچھی انھون نے اس حدیث سے اپنی ناواقفی بیان کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

صخر (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

بن قعقل باہلی سوید بن حجیر کے ماموں ہین - قرہ بن سوید نے اپنے والد سوید بن حجیر سے انھون نے اپنے ماموں صخر بن قعقاع سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان مین ملا اور مینے آپ کی اونٹنی کی باگ پکڑ لی اور مینے پوچھا کہ کون کام ایسا ہو جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے مجھے دور کر دے آپنے فرمایا کہ تمنے بہت مختصر بات پوچھی لیکن درحقیقت وہ بہت بڑی اور طویل ہو (اچھا سنو) فرض نماز پڑھا کرو اور فرض زکوۃ دو اور کعبہ کا حج کرو اور جس بات کو تم ناپسند کرتے ہو کہ لوگ تمھارے ساتھ کرین اسکو تم بھی کسی کے ساتھ نکرو بس یہی باتین تمھین جنت سے قریب اور دوزخ سے بعید کر دینگی (اچھا اب) اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

صخر (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - احنف - بعض لوگ کہتے ہین انکا نام ضحاک ہو تمیمی ہین سعدی ہین - انکا ذکر احنف کے نام مین ہو چکا ہو کیونکہ وہی زیادہ مشہور ہو کنیت انکی ابو بحر تھی - حلیم کریم تھے متدین تھے متین تھے بہت ہی عقلمند اور ذہین اور فصیح اور بڑے باعزت تھے بصرہ مین سکونت اختیار کر لی تھی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (بعد شہادت حضرت عثمان) بصرہ گئین تو انھون نے صخر کو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلا بھیجا حضرت عائشہ کے پاس گئے (اور لڑائی سے انکار کیا) حضرت عائشہ نے کہا کہ تم خدا کے سامنے امیر المومنین عثمان کے قاتلون سے جہاد نکرنیکا کیا عذر پیش کرو گے (اور یہ بات ظاہر ہو کہ مجھے علی سے لڑنا مقصود

Marfat.com

نہین ہی بلکہ صرف قاتلان عثمان سے قصاص لینا ہی انھون نے کہا اے ام المومنین آپ بھی تو حضرت عثمان کی برائی بیان[۵۱] کرتی تھین حضرت عائشہ نے کہا (مین انکے قتل کو تو نہین کہتی تھی) ان لوگون نے تو انکو اس طرح چوسا[۵۲] جس طرح کپڑا نچوڑا جاتا ہی پھر انکو قتل کر دیا صخر نے کہا اے ام المومنین مین آپکے اس قول پر عمل کرونگا جو آپ نے بحالت سکون کہا تھا اور جو بات آپ جوش غضب مین کہہ رہی ہین اُسپر عمل نکرونگا پھر جب حضرت علی بصرہ پہونچے تو انھون نے انکو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا انھون نے کہا آپ چاہین تو مین اپنی ذات سے آپ کی خدمت مین حاضر ہو جاؤن اور آپ چاہین تو مین اپنے گھر بیٹھ رہون اور دس[۵۳] ہزار تلوارین آپ سے روک لون حضرت علی نے فرمایا اچھا تم بیٹھ رہو چنانچہ یہ اور جن لوگون نے انکا کہنا مانا کوئی جنگ جمل مین شریک نہین ہوا جنگ صفین مین یہ حضرت علی کے ساتھ تھے۔ یہ صخر حضرت مُصعب (بن زبیر) کی حکومت عراق تک زندہ رہے اور انکے ساتھ کوفہ گئے تھے وہین وفات پائی۔ حضرت مصعب انکے جنازے کے پیچھے پیچھے پیادہ پا گئے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ یہ اہل عراق کے سردار تھے۔ کوفہ سے باہر مدفون ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن لوذان۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہی انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا۔ انسے انکے بیٹے عبید نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مین ان لوگون مین تھا جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا اور انسے فرمایا تھا کہ لوگون کو وعظ و نصیحت کرتے رہنا اور پے در پے وعظ کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا جسکی طرف تمھین لوٹ کر جانا ہی اور اللہ کی راہ مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری۔ انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند سے یحیی بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ سے انھون نے حکیم سے انھون نے اپنے چچا صخر بن معاویہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نحوست کسی چیز مین نہین ہی ہان کبھی برکت عورت مین اور گھوڑے مین اور گھر مین ہوتی ہی۔ ابن قانع نے اسیطرح اس حدیث کو صخر بن معاویہ سے روایت کیا ہی۔ اور ابو عمر وغیرہ نے انکا ذکر حکیم بن معاویہ کے نام مین کیا ہی جو اوپر ہو چکا۔ اشیر سمی نے انکا ذکر اس کتاب مین لکھا ہی جو انھون نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے تالیف کی ہی۔

---

[۵۱] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت مین کچھ واقعات اس قسم کے پیش آئے کہ جنسے لوگون نے حضرت عثمان پر اعتراض کیے حالانکہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت عثمان کو ان واقعات سے کچھ لگاؤ نہ تھا حضرت عائشہ بھی ان اعتراض کرنے والون مین سے تھین ۱۲ [۵۲] مطلب یہ ہی کہ ہر طرح سے انکو دبایا اور اپنا نفع حاصل کیا ۱۲ [۵۳] یعنے اگر مین نہ لڑونگا تو میری وجہ سے دس ہزار آدمی آپکے لڑنے سے باز آجائینگے ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن وداعہ غامدی - غامد ایک شاخ ہو قبیلۂ ازد کی - غامد کا نام عمرو بن عبداللہ بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک ابن نصر بن ازد تھا - انکا شمار اہل حجاز مین ہو طائف مین رہتے تھے - ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن عطاء نے عمارہ بن حدید سے انھون نے صخر غامدی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے میری امت کے لیے صبح کے اوقات مین برکت عنایت فرمائی ہو وہ کہتے تھے کہ حضرت جب کوئی لشکر بھیجتے تھے تو اسے صبح کے وقت روانہ کرتے تھے - یہ صخر ایک تاجر شخص تھے (انھون نے معمول کر لیا تھا کہ) جب کسی تجارت کے لیے (کسی کو) بھیجتے تھے تو صبح کے وقت بھیجتے تھے انکی تجارت مین بڑی برکت ہوئی اور انکا مال بڑھ گیا - صخر سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث معروف نہین ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) صدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عجلان بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عجلان بن وہب کنیت انکی ابو امامہ باہلی ہین سہمی ہین - سہم ایک شاخ ہو قبیلۂ باہلہ کی یہ سہم بیٹے تھے عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن کے انکی کنیت انپر غالب تھی مقام حمص مین رہتے تھے جو شام کا ایک صوبہ ہو - انسے سلیمان بن عامر حمائری نے اور قاسم یعنے عبدالرحمن اور ابو غالب حرور اور شرحبیل بن مسلم اور محمد بن زیاد وغیرہم نے روایت کی ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایت کی ہو انکی وفات ۸۱ھ مین ہوئی یہ اپنی داڑھی کو زرد رکھتے تھے سفیان ابن عیینہ نے کہا ہو کہ انکی وفات شام مین تمام صحابہ کے بعد ہوئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ شام مین تمام صحابہ کے بعد حضرت عبداللہ بن بسر کی وفات ہوئی تھی اور یہی صحیح ہو سلیمان بن حبیب محاربی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مین حمص کی مسجد مین گیا دیکھا کہ مکحول اور ابن ابی زکریا دونون بیٹھے ہوے ہین مکحول نے کہا کہ (اسوقت دل چاہتا ہو کہ) ہم حضرت ابو امامہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین چلتے اور کچھ انکی خدمت کرتے اور کچھ حدیثین انسے سنتے سلیمان کہتے تھے پس ہم لوگ اٹھے اور انکے پاس گئے ہم لوگون نے انھین سلام کیا انھون نے سلام کا جواب دیا بعد اسکے فرمایا کہ تمھارا میرے پاس آنا تمھارے لیے باعث رحمت بھی ہو اور تمھارے اوپر یہی حجت بھی ہوگا (اگر تم حدیث سنکے اسکی خلاف ورزی کروگے) مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امت کے حق مین جھوٹ اور تعصب[1] سے زیادہ اور کسی چیز کا خوف کرتے ہوے نہین دیکھا آگاہ رہو جھوٹ اور تعصب سے بچو آگاہ رہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا تھا کہ ہم یہ باتین تم تک پہونچادین آگاہ رہو ہمنے پہونچادین پس اب تم

[1] تعصب سے مراد بیجا حمایت خواہ اپنے عزیزون کی ہو یا دین کی ورنہ تعصب جو سختی کیساتھ اپنے مذہب کی پابندی کے معنی مین ہو عمدہ چیز ہے ۱۲

Marfat.com

ان باتون کو جو ہمنے تمھین پہونچائی ہین دوسرون کو پہونچا دینا۔ انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاءاللہ تعالی اس سے زیادہ آئیگا۔

(سیدنا) صُرَد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ ازدی۔ ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا قبیلۂ ازد کے وفد کے ہمراہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عبداللہ ازدی آئے اور اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا انھین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے مسلمانون پر سردار مقرر کیا تھا اور انھین حکم دیا تھا کہ مسلمانون کو ساتھ لیکر اپنے قرب وجوار یعنے قبائل یمن کے مشرکون سے جہاد کرین چنانچہ صُرَد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جہاد کرنے کے لیئے نکلے یہانتک کہ مقام جُرش مین پہونچے وہ اس زمانے مین ایک شہر تھا شہر پناہ کا پھاٹک بند رہتا تھا یمن کے قبائل اسی شہر مین تھے قبیلۂ خشعم نے بھی وہان جاکے پناہ لی تھی جب انھون نے سنا تھا کہ مسلمان بارادہ جہاد نکلے ہین پس صُرَد قریب ایک مہینے کے انکا محاصرہ کیے رہے وہ لوگ اُسی شہر کے اندر محفوظ بیٹھے رہے پس صرد لوٹے یہانتک کہ جب ایک پہاڑ مین پہونچے جسکا نام کشر تھا تو جرش کے لوگون نے سمجھا کہ مسلمان بھاگ گئے لہذا وہ انکے تعاقب مین نکلے یہانتک کہ انکو (پہاڑ مین) پایا پس صُرَد لوٹ پڑے اور انھون نے مشرکون سے سخت جنگ کی۔ اہل جرش نے دو آدمی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجے تھے تاکہ وہ آپکے حالات پر غور کرین وہ دونون آدمی حضرت کے پاس بیٹھے تھے عصر کے بعد کا وقت تھا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ شکر (نامی پہاڑ) کس شہر مین ہے اُن دونون جرشیون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے شہر مین ایک پہاڑ کشر نامی ہے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا نام کشر نہین ہے بلکہ شکر ہے ان دونون نے کہا کہ اس پہاڑ کا ذکر آپ کیون فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی چیڑیان وہان اسوقت قربانی کی جارہی ہین پس وہ دونون آدمی حضرت ابوبکر و عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور کہا کہ دیکھو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے قوم کی ہلاکت کی خبر تمھین سنا رہے ہین تم دونون آدمی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انسے درخواست کرو کہ اللہ سے دعا کرین کہ تمھاری قوم سے اس مصیبت کو دور کرے چنانچہ یہ دونون گئے اور انھون نے حضرت سے درخواست کی حضرت نے فرمایا اے اللہ اس مصیبت کو انسے اُٹھا لے پھر وہ دونون آدمی جب اپنی قوم کی طرف لوٹکر آئے تو انھین معلوم ہوا کہ جس دن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اُس دن انپر بڑی مصیبت آئی تھی پھر جرش کا وفد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ سب لوگ مسلمان ہوگئے۔ صُرَد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سنہ مین آئے تھے۔

(سیدنا) صرم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بوع۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سعید رکھا تھا عمر بن عثمان بن عبدالرحمن بن صرم نے اپنے دادا سے انھون نے

Marfat.com

Marfat.com

فلما اتانا واطمأنت به النوی واصبح مسرور الطلیبة راضیا واصبح لا یخشی عداوة واحد قریبا ولا یخشی من الناس باغیا
بذلنا له الاموال من جل مالنا وانفسنا عند الوغی والتاسیا اقول اذا صلیت فی کل بیعة حنانیک لا تظهر علی الاعادیا

یہ قصیدہ بہت بڑا ہی - ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ صرمہ وہی ہین جنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر الخ مگر ابو عمر نے صرف صرمہ بن ابی انس کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ ابو انس کا نام قیس بن صرمہ بن مالک ابن عدی بن نجار ہی انصاری ہین کنیت انکی ابو قیس ہی پس ابو عمر نے کوئی اشتباہ باقی نہین رکھا انھون نے یہ کہدیا کہ ابو انس کا نام قیس ہی تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ یہ دو شخص ہین اور انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے صرمہ بن مالک کہا ہی انھون نے انکو دادا کی طرف منسوب کر دیا ہی یہی ہین کہ انکے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم الی قولہ من الفجر ابو عمر نے کہا ہی کہ صرمہ ایک شخص تھے جو زمانۂ جاہلیت مین رہبانیت اختیار کر چکے تھے کتل پہنتے تھے اور بیون سے علیحدہ رہتے تھے اور جنابت سے غسل کرتے تھے اور حائضہ عورتون سے علیحدہ رہتے تھے انھون نے نصرانی ہو جانیکا ارادہ کیا تھا مگر پھر (کچھ سمجھ کے) رک گئے - اپنے گھر مین جسکو انھون نے مسجد بنا لیا تھا گوشہ نشین ہو گئے تھے وہان کسی حائضہ عورت یا جنب کو نہ آنے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مین حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی عبادت کرتا ہون برابر اسی حال مین رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے پس یہ مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام اچھا ہوا یہ ایک بہت بوڑھے آدمی تھے ابو عمر نے انکے چند اشعار بھی ذکر کیے ہین جو انکی کنیت مین ذکر کیے جائینگے - حضرت ابن عباس انکے پاس ٹھہر سکتے جایا کرتے تھے - ابن کلبی نے بھی انکا نام صرمہ بن ابی انس لکھا ہی اور نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہی جیسا عمر نے بیان کیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) صرمہ (رضی اللہ عنہ)

عذری - بعض لوگ انکو ابو صرمہ کہتے ہین - عبد الحمید بن سلیمان نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھون نے صرمہ عذری سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق سے جہاد کیا تو ہمین غنیمت مین عرب کی شریف زادیان ملین

سلہ ترجمہ جو جب آپ ہمارے پاس (مدینہ مین) تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوے ۱۲ اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوے ۱۲ اور آپ کو قریب کے کسی دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی باغی کی دہشت باقی رہی تو ہمنے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ پر خرچ کیے ۱۲ اور صلح و جنگ (دونون موقعون) مین ہم نے اپنی جانین آپ پر نثار کین ۱۲ مین جب کسی عبادت خانے مین نماز پڑھنے جاتا ہون تو کہتا ہون کہ اے میرے پروردگار اپنی مہربانی سے ہمپر دشمنون کو غالب نہ کر ۱۲ سلہ ترجمہ تمھارے لیے روزے کی رات مین اپنی عورتون سے اختلاط کرنا حلال کیا گیا ہی ۱۲ سلہ رہبانیت و دنیاوی زندگی کی ان آسایشون کو بھی ترک کر دینا جنمین کوئی شرعی قباحت نہو ۱۲

اور ہم پر تجرد کی کیفیت غالب تھی ہمنے چاہا کہ ہم اپنے حاجت روائی کرلین اور عزل کرین پھر ہم مین سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہمین سزاوار نہین ہو کہ ہم اس کام کو بغیر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہوئے کرین درحالیکہ آپ ہم مین موجود ہین چنانچہ ہمنے آپسے پوچھا آپ نے فرمایا کہ عزل کرو یا نکرو جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہو وہ ضرور پیدا ہوگی - ابو سعید خدری سے بھی ایسا ہی مروی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو عمر نے انکا نام صرف لکھا ہو واللہ اعلم -

باب الصاد مع العین

(سیدنا) صَعْب (رضی اللہ عنہ)

ابن جُثامہ جثامہ کا نام یزید بن قیس بن ربیعہ بن عبد اللہ بن لعیم شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن اد کنانہ لیثی - والدہ انکی زینب بنت حرب بن امیہ ہین جو ابو سفیان کی بہن تھین - جثامہ نے قریش سے حلف کی دوستی کی تھی یہ صعب ودّان اور ابواء مین جو سرزمین حجاز مین ایک مقام ہو رہتے تھے - انکی وفات حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت مین ہوئی انسے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چراگاہ کا محدود کرنا اللہ اور اسکے رسول کے سوا کسی کو جائز نہین جعفر ابراہیم ابن محمد بن مہران نے اور اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ بلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ابن شہاب سے انھون نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انسے صعب بن جثامہ نے بیان کیا کہ (اثنائے سفر حجۃ الوداع مین) مقام ودّان یا ابواء مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر انکی طرف ہوا تو انھون نے ایک گورخر (کا شکار) ہدیتاً آپ کی خدمت مین پیش کیا آپنے واپس کر دیا پھر جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے چہرہ مین رنجیدگی کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا کہ ہمین سزاوار نہ تھا کہ تمھارا ہدیہ واپس کرتے مگر (مجبوری یہ ہو کہ) ہم احرام باندھے ہوئے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابن مندہ نے لکھا ہو کہ انکی وفات حضرت ابو بکر کی خلافت مین ہوئے پھر لکھا ہو کہ یہ فتح فارس مین شریک تھے پس اگر وہ اس قول کو علماے متقدمین سے نقل کرتے تو بیشک معذور ہوتے کیونکہ انمین باہم اس قسم کے اختلافات ہوتے ہین مگر انھون نے تو اس قول کو اپنی طرف سے لکھا ہو کسی کی طرف منسوب نہین کیا کہان فتح فارس کہان نصرت ابو بکر کی خلافت فتح فارس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی ہو -

(سیدنا) صعب (رضی اللہ عنہ)

ابن منقر - انسے انکی بیٹی ام المنذر نے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب کی تھی کہ ایک کنوان اپنے گھر مین کھودین حضرت نے انھین اجازت دی اور اس بات کا حکم دیا کہ کسی کو پانی بھرنے سے نہ روکین

(چنانچہ انھون نے کنوان کھودا) مگر وہ شور نکلا تو حضرت نے انھین ایک تیر دیا انھون نے اُس تیر کو اُسمین گاڑ دیا وہ میٹھا ہو گیا۔

(سیدنا) صعصعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صوحان - انکا نسب انکے بھائی زید کے نام مین گذر چکا ہی۔ صعصعہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان تھے مگر آپکو دیکھا نہین اس زمانے مین بہت کم سن تھے۔ اپنی قوم عبدالقیس مین سردار تھے فصیح اور خطیب اور زبان آور دیندار فاضل تھے۔ انکا شمار اصحاب علی رضی اللہ عنہ مین ہی یہ حضرت علی کے ساتھ سب لڑائیون مین شریک رہے۔ صعصعہ وہی شخص ہین کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے اُس مال کو تقسیم کیا جو ابوموسی (اشعری) نے اُنکے پاس بھیجا تھا جو دس لاکھ درہم تھا اور اسمین سے کچھ بچ رہا اور لوگون نے باہم اختلاف کیا کہ ہم اسکو کس کام مین صرف کرین تو حضرت عمر نے لوگون کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تمنے مال مین بعد تقسیم کے کچھ رہا پس یہ صعصعہ کھڑے ہوگئے حالانکہ اس زمانے مین نوجوان تھے اور کہا کہ اے امیرالمومنین مشورہ اس کام مین لیا جاتا ہی جسکی بابت قرآن نہ نازل ہوا اور جس امر کی بابت قرآن نازل ہو چکا ہی اسکو آپ اُسی مقام مین صرف کیجیے جہان اللہ عزوجل نے حکم دیا ہی آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو تم میرے ہو مین تمھارا جون پس اسکو حضرت عمر نے مسلمانون کے درمیان مین تقسیم کر دیا یہ اُن لوگون مین تھے جنکو حضرت عثمان نے شام کی طرف بھیجا تھا۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانے مین ہوئی تھی بہت ثقہ تھے حدیث کی روایت کم کرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صعصعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن حصن یا ابن حصین بن جبادہ نزال بن مُرّہ بن عبید بن مقاعس۔ نام انکا حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ ابن تمیم بن مرہ جد احنف بن قیس کے چچا ہین۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو انکی روایت صرف حضرت عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے ہی۔ انسے احنف بن قیس نے اور حسن بصری نے اور انکے بیٹے عبدربہ بن صعصعہ نے روایت کی ہی۔ صعصعہ بھائی ہین جزء بن معاویہ کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے۔ جنمین ابویاسر بن ابی جمرہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بصری نے صعصعہ بن معاویہ سے جو فرزدق کے چچا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے انکے سامنے یہ آیت پڑھی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ[1] صعصعہ کہتے تھے مجھے یہی کافی ہو اور کچھ پروا نہین اگر مدینہ حضرت سے سوا اسکے کوئی حدیث نہین سنی اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے اور ابن مبارک نے جریر سے روایت کیا ہو اور ان دونون نے بھی یزید بن ہارون کی طرح کہا ہی کہ صعصعہ فرزدق کے چچا تھے

[1] ترجمہ پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کریگا وہ اسکو دیکھ لیگا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کریگا وہ اسکو دیکھ لیگا ۱۲

Marfat.com

حالانکہ یہ صحیح نہین ہی فرزدق کا نام ہمام ہی وہ بیٹے ہین غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک ابن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ ابونعیم نے اس حدیث کو اسی تذکرہ مین روایت کیا ہی اور ابن مندہ نے صعصعہ بن ناجیہ کے تذکرہ مین روایت کیا ہی اور ابوعمر نے صعصعہ بن ناجیہ ہی کے تذکرہ مین لکھا ہی انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہی اور کہا ہی کہ یہ فرزدق کے چچا ہین اس سے بھی ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہی کہ صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا کہنا غلط ہی اسکی بحث انشاءاللہ صعصعہ بن ناجیہ کے نام مین آئیگی۔ اور ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے صعصعہ بن معاویہ کے تذکرہ مین جو احنف کے چچا تھے غلطی کی ہی اور کہا ہی کہ یہ فرزدق کے چچا تھے اس سے بھی ابونعیم کے قول کی تائید ہوتی ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صعصعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن زید مناہ بن تمیم۔ یہ صعصعہ فرزدق شاعر کے دادا تھے فرزدق کا نام ہمام ہی وہ بیٹے ہین غالب بن صعصعہ کے۔ یہ صعصعہ اقرع بن حابس بن عقال کے چچازاد بھائی ہین۔ انسے انکے بیٹے عقال بن صعصعہ نے اور طفیل بن عمرو نے روایت کی ہی اور حسن بصری نے بھی انسے روایت کی ہی اور انھون نے انکو فرزدق کا چچا کہا ہی مگر صحیح یہ ہی کہ یہ فرزدق کے دادا ہین بنی تمیم کے اشراف اور بنی مجاشع کے سرداروں مین سے تھے زمانۂ جاہلیت مین یہ زندہ درگور کی جانے والی لڑکیون کو فدیہ دے کے بچا لیتے تھے فرزدق نے انکی اسی بات کی اپنے اس شعر مین تعریف کی ہی[1]

وجدی[2] الذی منع الوائدات واحیی الوئید فلم توئد

ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃ اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوموسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علاء بن فضل بن عبدالملک بن ابی سویہ منقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عباد بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے طفیل بن عمرو نے صعصعہ بن ناجیہ سے جو فرزدق کے دادا تھے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا حضرت نے مجھپر اسلام پیش کیا مین مسلمان ہوگیا اور حضرت نے مجھے چند آیتین قرآن کی تعلیم فرمائین پھر مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ مینے زمانۂ جاہلیت مین بھی کچھ نیک کام کیے ہین کیا مجھے انکا ثواب ملیگا حضرت نے پوچھا تمنے کیا نیک کام کیے ہین مینے عرض کیا کہ میری دو[3] عشراء اونٹنیان کھوگئی تھین مین اُنکے ڈھونڈنے کے لیے اپنے ایک اونٹ پر سوار ہوکے نکلا دیکھا وہ

---

[1] زمانۂ جاہلیت مین رسم تھی کہ غیرتمند لوگ کہ جب لڑکی پیدا ہوتی تو اسکو زندہ دفن کرادیتے تھے لڑکی کی والدات انکو بہت ناگوار تھی ۱۲ [2] ترجمہ میرے دادا وہ شخص ہین جو زندہ درگور کرنے والیون کی روک لیتے تھے ۱۲ [3] عشراء اُس اونٹنی کو کہتے ہین جو دس مہینہ کی حاملہ ہو یعنے اسکے وضع حمل کا زمانہ قریب ہو ایسی اونٹنیون کی قدر زیادہ ہوتی ہی ۱۲

اونٹنیان مجھے مل گئین) اثنائے راہ مین ایک میدان کے اندر مجھے دو مکان دکھائی دیئے مینے اُن دونون مین جانیکا ارادہ کیا ایک مکان مین مینے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا اتفاقاً اس حال مین کہ وہ مجھسے باتین کر رہا تھا اور مین اس سے باتین کر رہا تھا ایک عورت نے آواز دی کہ میرے بچہ پیدا ہوگیا اُس بوڑھے نے کہا کہ کیا پیدا ہوا عورت نے کہا لڑکی بوڑھے نے کہا تو اسکو دفن کردے مینے کہا مین اسکی روح کو مجھسے مول لیتا ہون تو اسکو قتل نکر چنانچہ مینے اسکو اپنی دونون اونٹنیون اور اُس اونٹ کے عوض مین جسپر مین سوار تھا مول لے لیا اور اسلام کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی تین سو ساٹھ زندہ درگور کی جانے والی لڑکیون کو بچایا ہر ایک کو دو عشرا اونٹنیون اور ایک اونٹ کے عوض مین مول لیتا تھا پس کیا مجھے کچھ ثواب ملیگا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بہت بڑی نیکی تمھاری ہے اسکا ثواب تو تمھین مل گیا کہ اللہ نے تمھین اسلام کی عنایت فرمائی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) صَعْق (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبداللہ - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سعید قرشی نے انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین نہین جانتا یہ صحابی ہین یا نہین اور انھون نے اپنی سند سے عبداللہ بن صعق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن کے ٹوٹ جانے مین غصہ اور ناخوشی نہ کیا کرو کیونکہ برتنون کی بھی عمر ہوتی ہے آدمیون کی عمر کی طرح -

باب الصاد والفاء

(سیدنا) صفرہ (رضی اللہ عنہا)

کنیت انکی ابو معدان - ابو موسی نے کہا ہے کہ حافظ ابو زکریا نے - انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابو اسحاق یعنی احمد بن محمد بن یاسین نے انکا ذکر اُن صحابہ مین کیا ہے جو ہجرت آئے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی - انکی والدہ صفیہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح جمحیہ - انکی کنیت ابو وہب ہے اور بعض لوگ ابو امیہ کہتے ہین - انکے والد امیہ بن خلف غزوہ بدر مین بحالت کفر قتل کئے گئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو صفوان بن امیہ اپنے دادا کے پاس بھاگ گئے پھر عمیر بن وہب بن خلف جو صفوان کے چچازاد بھائی تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انکے ساتھ انکے بیٹے وہب بن عمیر بھی تھے اُن دونون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صفوان کیلئے امان مانگی آپنے انکو امان دی اور علامت کیلئے اپنی وہ چادر یا عمامہ انکے پاس بھیجا جس کو پہنکر حضرت مکہ مین داخل ہوئے تھے پس وہب بن عمیر

Marfat.com

صفوان سے ملے پس صفوان وہب کے ساتھ آئے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کھڑے ہوگئے اور اسوقت لوگ بہت جمع تھے اسلیئے انھون نے بلند آواز سے کہا کہ ای محمد یہ وہب بن عمیر کہتے ہین کہ آپ نے مجھے بقدر مسافت دو ماہ کی امان دی ہی تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اے ابو وہب (سواری سے) اترو انھون نے کہا نہین جب تک آپ مجھسے صاف صاف بیان نکردین مین نہ اترونگا پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اترو تمھین چار ماہ کی مسافت کے بقدر امان دیا جاتا ہی پس یہ اترے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین تک گئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کچھ ہتیار عاریتاً مانگے تھے انھون نے عرض کیا کہ خوشی سے آپ مانگتے ہین یا جبراً حضرت نے فرمایا نہین بلکہ خوشی سے بطور عاریت کے کہ اگر وہ تلف ہوجائین تو انکا تاوان دیا جائیگا پس انھون نے حضرت کو عاریتاً دیدیئے غزوۂ حنین مین یہ کافرون کیطرف سے تھے۔ جب مسلمانون کو ہزیمت ہوئی تو کلاہ بن جنبل نے جو صفوان کا اخیافی بھائی تھا کہا کہ دیکھو جادو ٹوٹ گیا صفوان نے کہا چپ رہ خدا تیرے منہ کو پاک کردے واللہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہی کہ قریش کا کوئی شخص تربیت کرے مرادانکی عوف بن مالک نضری سے تھی پھر جب مسلمانون کو حنین کے دن فتح ملی تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی (مالِ غنیمت سے حصہ) دیا۔ ہمین ابراہیم بن محمد فقیہہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے ابن مبارک سے انھون نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے صفوان سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن دیا حضرت سے مجھکو نہایت ہی بغض تھا مگر آپ مجھے برابر دیتے رہے یہانتک کہ تمام لوگون سے زیادہ آپ مجھے محبوب ہوگئے جب صفوان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بخشش کی کیفیت دیکھی تو کہا کہ خدا کی قسم اس قدر بخشش نبی کے سوا اور کوئی نہین کرسکتا پس یہ اسلام لے آئے پہلے مولفۃ القلوب سے تھے پھر انکا اسلام بہت اچھا ہوگیا مکہ مین مقیم رہتے تھے انسے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہین کی وہ ہلاک ہوجائے گا اور جو ہجرت نکرے اسکا اسلام قبول ہی نہ ہوگا پس یہ مدینہ مین ہجرت کرکے آئے اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے یہان اترے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی کیفیت بیان کی تو آپنے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت ضروری نہین ہی حضرت نے انسے پوچھا کہ تم کس کے یہان اترے انھون نے کہا عباس ابن عبدالمطلب کے یہان حضرت نے فرمایا تم ایسے شخص کے یہان اترے جو تمام قریش مین سب سے زیادہ قریش سے محبت کرنے والا ہی یہ کہ زمانہ جاہلیت مین بھی اشراف قریش سے تھے اور کہلانے والون[1] مین سے تھے ان کو لوگ سداد البطحا کہتے تھے قریش مین سب سے زیادہ فصیح تھے لوگون نے کہا ہی کہ کسی خاندان مین پانچ کہلانے والے نہین سوا عمرو بن عبداللہ بن صفوان بن امیہ بن خلف کے خلف نے بھی کہلایا اور امیہ اور صفوان اور عبداللہ اور عمرو نے کہلایا حضرت معاویہ نے ایکروز

[1] یعنی اُن لوگون مین تھے جو غربا اور مساکین کو کھانا کہلایا کرتے تھے مسافرون کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے ۱۲

پوچھا کہ مکہ مین آجکل کون کھلاتا ہی لوگون نے کہا عبداللہ بن صفوان حضرت معاویہ نے کہا مبارک ہو مبارک ہو یہ وہ روشنی ہی جو کبھی گل نہ ہوگی عبداللہ بن صفوان مکہ مین عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ نے مکہ مین ۴۲ھ مین حضرت معاویہ کی شروع خلافت مین وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہنگامہ شہادت مین شہید ہوئے۔ انسے انکے بیٹے عبداللہ اور عبداللہ بن حارث نے اور عامر بن مالک نے اور طاؤس نے روایت کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن عمرو سلمی۔ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف ہین۔ غزوہ بدر مین انکی شریک ہونے کی بابت اختلاف ہی انکے بھائی مالک بن امیہ بدر مین شریک تھے اور یہ دونون جنگ یمامہ مین شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان رضی اللہ عنہ

ابن صفوان رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبیلہ بنی عمرو کے حاکم تھے سیف نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ عثمان بن عمرو سلمی بنی اسد کے حاکم تھے اور صفوان بن صفوان بنی عمرو کے حاکم تھے انکا تذکرہ اثیری نے ابو عمر پر استدراک کرنے کیلئے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان رضی اللہ عنہ

ابن عبداللہ خزاعی بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ صحابی ہین۔ انکی حدیث موقوف ہی۔ انسے عبداللہ بن اوس نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا جب مین مرجاؤن تو میرے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا اس کو چاک کر دینا اسکے بعد میرے اوپر مٹی ڈالنا۔ انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) صفوان رضی اللہ عنہ

ابن عبداللہ۔ یا عبداللہ بن صفوان۔ داؤد بن ابی ہند نے عامر سے انھون نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا میرے اگذر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہوا مین دو خرگوش (شکار کئے ہوئے) لئے ہوئے تھا مینے کہا کہ مجھے چھری نہین ملی تو مینے انکو پتھر سے ذبح کر دیا ہی حضرت نے فرمایا کھاؤ (حلال ہی) اس حدیث کو علی بن سلیمان واسطی نے داؤد بن ابی ہند سے اسی طرح روایت کیا ہی اور حماد بن سلمہ نے اور یزید بن ہارون نے داؤد سے اس کو روایت کیا ہی اور ان دونون نے انکا نام صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان رضی اللہ عنہ

ابن عبدالرحمن بن صفوان قریشی جمحی انکے والد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین فتح مکہ کے دن لائے تھے تاکہ یہ آپ سے ہجرت پر بیعت کرین حضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت نہین حضرت عباس نے انکی سفارش کی تو آپنے انسے بیعت لیلی انکا تذکرہ انکے والد عبدالرحمن کے تذکرہ مین

Marfat.com

انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی اور نیز انھون نے عبد الرحمٰن بن صفوان کے تذکرہ مین لکھا ہی کہ یا انکا نام صفوان بن عبد الرحمن ہی انکی حدیث اسی طرح شک کے ساتھ روایت کی ہی اور اکثر راوی لنکے متعلق یہ کہتے ہین کہ اسکا نام عبد الرحمٰن بن صفوان ہی انھون نے کہا ہی میرا خیال بھی یہی ہی کہ انکا نام عبد الرحمن بن قدامہ ہی مگر یہ صحیح نہین کیونکہ انھون نے اس تذکرہ مین لکھا ہی کہ یہ بھی ہین اور ابن قدامہ کے تذکرہ مین لکھا ہی کہ یہ تمیمی ہین پس یہ دونون ایک کیونکر ہو سکتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ کیا ہی اور انھون نے اپنی سند سے مجاہد سے انھون نے صفوان بن عبد الرحمن یا عبد الرحمٰن بن صفوان سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مین) تشریف لائے اور مکہ مین داخل ہوئے تھے تو مینے اپنا لباس پہنا بعد اسکے مین گیا آپ اور آپکے اصحاب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان مین تھے استلام کر رہے تھے اور اپنے رخسارون کو کعبہ پر رکھے ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت سب لوگون کے دروازہ سے قریب تھے مین انمین سے دو آدمیون کے پاس گیا اور مینے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ کے اندر) کیا کیا کام کئے اُن دونون نے کہا کہ آپ نے اُس ستون کے پاس جو دروازے کے پاس ہی دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ میرا خیال یہ ہی کہ یہ صفوان اور وہ جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ایک ہین کیونکہ ابو عمر نے عبد الرحمن بن صفوان کے تذکرہ مین لکھا ہی کہ انسے مجاہد نے روایت کی ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ انکا نام صفوان بن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان ہی پس قریب (قیاس) یہی ہی کہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عسال۔ نبی بخن بن ظاہر بن عامر بن عوثبان بن مراد سے ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انھون نے بارہ جہاد کئے تھے۔ انسے عبد اللہ بن مسعود نے اور زر بن حبیش نے اور عبد اللہ بن سلمہ اور ابو العریف نے روایت کی ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ لوگ کہتے ہین یہ نبی محل بن کنانہ بن ناجیہ ابن مراد سے ہین۔ ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ نبی زاہر بن مراد سے ہین اور ابن الکلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہی جیسا ہم نے شروع تذکرہ مین کہا کہ یہ نبی زاہر سے ہین۔ ہمین ابو منصور بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صعق بن حزن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حکم بنانی نے منہال بن عمرو سے انھون نے زر سے انھون نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے صفوان بن عسال مرادی کہتے تھے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ اپنی ایک سرخ سے تکیہ لگائے ہوئے مسجد مین بیٹھے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین طلب علم کیلئے آیا ہون آپنے مرحبا طالب العلم کو مرحبا

طالب علم کو فرشتے اپنے بازوون سے گھیرے رہتے ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اسدی۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مہاجرین مدینہ مین آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے آئے اور بنی غنم دودان بھی مسلمان تھے یہ بھی اپنے مردون عورتون سمیت ہجرت کرکے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ مین رہتے تھے انھین مین سے صفوان بن عمرو تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ سُلمی۔ بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین۔ احد مین شریک تھے مگر بدر مین شریک نہین ہوئے انکے بھائی مدارج اور ثقف اور مالک البتہ اُسمین شریک تھے یہ سب بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ یہ صفوان وہی ہین جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہو چکا ہی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو اسدی لکھا ہی اور ابوعمر نے انکو سلمی یا اسلمی لکھا ہی ثقف بن عمرو کے تذکرہ مین دو مضامین آچکے ہین جو دونون کے ایک ہونے پر دلالت کرتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ تمیمی مُرائی۔ بنی امراء القیس بن زید مناۃ بن تمیم سے ہین۔ انسے عبدالرحمن بن صفوان ابن قدامہ نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ یہ مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہجرت کرکے گئے تھے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اسپر صفوان نے مسح کیا پھر صفوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپ سے محبت رکھتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) آدمی اسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہی۔ صفوان بن قدامہ نے جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اس وقت اپنی قوم کو اور اپنے بھائی کے بیٹون کو بلایا تاکہ وہ بھی انکے ساتھ ہو جائین مگر انھون نے نہ مانا لہذا یہ انکو چھوڑ کے چل دیئے اور اپنے ہمراہ اپنے دونون بیٹون عبدالعزیٰ اور عبد بہم کو لائے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونونکا نام بدلکے عبدالرحمن اور عبداللہ رکھدیا اسیکے متعلق انکے نضر بن قدامہ کے بیٹے نے یہ اشعار کہے تھے ؎

تحمل[1] صفوان فاصبح غادیا ۔۔۔ بابنائہ عمدا دخلے الموالیا
طلاب الذی یبقی واثرت غیرہ ۔۔۔ فشتان ما یغنی وما کان باقیا
فاصبحت مجتاز الامر مفسد ۔۔۔ واصبح صفوان بیثرب ثاویا
بابنائہ جار الرسول محمد ۔۔۔ مجیبا لہ اذ جاء بالحق داعیا

[1] ترجمہ۔ صفوان اپنے بیٹون کو لیکے سفر کر گئے اور انھون نے (اپنے) اعزہ کو چھوڑ دیا۔ وہ اس چیز کے طالب ہوئے جو باقی رہیگی (یعنی آخرت) اور بہنے کے علاوہ دوسری چیز اختیار کی۔ پس باقی رہنے والی اور فنا ہو جانیوالی مین بڑا فرق ہی مینے ایک خراب چیز کو حاصل کیا۔ اور صفوان اپنے بیٹون کو لیکے مدینہ مین رہنے لگے۔ محمد رسول اللہ کے پڑوسی ہو گئے۔ اور جب کہ رسول حق کی طرف بلاتے تھے صفوان نے انکی بات مان لی ۱۲

Marfat.com

اس مین اور اشعار بھی ہین صفوان مرتے وقت تک مدینہ مین رہے اور اپنے بیٹے عبد الرحمن کو مدینہ مین مقیم چھوڑ گئے تھے عبد الرحمن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک رہے پھر حضرت عمر نے عراق مین مثنی بن حارثہ کی مدد کیلئے جب کہ انھون نے حضرت عمر سے مدد مانگی تھی جریر اور عبد الرحمن بن صفوان مزنی کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجدیا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن صفوان بن جدان بن حلاحل بن اقیش بن جاش بن معاویہ بن شریق بن حروہ بن اسید ابن عمرو بن تمیم تمیمی اسیدی صحابی ہین نیکوکہ رہا جرین سے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد یا محمد بن صفوان۔ علی بن عبد العزیز نے حجاج بن منہال سے انھون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے محمد بن صفوان سے روایت کی ہی کہ وہ اپنی بکریون کے گلہ مین آئے اور دو خرگوش انھون نے شکار کئے اور انھین ایک پتھر سے ذبح کیا پھر انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مینے انکو ایک پتھر سے ذبح کیا ہی آپ نے فرمایا انکو کھاؤ (حلال ہین) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہی اور بواسطہ ابن قانع کے ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہی وہ حجاج سے اپنی سند سے روایت کرتے تھے کہ انکا نام صفوان بن عبد اللہ ہی انکو اسمین شک نہ تھا اور ابو الاحوص یعنی سلام بن سلیم سے مروی ہی وہ عاصم بن احول سے وہ شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انکا نام محمد صیفی ہی۔ اور شعبہ وغیرہ نے عاصم سے انھون نے شعبی سے انکا نام محمد بن صفوان روایت کیا ہی اور بعض راویون نے انکا نام ابو صفوان بن محمد کہا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ قریشی زہری۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ کے تعالی ہین۔ اُنکے بیٹے قاسم نے روایت کی ہی۔ ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشیر بن سلمان قاسم بن صفوان زہری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ظہر کی نماز (گرمیون مین) ٹھنڈا کرکے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے پیدا ہوتی ہی۔ اس حدیث کو مروان فزاری نے اور ابو احمد زبیری نے اور عثمان بن عمر نے اور محمد بن سابق نے اور نضر بن احمد اور فضل بن دکین نے بشیر بن سلمان سے انھون نے قاسم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی ابو حاتم نے کہا ہی کہ قاسم بن صفوان زہری غیر معروف شخص ہین صرف بشیر بن سلمان کی حدیث مین انکا ذکر ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن معطل بن ربیعہ بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہتہ بن سلیم بن منصور سلمی ذکوانی - ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور کلبی نے کہا ہی صفوان بن معطل بن ربیعہ بن موہل بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج اور کہا ہی کہ کنیت انکی ابو عمر ہی غزوہ بنی مُرَیسیع سے پہلے اسلام لائے اور غزوہ مریسیع مین شریک ہوئے واقدی نے کہا ہی کہ یہ صفوان غزوہ خندق مین اور تمام مشاہد مین جو اسکے بعد ہوئے شریک تھے غزوہ خندق ۵ھ مین ہوا ہی - یہ کرز بن جابر فہری کے ہمراہ قبیلہ عرینہ کے اُن لوگون کی تلاش مین گئے تھے جنھون نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیون کو لوٹا تھا ہمیشہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کی ساق مین رہتے تھے - انسے حضرت ابو ہریرہ اور عبدالرحمن بن حارث نے روایت کی ہی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تعریف کی ہی آپ فرماتے تھے کہ مین سوا اچھائی کے اُنمین کچھ نہین جانتا یہی ہین جنکے بارہ مین اہل افک نے کہا جو کچھ کہا پھر اللہ عزوجل نے اور اسکے رسول نے انکو بری کر دیا انکا واقعہ مشہور ہی جب صفوان کو یہ خبر ملی کہ حسان بن ثابت بھی اُن لوگون مین ہین جنھون نے انکی نسبت وہ باتین کہین تو انھون نے انکو تلوار ماری وہ زخمی ہوگئے اور صفوان نے یہ اشعار (انسے مخاطب ہوکے) کہے -

تلقّ[1] ذباب السیف منی فانّنی ... غلام اذا هوجیت لست بشاعر ... ولکننی احمی حمای واشتقی ... من الباهت الرامی البواء الطواهر

پس حسان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی آپ نے اسکے معاوضہ مین انکو ایک باغ چھوا دیا کا اور ایک لونڈی شیرین نامی عنایت فرمائی اسی لونڈی سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوئے - صفوان بڑے شجاع اور نیک برگزیدہ تھے - بصرہ مین انکا ایک گھر بھی تھا - غزوہ ارمینیہ مین بعہد خلافت حضرت عمرؓ ۱۷ھ ہجری مین شہید ہوئے اس دن سردار لشکر عثمان بن ابی العاص ثقفی تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ایک جزیرہ مین انکی وفات ہوئی جو قسطاط کے قریب ہی اور وہین مدفون ہوئے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ حضرت معاویہ کی خلافت مین روم مین جہاد کرنیکے لیے گئے تھے وہین انکی پنڈلی ٹوٹ گئی مگر ابو نیزہ چلاتے رہے یہانتک کہ وفات پائی یہ واقعہ ۵۸ھ کا ہی واللہ اعلم - مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا صفوان بن معطل سلمی نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ مین ایک بات آپسے پوچھنا چاہتا ہون کہ آپ اُسے جانتے ہین اور مین اُسے نہین جانتا آپنے فرمایا وہ کیا بات ہی انھون نے کہا کیا دن رات مین کوئی وقت ایسا بھی ہی جسمین

---

[1] ان الفاظ ان دو لونڈیون کو کہتے ہین جنھون نے ام المومنین عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی تھی وہ تہمت انھین صفوان کے لگانے کی تھی ۱۲ [2] ترجمہ تمہارے باز مارنے چھوٹے ہوگے جب تم پہان مین لاوگے کیونکہ ایک جوان ہون شاعر نہین ہون - ہان مین اپنی عزت بچاتا ہون - اور بہتان باندھنے والے اور پاک صاف لوگون پر عیب لگانیوالے سے

Marfat.com

نماز مکروہ ہو حضرت نے فرمایا ہان جب تم نماز صبح پڑھ چکو تو نماز ترک کردیہانتک کہ آفتاب نکل آئے کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سینگون کے درمیان مین طلوع کرتا ہو پھر طلوع آفتاب کے بعد نماز ترک کردیہ وہ وقت ہی کہ اسمین جہنم بھڑکائی جاتی ہو یہانتک کہ جب آفتاب سمت الراس سے ہٹ جائے تو نماز پڑھو نماز قبول ہوگی یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھلو اسکے بعد پھر غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھو۔ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہی

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ ابونعیم اور ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ہشام بن محمد نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی صفوان بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث یہ ابن بیضاء کی کنیت سے مشہور ہین بیضاء کا نام دعد تھا یہ انکا ذکر انکے بھائی بھائی سہل کے نام مین کیا ہی یہ بدر مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر مین شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہی اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شہید ہوئے انکو طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا اور انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگونکا قول ہی کہ یہ بدر مین شہید نہین ہوئے بلکہ رمضان ۳۸ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ طاعون عمواس مین جو ملک شام مین ہوا تھا انھون نے وفات پائی یہ واقعہ ۱۸ھ ہجری کا ہی بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور رافع بن عجلان کے درمیان مواخاۃ کرادی تھی یہ دونون بدر مین شہید ہوئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عبداللہ بن جحش کے سریہ کیساتھ ابوار کیطرف بھیجا تھا وہان انھین غنیمت ملا انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ[1] سکو عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن یمان عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے بھائی ہین۔ خود قبیلہ عبس سے ہین مگر حلیف ہین بنی عبدالاشہل کے۔ اپنے والد حسیل کیساتھ احد مین تھے اور انکے بھائی حذیفہ بھی انکے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ انکے والد کے نام مین لکھا گیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

یا ابن صفوان اسی طرح انکے نام مین شک کیا گیا ہی۔ سلیمان بن حرب نے شعبہ سے انھون نے سماک بن حرب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے صفوان یا ابن صفوان سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک پایجامہ بیچا آپنے مجھے حساب سے زیادہ چاندی تولکر دی۔ اس حدیث کو ابن مہدی نے شعبہ سے انھون نے سماک سے روایت کیا ہی وہ کہتے تھے کہ مینے مالک بن عمر اور ابو صفوان سے سنا اور زہیر بن معاویہ نے ابوالزبیر سے انھون نے صفوان یا ابن صفوان سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ حٰمٓ سجدہ اور تبارک الذی پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

---

[1] ترجمہ تم سے پوچھتے ہین کہ کیا ماہ حرام مین بھی جنگ (جائز) ہی ۱۲

Marfat.com

باب الصاد واللام

(سیدنا) صلت (رضی اللہ عنہ)

زبید بن صلت کے والد ہین۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہوتا ہی انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی۔ صلت بن زبید بن صلت نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو چھوہارون کے اندازے پر مامور فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ نصف[1] ہمارے لیئے رکھنا اور نصف انکے لیئے چھوڑ دینا کیونکہ وہ چرا لیتے ہین اور ہم ان تک پہونچ نہین سکتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہی۔ زبید کے نام مین نون کے بعد دیای تحتانیہ ہی۔

(سیدنا) صلت (رضی اللہ عنہ)

کینیت انکی ابوکلیب تھی انکے بیٹے کلیب نے روایت کی ہی سلیمان بن مروان عبسی نے ابراہیم بن ابی یحیی سے انھون نے یثیم سے انھون نے ابن کلیب بن صلت سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور انھون نے کہا کہ آپ کفر کی علامت اپنے یہان سے دور کر دیجیئے یہ وہم ہی صحیح وہی ہی جو بہت سے لوگون نے یثیم سے یثیم سے کثیر ابن کلیب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی یہی اولی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہی۔

(سیدنا) صلت (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ قیس اور قاسم فرزندان مخرمہ کے بھائی ہین۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور انکے بھائی قاسم کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے اور قیس کو پچاس وسق دیئے تھے اس کو ابوعمر نے انکے بھائی قاسم کے تذکرہ مین بیان کیا ہی اور زبیر بن بکار اور ابن اسحاق نے بھی اسکو بیان کیا ہی انھون نے کہا ہی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صلت بن مخرمہ کو اور انکے بھائی کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے جنمین چالیس وسق صلت کے تھے اس سے ابوعمر کے قول کی تائید ہوتی ہی

(سیدنا) صلصال (رضی اللہ عنہ)

ابن دلہمس۔ کینیت انکی ابوالغضنفر۔ علی بن سعید نے محمد بن ضوء بن صلصال بن دلہمس بن جندلہ بن نجتب بن اعز بن غضنفر بن یثیم بن ربیعہ بن نزار بن سعد سے انھون نے اپنے والد ضوء سے انھون نے اپنے والد صلصال بن دلہمس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ اپنے صحابہ کی جماعت مین بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ہمسے فرمایا کہ عبادہ صامت بیمار ہین چلو تاکہ انکی عیادت کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے اور ہم آپکے پیچھے ہو لیئے راستے مین آپکا گذر

[1] غالبا۔ واقعہ خیبر کا ہی وہانکے لوگون سے نصف پیداوار پر صلح ہوئی تھی لہذا اپنے درخت کے اندازے کیلئے انکو مقرر کیا تاکہ اسی اندازے کے موافق انسے نصف چھوہارے لیئے جائین

Marfat.com

ایک یہودی پر ہوا جسکا لڑکا مر رہا تھا حضرت اسکی طرف تشریف لیگئے اور آپنے فرمایا ای قوم یہود کیا تم مجھے تورات مین لکھا ہوا پاتے ہو (جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ) یہودی نے سر سے اشارہ کیا کہ نہین اس لڑکے نے (جو حالت نزع مین تھا) کہا ہان واللہ ای رسولِ خدا یہ لوگ تورات مین آپکا ذکر دیکھتے ہین اس کے ہاتھ مین ایک ٹکڑا تورات کا تھا اور بے شک ہین آپ کی صفت اور آپکے اصحاب کی صفت چمک رہی ہی مگر آپ کو دیکھکر وہ ٹکڑا اس یہودی نے چھپا لیا ہی اور مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور بے شک محمدؐ اسکے بندے اور اسکے رسول ہین اسکے سوا پھر کوئی بات اس لڑکے نے نہین کی یہانتک کہ اسکا انتقال ہوگیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اس بھائی کے پاس ٹھیرو اور اسکا حق ادا کرو صفوان کہتے ہین پس ہم لوگ اس یہودی اور اس کے لڑکے کے درمیان مین حائل ہوگئے اور اسکی تجہیز و تکفین کرکے اس کو دفن کیا اور لوٹ آئے یہ حدیث غریب الاسناد والنسب ہی جیساکہ تم دیکھ رہے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صلصل (رضی اللہ عنہ)

ابن شرجیل۔ ابوعمر نے کہا ہی کہ مین انکے نسب سے واقف نہین ہون صحابی ہین انکی کوئی روایت نہین انکا واقعہ مشہور ہی کہ انکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ اور سیرۃ عنزی اور وکیع دارمی اور عمرو بن محجوب عامری کی طرف بھیجا تھا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدون مین سے ایک یہ بھی تھے۔

(سیدنا) صلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم عدوی۔ عدی بن رباب کے خاندان سے ہین یہ عدی بیٹے ہین عبد مناہ بن ادبن طابخہ کے۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی نے صلہ بن اشیم سے روایت کی ہی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اسمین دنیا کا کچھ خیال نکرے تو وہ جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کریگا اللہ اسکو دیگا۔ یہ صلہ سجستان مین ۳۵ھ مین شہید ہوئے اس وقت انکی عمر ایکسو تیس برس کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلہ کا ذکر کیا کرتے چنانچہ یزید بن جابر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین ایک شخص ہوگا صلہ اسکی شفاعت سے جنت مین اس سے زیادہ لوگ داخل ہونگے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث غفاری۔ انکا شمار اہل مصر مین ہی صحابی ہین آپنے ابو صالح غفاری نے یعنی سعید بن عبدالرحمن نے اور ابو قبیل نے روایت کی ہی۔ سعید بن یونس کہتے تھے کہ جو لوگ فتح مصر مین شریک تھے انمین صلہ بن حارث بھی تھے ابو صالح یعنی عبدالرحمن غفاری نے بیان کیا کہ سلیم ابن عنز تجیبی کھڑے ہوئے لوگون کے سامنے وعظ بیان کر رہے تھے

انسے صلہ بن حارث غفاری نے کہا جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے کہ خدا کی قسم ہم نے اپنے نبی کا عہد اس وقت تک ترک نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

باب الصاد والنون

(سیدنا) صنابح (رضی اللہ عنہ)

ابن اعسر احمسی کوفی ابوعمر نے کہا ہی کہ انسے صرف قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہی۔ یہ وہ صنابحی نہین ہین جو ابوبکر صدیق رضی سے روایت کرتے ہین اور انسے عطاء بن یسار نے وضو کی فضیلت مین اور اوقات ثلاثہ یعنی طلوع غروب اور استواء کے وقت مین نماز کی ممانعت کی حدیث روایت کی ہی انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ صنابحی منسوب ہی یمن کے ایک قبیلہ کی طرف صنابح انکا نام ہی نسبت نہین ہی صنابحی تابعی ہین اور صنابح صحابی ہین انکا شمار اہل شام مین ہی اور یہ کوفی ہین انکی روایت موجود ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا نام صنابح اعسر احمسی ہی اور بعض لوگ انکو صنابحی کہتے ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے وہ حدیث روایت کی ہی جو ہمسے ابوالفرج بن ابی الرجاء نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی حسن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن جعفر بن اسحاق بن علی بن جابر جابری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن عون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے صنابح سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو مین حوض کوثر پر پہونچکے تمھارے لئے انتظام کر رکھونگا اور مین تم لوگون پر کثرت امت کا فخر کرونگا پس تم میرے بعد باہم جنگ نکرنا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صنابح (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ صنابح احمسی کے علاوہ ہین یہ ابونعیم کا قول ہی اور انھون نے کہا ہی مگر میرے نزدیک یہ وہی ہین اور کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ علیحدہ لکھا ہی اور انھون نے وکیع سے انھون نے صلت بن بہرام سے انھون نے صنابح سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امت ہمیشہ اپنے دین پر قایم رہیگی جب تک کہ جنازون کو انکے اعزہ پر نہ چھوڑ دیگی[1]۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی اور ابوموسی نے اس حدیث کے بعد کہا ہی کہ اس کو ابوالشیخ صنابحی سے

[1] مطلب یہ ہی کہ جب تک باہم ہمدردی رہیگی اور ایک دوسرے کے درد و غم مین شریک رہینگے اسوقت تک دین ہاتھ مین رہیگا اور جب باہم ہمدردی نہ رہیگی یہانتک کہ جنازون مین سوا میت کے اعزہ کے اور کوئی نہوگا اس وقت بیدینی پھیل جائیگی ۱۲

Marfat.com

روایت کیا ہی اور انھون نے انکے اور صلت کے درمیان مین حارث بن وہب کو ذکر کیا ہی - مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہی مگر ابن مندہ نے انکا ذکر نہین لکھا جو ابونعیم ان پر رد کرین مجھے نہین معلوم کہ بعض متاخرین سے اس مقام مین ابونعیم کی کیا مراد ہی انکی عادت تو یہ ہی کہ اس لفظ سے ابن مندہ کو مراد لیا کرتے ہین -

باب الصاد والہاء

(سیدنا) صہبان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان - کنیت انکی ابوطلاسہ حدیبی - انکا شمار اہل شام مین ہی فلسطین کے رہنے والے ہین - عبداللہ بن عبدالکبیر نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا میں نے صہبان ابوطلاسہ سے سنا وہ کہتے تھے عبدالبجار بن عبدالحارث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرکے ہمارے پاس آئے پھر وہ لوٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور آپ کے ساتھ ایک جہاد مین شریک ہوئے اور اسی مین شہید ہوئے اور مین (اسوقت) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھا - یہ حدیث اس سند سے غریب ہی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) صہیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن مالک بن عبد عمرو بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس مناہ بن نمر بن قاسط بن ہنب بن افصیٰ بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار - ربعی نمری کلبی اور ابونعیم نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہی اور واقدی نے کہا ہی کہ یہ صہیب بیٹے ہین سنان بن خالد بن عبد عمر بن عقیل بن کعب بن سعد کے - اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ صہیب بیٹے ہین سنان بن خالد بن عبد عمرو بن طفیل بن عامر بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد کے پس انھون نے عقیل کے بدلہ طفیل کا نام لکھا ہی اور جذیمہ کے بدلے خزیمہ لکھا ہی - یہ خود نمر بن قاسط کے خاندان سے ہین اور انکی والدہ سلمیٰ بنت قعید بن ہیصن بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم ہین انکی کنیت ابویحییٰ ہی یہ کنیت انکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی - انکو رومی اس وجہ سے کہتے ہین کہ اہل روم انکو کمسنی کیحالت مین قید کرلے گئے تھے انکے والد اور انکے چچا کسریٰ (شاہ فارس) کی طرف سے مقام ابلہ مین حاکم تھے ان لوگون کے مکانات لب دجلہ شہر موصل کے پاس تھے اور بعض لوگ کہتے ہین لب فرات تھے سرزمین جزیرہ مین پس اہل روم نے انپر شبخون مارا اور صہیب کو جو اُس وقت چھوٹے تھے پکڑ لیگئے انھون نے روم ہی مین نشو ونما پائی اسی وجہ سے انکی زبان مین عجمیت تھی پھر انکو اہل روم سے قبیلۂ کلب کے لوگون نے خرید لیا اور مکہ لے آئے پھر عبداللہ بن جدعان تیمی نے جو قبیلۂ کلب کے لوگون سے انکو مول لیکر آزاد کردیا یہ انھین کے ساتھ رہے

Marfat.com

یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا۔ اور صہیب کی بی بی اور اُنکے لڑکے اور مصعب زہیری۔ کہتے تھے کہ یہ جب بڑے ہوئے اور انکو عقل آئی تو یہ خود روم سے بھاگکر مکہ چلے آئے تھے اور ابن بدعان سے انھون نے حلف کی دوستی کی تھی اور انھین کے ساتھ رہے یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو یہ اسلام لے آئے اور اسلام کی طرف سبقت کرنے والون مین ہوئے۔ واقدی نے کہا ہی کہ صہیب اور عمار ایک ہی دن اسلام لائے تھے اور ان دونون کا اسلام کچھ اوپر تیس آدمیون کے بعد ہوا یہ مکہ مین اُن کمزور لوگون مین سے تھے جنھین (راہ خدا مین) تکلیف دیجاتی تھی۔ ہمین ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد نے اپنی سند سے ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن جدعان نے صہیب کو قبیلہ کلب سے مکہ مین مول لیا اور قبیلہ کلب کے لوگ روم سے انکو مول لائے تھے پھر عبداللہ ابن جدعان نے انکو آزاد کردیا جب صہیب اسلام لائے اس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین تھے کچھ اوپر تیس آدمیون کے بعد یہ اسلام لائے یہ مکہ مین ان کمزور لوگون مین تھے جن کو راہ خدا مین تکلیف دیجاتی تھی اور آخری لوگون کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ مین علی بن ابی طالب اور صہیب آئے تھے ۱۵ ربیع الاول کو اس وقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبا مین تھے وہان سے آگے نہ بڑھے تھے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حارثہ بن صمہ کے درمیان مین مواخات کرادی تھی۔ جب یہ ہجرت کرکے مدینہ کی طرف چلے تو چند مشرکون نے انکا تعاقب کیا انھون نے اپنا ترکش نکال لیا اور کہنے لگے اے گروہ قریش تم جانتے ہو کہ مین تم سب سے زیادہ تیر انداز ہون خدا کی قسم تم مجھ تک نہین پہونچ سکتے یہانتک کہ جتنے تیر میرے پاس ہین وہ سب مین تمھین مارونگا بعد اسکے پھر اپنی تلوار سے تمھین قتل کرونگا جب تک وہ میرے ہاتھ مین رہیگی۔ ہان اگر تم میرا مال چاہتے ہو تو مین تمھین بتادون ان لوگون نے کہا اچھا تم اپنا مال ہمین بتادو تو ہم تمھین چھوڑدین اُسپر اُن لوگون نے عہد کیا تو صہیب نے اپنے مال کا پتہ اُن لوگون کو بتادیا اور خود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ ای ابویحیی تمھاری تجارت بہت اچھی رہی پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد[1] حضرت صہیب بدر اور احد اور خندق مین اور تمام غزوات مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند سے ابوزکریا سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن حسن حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حذیفہ یعنی موسی بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمارہ بن فراد نے ثابت سے انھون نے حضرت انس سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سبقت کرنے والے چار ہین مین اہل عرب مین سبقت کرنے والا ہون اور صہیب اہل روم مین سبقت کرنے والے ہین اور سلمان اہل فارس مین سبقت کرنے والے ہین اور بلال اہل حبش مین سبقت کرنے والے ہین۔ نیز وہ کہتے تھے ہمین ابوزکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبدالصمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین نے

[1] ترجمہ بعض لوگ وہ ہین جو اپنی جان اللہ کی رضامندی کیلئے بیچڈالتے ہین اور اللہ بندون پر بڑا مہربان ہی ۱۲

Marfat.com

وہ کہتے تھے ہم سے عفیف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انھون نے مجاہد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جن لوگون نے اسلام ظاہر کیا وہ سات آدمی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر بلال صہیب خباب عمار بن یاسر سمیہ والدہ عمار رضی اللہ عنہم اجمعین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ نے محفوظ رکھا اور ابوبکر کو انکی قوم و جماعت نے انکے علاوہ اور لوگ (بہت ستائے گئے) پکڑکے انھین لوہے کی زرھین پہنائی جاتی تھین پھر وہ دھوپ مین لٹائے جاتے تھے ہمین ابوجعفر بن مبارک ابن احمد زریق واسطی امام جامع مسجد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح یعنی مبارک بن حسین بن عبدالوہاب نے خبر دی تھے انسے پوچھا کہ کیا تم سے ابوالفتح بن منصور نے بیان کیا ہی انھون نے اقرار کیا کہ ہان پھر انسے کہا کہ تم سے ابوبکر بن منصور خلف مصری نے یہ بیان کیا تھا کہ ہمین ابوالحسین عبداللہ بن احمد بن علی حنبلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم عبداللہ بن ابراہیم بن بالویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے صہیب سے نقل کرکے بیان کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت جنت مین داخل ہوجائینگے تو ایک منادی ندا کریگا کہ اللہ عزوجل کا تم سے ایک وعدہ ہی وہ چاہتا ہی کہ اسکو پورا کرے وہ لوگ کہینگے کہ وہ کون وعدہ ہی کیا اسنے ہماری نیکیون کا پلہ بھاری نہین کردیا اور ہمارے چہرون کو روشن نہین کیا اور ہمین جنت مین نہین داخل کیا اور ہمین دوزخ سے نہین نکالا پھر اب کون سا وعدہ باقی ہی پس انسے حجاب اٹھالیا جائیگا اور وہ اللہ تبارک و تعالی کو دیکھینگے پھر کوئی چیز جو انکو دیگئی ہوگی اس دیدار سے زیادہ انھین محبوب نہ رہیگی اسی کو اللہ نے زیادہ کی لفظ سے تعبیر فرمایا ہی انسے حضرت ابن عمر نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے ہین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلا آپ نماز پڑھ رہے تھے پہلے سلام کیا آپنے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا۔ ہمین ابواسحاق یعنی ابراہیم محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمعیل واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوفروہ یعنی یزید بن سنان نے ابومبارک سے انھون نے صہیب سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ فرماتے تھے وہ شخص قرآن پر ایمان نہین رکھتا جو اسکی حرام کی ہوئی چیزون کو حلال سمجھے۔ حضرت صہیب کی طبیعت مین باوجود اس فضل اور اعلی مرتبہ کے مذاق اور حسن خلق بہت تھا انسے مروی ہی کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ مقام قبا مین تھے آپکے سامنے رطب اور تمر رکھے ہوئے تھے اور مجھے آشوب چشم تھا مگر مینے کھانا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم آشوب چشم کی حالت مین تمر کھاتے ہو مینے کہا یا رسول اللہ مین اس آنکھ کی طرف سے کھاتا ہون جو اچھی ہی پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہانتک کہ آپکے دندان مبارک کھل گئے حضرت صہیب کی زبان مین سخت عجمیت تھی زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین حضرت عمر کے ساتھ بلندی مدینہ مین حضرت صہیب کے ایک باغ مین گئے جب حضرت صہیب نے انکو دیکھا تو یہ

Marfat.com

کہنے لگے نیاس نیاس صرف سمر (نہ سمجھے اور) کہنے لگے کہ یہ لوگون کو کیون پکار رہے ہین مینے کہا وہ اپنے ایک غلام کو پکار رہے ہین جس کا نام یحنس ہی زبان کی لکنت کے باعث صاف لفظ نہین نکلتا حضرت عمر نے کہا ای صہیب صرف تین باتین تم مین ہین جنکو مین برا سمجھتا ہون اگر وہ نہ ہوتین تو مین کسی کو تم پر فضیلت نہ دیتا مین دیکھتا ہون کہ تم اپنے کو عرب کیطرف منسوب کرتے ہو حالانکہ تمہاری زبان عجمی ہی اور تم اپنی کنیت ابو یحیی بتاتے ہو جو ایک نبی کا نام تھا اور اپنا مال فضول خرچ کرتے ہو حضرت صہیب نے کہا مال فضول خرچ کرنیکو جو آپنے کہا تو مین بیجا صرف نہین کرتا اور میری کنیت ابو یحیی خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہی لہذا مین اسکو ترک نکرونگا اور مین جو اپنے کو عرب کیطرف منسوب کرتا ہون تو اور حقیقت مین عربی ہون مگر کمسنی مین اہل روم مجھے پکڑ لیگئے تھے لہذا مین نے انکی زبان حاصل کر لی اور مین قبیلہ نمر بن قاسط سے ہون پس مین اپنے کو ضرور انکی طرف نسبت کرونگا۔ حضرت عمر بن خطاب صہیب سے بہت محبت رکھتے تھے اور انکو بہت اچھا سمجھتے تھے یہانتک کہ جب وہ زخمی کئے گئے تو انھون نے وصیت کی کہ صہیب نماز جنازہ پڑھائین اور تین مرتبہ مسلمانون کی جماعت کیساتھ نماز پڑھین یہانتک کہ اہل شوری کسی اور خلیفہ کو منتخب کر لین حضرت صہیب کی وفات مدینہ مین شوال سنہ ۳۸ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین انکی عمر ستر برس کی تھی مدینہ مین مدفون ہین۔ رنگ انکا بہت سرخ تھا نہ لانبے تھے نہ پستہ قد مگر ہان قد چھوٹا تھا سر مین بال بہت تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صہیب (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ طبرانی نے اور ابن اشکاب نے اور بہت سے لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی ہمین ابو موسی نے کتابۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین کوشیدی ابو غالب اور فورابی اور انوشروان نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمین ابن زید نے خبر دی نیز ابو موسی کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن علی معمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ایوب بن محمد وزان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن مصعب قرقسانی سے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منصور نے ہلال بن یساف سے انھون نے صہیب بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر مین نماز پڑھنے کی فضیلت بہ نسبت اس جگہ نماز پڑھنے کے جہان لوگ دیکھین ایسی ہی جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔ اس حدیث کو عمر بن بشر نے ابن مصعب سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

باب الصاد والواو والیاء

(سیدنا) صواب (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

صحابہ مین سے ایک شخص ہین انکا ذکر کیا جاتا ہی۔ انبرہ مین رہتے تھے۔ محرز بن ابی یعقوب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ یہان ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا نام صواب تھا جب انکے لیئے کھانا آتا تو ایک یتیم یا دو یتیم کو ضرور بلاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن اصلت کنیت انکی ابو قیس۔ انصاری ہین بنی وائل بن زید مین سے ایک شخص ہین یہ اور ان کے بھائی وحوح قریش کیساتھ مکہ چلے گئے تھے اور وہین رہتے تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ ابن اسحاق کا قول ہی اور زبیر نے کہا ہی کہ ابو قیس بن صلت شماع وحوح کے بھائی تھے اسلام لائے ہی نہین۔ انکا نام حارث بن اصلت تھا انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو عبداللہ کہتے ہین ابن اسحاق اور زبیر نے جو انکی بابت لکھا ہی اسمین اعتراض ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الحارث بیٹے ہین ساعدہ بن عبد الاشہل بن مالک بن اوذان کے کسی جہاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے تھے اثنای راہ مین مقام کدید مین وفات پائی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین کے کرتہ مین کفن دلوایا۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعی بن ادس انکے صحابی ہونے مین کلام ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد بن عباد بن عمرو بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بیعت عقبہ ثانیہ مین شریک تھے بدر مین شریک نہین ہوئے ابن اسحاق نے انکا نام صیفی بن سواد لکھا ہی اور ابن ہشام نے صیفی بن اسود بن عباد لکھا ہی اور نسب ویسا ہی بیان کیا ہی جیسا ہم نے لکھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر۔ قبیلہ بنی ثعلبہ کے سردار تھے انکے لیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی اسمین انکو انکی قوم پر سردار مقرر کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی ابن عمرو بن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبد الاشہل۔ بھائی ہین حباب کے بھانجے ہین ابو الہیثم بن تیہان کے والد انکی صعبہ بنت تیہان ہین۔ احد کے دن شہید ہوئے انکو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

مرقع بن صیفی کے والدین - انکی حدیث عمرو بن مرقع بن صیفی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹی کے مارنے سے منع فرمایا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابوموسی نے کہا ہی کہ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ یحیی بن عبید بن صیفی کے دادا ہین اور انھون نے اپنی سند سے عبید بن صیفی سے انھون نے اپنی والدہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ اپنے پیشاب کرنے کی جگہ بھی تجویز کر لیتے تھے جس طرح رہنے کی جگہ تجویز کرتے تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

حرف الضاد * باب الضاد والحاء

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

انصاری - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند سے محمد بن عبادہ بن صبیح سے انھون نے نصر بن مزاحم سے انھون نے سہل بن علی سے انھون نے اسماعیل بن زیاد سے انھون نے ابراہیم بن بشیر انصاری سے روایت کی ہی کہ ضحاک انصاری کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف چلے تو آپنے علی کو مقدمہ لشکر کا سردار مقرر کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص باغین داخل ہو جائے اُسے امن دیدینا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرما چکے تو حضرت علی نے اسکا اعلان کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہین آپنے پوچھا کہ تم کیون ہنستے ہو جبریل نے کہا مین (علی کو دیکھکے خوش ہو رہا ہون) مین انکو دوست رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہا کہ جبریل کہتے ہیں کہ مین تمکو دوست رکھتا ہون حضرت علی نے کہا مین اس رتبہ پر پہونچگیا کہ جبریل مجھے دوست رکھتے ہین آپنے فرمایا ہان اور جبریل سے بھی جو افضل ہی یعنی اللہ عزوجل وہ بھی تمھین دوست رکھتا ہی اس حدیث کو عبداللہ بن الجہم رازی نے نصر سے روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ حدیث بواسطہ ابراہیم کے ضحاک سے مروی ہی - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبیرہ بعض لوگ انکو ابوجبیرہ بن ضحاک کہتے ہین - حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت مین لقب رکھنے کا دستور تھا پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تنابزوا[1]

[1] ترجمہ کسی کے برے لقب نہ رکھو ۱۲

Marfat.com

یا الالقاب اس حدیث کو بشر بن مفضل نے اور اسمٰعیل بن علیہ اور شعبہ اور حفص بن غیاث نے داؤد سے انھون نے شعبی سے انھون نے ابو جبیرہ بن ضحاک سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ہمین لوگون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ولا تنابزوا بالالقاب ترمذی نے کہا ہی کہ ابو جبیرہ بن ضحاک بھائی ہین ثابت بن ضحاک کے مگر ابو یعلی موصلی نے انکا نام ضحاک بن ابی جبیرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ ہم سے ہدبہ نے اور ابراہیم بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا زمانہ جاہلیت مین لقب کا دستور تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسکے لقب کے ساتھ پکارا تو کہا گیا کہ یا رسول اللہ وہ اس لقب کو برا سمجھتا ہی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تنابزوا بالالقاب اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ضحاک بن ابی جبیرہ وہی ضحاک بن خلیفہ ہین ہم انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر کرینگے مگر صحیح یہ ہی کہ ابو جبیرہ بیٹے ہین ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

ضحاک (سیدنا رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ثم السلمی۔ عروہ بن زبیر نے انکا ذکر ان لوگون مین کیا ہی جو بیعت عقبہ مین شریک تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنیکے لیے حاضر تھے اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے انکو شرکای بدر مین ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

ضحاک (سیدنا رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبد الاشہل انصاری الاشہلی۔ احد مین شریک تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت مین وفات پائی۔ یہ ضحاک والد ہین ثابت بن ضحاک کے اور ابو جبیرہ کے والد ہین یہی ہین جنھون نے محمد مسلمہ سے پانی کی بابت جھگڑا کیا تھا یہ جھگڑا حضرت عمر کے سامنے پیش ہوا تو انھون نے محمد بن مسلمہ سے کہا واللہ اسکے یہان پانی ضرور جائیگا گو تمھارے پیٹ پر ہوکر بہے۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ سب سے پہلا غزوہ انکا بنی نضیر تھا۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اس سے انکے اس قول کی جو ضحاک بن جبیرہ کے تذکرہ مین گذر چکا ہی کہ یہ ضحاک بن خلیفہ ہین تردید ہوتی ہی انھون نے انکو وہان ابو جبیرہ کہا تھا اور ابو جبیرہ ضحاک کے بیٹے ہین اور یہان خود ابو جبیرہ کو ضحاک بنایا پس انھون نے اپنے قول کے خلاف کہدیا صحیح یہ ہی کہ ابو جبیرہ بیٹے ہین ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم۔

ضحاک (سیدنا رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ حمیری۔ انکا ذکر کتاب العلا مین ہی اس سے پہلے انکا تذکرہ ہو چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی

ضحاک (سیدنا رضی اللہ عنہ)

ابن زمل جہنی۔ یہ طبرانی کا قول ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام عبد اللہ بن زمل ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے اُن لوگون مین

Marfat.com

لکھا ہی جنکا نام معلوم نہین مسلم بن عبد اللہ جہنی نے اپنے چچا ابو شجعہ بن ربعی سے انھون نے ضحاک بن زمل سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز صبح کے اپنا پیر اسی طرح دھرائے ہوئے ستر مرتبہ فرماتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابا پھر فرماتے ہین کہ ستر مرتبہ اسکا پڑھنا سات سو گناہون کا معاوضہ ہو سکتا ہی اور جس کے گناہ ایک دن مین سات سو سے بھی زیادہ ہون اسمین کچھ بھلائی نہین پھر اسکو دو مرتبہ کہکر لوگون کیطرف منہ کرکے بیٹھ جاتے تھے اور آپ (اس وقت) خواب کا سننا پسند کرتے تھے اسکے بعد انھون نے پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن زمل کا نام مین کسی روایت مین نہین دیکھتا ہون طبرانی نے انکا ذکر کیا ہی اور ابو نعیم نے انکی پیروی کی ہی مین سمجھتا ہون کہ ان دونون سے غلطی ہوگئی ہی شاید انکو ضحاک بن زمل کا نام یاد ہوگا وہ سمجھے کہ یہ وہی ابن زمل ہین حالانکہ ضحاک بن زمل تبع تابعین مین ایک شخص ہین انکو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن حارث بن زائدہ بن عبد اللہ بن حبیب بن مالک بن خفاف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت انھون نے اٹھائی ہی اور آپنے انکے لئے ایک جھنڈا بھی بندھوا دیا تھا انکا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہی

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی کنیت انکی ابو سعید ہی۔ اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہی۔ بادیہ مدینہ مین اترا کرتے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے مسلمانون پر حاکم مقرر کیا تھا اور انکو ایک خط بھی لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو انکے شوہر کی دیت سے میراث دین وہ دھوکہ سے مقتول ہوگئے تھے یہ ضحاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلوار لیکے (پہرہ دینے) کھڑے ہوا کرتے تھے بڑے بہادر اور جری تھے تنہا سو آدمیون کی برابر سمجھے جاتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کیلئے چلے تو انکو قبیلہ بنی سلیم پر سردار بنایا وہ نو سو آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین کوئی شخص ایسا ہی جو سو کی برابر ہوتا کہ تم پورے ہزار ہو جاؤ پھر آپنے ضحاک سے اس کمی کو پورا کر دیا یہ ان کے سردار تھے ان کو انپر حاکم اسلئے مقرر کیا کہ وہ سب قبیلہ قیس غیلان سے تھے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کا امیر بھی مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر عباس بن مرداس سلمی نے اپنے شعر مین کیا ہی۔

ان الذین وفوا بما عاہدتہم جیش بعثت علیہم الضحاکا امرتہ ذرب السنان کانہ لما تکشفہ العدو براکا حوار یعانق بالیدین وتارۃ یفری الجماجم حازما بتاکا

ترجمہ: بتحقیق وہ لوگ جنھون نے (اے رسول اللہ) آپکے عہد کو پورا کیا۔ اس لشکر کے لوگ تھے جنپر آپکے ضحاک کو سردار بنایا۔ آپنے انکو تیز تیزی کا سردار بنایا تھا جب اسکو دشمن دیکھ لیتا تھا تو الٹا گر جاتا تھا۔ وہ نیزہ کبھی ہاتھون سے معانقہ کرتا تھا۔ اور کبھی کھوپڑیونکو کاٹ کے پھینک دیتا تھا۔

Marfat.com

انے سعید بن مسیب اور حسن بصری نے روایت کی ہی۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے زہری سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے کہ دیت عاقلہ کو ملیگی اور عورات اپنے شوہر کی دیت سے میراث نہ پائینگی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے انسے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو انکے شوہر کی دیت سے میراث دو اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے زہری سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی۔ بنی دینار بن نجار سے ہین بھائی ہین نعمان بن عبد عمرو کے یہ دونون بھائی غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہی اور یہ دونون احد مین بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ سعدی۔ سعد تمیم کے خاندان سے ہین۔ عبد اللہ بن عرادہ نے عبد الرحمن بن طرفہ سے انھون نے ضحاک بن عرفجہ سے روایت کی ہی کہ انکی ناک واقعہ کلاب مین زخمی ہوگئی تھی اور ابو الاشہب نے عبد الرحمن بن طرفہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا ہی کہ انکی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہوگئی تھی اور ابن مبارک نے جعفر بن جہان سے انھون نے ابن طرفہ سے انھون نے عرفجہ سے انھون نے اپنے دادا یعنی عرفجہ سے نقل کیا ہی کہ انکی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہوگئی تھی پس کچھ لوگون نے انکا نام عرفجہ بتایا ہی اور کچھ لوگون نے طرفہ اور کچھ لوگون نے ضحاک یہ ابو عمر کا کلام تھا اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن عرادہ کا قول نقل کرکے لکھا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ انکا نام عرفجہ بن اسعد ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے کہا ہی کہ انکی ناک زخمی ہوگئی تھی یہ غلط ہی صحیح یہ ہی کہ انکا نام عرفجہ ابن اسعد ہی یہ قول صرف ابن مندہ کا نہین ہی بلکہ اور لوگون نے بھی انکی موافقت کی ہی اور انھون نے اسکی غلطی بھی بیان کی ہی پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہ رہا واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ قریشی فہری۔ کنیت انکی ابو انیس اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد الرحمن۔ والدہ انکی امیمہ بنت رقیہ کنانی ہین۔ یہ ضحاک چھوٹے بھائی ہین فاطمہ بنت قیس کے بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً سات برس پہلے پیدا ہو چکے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ صحابی نہین ہین اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

کچھ نہین سنایہ حضرت معاویہ کیطرف سے حاکم تھے حضرت معاویہ کیطرف سے لڑائیون مین انھون نے بڑے بڑے کام کئے ہین حضرت معاویہ نے انکوایک لشکر کے ساتھ بھیجا تھا پس یہ فرات کا پل عبور کرکے مقام رقہ مین گئے اور وہان اہل عراق پر حملہ کیا اور مقام ہیت مین مقیم رہے پھر حضرت معاویہ نے انکو زیاد کے بعد ۵۳ھ مین کوفہ کا حاکم مقرر کیا اور ۵۵ھ مین انکو معزول کیا جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تو انھین نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور شہر کو حراست مین لے لیا یہانتک کہ یزید بن معاویہ آگیا پھر یہ یزید کے اور اسکے بیٹے معاویہ کے ہمراہ رہے جب یہ دونون مرگئے تو ضحاک نے دمشق مین حضرت عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرلی مروان بن حکم نے جب شام کے بعض حصص پر قبضہ کیا تو ضحاک اس سے مقام مرج راہط مین دمشق کے پاس لڑے ضحاک وہین شہید ہوئے اور انکے ساتھ بہت سے لوگ قبیلہ قیس غیلان کے شہید ہوئے انکی شہادت ۱۵ ذیحجہ ۶۴ھ مین ہوئی۔ انسے حسن بصری اور تمیم بن طرفہ اور محمد بن سوید فہری اور سماک اور میمون بن مہران نے روایت کی ہی۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبدالصمد بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن زید نے حسن البصری سے انھون نے ضحاک بن قیس سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ضحاک بن قیس نے بن ہثیم کو جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا یہ لکھ کے بھیجا۔ السلام علیکم اما بعد مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے قریب کچھ فتنے ہونگے تاریک مثل دھوین کے ان فتنون مین آدمی کا قلب مرجائیگا جس طرح بدن مرجاتا ہی صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجائیگا کچھ لوگ اپنے دین کو تھوڑے سے مال دنیا پر بیچڈالینگے۔ یزید بن معاویہ مرگیا اور تم لوگ ہمارے بھائی ہو لہذا تم ہمسے بیشقدمی نکرنا یہانتک کہ ہم کسی کو اپنے لئے منتخب کرین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن معاویہ تمیمی۔ انھین کو احنف بن قیس کہتے ہین انکا تذکرہ احنف اور صخر کے نام مین ہوچکا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن سعد۔ انکا تذکرہ ابوبکر بن ابی عاصم نے دحدان مین کیا ہی۔ ہمین ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم اور عبدالرحمن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد بن نورک قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین کثیر بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین بقیہ بن ولید نے عتبہ بن ابی حکیم سے انھون نے سلیمان بن عمر سے انھون نے ضحاک بن نعمان بن سعد سے روایت کرکے خبر دی کہ مسروق بن وائل رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوگیا پھر انھون نے عرض کیا کہ مین چاہتا ہون کہ آپ میری قوم کی طرف کچھ لوگون کو بھیجین جو انھین اسلام کی ترغیب دین اور آپ

Marfat.com

میری قوم کو ایک خط بھی لکھدین اُمید ہی کہ اللہ انھین ہدایت کرے پس آپنے حضرت معاویہ کو حکم دیا انھون نے خط لکھا (جسکا مضمون یہ تھا)
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاقیال من حضرموت باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والصدقۃ علی النبتۃ ونصاحبہا آنیتہ
وفی الیوب الخمس وفی البقل العشر لاخلاط ولا وراط ولا شغار ولا جلب ولا جنب لا نفاق والعون للمسلمین لکل عشرۃ مائیل القراب
من احیی فقد احیا ربہ وکل مسکر حرام یہ خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیاد بن لبید کے ہاتھ بھیجا۔ یہ خط غریب ہی اور مشہور یہ ہی کہ یہ خط آپ نے
وائل بن حجر کو لکھدیا تھا۔

باب الضاد والراء

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن ازور۔ ازور کا نام مالک بن اوس بن جذیمہ بن رمیعہ بن مالک بن ثعلبۃ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ تینون نے انکا نسب
اسی طرح بیان کیا ہی اور ابو عمر نے انکا نسب دوسری طرح بیان کیا ہی انھون نے کہا ہی ضرار بن ازور بن مرداس بن حبیب ابن عمرو
بن کثیر بن عمرو بن ضبیان اسدی۔ مگر پہلا ہی نسب زیادہ مشہور ہی کنیت انکی ابو الازور ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو بلال مگر پہلی زیادہ
مستعمل ہی بڑے شہسوار اور بہادر اور شاعر تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تو انکی ملک مین ایک ہزار اونٹ
سے انکے چرواہون کے تھے انھون نے حضرت سے بیان کیا کہ مین اسقدر مال چھوڑ کے آیا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
مین نے کچھ شعر کہے ہین آپنے فرمایا سناؤ تو انھون نے کہا ؎

خلعت القداح وعزف القیان والخمر اشربہا والشمالا وکری الجرنی غبرہ وجہدی علی المسلمین القتالا
فیارب لا اغبین صفقتی فقد بعت اھلی ومالی بدالا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسکے جواب مین) فرمایا کہ ای ضرار تمھاری تجارت خسارہ مین نہ رہیگی۔ یہی ہین جنھون نے مالک بن
نویرہ تمیمی کو حضرت خالد بن ولید کے حکم سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین قتل کیا تھا اور یہی ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بنی صیداء کیطرف جو قبیلہ بنی اسد کی ایک شاخ ہی اور بنی ویل کیطرف قاصد بنا کے بھیجا تھا۔ ہمین ابو منصور بن مکارم

حضرت ابو بکر الزمن آپنے ضرار رسول اللہ کیطرف سے قبائل حضرموت کے نام نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کیلئے ہر چالیس بکریون پر زکوۃ فرض ہی اور نصاب سے زیادہ بکریون پہ کچھ نہین ہی
اونٹ کے مال مین پانچوان حصہ ہی اور ان درختون مین جنکے سینچنے کی ضرورت نہین دسوان حصہ ہی دو آدمی اپنا مال باہم خلوط نہ کرین چوپائین نہین کوئی شخص نکاح شغار
مکروہ اور اپنے مال کو اپنے سے جدا نہ رکھے نصاب سے زائد مال کی زکوۃ نہ بچائیگا مسلمانون کے لشکر کو رسد پہونچانا چاہیئے فی دس آدمی اسّا دینا چاہئے جو ایک اونٹ
اسّا سیر کا دیگا وہ تو اپنا نکالا اور ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہی اور صدقہ تو یہ سب رزم و بزم کے سب سامان چھوڑ دیئے + مین شراب اور دودھ پیا کرتا تھا + اور میری
تمام قوت اور ہماری کوشش سب اسی مین تھی + پس اسنے کہا پروردگار میری تجارت کو خسارہ مین نہ کر + پھر (ان انعال کے) بدلہ مین
اسنے میرے دشمنون کو اور مال کو چھین لیا +

ابن احمد مودب نے اپنی سند سے ابوزکریا یعنی یزید بن اباس تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ حسن بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حجاج بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن عبید نے اعمش سے انھون نے یعقوب بن بجیر سے انھون نے ضرار ابن ازور سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ دودھ کے خواہشمند کو بلاؤ۔ یہ ضرار جنگ مسیلمہ (کذاب) مین یمامہ مین موجود تھے اور اسمین انکی بڑی آزمایش ہوئی انکے دونون پیر کٹ گئے تو یہ گھٹنون کے بل چلتے تھے اور لڑتے تھے اور گھوڑے انکے اوپر سے نکل جاتے تھے یہانتک کہ موت کی کیفیت انپر طاری ہوئی یہ واقدی کا قول ہی اور بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوگئے تھے بعد اسکے انکا انتقال ہوا اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ جنگ اجنادین واقع ملک شام مین شہید ہوئے یہ موسی بن عقبہ کا قول ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انھون نے کوفہ مین بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب وفات پائی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ اُن لوگون مین سے ہین جو سرزمین جزیرہ کے مقام حران مین فروکش ہوئے تھے اور جنگ یرموک اور فتح دمشق مین شریک تھے۔ اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ ابوجندل اور انکے اصحاب کے ساتھ تھے جب کہ انھون نے شراب پی تھی اور انسے ابوعبیدہ نے پوچھا تھا (کہ تم نے شراب کیون پی) تو ان لوگون نے جواب دیا کہ فہل انتم منتہون یعنی کیا تم شراب پینے سے باز آؤگے کوئی تاکیدی حکم نہین دیا حضرت ابوعبیدہ نے یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے لکھا کہ ان کو بلاکے پوچھو اگر وہ کہین کہ شراب حلال ہی تو انکو قتل کردو اگر وہ کہین کہ حرام ہی تو انپر درے لگاؤ حضرت ابوعبیدہ نے ان لوگون سے پوچھا ان لوگون نے کہا حرام ہی پس انھون نے ان لوگون کے درہ مارے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن مرداس بن کثیر بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری انکے والد خطاب اپنے زمانے مین بنی فہر کے رئیس تھے اپنی قوم کیلئے ایک مسافر خانہ بنایا تھا ضرار جنگ فجار کے دن بنی محارب بن فہر کے سردار تھے قریش کے شہسوارون اور بہادرون اور شیرین کلام شاعرون مین سے تھے یہ اُن چار آدمیون مین سے تھے جنھون نے خندق کھودا تھا زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ قریش مین انسے اور ابن زبعری سے بہتر کوئی شاعر نہ تھا فتح مکہ کے مسلمانون مین سے تھے جو اشعار انھون نے فتح مکہ کے دن کہے تھے انھین مین سے یہ اشعار ہین۔

یا نبی الہدے الیک لجا ۔ حی قریش وانت خیر لجا ۔ والتقت حلقتا البطان علی ۔ القوم ونودا بالصیلم الصلعاء

ان سعدا یرید قاصمتہ ۔ انظہر باہل الحجون والبطحاء

لہ ترجمہ ای نبی ہدایت آپکے یہان قریش کا قبیلہ پناہ گزین ہوا ہی اور آپ بہتر جاے پناہ ہین ۔ قریش پر دونون حلقہ کمر کے پڑگئے تھے اور انھین سخت مصیبت کی خبر سنا دیگئی تھی ۔ سعد چاہتے ہین کہ اہل حجون و بطحا کی پیٹھ توڑ دین ۱۲

اس شعر مین سعد بن عبادہ کیطرف اشارہ ہی انھون نے فتح مکہ کے دن کہا تھا کہ آج حرمت حلال کیجائیگی۔ ضرار نے ایک دن حضرت ابوبکر صدیق سے (بطور مذاق کے) کہا کہ قریش کے حق مین ہم آپسے زیادہ فائدہ رسان تھے ہم نے انکو جنت مین داخل کیا اور تم نے انکو دوزخ مین داخل کیا یعنی ہم نے مسلمانون کو قتل کیا وہ جنت مین گئے اور آپ لوگون نے کافرون کو قتل کیا وہ دوزخ مین گئے۔ اور خزرج نے باہم اس بات مین اختلاف کیا کہ سب سے زیادہ احد کے دن کسنے شجاعت دکھلائی تھی ادھر سے ضرار بن خطاب کا گذر ہوا لوگون نے کہا یہ بھی احد مین (کافرون کیطرف سے) شریک تھے یہ بھی اسکے حالات سے واقف ہین اسسے پوچھو ضرار نے کہا مین اوس دن خزرج کو نہیں جانتا کر میرے احد کے دن تم مین سے گیارہ آدمیون کا نخل خوردن سے کرادیا تھا یہ کلام ابوعمر کا تھا مگر ابن مندہ نے کہا ہی کہ ضرار بن خطاب کا ذکر تو کیا جاتا ہی مگر انکی کوئی حدیث نہین ہی انسے حضرت عمر بن خطاب نے روایت کی ہی۔ ابونعیم نے ابن مندہ کا کلام نقل کرکے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہی اور کسی نے انکا تذکرہ صحابہ مین نہین کیا اور نہ اُن لوگون مین کیا ہی جو اسلام لائے مگر ابوعمر کا کلام ہی ابن مندہ کے قول کی تائید کرتا ہی اور ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لئے لکھا ہی حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ مستقل طور پر لکھا ہی پس کوئی وجہ انکے استدراک کرنیکی نہین ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن عساکر دمشقی نے تاریخ دمشق مین انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابی ہین حضرت ابوعبیدہ کے ہمراہ فتوح شام مین شریک تھے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے ان کا اسلام مشہور ہی اور ان کی منظوم نثر انکے اسلام پر دلالت کرتی ہی۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن تعقاع۔ بھائی ہین عوف بن تعقاع کے۔ انکی حدیث زید بن بسطام بن ضرار بن تعقاع نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے مین انکے ساتھ اور ہمارے ساتھ بہت سے لوگ تھے پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مین سے ہر شخص کو دو دو چادر دیئے جانے کا حکم دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن مزنی۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ تھے جب انھون نے ربیع الاول ۱۲ھ مین مقام حیرہ کو فتح کیا یہ طبری کا قول ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ دس بھائی تھے۔

(سیدنا) ضرس (رضی اللہ عنہ)

ابن قطیعہ۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا ذکر حنظلہ بن حذیم کے نام مین ہوچکا ہی یہ وہی یتیم ہین جو حنیفہ کے پاس تھے اور وہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے تھے قریب بلوغ کے تھے پس حنیفہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر شاہد بنایا تھا کہ انھون نے انکو چالیس اونٹ دیئے تھے۔ انکا ذکر حنیفہ کے نام مین ہوچکا ہی۔ ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) ضریح (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ بعض لوگ انکو عرفجہ بن ضریح کہتے ہین لیث نے زیاد بن علاقہ سے انھون نے ضریح بن عرفجہ یا عرفجہ بن ضریح سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عنقریب کچھ فتنے ہونگے پس جس شخص کو تم دیکھو کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مین تفریق اور انکے اتحاد مین خلل ڈالتا ہی تو اسکو قتل کردو چاہے کچھ ہو جائے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ ان کے نام مین بہت اختلاف ہی بعض لوگ عرفجہ بن ضریح اور یہی زیادہ مشہور ہی۔

باب الضاد والغین والمیم

(سیدنا) ضغاطر (رضی اللہ عنہ)

روم کے پادری تھے۔ محمد بن اسحاق نے بعض اہل علم سے روایت کی ہی کہ ہرقل (شاہ روم) نے دحیہ بن خلیفہ کلبی سے کہا جب وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لیکے اس کے پاس گئے تھے کہا کہ خدا کی قسم تمھارے صاحب نبی مرسل ہین اور وہ ہی ہین جنکے ہم منتظر ہین اور جنکا ذکر ہماری کتابون مین ہی مگر ہمین اہل روم سے اپنی جان کا خوف رکھتا ہون اگر ایسا نہ ہوتا تو یقینا مین انکی پیروی کرلیتا پس تم پادری ضغاطر کے پاس جاؤ اور اسے اپنے صاحب کا حال بیان کرو وہ مجھسے زیادہ اہل روم کے نزدیک معظم و مطاع ہی دیکھو وہ کیا کہتے ہین پس دحیہ گئے اور انھون نے ضغاطر سے بیان کیا اُن باتون کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ضغاطر نے انسے کہا کہ خدا کی قسم تمھارے صاحب نبی مرسل ہین ہم انکا حال جانتے ہین اور انکا نام ہماری کتاب مین ہی بعد اسکے ضغاطر نے سیاہ لباس جو اُن کے جسم پر تھا اتار دیا اور سفید لباس پہن لیا اور عصا ہاتھ مین لیکے اہل روم کے پاس گئے وہ لوگ اسوقت گرجا مین تھے پھر انسے کہا کہ ای معشر روم ہمارے پاس احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خط آیا ہی وہ اس خط مین ہمین اللہ کی طرف بلاتے ہین اور مین شہادت دیتا ہون کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور احمد خدا کے رسول ہین پس سب لوگون نے یکبارگی اپنپر حملہ کیا اور انکو قتل کردیا پس دحیہ ہرقل کے پاس لوٹ کر گئے اور اس سے سارا حال بیان کیا ہرقل نے کہا مین تو تم سے کہہ چکا کہ ہمین اپنی جان کا خوف ہی ضغاطر ان کے نزدیک خدا کی قسم مجھسے زیادہ باعظمت تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضماد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ ازدی۔ قبیلۂ ازد شنوءہ سے ہین جاہلیت کے زمانے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ دوا علاج اور جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اور علم کی تلاش مین رہتے تھے شروع زمانے مین اسلام لائے۔ یہ ابوعمر کا قول ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ ضماد ابن ثعلبہ ازدی قبیلۂ ازد شنوءہ سے ہین ابن مندہ نے اتنی بات زیادہ لکھی ہی کہ بعض لوگ انکو ضمام کہتے ہین۔ ان سب لوگون نے

Marfat.com

حضرت ابن عباس کی یہ حدیث روایت کی ہی جو ہم سے ابو الفرج یحیٰی بن محمود ثقفی اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے سلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن ابراہیم نے جبارلاعلی یعنی ابو ہمام سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داود نے عمرو بن سعید سے انھون نے سعید جبیر سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ ضماد مکہ مین آئے قبیلۂ ازدشنوءہ سے تھے آسیب کی جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے جب انھون نے مکہ کے بیوقوف لوگون سے سنا کہ محمد کو جنون ہوگیا ہی تو کہنے لگے اگر مین انھین دیکھتا تو شاید اللہ انکو میرے ہاتھ سے شفا دیتا چنانچہ وہ حضرت سے ملے اور کہا کہ ای محمد مین آسیب کی جھاڑ پھونک کرتا ہون اور اللہ میرے ہاتھ پر جسکو چاہتا ہی شفا دیتا ہی کہ آپ کو کچھ ضرورت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ضماد نے کہا حضرت ان کلمات کو پھر پڑہئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پڑہا ایسا ہی تین مرتبہ ہوا انھون نے کہا واللہ مینے کاہنون کا قول سنا ہی اور مسافرون کی گفتگو سنی ہی اور شاعرون کا کلام سنا ہی مگر مینے ایسے کلمات (کسی سے) نہین سنے واللہ یہ کلمات دریا کی مثل ہین آپ اپنا ہاتھ بڑہائیے تاکہ مین آپ سے اسلام پر بیعت کرون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑہا دیا اور انھون نے بیعت کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی انھون نے عرض کیا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی راضی ہون تھا کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طرف لشکر بھیجا اس لشکر کا گذر انکی قوم کی طرف ہوا تو سردار لشکر نے لشکر والون سے پوچھا کہ کیا تم مین سے کسی شخص نے کوئی چیز ان لوگون کی پائی ہی جسنے کوئی چیز پائی ہو وہ واپس کردے ایک شخص نے کہا مینے ایک طہارت کرنیکا ظرف پایا ہی سردار نے کہا اسکو واپس کردو کیونکہ یہ لوگ ضماد کی قوم کے ہین (کافر نہین ہین کہ ان کا مال لے لینا حلال ہو)

(سیدنا) ضمام (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ سعدی۔ بنی سعد بن بکر سے ہین اور بعض لوگ انکو تمیمی کہتے ہین مگر یہ صحیح نہین بنی سعد بن بکر کے بھیجے ہوئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین یہ شنہ کا ذکر ہی محمد بن حبیب دیگر کا یہی قول ہی اور بعض لوگ کہتے ہین شنہ کا ذکر ہی اور بعض کہتے ہین سنہ کا اسکو ابن ہشام نے ابو عبیدہ سے نقل کیا ہی انکی حدیث ابن عباس اور انس اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کی ہی طلحہ نے انکا نام نہین لیا انکی حدیث کی سند مین سب صحیح ہین۔ ہمین عبید اللہ بن یمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن ولید نے کریب مولی ابن عباس سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا وہ آئے اور انھون نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر باندھدیا وہ ایک قریبہ آدمی تھے گیسو انکے بڑھے ہوئے تھے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ

ترجمہ سب تعریف اللہ کیلئے ہی ہم اسکی تعریف کرتے ہین اور اس سے مدد مانگتے ہین جسکو اللہ ہدایت کرے اسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین ہی اور جسکو وہ گمراہ کری اسکو کوئی ہدایت کرنیوالا نہین ہم شہادت دیتے ہین کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور یہ کہ محمد اللہ کے بندہ اور اسکے رسول ہین۔ ۱۲

Marfat.com

وسلم کے سامنے آکے کھڑے ہوگئے آپ اپنی مسجد مین اپنے صحابہ کیساتھ بیٹھے ہوے تھے ضمام نے پوچھا کہ تم مین ابن عبدالمطلب کون ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین عبدالمطلب کا بیٹا ہون پھر ضمام نے کہا اے ابن عبدالمطلب مین آپسے ایک بات پوچھون گا اور پوچھنے مین سختی کرونگا آپ مجھپر ناخوش ہون حضرت نے فرمایا نہین ناخوش نہونگا جو تمھارا جی چاہے پوچھو ضمام نے کہا مین آپ کو آپکے خدا اور اگلون پچھلون کی خدا کی قسم دلاکر پوچھتا ہون کہ کیا اللہ نے آپ کو ہماری طرف سے رسول بناکر بھیجا ہو آپنے فرمایا بار خدایا پھر ضمام نے کہا مین آپ کو آپکے خدا اور اگلون پچھلون کے خدا کی قسم دلاکر پوچھتا ہون کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہو کہ ہم صرف اسی کی عبادت کرین اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرین اور جن بتون کو ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے چھوڑدین آپنے فرمایا بار خدایا بان اسکے بعد ضمام نے تمام فرائض اسلام کو یکے بعد دیگرے پوچھا نماز کو زکوۃ کو روزے کو حج کو اور تمام شرائع اسلامیہ کو اور ہر مرتبہ قسم دلاکر پوچھتے تھے جس طرح پہلی مرتبہ پوچھا تھا جب اس سے فراغت پائی تو کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ مین ان فرائض کو ادا کرتا رہونگا اور جن باتون سے آپنے منع فرمایا ہی اُن سے پرہیز رکھونگا نہ اس پر زیادتی کرونگا اور نہ اس سے کمی کرونگا اسکے بعد وہ لوٹ گئے جب وہ چلدئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ گیسو والا سچ کہتا ہی تو یہ جنت مین داخل ہوگا ضمام اپنی قوم کے پاس گئے وہ سب لوگ ان کے پاس جمع ہوے سب سے پہلی بات جو انھون نے کی وہ یہ تھی کہ لات وعزیٰ بت ہی بُرے ہین لوگون نے کہا اے ضمام چپ رہو دیکھو کہین برص نہوجائے کہین جذام نہ ہوجائے کہین جنون نہ ہوجائے ضمام نے کہا تمھاری خرابی ہو واللہ لات وعزی نہ نقصان پہونچاسکتے ہین نہ نفع دیسکتے ہین اور بیشک اللہ نے ایک رسول بھیجا ہی اور اُسپر کتاب نازل کی ہی اس کتاب کے ذریعہ سے تمھین اس (جہالت) سے نکالا ہی جسمین تم تھے اور مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین وہ ایک ہی کوئی اسکا شریک نہین اور محمد اسکے بندہ اور اُسکے رسول ہین جن باتون کا تمھین حکم دیتا ہون اور جنسے منع کرتا ہون یہ سب باتین اسی رسول کے پاس سے لایا ہون راوی کہتا تھا کہ شام تک انکی مجلس مین جسقدر مرد اور عورت تھے سب مسلمان ہوگئے ابن عباس کہتے تھے ہم نے کوئی وفد ضمام سے افضل نہین سنا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضمام (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ثوابہ بن حکم ہمدانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے اور اسلام لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک تحریر بھی لکھدی تھی یہ اُسوقت کا واقعہ ہی جب آپ تبوک سے لوٹے انکا ذکر ابو عمر نے نمط کے نام مین کیا ہی

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انس۔ انصاری۔ ہمین ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن ابی یعلی المصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے

Marfat.com

ہمین ابو القاسم علی بن محمد بن علی مے بن ابی یعلی المصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان ابی نضر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن بکار براد حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے سعید بن ابی عروبہ سے انھون نے قیس بن سعد سے انھون نے عطاء سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ (ابتدای اسلام مین یہ حکم تھا کہ نماز عشا پڑھنے کے بعد (رمضان مین) کھانا پینا عورتون سے اختلاط کرنا حرام ہو جاتا تھا ایک روز (بعد نماز مغرب کے) ضمرہ بن انس پر نیند کا غلبہ ہوا اور وہ بغیر کھانا کھائے سو گئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا پڑھ چکے تو وہ اٹھے اور انھون نے کھایا پیا صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے سب کیفیت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم الایہ پس یہ حکم اللہ عزوجل کی رحمت سے منسوخ ہوگیا انکے نام مین بہت اختلاف ہی جنکی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی - انکا ذکر کسی مقام پر ہو چکا ہی -

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بہزی - بہز ایک قبیلہ ہی بنی سلیم بن منصور کا - یہ ضمرہ مقام حمص مین رہتے تھے - ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے سلیمان بن سلیم سے انھون نے یحیی بن جابر سے انھون نے ضمرہ بن ثعلبہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین دو حلہ یمنی پہنے ہوئے آئے حضرت نے فرمایا ای ضمرہ کیا تم اپنے اس لباس کو سمجھتے ہو کہ تمھین جنت مین داخل ہونے دیگا انھون نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے استغفار کیجئے مین جبتک انکو اتار نہ ڈالونگا بیٹھونگا نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اللہ ضمرہ کی مغفرت کر پس یہ بہت عجلت کے ساتھ گئے اور انھون نے ان دونون حلون کو اتار ڈالا ابو بحیر نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہوگے تا وقتیکہ باہم حسد نکروگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی - یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - یونس بن یزید نے ابن اسحاق سے انھون نے محمد بن جعفر ابن زبیر سے روایت کی ہی کہ انھون نے زیاد بن ضمرہ کو عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ انکے والد سعد بن ضمرہ نے انسے بیان کیا سعد بن ضمرہ اور انکے والد ضمرہ دونون حنین مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ظہر کی نماز پڑھکے ایک درخت کے سایہ مین بیٹھ گئے اور آپکے ساتھ اور لوگ بھی بیٹھے وہ کہتے تھے کہ دو آدمی کھڑے ہوئے عیینہ بن حصن فزاری جو قبیلہ قیس

۱؎ ترجمہ حلال کردیا گیا تمھارے لئے رمضان کی رات مین اپنی عورتون سے اختلاط کرنا ۱۲

Marfat.com

نیلان سے تھے اور اقرع بن حابس تمیمی جو قبیلۂ خندف سے تھے یہ دونون رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے اور اپنے ایک مقتول کی بابت جھگڑنا شروع کیا پس عینے عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ واللہ یا رسول اللہ مین اسکو نہ چھوڑونگا یہانتک کہ اسکی عورتونکو وہی مزہ چکھا دون جو اسنے میری عورتون کو چکھایا ہی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیت کیلیے کہا اور برابر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگ دیت پر اصرار کرتے رہے یہانتک کہ وہ دیت پر راضی ہوگئے بعد اسکے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ قاتل کو لے آؤ مین اسکے لئے استغفار کرون چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہی اسنے کہا مین محلم بن جثامہ لیثی ہون مقتول عمرو بن اضبط تھے ان لوگون نے جنمین ابو قتادہ اور ابو حدرد اسلمی بھی تھے عمرو بن اضبط سے ملاقات کی عمرو بن اضبط ایک اونٹ پر سوار تھے اور ایک ظرف دودھ کا اُن کے سامنے رکھا تھا عمرو بن اضبط نے ان لوگون کو سلام کیا پس محلم بن جثامہ نے انکو قتل کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی مگر ابو نعیم نے انکا نام ضمرہ بن سعد سلمی بتایا ہی اور بعض لوگ انکو ضمیرہ کہتے ہین۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبید اللہ ہے انکے بیٹے عبید اللہ نے روایت کی ہی (ایک مرتبہ) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حروری (مذہب کے لوگ) یمامہ کی نہرون سے نکلینگے بیٹے عرض کیا کہ یمامہ مین تو کوئی نہر نہین ہی آپ نے فرمایا عنقریب ہونگی۔ ابو زرعہ نے انکا تذکرہ افراد مین لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی انکو ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ بعض لوگ انکو ضمرہ بن بشر کہتے ہین مگر اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ بیٹے ہین عمرو بن عدی جہنی کے۔ بنی طریف کے حلیف تھے قبیلۂ خزرج کے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انصار کے خاندان بنی ساعدہ کے حلیف تھے یہ لوگ بھی خزرج کے ہین۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ بنی طریف کا حلیف ہونا اور بنی ساعدہ کا حلیف ہونا باہم خلاف نہین ہی کیونکہ بنی طریف ایک شاخ بنی ساعدہ کی ہی طریف بیٹے تھے خزرج ابن ساعدہ کے یہ لوگ سعد بن عبادہ کے گروہ سے تھے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو خزاعی۔ بعض لوگ انکو ضمرہ جندب کہتے ہین اور بعض لوگ ضمضم کہتے ہین ہین ضحاک نے حضرت ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ عبد الرحمن بن عوف نے (اپنے ایک خط مین) اہل مکہ کو یہ آیت لکھکے بھیجی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ پس جب

لہ اس آیت مین اُن لوگون پر وعید ہو جو باوجود قدرت کے دار الحرب سے ہجرت نکرین عبد الرحمن بن عوف کا مقصود اس آیت کے لکھنے سے یہ تھا کہ جو مسلمان مکہ مین باقی ہین وہان سے ہجرت کرین ۱۲

Marfat.com

(کہ سکے) مسلمانون نے اس آیت کو پڑھا تو ضمرہ بن عمرو نے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ضمرہ بن عمرو خزاعی نے کہا کہ واللہ مین ضرور (کہ سکے) چلا جاؤنگا اسوقت یہ بیمار تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ (در اصل بیمار نہ تھے بلکہ) بیمار بنگئے تھے تاکہ مکہ سے (تبدیل آب وہوا کا بہانہ کرکے) چلے جائین پھر انھون نے کہا کہ مجھے لیچلو یہان کی گرمی مجھے اذیت دیتی ہی چنانچہ یہ چلدیئے مقام تنعیم تک پہونچے تھے کہ وفات ہوگئی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت الدیہ - ہمین ابوالفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عمر بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن اغرش نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ضمرہ بن جندب اپنے گھر سے چلے انھون نے اپنے گھر والون سے کہا کہ مجھے سوار کرو پھر یہ راستہ ہی مین انتقال کرگئے قبل اسکے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچین پس یہ وحی نازل ہوئی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ - الخ تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض جہنی - انصار کے خاندان بنی سواد کے حلیف تھے - احد مین شریک تھے اور یمامہ مین شہید ہوئے عبداللہ بن انیس کے چچازاد بھائی ہین - انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العیص بن ضمرہ بن زنباع اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی عیص خزاعی ہین بارادۂ ہجرت اپنے گھر سے چلے تھے راستہ مین وفات پائی - سعید بن جبیر نے اللہ تعالی کے قول ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص تھے ضمرہ بن عیص بن ضمرہ بن زنباع جب لوگون کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو وہ بیمار تھے انھون نے اپنے گھر والون سے کہا کہ ایک تخت پر انکو اٹھا کر اس تخت کو اونٹ پر رکھدین اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچادین اُن لوگون نے ایسا ہی کیا پھر مقام تنعیم مین پہونچکر کے قریب ہی انھون نے وفات پائی انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی اور عکرمہ نے کہا ہی کہ انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی انکا نام ضمرہ بن ابی العیص تھا اسکو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ضمرہ بن جندب اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا ضمرہ بن ابی العیص اور عمرو بن دینار نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ضمرہ یا ابوضمرہ ابوعمر نے کہا ہی صحیح یہ ہی کہ انکا نام ضمرہ تھا ابوضمرہ - عکرمہ نے کہا ہی کہ مین چودہ برس تک اس شخص کے نام کی

صلہ ترجمہ جو شخص اللہ ورسول کیطرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے چلے پھر راستہ مین اسکو موت آجائے تو اللہ کے ذمہ اس کا ثواب ثابت ہوچکا ۱۲

تلاش مین رہا جسکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا یہانتک کہ مین واقف ہوگیا اسی قسم کا حال ضمرہ بن عمرو خزاعی کے تذکرہ مین لکھا ہی اگر سب لوگون نے اس تذکرہ کو علیحدہ نہ لکھا ہوتا تو ہم یہ حالات پہلے ہی تذکرہ مین بڑھا دیتے مگر ہم تو انھین لوگون کی پیروی کرتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرنہ بن عمرو بن عطیہ بن خنا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری۔ احد مین اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے اور جسر ابو عبیدہ کے دن قتال فارض مین بعہد خلافت حضرت عمرؓ شہید ہوئے یہ بھتیجے ہین منقذ بن عمرو والد حبان بن منقذ کے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عدی انصاری خزرجی ساعدی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگون کے نام مین جو خاندان انصار کی شاخ خزرج کے قبیلہ بنی ساعدہ بن کعب سے جنگ بدر مین شریک ضمرہ بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن جہینہ کا نام بھی روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور دونون نے انکے نسب مین جہینہ کا ذکر کیا ہی حالانکہ قبیلہ ساعدہ جہینہ کے علاوہ ہی مگر یہ کہین کہ ایک کو بوجہ حلف کے جہنی کہا اور دوسرے کو بوجہ نسب کے مگر میرا گمان غالب یہ ہی کہ یہ ضمرہ اور ضمرہ بن عمرو دونون ایک ہین اور کعب کا ذکر انکے نسب مین بوجہ اختلاف کے ہی ابو نعیم نے انکو دو سمجھ لیا اور ابو موسیٰ نے بھی انکا اتباع کیا حالانکہ نسب بھی ایک ہی اور حلف بھی ایک ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انسے سعید بن مسیب نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے مال کیلئے قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن جشم بن عبید سلمی انھون نے حنین کے دن چند اشعار کہے تھے جنمین سے دو شعر یہ ہین۔

اذلا ازال علی رحالۃ نہدۃ ۔۔۔ جرداء تلحق بالبخاد ازاری ۔۔۔ یوما علی اثر النہاب وتارۃ ۔۔۔ کانت مجاہدۃ مع الانصار

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو خزاعی بعض لوگ انکو ضمرہ کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

لہ ترجمہ کیونکہ مین ہمیشہ قبیلہ ہندہ کے قافلہ کیساتھ رہتا تھا۔ تلوار کی میان سے میری ازار ملی رہتی تھی یعنی مین مسلح رہتا تھا، وہ قافلہ کبھی لوٹ مار مین مصروف رہتا تھا اور کبھی انصار کے ہمراہ جہاد کرتا تھا ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ قطبہ بن عمرو بن ہرم بن قطبہ نے روایت کی ہی کہ مدلوک نے انسے بیان کیا کہ ضمضم بن قتادہ کے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا پیدا ہوا قبیلہ بنی عجل کی ایک عورت سے انکو تشویش ہوئی (کہ میری اولاد سیاہ رنگ کی کیونکر پیدا ہوئی) انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ کیا تمھارے یہان کچھ اونٹ ہین انھون نے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا کس رنگ کے ہین انھون نے عرض کیا کہ سرخ بھی ہین سیاہ بھی ہین آپ نے فرمایا سیاہ کہان سے آئے انھون نے کہا کوئی رگ اچھل آئی آپ نے فرمایا تو یہان بھی رگ اچھل گئی پھر کچھ بعد میان قبیلہ بنی عجل کی آئین اور انھون نے بیان کیا کہ اس عورت کی کوئی دادی سیاہ رنگ کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو موسی نے بسند غریب کہا ہی اور کہا ہی کہ یہ اسناد عجیب ہی یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے صحیح ہی اور حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا ہی کہ یہ عورت قبیلہ بنی فزارہ کی تھی۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

تصغیر ہی ضمرہ کی۔ یہ ضمرہ بیٹے ہین جنیب کے اور بعض لوگ کہتے ہین بیٹے ہین جناب کے اور بعض لوگ کہتے ہین بیٹے طہیان کے۔ یہی ہین جو اپنے گھر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی نیت سے چلے تھے اور راستہ مین انتقال کر گئے اور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی تھی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ الایہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ اس حدیث کو شعث بن سوار نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اشعث سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے ضمرہ سے روایت کیا ہی نام انکا بغیر تصغیر کے بیان کیا ہی واللہ اعلم ضمرہ بن ابی العیص کے نام مین انکی بابت بہت اختلاف بیان ہو چکا ہی۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی۔ بعض لوگ انکو نمیری کہتے ہین یہ دادا ہین زیاد بن سعد بن ضمیرہ کے انکی حدیث اہل مدینہ نے روی ہی ان کا شمار اہل مدینہ مین تھا انکے بیٹے سعد بن ضمیرہ نے روایت کی ہی محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے تحلم بن ثمامہ کا قصہ روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے ضمرہ کے نام مین ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہو چکا ہی۔

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ضمیرہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ یہ اور ان کے والد ابو ضمیرہ دونون صحابی ہین داود بن حسین بن عبداللہ بن ابی ضمیرہ کے انکا شمار اہل مدینہ مین ہی۔ ابن ابی ذیب نے حسین بن عبداللہ بن ابی ضمیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ضمیرہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ضمیرہ کی والدہ کی طرف گذرے وہ رو رہی تھین حضرت نے پوچھا کیون روتی ہو کیا بھوکی ہو کیا تمھارے پاس کپڑے نہین ہین انھون نے کہا یا رسول اللہ میرے اور میرے لڑکے کے درمیان مین جدائی پڑ گئی

رمالک نے مجھے تو رکھ لیا اور میرے لڑکے کو بیچ ڈالا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مان اور اسکے بچہ کے درمیان میں تفریق کیجاوے پھر اس شخص کو بلوایا جس کے یہان ضمیرہ تھے اور ایک اونٹ کے عوض میں ضمیرہ کو خرید لیا ابن ابی ذیب کہتے تھے کہ حسین بن عبداللہ نے مجھے ایک خط بھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھوایا جو ان لوگون کے پاس تھا (مضمون اسکا یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب لبنی ضمیرۃ من محمد رسول اللہ النبی ضمیرۃ وابل بیتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقھم وانھم اہل بیت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان احبوا رجعوا الی ابلھم لا تعرض لھم الا بحق من بقیھم من المسلمین فلیستوص بھم خیرا وکتب ابی بن کعب انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

حرف الطاء باب الطاء والالف

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم۔ عثمان بن عبداللہ بن علاثہ نے طارق بن اشیم سے روایت کی ہی کہ انھون نے اپنے والد سے سنا وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تحریر دیکھی (جسکی عبارت یہ تھی) من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الثمرۃ حتی تزہو والا السھم حتی یحمر والا الطعام الجماری حتی یقبض۔ ابن قانع نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور دارقطنی نے کہا ہی کہ طارق بن اشیم حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہین انسے عبدالکریم خوزی نے روایت کی ہی یہی زیادہ صحیح ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن مسعود اشجعی والد ہین ابو مالک کے۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مالک اشجعی نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کو ایک کہتا ہوا در خدا کے سوا اور معبودون کا انکار کرتا ہو اس کا مال اور اسکا خون (ضائع کرنا) حرام ہی اور اسکا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ حدیث انکی بواسطہ سماک بن حرب کے نوبان بن سلمہ سے مروی ہی وہ طارق بن زیاد سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے

۱؎ ترجمہ یہ تحریر ہی نبی ضمیرہ کیلئے محمد رسول اللہ کی طرف سے نبی ضمیرہ اور انکے گھر والون کیلئے لکھا جاتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین آزاد کر دیا ہی وہ عرب کے خاندان سے ہین اگر چاہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہین اور اگر چاہین اپنے گھر لوٹ جائین انکو ناحق چھیڑا نہ جائے۔ جو مسلمان انکو ملے وہ انکے ساتھ نیک سلوک کرے اس تحریر پر کو ابی بن کعب نے (اپنے قلم سے) لکھا ۱۲ ۲؎ ترجمہ محمد رسول اللہ کیطرف سے (یہ تحریر ہی) نہ پھل کو یہانتک کہ پک جائے اور نہ مال غنیمت کو یہانتک کہ تقسیم ہو جائے اور نہ عورتون سے جماع نہ کرو یہانتک کہ انکو وضع حمل ہو جائے ۱۲

کہا مینے (ایکمرتبہ) عرض کیا کہ ہمارے یہان کچھ انگور کے اور کچھ چھوہارون کے درخت ہین الخ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید حضرمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین سوید بن طارق انسے وائل بن حجر حضرمی نے اور انکے بیٹے علقمہ بن وائل نے روایت کی ہی۔ ہمین یحیی بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے انھون نے علقمہ بن وائل بن حجر سے انھون نے طارق بن سوید حضرمی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ملک مین انگور پیدا ہوتے ہین ہم انکو نچوڑکر رکھ لیتے ہین کیا اسکو پئین آپ نے فرمایا نہین مینے پھر دوبارہ پوچھا اور کہا کہ ہم اسکو بغرض شفا پیتے ہین حضرت نے فرمایا وہ شفا نہین بلکہ مرض ہی۔ اس حدیث کو اسرائیل نے سماک سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا انکا نام سوید طارق ہی اور شریک نے سماک سے انھون نے علقمہ سے انکا نام طارق بن زیاد یا زیاد بن طارق روایت کیا ہی اور ولید بن ابی ثور نے سماک سے انھون علقمہ سے طارق بن بشیر یا بشر بن طارق روایت کیا ہی اور شعبہ نے علقمہ بن وائل سے انھون نے اپنے والد سے طارق بن سوید یا سوید بن طارق سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ مجھے خیال ہوتا ہی کہ انکی حدیث مرسل ہی کیونکہ وہ حدیث فروہ بن نوفل سے مروی ہی ان سے زیاد بن علاقہ نے اور عبد الملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بجلی احمسی۔ کنیت انکی ابو عبد اللہ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابو نعیم نے ابو عبیدہ سے روایت کیا ہی کہ یہ طارق بیٹے ہین شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس کے جو ایک شاخ ہی قبیلہ بجیلہ کی۔ ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر یعنے ابو الفضل نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اور حضرت ابو بکر کی خلافت مین چھوٹے چھوٹے لشکرون کے ساتھ رہکر جہاد بھی کیا ہی انسے قیس نے بھی روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ملاء اعلی کس بات مین جھگڑتے ہین آپ نے فرمایا کفارات اور درجات مین درجات[1] یہ ہین کھانا کھلانا ہر ایک کو سلام کرنا رات کو جب

[1] درجات سے مراد وہ عبادات جو باعث ترقی درجات ہون ۱۲

Marfat.com

لوگ سوتے ہون اٹھکر نماز پڑھنا اور اغارات[1] یہ ہین سخت سردی کے زمانے مین اچھی طرح وضو کرنا جماعت کیلئے جانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ ان کا تذکرہ تینون نے کیا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ محاربی۔ قبیلۂ محارب بن خصفہ سے ہین صحابی ہین انسے جامع بن شداد اور ربعی خراش نے روایت کی ہی۔ ہمین اسمٰعیل بن علی بن عبیداللہ مذکر وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ اسلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے انھون نے منصور سے انھون نے ربعی سے انھون نے طارق بن عبداللہ محاربی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز مین ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکو اور نہ اپنی داہنی طرف بلکہ اپنے بائین جانب یا پیچھے یا پیر کے نیچے۔ اور جامع بن شداد نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہم مین ایک شخص تھے جنکا نام طارق بن عبداللہ تھا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہم لوگون کیطرف ذوالمجاز نامی بازار مین ہوا مین اپنی دوکان مین بیٹھا ہوا تھا آپ ایک حلہ[2] پہنے ہوئے تھے مینے سنا آپ فرماتے تھے کہ ای لوگو لاالہ الا اللہ کہو نجات پا جاؤگے اور ایک شخص آپکے پیچھے دوڑتا ہوا آپ کو پتھر مارتا جاتا تھا آپ کے دونون ٹخنون سے اُسنے (پتھر مار مار کے) خون بہا دیا تھا اور وہ کہتا جاتا تھا کہ اسکی بات نہ ماننا یہ بڑا جھوٹا ہی مینے پوچھا کہ کون ہی تو لوگون نے کہا یہ عبدالمطلب کی اولاد سے ہین مینے پوچھا وہ کون ہی جو انکو پتھر مار رہا ہی لوگون نے کہا وہ انکا چچا ابولہب ہی پھر پورا واقعہ ذکر کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن مسعود۔ یہ اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے بدر کے دن قیدی گرفتار کئے تھے ابوصالح نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ابولبابہ نے اور مالک بن دخشم عونی اور طارق بن عبید بن مسعود انصاری نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپنے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی قیدی کو گرفتار کرکے لے آئیگا اسکو اتنا ملے گا اور جو کسی کافر کو قتل کریگا اسکو اتنا ملیگا اور ہم نے ستر آدمی گرفتار کئے تو سعد بن معاذ نے کہا کہ یارسول اللہ ہم بھی ایسا کرسکتے تھے مگر صرف اس وجہ سے نہین کیا کہ ہم مسلمانون کی محافظت کر رہے تھے کہ پیچھے سے کوئی کافر نہ آجائے دشمنین کم ہین اور آدمی بہت ہین لہذا اگر آپ ان لوگون کو جسقدر آپنے وعدہ کیا ہی دیدینگے تو اور لوگون کو کچھ نہ ملیگا پھر آپسمین اُن لوگون نے ردوتردید شروع کی اسپر یہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

---

[1] کفارات سے مراد وہ عبادتین ہین جو باعث عفو گناہ ہون ۱۲

[2] حلہ کہتے ہین چادر اور تہبند کو جس سے خالص سرخ مراد نہین تو بلکہ مراد یہ ہی کہ اسمین کچھ خطوط تھے خالص سرخ لباس حضرت نے کبھی استعمال نہین فرمایا ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن ابی رافع انسے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہی۔ ابن جریج نے عبید اللہ ابی یزید سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی یزید سے انھون نے عبدالرحمن بن طارق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر مین ایک مقام پر تشریف لیجاکر نماز پڑھتے تھے اور قبلہ رو ہوکر دعا مانگتے تھے مسلمان عورتین بھی آپ کے ساتھ دعا مانگنے کو آتی تھین۔ ابو عاصم نے اور روح نے ابن جریج سے اس طرح روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہین مگر محمد بن بکر برشانی نے ابن جریج سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا عبدالرحمن نے اپنے چچا سے روایت کی اور عبدالرزاق نے جو ابن جریج سے روایت کی تو انھون نے باپ کے عوض مان سے روایت کرنا نقل کیا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقع اہل حجاز سے ہین انسے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہی۔ عبداللہ بن یزید بن مقسم نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انھون نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے مین اس دن اپنے والد کے ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درہ تھا جیسا کہ معلمون کے پاس رہتا ہی مینے اعراب کو اور نیز اور لوگون کو دیکھا طبطبیہ[1] طبطبیہ کر رہے ہین پس میرے والد حضرت کے قریب گئے اور کہا کہ مین جیش عثرات مین شریک ہو چکا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس جیش کو پہچان گئے پھر طارق بن مرقع نے کہا کہ کون شخص اپنا نیزہ اسکے ثواب کے عوض مین دیتا ہے (راوی کہتا ہی) کہ اس کا ثواب کیا ہی طارق نے کہا مین اسکے ساتھ اپنی سب سے پہلی بیٹی جو ہوگی بیاہ دونگا پس مینے اپنا نیزہ اُن کو دیدیا بعد اسکے مین انتظار کرتا رہا یہانتک کہ انکے لڑکی پیدا ہوئی اور وہ بالغ ہوئی اس وقت مین انکے پاس گیا اور مینے کہا کہ میری بی بی کو میرے ساتھ رخصت کر دیجئے طارق نے کہا مین اُسے رخصت نکرونگا جب تک تم اور مہر ندو مین نے قسم کھائی کہ مین ایسا نکرونگا اسکے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ حدیث غریب ہی طارق بن مرقع کی ایک حدیث مسند صفوان بن امیہ سے مروی ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ حجازی ہین اور صحابہ مین انکو شمار کیا ہی مگر مین انکا صحابی ہونا بلکہ مسلمان ہونا بھی نہین جانتا پھر اگر یہ مسلمان ہونگے تو تابعی ہونگے عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہین صفوان بن امیہ سے مروی ہی کہ ایک شخص نے ایک چادر چرائی تو اسکو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا حضرت نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا انھون نے کہا یا رسول اللہ مینے اسے معاف کر دیا حضرت نے فرمایا کہ اے ابو وہب کاش یہ معافی قبل اسکے ہوتی کہ تم اسکو میرے پاس لائے۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ طارق بن مرقع سے عطاء اور اُن کے بیٹے عبداللہ بن طارق نے روایت کی ہی انکے صحابی ہونے مین کلام ہی مین خیال کرتا ہون

[1] مطلب یہ ہی کہ دوڑتے ہوئے چلے آرہے ہین عرب کے محاورہ مین دوڑنے کی آواز کو طبطبیہ کہتے ہین جسطرح ہمارے یہان اردو مین کہتے ہین کہ کھٹ پٹ کرتے ہوئے آرہے تھے ۱۲

Marfat.com

کہ انکی حدیث زمین افتادہ کی بابت مرسل ہوگی۔

(سیدنا) طاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہالہ۔ بھائی ہین ہند بن ابی ہالہ کے اسدی ہین تمیمی ہین۔ ابو ہالہ کا نام نباش بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غوی بن جبرہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تھا۔ حلیف ہین بنی عبد الدار بن قصی بن کلاب کے۔ والدہ[1] انکی ام المومنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہین۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے بعض اضلاع کا حاکم بنا کے بھیجا تھا۔ سلیف بن عمرو نے اپنی سند سے ابو موسی اشعری سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار آدمیون کے ساتھ یمن کیطرف بھیجا مین تھا اور معاذ بن جبل تھے اور خالد بن سعید بن عاص تھے اور طاہر بن ابی ہالہ تھے اور عکاشہ بن ثور تھے ہم لوگون کو وہان حاکم بنا کر مختلف کامون کیلئے بھیجا تھا اور ہمین حکم دیا تھا کہ ہم باہم متفق ہو کے رہین اور لوگون پر نرمی کرین سختی نکرین اور انکو خوش رکھین نفرت نہ دلائین اور جب معاذ آئین تو ہم بھی آئین ہم انکی مخالفت نکرین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طخفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اور بعض لوگ انکو طہفہ بن قیس کہتے ہین۔ انکا تذکرہ پوری طرح طہفہ کے نام مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

باب الطاء والراء

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

والد ہین تمیم کے۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین نہین جانتا یہ صحابی ہین یا نہین۔ احمد بن عاصم انصاری نے ابوبکر حنفی سے انھون نے سفیان سے انھون نے سماک سے انھون نے تمیم بن طرفہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین اپنا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھتے تھے اور بعد سلام کے اکثر اپنے داہنی جانب پھر کر بیٹھ جاتے تھے ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ سماک قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ سعید نے ابن عاصم سے بھی روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ۔ انکی ناک واقعہ کلاب مین کٹ گئی تھی انھون نے چاندی کی ایک ناک بنوائی تھی اسمین بو آنے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دیدی اس کو ثابت بن یزید نے ابو الاشہب سے روایت کیا ہے۔ ان کی بابت اختلاف بیان

[1] ام المومنین خدیجہ کے پہلے شوہر کے صلب سے تھے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صلب اقدس سے ۱۲

Marfat.com

بیان ہو چکا ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طریح (رضی اللہ عنہ)

ابن سیعد بن عقبہ کنیت انکی ابو اسماعیل ثقفی قبیلہ حلیف بنی زہرہ سے ہین۔ محمد بن عوف نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اسماعیل بن طریح نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ ابوسفیان نے انکے دادا سعید بن عقبہ کو غزوۂ طائف مین تیر مارا انکی آنکھ اس سے شہید ہوگئی پس یہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھ خدا کی راہ مین شہید ہوگئی حضرت نے فرمایا اگر تم چاہو تو مین اللہ سے دعا کرون تمھاری آنکھ پھر تم کو ملجائیگی اور اگر چاہو تو جنت مین آنکھ لینا انھون نے کہا مین جنت ہی مین لونگا انکے بیٹے اسمعیل نے اپنے والد طریح سے انھون نے انکے دادا سعید سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین امیہ بن ابی صلت ثقفی کے پاس گیا جب انکا انتقال ہو رہا تھا وہ بیہوش تھے پھر انکو ہوش آیا تو گھر کی طرف دیکھکر کہا مین تم دونون کے پاس حاضر ہون مین ابھی تمھارے پاس آیا اسکے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طریف (رضی اللہ عنہ)

ابن ابان بن حارثہ بن فہم بن غنم بن انمار بن بشر بن عمیر بن اسد بن ربیعہ بن نزار عمیر بھائی ہین خویلد بن اسد کے۔ یہ طریف وفد بنی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ یہ قول ہشام بن کلبی کا ہی۔

(سیدنا) طریفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حاجر۔ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا جاتا ہی سیف بن عمر نے کہا ہی کہ یہ وہی ہین جنکو حضرت ابوبکر صدیق نے فجاۃ سلمی کے بابت لکھا تھا جس کو حضرت ابوبکر صدیق نے آگ مین جلایا طریفہ فجاۃ کی تلاش مین گئے طریفہ اور انکے بھائی معن اور خالد بن ولید یہ سب ساتھ ہین تھے فجاۃ کے ساتھ نجیہ بن ابی المیثا بھی تھا پس نجیہ اور طریفہ سے ملاقات ہوگئی دونون باہم لڑے نجیہ بحالت ارتداد مقتول ہوا پھر طریفہ آگے بڑھے یہانتک کہ فجاۃ سلمی کو پایا اس کا نام ایاس بن عبداللہ بن عبد یالیل تھا طریفہ نے اسکو گرفتار کیا اور حضرت ابوبکر کے پاس بھیجدیا جب فجاۃ حضرت ابوبکر کے پاس پہونچا تو انھون نے اسکو آگ مین جلوادیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) طعمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابیرق بن عمرو بن حارثہ بن ظفر بن خزرج بن عمرو سوا جدر کے تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ ابو اسحاق مستملی نے انکا تذکرہ صحابی مین لکھا ہی بعض لوگ انکو ابو طعمہ بشیر بن ابیرق انصاری کہتے ہین۔ خالد بن معدان نے طعمہ بن ابیرق انصاری کہا ہی۔ خالد بن معدان نے طعمہ بن ابیرق انصاری سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین آپ کے آگے آگے چلا جارہا تھا ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص اپنی بی بی سے بہ نیت طلب ثواب

Marfat.com

ہمبستری کرے اسکی کیا فضیلت ہو حضرت نے فرمایا وہ دونون بخشدیے جائینگے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابو احمد نے ایسا ہی لکھا ہی مگر طعمہ کے مسلمان ہونے مین کلام ہی۔

باب الطاء والفاء

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بن کعب انصاری۔ انکا نسب انکے والد کے نام مین گذر چکا ہی۔ انکی مان طفیل بن عمرو دوسی کی بیٹی تھین یہ حضرت ابن عمر کے دوست تھے انکا پیٹ بڑا تھا حضرت ابن عمر (مذاقاً) انکو ابو لبطن کہتے تھے یہی انکا لقب ہوگیا۔ واقدی اور جہانی نے کہا ہی کہ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوچکے تھے۔ انھون نے اپنے والد وغیرہ سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف قرشی مطلبی۔ انکی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ثقفیہ ہین۔ یہ اور انکے بھائی عبیدہ اور حصین فرزندان حارث بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے عبیدہ بدر مین شہید ہوے انکا حال انکے نام مین انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائیگا۔ ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے شرکاے بدر کے نام مین طفیل بن حارث بن مطلب کا نام بیان کیا ہی۔ وفات انکی ۳۱ھ مین ہوئی اور بعض کہتے ہین ۳۳ھ مین۔ انکی اور انکے بھائی حصین کی وفات ایک سال مین ہوئی پہلے طفیل کی وفات ہوئی انکے چار مہینے بعد حصین کی وفات ہوئی انسے روایت ہی کہ انھون نے کہا ہمنے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

جو یہ کے بھتیجے ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ریشمی کپڑا پہننے کی بابت روایت کی ہی۔ انکی حدیث شریک بن جابر نے اپنی خالہ ام عثمان سے انھون نے طفیل سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زید حارثی۔ ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الرجاء احمد بن عبد العزیز قارن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد اللہ بن حامد زان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمٰعیل بن سعدان فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو القاسم طیب بن علی تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسن بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سکن بن سعید نے اپنے والد سے

انھون نے کلبی سے انھون نے عوانہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر خطاب نے ایک دن اپنے پاس بیٹھنے والونسے پوچھا کہ کیا تم مین کوئی شخص ایسا ہی جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت زمانہ جاہلیت کی معلوم ہو جب آپ نبی نہین ہوئے تھے طفیل بن یزید حارثی نے جنکی عمر ایک سو ساٹھ برس کی تھی کہا کہ ہان یا امیرالمومنین (مجھے معلوم ہو) مامون بن معاویہ کی کہانت وعلم کا حال تو آپکو معلوم ہی ہو اسکے پاس لوگون کے سامنے عقاب[1] آتے تھے اور اسکے آگے بیٹھ جاتے تھے اور اپنی زبان مین شور کرتے تھے تو وہ کہتا تھا کہ یہ عقاب فلان فلان بات بیان کرتے ہین پس جیسا وہ بیان کرتا تھا ویسا ہی واقع ہوتا تھا وہ نصرانی تھا ہر اتوار کے دن وہ باہر نکلتا تھا ایک دن عقاب اسکے پاس آئے اور بول کر چلے گئے دن چڑھے وہ باہر نکلا اور اُسنے ایک حدیث دلائل نبوت کی ذکر کی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عمرو بن ثقف۔ ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن بخار انصار۔ خاندان بنی نجار سے ہین موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا انصار کے خاندان بنی نجار سے ہین بیر معونہ کے دن طفیل بن سعد شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ احد مین شریک تھے۔ اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن حارث بن سخبرہ بن جرثومہ بن عادیہ بن مرہ بن اوس بن نمر بن عثمان بن نصر ابن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازد ازدی۔ کبھی انکو انکے دادا کی طرف منسوب کرکے طفیل بن سخبرہ بھی کہدیتے ہین وہ یہی ہین۔ یہ اخیافی بھائی ہین حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کے ان سب کی والدہ اُم رومان ہین (انکے والد) عبداللہ کے بعد اُم رومان سے حضرت ابو بکر صدیق نے نکاح کیا تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہی کہ یہ قریشی ہین مگر ہمین نہین جانتا کہ قریش کے کس خاندان سے ہین مگر صحیح یہ ہی کہ یہ ازدی ہین قریشی نہین ہین ہمین عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہز اور عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے حماد بن سلمہ نے عبدالملک بن عمیر سے انھون نے طفیل بن سخبرہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے خواب مین دیکھا گویا انکا گذر یہود پر ہوا انھون نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اُن لوگون نے کہا ہم یہودی ہین انھون نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ عزیر خدا کے بیٹے ہین یہودیون نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہین پھر انکا گذر نصاری پر ہوا انھون نے پوچھا تم لوگ کون ہو ان لوگون نے کہا ہم نصاری ہین انھون نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ مسیح

[1] حضرت کو یہ معلوم تھا کہ صحابہ کی نسبت فکر کی نہین ہو ورنہ صرف اسکے سبب سے کسی بات کی تعلیم کا ترک ہو جانا آپ سے ممکن نہ تھا ۱۲

خدا کے بیٹے ہین ان لوگون نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہین پس صبحکو انھون نے اپنا خواب بیان کیا بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا پس نماز کے بعد حضرت نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ طفیل نے ایک خواب دیکھا ہو جسکو تم مین سے بعض لوگون سے بیان بھی کیا ہو تم لوگ ایک افسانا ایسی کہا کرتے ہو کہ مجھے حیا مانع ہوتی تھی کہ تمکو اس سے منع کرون تم اگر اللہ چاہے اور محمد چاہین نہ کہا کرو بلکہ صرف یہ کہا کرو اگر اللہ چاہے۔ اس حدیث کو سفیان اور شعبہ نے عبدالملک سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ طفیل سے مروی ہو کہ ایک شخص نے خواب دیکھا الخ اور معمر نے عبدالملک سے انھون نے جابر بن سمرہ سے اسکو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ حضرت عائشہ اور عبداللہ کے بھائی حالانکہ حضرت عائشہ کی مان کا کوئی لڑکا عبداللہ نہ تھا جیسا کہ ہم عبداللہ کے نام مین انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے صحیح یہ ہو کہ یہ حضرت عائشہ اور عبدالرحمن کے بھائی تھے جیسا کہ ہمنے ان دونون کے نام مین ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طریف بن عاص بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازد ازدی اوسی۔ لقب انکا ذوالنون تھا۔ ہمین ابو موسی نے کتابہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبیب بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن ایوب نے ابراہیم بن سعد سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو دوس بیان کرتے تھے کہ وہ مکہ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وہین تھے پس انکے پاس قریش کے کچھ لوگ گئے طفیل شریف اور شاعر اور ذہین شخص تھے انسے لوگون نے کہا ای طفیل تم ہمارے شہر مین آئے ہو اور یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہمارے یہان ہی اسنے ہمین سخت مشکل مین ڈالدیا ہو اور ہماری جماعت کو متفرق کردیا ہی اسکی باتین (بالکل) جادو کی طرح (سریع التاثیر) ہوتی ہین وہ باتین باپ بیٹے کے درمیان مین بھائی بھائی کے درمیان مین میان بی بی کے درمیان مین تفرقہ ڈالدیتی ہین ہم تمھارے حق مین اور تمھاری قوم کے حق مین خوف رکھتے ہین (کہ کہین تم اسکے پاس جاؤ اور وہ تمکو پھانس لے) لہذا تم اس سے بات نکرنا اور نہ اسکی بات سننا طفیل کہتے تھے کہ واللہ ان لوگون نے اسقدر کہا کہ مین نے قطعی ارادہ کرلیا کہ اسکے پاس نہ جاؤنگا نہ اسکی کوئی بات سونگا اور نہ اسسے بات کرونگا اور مین نے کان مین روئی رکھلی کہ کہین ایسا نہو کہ بغیر قصد انکے کوئی بات مین سنلون پس صبحکو مین کعبہ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہوے نماز پڑھ رہے تھے مین بھی انکے قریب جاکے کھڑا ہوگیا پس اللہ نے بے اختیار مجھے انکی بات سنادی مین نے ایک نہایت عمدہ کلام انسے سنا مین نے اپنے دل مین کہا کہ

لہ عقاب ایک جانور کا نام ہی اسکے پاس جن اس شکل مین آتے تھے۔ ۱۲

عجب کی بات ہے واللہ مین شاعر ہون عقلمند ہون اچھی بُری بات کو پہچانتا ہون پھر مین کیون نہ اس شخص کی تقریر سنون جو ہاتین اسکی اسکی اچھی ہونگی انکو قبول کرلون گا جو بُری ہونگی انکو ترک کردون گا پس مین (وہین) ٹھیرا رہا یہانتک کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرکے اپنے گھر لوٹے مین بھی آپکے پیچھے پیچھے چلا جب آپ اپنے گھر کے اندر چلے گئے تو مین آپکے سامنے گیا اور مین نے کہا اے محمد آپکی قوم نے مجھسے ایسا ایسا کہا تھا (لہذا مین آپکی باتون کے سننے سے بہت ہی بیزار رہا) مگر خدا نے مجھے آپکی باتین سنا ہی دین مین نے سنا تو بہت ہی اچھی باتین ہین آپ مجھسے اپنا دین بیان کیجئے حضرت نے میرے اوپر اسلام کو پیش کیا اور قرآن کو پڑھکر مجھے سنایا واللہ مین نے اس سے بہتر کلام کبھی نہ سنا تھا نہ اس سے زیادہ معتدل مذہب کوئی دیکھا تھا پس مین اسلام لے آیا اور مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین اپنی قوم مین بہت مانا جاتا ہون اب مین لوٹ کے اپنی قوم کی طرف جاؤنگا تو مجھین اسلام کی ترغیب دونگا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ میرے لئے (سچائی کی) کوئی نشانی مقرر کردے جس سے مجھے دین کیطرف انکو دعوت دینے مین مدد ملے آپنے فرمایا یا اللہ طفیل کیلئے کوئی نشانی بنادے یہ کہتے تھے پھر مین اپنی قوم کیطرف چلا یہانتک کہ جب مین اس مقام پر پہونچا جہانسے سب لوگ مجھے دیکھ سکتے تھے تو ایک روشنی میری آنکھون کے درمیانین مثل چراغ کے پیدا ہوگئی یہ کہتے تھے (اسوقت) مین نے دعا کی کہ یا اللہ (اس نور کو) کسی اور مقام مین پیدا کردے کیونکہ مجھے خیال ہوا کہ (اس حالت موجودہ مین) کہین (اس نور کو ایک قسم کا مسخ سمجھین گے جو اسکے کہ مین انکے دین کو ترک کردیا ہے پس (دعا کرتے ہی فوراً) وہ نور میرے کوڑے کے نوک مین اُتر آیا تمام حاضرین کو وہ میرے کوڑے مین اسطرح معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک قندیل لٹکی ہوئی ہے اور مین (اُس قندیل کو لئے ہوئے) انکی طرف پہاڑی کے اوپر سے اُتر رہا ہون جب مین اُتر کے نیچے آگیا تو میرے والد میرے پاس آئے وہ بہت ہی بوڑھے تھے مین نے کہا مجھے الگ رہنا نہ مین تمہارا ہون اور نہ تم میرے ہو میرے والد نے پوچھا کہ ای بیٹے یہ کیون مین نے کہا مین مسلمان ہوگیا ہون میرے والد نے کہا لے میرے بیٹے جو تمہارا دین ہے وہی میرا بھی دین ہے (یہ کہکے) وہ بھی مسلمان ہوگئے اسکے بعد میری بی بی میرے پاس آئین انسے بھی مین نے اسیطرح (ڈانٹ کے) کہا وہ بھی مسلمان ہوگئین اور مجھسے کہا کہ (مین تمہارے خیال سے مسلمان تو ہوگئی مگر) کہیا ذی الشری نامی بت کے ناراض ہوجانے کا) میرے لئے کچھ خوف نہین مین نے کہا نہین مین اسکا ذمہ دار ہون - اسکے بعد مین نے قبیلہ دوس کو (اسلام کی) دعوت کی مگر انھون نے اسلام لانے مین تاخیر کی تو مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر لوٹ کے مکہ گیا اور مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قبیلہ دوس کے لوگون پر میرا کہنا اثر نہین کرتا (وہ ابھی تک مسلمان نہین ہوئے) آپ اللہ سے انکے لئے بددعا کیجئے (مگر حضرت نے بمقتضای رحمت بددعا نہ فرمائی بلکہ) آپنے دعا دی کہ یا اللہ دوس کو میری (پیروی کی) طرف ہدایت کر (پھر مجھسے مخاطب ہوکے فرمایا) تم اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤ اور انکے ساتھ نرمی کرو یہ کہتے تھے مین لوٹ کے

Marfat.com

پھر اپنی قوم کے پاس گیا اور وہین مقیم رہا انکو اسلام کی دعوت دیتا رہا یہانتک کہ وہ (مسلمان ہوگئے اور) ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ پہونچ گئے اس درمیان مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر اور احد اور خندق کی لڑائیان ختم کرچکے تھے اسکے بعد یہ مین باقی مسلمانون کو اپنے ساتھ لیکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ اُسوقت خیبر مین تھے خیبر کے مال غنیمت مین آپنے اور مسلمانون کے ساتھ ہمارا حصہ بھی لگایا پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہا یہانتک کہ اللہ نے مکہ آپ (کے ہاتھ) پر فتح کردیا اسکے بعد مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ذی الکفین کیطرف بھیجئے جو قبیلہ عمرو بن حممہ کا بت ہی تاکہ مین اسکو جلادون چنانچہ (حضرت نے انکو اجازت دیدی اور) یہ وہان گئے اسکا جلاتے جاتے تھے وہ لکڑی کا بنا ہوا تھا اور یہ مصرعے پڑھتے جاتے تھے یا ذالکفین لست من عبادک ۲ میلادنا اقدم من میلادک ۲ انا حشوت النار فی فوادک ۱ اسکے بعد طفیل پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نوٹ آئے اور مدینہ مین آپکے ساتھ رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی پھر جب اہل عرب مرتد ہوئے تو یہ مسلمانون کے ہمراہ ان مرتدون سے جہاد کرنے کو چلے یہانتک کہ قبیلہ بنجد (کے مرتدون) سے فراغت کی بعد اسکے یمامہ گئے (وہان پہونچکر) انھون نے اپنے ساتھ والون سے کہا کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہی اسکی تعبیر بتاؤ مین نے دیکھا کہ میرا سر مونڈا گیا ہی اور میرے منہ سے ایک پرند نکل کے اُڑگیا اور ایک عورت مجھے ملی اُسنے اپنی شرمگاہ مین مجھے داخل کرلیا ہی اور مین نے اپنے بیٹے عمرو کو دیکھا کہ وہ مجھے بہت کوشش کے ساتھ تلاش کررہا ہی مگر تھوڑی دیر کے بعد مین نے دیکھا کہ وہ رُک گیا اُنکے ساتھ والون نے کہا بہت اچھا (خواب) ہی طفیل نے کہا مین نے اسکی تعبیر یہ لی ہی کہ سر کے مونڈے جانے کا یہ مطلب ہی کہ سر کاٹا جائیگا اور وہ پرند جو میرے منہ سے نکل گیا وہ میری روح ہی اور وہ عورت جسنے مجھے اپنی شرمگاہ مین داخل کرلیا زمین ہی کہ وہ میرے لئے کھودی جائیگی اور مین اسمین چھپ جاؤنگا اور میرے بیٹے کا مجھے ڈھونڈنا پھر رُک جانا اسکا مطلب مین یہ سمجھتا ہون کہ وہ اس امر کی کوشش کریگا کہ جو مصیبت مجھے پہونچی اسکو بھی پہونچے چنانچہ (ایسا ہی واقع ہوا) طفیل جنگ یمامہ مین شہید ہوے اور اُنکے بیٹے عمرو بن طفیل زخمی ہوگئے مگر بچگئے پھر جنگ یرموک مین بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خنسا۔ بدر مین شریک تھے۔ انکا ذکر لوگ کرتے ہین مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ ابو نعیم نے اپنی سند سے موسی بن عقبہ سے از روایت زہری کی ہے کہ انھون نے ابن شہاب سے اُنلوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان خزرج سے غزوۂ بدر مین شریک تھے طفیل بن مالک بن خنسار کا نام بھی لکھا ہی۔ اسمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے

۱ ای ذوالکفین مین تیرے پوجنے والون مین نہین ہون میری پیدائش تیری پیدائش سے بہی پہلے کی ہی ۱ مین نے آگ تیرے دل مین بھردی ہے ۱۲

Marfat.com

یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اُنلوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان بنی عدی بن عدی بن غنم بن کعب کی شاخ بنی خنساء ابن سنان بن عبید سے شریک غزوۂ بدر تھے طفیل بن مالک بن خنسا کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکا نام طفیل بن مالک بن نعمان بن خنسا (ہی) اور بعض لوگ طفیل بن نعمان بن خنساء کہتے ہین۔ انصاری سلمی ہین یعنی قبیلۂ بنی سلمہ سے ہین بیعت عقبہ مین اور غزوۂ بدر و احد مین شریک تھے احد مین انکے تیرہ زخم لگے مگر زندہ رہے خندق کی لڑائی مین شہید ہوے انکو وحشی بن حرب نے قتل کیا تھا۔ اور موسی بن عقبہ نے اہل بدر مین طفیل بن نعمان بن خنسا اور طفیل ابن مالک (غرض) دو آدمیون کا نام لکھا ہی۔ ابو عمر کا کلام اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ انھون نے ان دونون کو ایک سمجھا عنقریب انکا تذکرہ طفیل بن نعمان کے نام مین بھی انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ مدنی۔ انھون نے بیان کیا ہی کہ (مین نے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کو دیکھا) آپ طواف کر رہے تھے اور آپکے آگے آگے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابو احمد بن جحش مکفوف کے یہ اشعار بطور رجز کے پڑھتے جاتے تھے ؎ حبذا مکۃ من وادی + بہا اھلی واولادی + بہا امشی بلا ھادی + اسکے آگے کے اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے اس حدیث کو انسے ابن عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبی بدری۔ غزوہ خندق مین شہید ہوے۔ عروہ نے اُن لوگون کے نام مین جو خاندان بنی سلمہ سے بیعت عقبہ مین شریک تھے طفیل بن نعمان بن خنسا کا نام بھی ذکر کیا ہی اور (کہا ہی کہ) یہ بدر مین شریک تھے۔ اور موسی بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان خزرج کے قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی شاخ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے غزوۂ بدر مین شریک تھے طفیل بن نعمان بن خنساء کا نام ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن منده اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون ابو عمر نے انکا تذکرہ نہین لکھا کیونکہ انسے طفیل بن مالک بن خنساء کے تذکرہ مین انکے نسب ہی مین غلطی ہو گئی اور انھون نے انکو طفیل بن مالک بن نعمان لکھدیا اور کہا کہ بعض لوگ انکو طفیل بن نعمان کہتے ہین ابو عمر نے اس نسب کو جو دونون تذکرون مین دیکھا تو وہ سمجھے کہ یہ دونون ایک شخص ہین اور انھون نے یہ سمجھا کہ (یہ اختلاف نسب مین صرف اس وجہ سے ہے کہ) بعض لوگون نے انکو انکے والد مالک کی طرف منسوب کر دیا ہی اور بعض نے انکے دادا نعمان کیطرف انکو منسوب کر دیا ہی حالانکہ

لہ ترجمہ مکہ کیا اچھی وادی ہی + اسمین میری بی بی اور میری اولاد ہین + وہان مین بغیر کسی راہبر کے چلا پھرا کرتا ہون ۱۲

نعمان کا ذکر نسب مین بالکل غلط ہی یہ دونون چچازاد بھائی ہین ان دونون کو موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ان دونون کا یکے بعد دیگرے غزوۂ بدر مین ان دونون آدمیون کو اسی نسب کے ساتھ ذکر کرنا جو ہمنے بیان کیا کافی ہے ہشام بن کلبی نے بھی ان دونون کو ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ کیطرح علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہی واللہ اعلم

باب الطاء واللام

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری - ابو المنذر یعنی اسماعیل بن محمد بن طلحہ انصاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل عجم مین اسلام سے زیادہ فیض حاصل کرنے والے اہل[1] فارس ہین اور عرب مین سب سے زیادہ بدنصیب یہ قبیلہ ہی (یعنی قبیلہ بجر) انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن البراء بن عمیر بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصاری بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے جو انصار کے خاندان سے تھے - جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو یہ طلحہ آپ سے ملنے گئے اسوقت مین کمسن تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹے جاتے تھے اور آپکے ہاتھون کو چومتے تھے اور کہتے تھے یا رسول اللہ مجھے آپ جو چاہیئے حکم دیجئے مین کبھی آپکی نافرمانی نکرونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپنے فرمایا جاؤ اپنے کافر باپ کو قتل کردو یہ پیچھے پھرکے چلے تاکہ تعمیل کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکو بلالیا اور انسے) فرمایا مین قطع قرابت کے لئے نہین بھیجا گیا (باپ کے قتل کرنے کا حکم مین نے محض امتحانا دیا تھا اسکی تعمیل مقصود نہین ہی) ہمین ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داود یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحیم بن مطرف رواسی یعنی ابو سفیان اور احمد بن جناب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن یونس نے سعید بن عثمان بلوی سے انھون نے عروہ سے روایت کرکے بیان کیا عبد الرحیم کہتے تھے کہ یہ عروہ سعید انصاری کے بیٹے تھے اپنے والد سے وہ حصین بن وحوح سے

[1] مطلب یہ ہی کہ اہل عجم مین سے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اسلام لاچکے تھے انمین اہل فارس نے اسلام کے برکات زیادہ حاصل کئے اہل فارس سے غالبا حضرت سلمان فارسی یا اور جو لوگ اسوقت اسلام لائے تھے مراد ہون اور اگر اس حدیث کو اس وقت کے متعین کے ساتھ خاص نکرین تو بھی ممکن ہی فارس مین بڑے بڑے ائمہ فقہا و محدثین گذرے جنسے دین کی بڑی خدمت ہوئی امام ابو حنیفہ امام بخاری امام مسلم سب فارس ہی کے تھے -

Marfat.com

روایت کرتے تھے کہ طلحہ بن براء جب مرض (موت) مین مبتلا ہوے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی عیادت کو تشریف لیگئے وہان سے لوٹ کر آپنے فرمایا کہ مین طلحہ مین موت کے آثار دیکھتا ہون جب انکا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا تاکہ مین انکے جنازے کی نماز پڑھون اور آدھی رات کو انتقال ہو تو اسیوقت مجھے بُلا لینا (دفن مین) جلدی کرنا کیونکہ مسلمان کی لاش کو اسکے گھر مین رہنا نہ چاہیے روایت ہی کہ رات ہی کیوقت انکی وفات ہوئی (صبح کیوقت) انھون نے کہا کہ مجھے (جلد) دفن کر دینا اور اپنے پروردگار سے مجھے ملا دینا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ بُلانا کیونکہ مین انکے لئے یہودیون کا خوف رکھتا ہون کہین ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے (رات کیوقت آنے مین ان دشمنون سے) انکو کچھ گزند نہ پہونچ جائے (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کیگئی آپ تشریف لائے اور انکی قبر پر کھڑے ہوے اور صحابہ نے آپکے پیچھے صف باندھی (غرض نماز جنازہ پڑھی گئی بعد نماز کے) آپنے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا مانگی اے اللہ طلحہ سے اس حال مین ملاقات کر کہ تو انکو دیکھکر مسکرائے اور وہ تجھکو دیکھکر مسکرائین (مطلب یہ کہ تو انسے خوش ہو وہ تجھسے) انہین طلحہ سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (زندگی مین بھی) انکے لئے (بہت اچھی دعا مانگی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد اسلمی۔ انکا نسب انکے والد سلامہ کے نام مین بیان ہو چکا ہی۔ معتمر بن سلیمان اور شبیب نے لیث بن ابی سلیم سے انھون نے عبدالملک بن ابی حدرد سے انھون نے اُنکے بھائی طلحہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مین نے عرض کیا کہ میرا گذر یہودیون پر ہوا تو انھون نے یہ باتین کہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا قیامت کی علامات مین سے ایک یہ ہی کہ لوگ نئے چاند کو دیکھکر (چھوٹ ٹوٹ یہ کہین کہ دو دن کا ہی حالانکہ وہ ایک ہی دن کا ہوگا ابو عمر نے پہلی حدیث کو نہین ذکر کیا اسکے ہم معنی حدیث طفیل بن عبداللہ بن سنجرہ کے نام مین گذر چکی ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش بن صمہ۔ یحیی بن معین نے کہا ہی کہ طلحہ بن خراش بن صمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے اور ابن ابی حاتم رازی نے کہا ہی کہ طلحہ بن خراش بن عبدالرحمن بن خراش بن صمہ نے جابر بن عبداللہ اور عبدالملک بن جابر بن عتیک سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین نہین جانتا یہ دونون ایک ہی ہین یا دو۔

لہ صحابہ کے عشق کامل کا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انکو تمامہین سے پتہ ملتا ہی کون مسلمان ایسا ہوگا جو ہزار جان سے آپکی نماز جنازہ پڑھانے کی خواہش نہ کریگا آپکی نماز جنازہ کی بابت خاص طور پر وعدۂ ایزدی تھا کہ وہ شخص بخشدیا جائیگا جسکی آپ نماز پڑھین فوراً تعالی ان صلوتک سکن لہم اور حضرت طلحہ پر آپکی محبت ایسی غالب تھی کہ اپنے نفع کی مطلق پروانہ کی اور آپ ہی کے آرام کا خیال کیا۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن داؤد ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرزاق نے ابن جریج سے انھون نے یعنی غلام طلحہ بن داؤد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے طلحہ بن داؤد سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل عمان کیا اچھے دودھ پلانے والے ہین[1]۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔ ابو موسی نے لکھا ہی کہ طبرانی اور سعید قریشی وغیرہما نے ان کا تذکرہ لکھا ہی اور سعید نے کہا ہی کہ یہ صحابی نہین ہین سعید قریشی نے اسکو عبد اللہ بن احمد سے انھون نے عباس بن یزید سے انھون نے عبد الرزاق سے روایت کیا ہی اور اسمین بہت اختلاف اور کہا ہی کہ حدیث مین یون ہی کہ اہل نعمان بہت اچھے دودھ پلانے والے ہین نعمان ایک وادی ہی مقام عرفات مین۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

زرقی کنیت انکی ابو عبید اصحاب شجرہ[2] سے ہین۔ عمرو بن دینار نے عبید بن طلحہ زرقی نے انھون نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ سے تھے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے ای اللہ اس چاند کو ہمارے اوپر امن و ایمان اور سلامت اور اسلام کیساتھ طلوع کرا (ای چاند) میرا اور تیرا (دونون کا) پروردگار اللہ ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ بیٹے ہین ابو حدرد کے مگر اس قول مین اعتراض ہی اسلئے کہ ابو حدرد اسلمی ہین اور یہ طلحہ زرقی ہین انصار سے ہین پس یہ دونون ایک نہین ہو سکتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ارقم بن ابی ارقم کے درمیان مین مواخات کرادی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔ اور کہا ہی کہ مین انکو خارجہ بن زید بن ابی زہیر کا بھائی سمجھتا ہون

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

سحیمی۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ علی بن سعید عسکری نے انکو ذکر کیا ہی یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انھون نے طلحہ سحیمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا اللہ بزرگ برتر اس بندہ کی نماز کو (بنظر قبولیت) نہین دیکھتا جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدون مین برابر نہ رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

---

[1] عرب مین دستور تھا کہ دودھ پلانے والیان بچونکو ماں باپ کے پاس سے جدا کرکے لے آتی تھین اور ایام رضاعت بھر اپنے پاس رکھتی تھین اسی دستور کے موافق اہل عمان بھی بچونکو دودھ پلانے کیلئے لاتی ہونگی اور انکی پرورش اچھی طرح کرتی ہونگی ۱۲ [2] یعنی ان لوگون مین ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ۱۲

Marfat.com

ابن سعید بن عمرو بن مرہ جہنی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ ابن کلبی کا قول ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

عبدالملک کے بھائی ہین۔ انکا تذکرہ سعید قرشی نے لکھا ہی اور انھون نے معتمر بن سلیمان سے انھون نے لیث سے انھون نے عبدالملک سے انھون نے اپنے ایک بھائی سے جنکا نام طلحہ تھا روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ میرا گزر یہود کے ایک گروہ پر ہوا تو مینے کہا کہ اے گروہ یہود تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ عزیز خدا کے بیٹے ہین تو انھون نے کہا اے گروہ عرب تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ اگر اللہ چاہے اور محمد چاہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھون نے سچ کہا مینے تمسے منع کیا تو اب تم ایسا نہ کرنا۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ غلط ہی اس حدیث کو جلد لملک بن عمیر راجی سے وہ طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ سے روایت کرتے ہین یہ حدیث اوپر آچکی ہی مین کہتا ہون کہ ابن مندہ پر اعتبار اسناد کا نہین ہو سکتا کیونکہ وہ اس حدیث کو طلحہ بن ابی حدرد کے تذکرہ مین کہہ چکے ہین جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ملقب بہ طلحۃ الخیر وطلحۃ الفیاض

ابن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ کنیت انکی ابومحمد قریشی تیمی ہین۔ انکی والدہ صعبہ بنت عبداللہ بن مالک حضرمیہ ہین۔ یہ طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض کے لقب سے مشہور ہین سابقین الی الاسلام مین سے ہین۔ انکو حضرت ابوبکر صدیق نے اسلام کی ترغیب دی تھی اور حضرت ابوبکر ہی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لیگئے تھے جسوقت حضرت ابوبکر اور یہ اسلام لائے تو نوفل بن خویلد بن عدویہ نے ان دونون کو پکڑ کے ایک رسی مین باندھ دیا اسی وجہ سے حضرت ابوبکر اور طلحہ کو قرینین کہتے ہین۔ قبیلہ بنی تیم نے ان دونون کی بالکل حمایت نہ کی۔ نوفل تمام قریش مین سب سے زیادہ سنگدل تھا۔ اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ جس شخص نے ان دونون کو باندھا تھا وہ عثمان بن عبیداللہ تھا طلحہ کا بھائی اسنے ان کو اسواسطے باندھا تھا کہ یہ نماز چھوڑ دین اور اپنا دین ترک کر دین مگر ان دونون نے اسکو قبول نہ کیا پس یکایک اسنے کیا دیکھا کہ یہ دونون کھائے ہوئے ہین اور نماز پڑھ رہے ہین جب طلحہ اور زبیر دونون مسلمان ہو چکے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے مکہ مین ان دونون کے درمیان مین مواخات کرادی تھی پھر جب مسلمان ہجرت کرکے مدینہ مین آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کے اور ابوایوب انصاری کے درمیان مین مواخات کرادی۔

یہ طلحہ ان دس آدمیون مین ہین جنکے جنتی ہونے کی بشارت آئی ہی اور اصحاب الشوریٰ[1] مین بھی تھے۔ غزوہ بدر مین شریک نہ تھے کیونکہ یہ (اس وقت) شام مین تھے وہان سے اس وقت لوٹے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس آئے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی ان لوگون مین سے جنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلافت کیلئے تجویز کیا تھا اور فرمایا تھا کہ انھین مین سے کوئی شخص خلیفہ منتخب کر لیا جائے ۱۲

(بدر کی غنیمت مین) اپنا حصہ لگانیکے لئے کہا حضرت نے فرمایا تمھین حصہ ملیگا پھر انھون نے کہا اور میرا ثواب حضرت نے فرمایا تمھین ثواب بھی
ملیگا بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ ملک شام مین بغرض تجارت گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین (انہین) بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
انھین شام کے حالات دریافت کرنیکے لئے بھیجا تھا اور انکے ہمراہ سعید بن زید بھی تھے پھر یہ دونون (وہان کے حالات دریافت کرکے) مدینہ
واپس آئے یہی قول زیادہ صحیح ہی کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو یہ اپنا حصہ اور ثواب نہ طلب کرتے اُحد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک
رہے اور بیعۃ الرضوان مین بھی شریک ہوئے احد کے دن انسے بڑے کارنمایان ظاہر ہوئے انھون نے اپنے آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کیلئے سپر بنایا تھا انھون نے تیر کو اپنے ہاتھ پر روکا انکی ایک انگلی بھی بیکار ہوگئی تھی اور انکے سر پر تلوار بھی پڑی انھون نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو اپنی پشت پر سوار کرکے پہاڑ پر چڑھایا تھا۔ ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی
وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے بیان
کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے میرے دادا سے انھون نے موسیٰ بن طلحہ سے انھون نے اپنے والد حضرت طلحہ سے روایت کرکے خبر دی
کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے احد کے دن طلحۃ الخیر کہکر پکارا اور غزوہ تبوک مین طلحۃ الفیاض فرمایا اور حنین کے دن طلحۃ الجواد فرمایا
ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران شافعی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یحییٰ بن عبادہ بن عبداللہ بن زبیر سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے انکے دادا عبداللہ بن زبیر سے انھون نے حضرت زبیر سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد کے
دن دو زرہین پہنے ہوئے تھے لہذا (انکی گرانی کے سبب سے) آپ نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے تو طلحہ کو آپ نے نیچے بٹھایا اور انکے اوپر
پیر رکھکر پہاڑ پر چڑھے حضرت زبیر کہتے تھے مینے (اس وقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (جنت کو اپنے اوپر)
واجب کرلیا نیز ابوعیسیٰ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبدالرحمن بن منصور غزی نے جنکا نام نضر تھا عقبہ
بن علقمہ یشکری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت علی بن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے دونون کانون نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہی کہ طلحہ اور زبیر دونون جنت مین میرے ہمسایہ ہونگے۔ ہمین ابوبکر ممشاد بن عمر بن عویص
ہناد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد
بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بغوی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صلت
بن دینار نے ابونضرہ سے انھون نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔ ہمین ابوالفضل منصور بن ابی الحسن ابن ابی عبداللہ ہجری نے

Marfat.com

اپنی سند سے ابو العالی سے انھون نے کریب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن بکیر نے طلحہ بن یحیی سے انھون نے موسیٰ وعیسیٰ فرزندان حضرت طلحہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ایک اعرابی حضرت کے پاس یہ پوچھتا ہوا آیا کہ من قضی نحبہ کون ہی اعرابی نے جب آپ سے یہ پوچھا تو آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر اُسنے پوچھا پھر آپ نے جواب نہ دیا پھر اُس نے پوچھا مگر پھر بھی آپ نے جواب نہ دیا اسکے بعد مسجد کے دروازہ سے نکلا میرے جسم پر اس وقت سبز لباس تھا جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ وہ سائل کہان ہی جو پوچھتا تھا کہ من قضی نحبہ کون ہی اعرابی نے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہون آپ نے (میری طرف اشارہ کرکے) فرمایا دیکھو من قضی نحبہ یہ ہی۔

حضرت طلحہ جنگ جمل مین شہید ہوئے اس حال مین کہ حضرت علی بن ابی طالب سے قتال کر رہے تھے رضی اللہ عنہما بعض اہل علم نے بیان کیا ہی کہ حضرت علی نے انکو (علیحدہ) بلایا اور جس طرح حضرت زبیر سے گفتگو کی تھی اسی طرح انسے بھی کی اپنی اسلامی خدمات کو بیان فرمایا جنکو سنکر حضرت طلحہ نے جنگ کا ارادہ فسخ کردیا اور کسی صف مین جاکے بیٹھ رہے موقعہ آیک تیر انکے پیر مین لگ گیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ تیر انکے گلے مین لگا تھا غرض (اسی تیر کے زخم سے) وفات پائی مروان بن حکم نے مارا تھا۔ عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن زید سے انھون نے یحیی بن سعید سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا حضرت طلحہ نے جنگ جمل کے دن یہ شعر پڑھا۔

ندمت ندامۃ الکسعی لما ۔۔۔ شریت رضی بنی جسم برغمی

(اور اس شعر کے بعد کہا) یا اللہ عثمان کا عوض مجھ سے لے یہانتک کہ تو راضی ہوجائے یہ انھون نے صرف اس سبب سے کہا کہ وہ حضرت

لہ یہ آیت قرآنی کا ایک ٹکڑا ہی اللہ جل شانہ نے مومنین کے حال مین فرمایا ہی منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر یعنی ان مین بعضے لوگ وہ ہین جو اپنی نذر جو انھون نے خدا سے کی تھی پوری کرچکے اور بعض لوگ منتظر ہین ۱۲

سلہ ترجمہ مین ویسا ہی نادم ہوا جیسے کسی نادم ہوا تھا وہ یہ تھا بنی جسم (یعنی مخالفین حضرت عثمان) کی خوشنودی کرنے کی تدبیر کی۔ کسی ایک شخص تھا جس نے ایک درخت پر درستی کیا تھا جسکی لکڑی کے تیر بنتے ہین جب وہ درخت اس قابل ہوگیا تو اس نے تیر بنایا اور شکار کھیلنے کیلئے چلا رات ہوگئی رات ہی مین اس نے ایک شکار پر تیر چلایا چونکہ اندھیرا تھا لہذا اُسنے یہ سمجھا کہ شکار بھاگ گیا تو اُسے نہایت غصہ آیا اور اُسنے کمان توڑ ڈالی صبح کو دیکھا تو وہ شکار مرا پڑا ہی پس وہ بہت پشیمان ہوا کہ میں نے اپنی کمان کیون توڑی اس شخص کی ندامت عرب مین ضرب المثل ہوگئی تھی جب کوئی شخص کسی بات پر بہت شرمندہ و نادم ہوتا تو کہتا کہ مین ویسا ہی نادم ہوا ہون جیسے کسی نادم ہوا تھا حضرت طلحہ اس وقت اپنی ندامت کو اسی ضرب المثل کے موافق بیان کر رہے ہین کہ میں نے کیون حضرت عثمان سے مخالفت کی تھی اور کیون اُن کے مخالفون کی تائید کی تھی حضرت طلحہ کا یہ خیال تھا کہ یہ لڑائی جس کی جو باہم مسلمانون مین پیش آئی ہماری ناشکری کی پاداش ہی کہ ہم نے حضرت عثمان کی قدر نہ کی اور انکی خلافت کو جو خدا کی بڑی نعمت تھی بہت ہی بیقدری کی نظر سے دیکھا اور واقعی یہ خیال ان کا بہت صحیح تھا احادیث صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہی ۱۲

عثمان رضی اللہ عنہ پر بہت سختی کیا کرتے تھے[1] حضرت علی مرتضیٰ کو جب حضرت طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ کے (مخالفت اور انکے بصرہ) جانے کی خبر پہونچی تو فرمایا کہ اس وقت مجھے چار آدمیون کے مخالفت کی خبر بد سنائی گئی ہے سب سے زیادہ بارعب اور سخی طلحہ ہین اور سب سے زیادہ بہادر زبیر ہین اور لوگ سب سے زیادہ حضرت عائشہ کو مانتے ہین اور سب سے زیادہ مالدار یعلی بن منبہ ہین (یہ چارون میری مخالف ہوگئے) مگر واللہ انھون نے مجھ مین کوئی عیب نہین نکالا نہ مین (انکے نزدیک) مال دنیا کا حریص ہون اور نہ ہوای نفسانی کا متبع ہون بلکہ وہ مجھسے اس حق کو طلب کرتے ہین جسکو انھون نے خود چھوڑ دیا اور اس خون کا قصاص مانگتے ہین جس کو انھون[2] نے

---

[1] حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت مین بعض بعض صحابہ انکے مخالف ہوگئے تھے اور انپر اعتراض کیا کرتے تھے یہ مخالفت و اعتراض ویسا نہ تھا جیسا کہ معاذ اللہ شیعون کو ہے بلکہ جس طرح ایک معاصر نہایت نیک نیتی کیساتھ کسی دوسرے معاصر کو نصیحت کرے اس مخالفت و اعتراض کی تمامتر وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان کی خلافت شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت کے بعد علی الاتصال قائم ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو بشر تھے معصوم نہ تھے لیکن اگر حق تعالیٰ شیخین کے بعد کسی فرشتے کو خلافت کیلئے آسمان سے بھیجدیتا حضرت جبریل علیہ السلام کو خلافت کے منصب پر مقرر فرماتا تو یقیناً شیخین کی خلافت کے بعد اس فرشتے کی خلافت بھی قابل اعتراض سمجھی جاتی یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب خیر اعلیٰ کے بعد ہم خیر ادنیٰ کو دیکھتے ہین تو ہمکو بصورت شر معلوم ہوتا ہے روز روشن کے بعد جب شب ماہ آتی ہے تو ہمین تاریک معلوم ہوتی ہے مگر جب ماہتاب بھی نظر سے غائب ہوجاتا ہے صرف ستارونکی روشنی رہجاتی ہے اس وقت ہمین شب ماہ کی قدر معلوم ہوتی ہے یہی حال بالکل اس زمانہ کا تھا جو لوگ عوام مین شمار کئے جاتے تھے انکا تو ذکر ہی نہین خواص کی یہ کیفیت تھی کہ انمین فیصدی دو چار ضرور ایسے تھے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی آفتاب جیسی روشن اور منور خلافت کے بعد جو حضرت عثمان کی ماہتاب جیسی نورانی خلافت مین آئے تو انکی عقلین صحیح اندازہ کرنے سے قاصر ہوگئین وہ اس بیمثال روشنی کے عادی ہورہے تھے جو شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت مین دنیای اسلام کو رشک باغ ارم بنا رہی تھی وہ اسی روشنی کو حضرت عثمان کی خلافت مین بھی دیکھنا چاہتے تھے اور اس روشنی کی کمی کو حضرت عثمان کی سوء تدبیری پر محمول کرکے انپر معترض ہوتے تھے اور بعض بعض لوگ نہایت سخت و درشت الفاظ مین انکو نصیحت کرتے تھے مگر بعد حضرت عثمان کے سب کو قدر عافیت معلوم ہوگئی اور جو لوگ انسے مخالفت کرتے تھے بہت پچھتائے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی انھین لوگون مین تھے ۱۲

[2] مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت کا باعث یہ لوگ خود ہوئے اور اب مجھسے قصاص طلب کرتے ہین ان حضرات کو باعث قتل کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کے علم مین ان حضرات نے کوئی ایسی بات کی ہوگی جس سے حضرت عثمان کے قاتلین کا حوصلہ بڑھا یا درحقیقت ان حضرات کی وجہ سے انکی نادانستگی مین قاتلین حضرت عثمان کو کچھ تائید ملگئی ہو ان حضرات کو حضرت عثمان پر معترض دیکھکر قاتلین حضرت عثمان یہ سمجھتے ہون کہ اگر ہم حضرت عثمان کو قتل کردین گے تو ان نامور صحابہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا اور یہ حضرات ہماری حمایت کرکے ہمین قصاص سے بچالین گے بہر حال اس عبارت کا مطلب یہ نہین ہے کہ حضرت عثمان کو خود ان لوگون نے شہید کیا یا وہ انکی مرضی یا حکم سے شہید کئے گئے یا فی الواقع ان حضرات کی وجہ سے قاتلان حضرت عثمان کو کوئی تائید بھی نہ ملی ہو بلکہ کسی غلط فہمی کے باعث حضرت علی مرتضیٰ کو انکی طرف ایسا خیال ہوا جس طرح حضرت علی مرتضیٰ کیطرف حضرت معاویہ کو یہ خیال تھا ۱۲

Marfat.com

خود گرایا بیشک انھون نے خود اس کام کو کیا ہی انکے ساتھ نہ تھا اگرچہ عثمان پر اعتراض کرنے مین ہی انکا شریک تھا مگر قتل عثمان پر مین راضی نہ تھا) قتل عثمان کا گناہ خود انھین لوگون پر ہی ان لوگون نے مجھسے بیعت کی اور بیعت کو فسخ کر دیا اور جسکو اچھی طرح جانتا بھی ہون کہ انکو میرا ظلم اور میرا عدل معلوم ہوتا اب مین خدا کی حجت پر جو انکے اوپر قائم ہی اور خدا کے علم پر جو اُن کے متعلق اُسے ہی قناعت کرتا ہون اور مین باوجود ان سب باتو کے انھین بلاؤنگا اور انسے معذرت کرونگا اگر وہ قبول کرلین (تو بہتر ہی) تو یہ بھی قبول کرلیجاتی ہی پھر حق تو اس بات کا زیادہ مستحق ہی کہ اسکی طرف رجوع کیا جائے اور اگر یہ لوگ میرا عذر قبول نکرینگے تو پھر انھین تلوار کی باڑھ (کا مزہ چکھا) دونگا میری تلوار ہر باطل سے شفا دینے کو اور ہم پر فتح پانے کو کافی ہی۔

حضرت علی سے یہ بھی روایت ہی کہ انھون نے فرمایا مجھے امید ہی کہ ہم اور طلحہ اور عثمان اور زبیر اُن لوگون مین ہین جنکے حق مین اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہی ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔

حضرت طلحہ کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ مروان بن حکم نے انھین ایک تیر مارا جو اُن کے گھٹنے مین لگا (زخم سے جو خون جاری ہوا تو یہ حالت ہوئی کہ) جب لوگ زخم کا منھ بند کرتے تھے تو پیر پھول جاتا تھا اور جب چھوڑ دیتے تھے تو خون بہنے لگتا تھا تو حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ تیر خدا کا بھیجا ہوا ہی چنانچہ اُسی زخم سے انتقال کیا مروان نے (جب انکو زخمی کیا تو) کہا اب مین آج کے بعد کسی سے اپنا انتقام نہ لونگا اور حضرت عثمان کے فرزند سے کہا کہ بیٹے تمھارے باپ کے ایک قاتل کا تو کام تمام کر دیا۔ حضرت طلحہ جانب کلاع مین مدفون ہوئے واقعہ جمل ۱۰ جمادی الآخر ۳۶ھ مین ہوا تھا اس وقت حضرت طلحہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین باسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہین چوسٹھ برس۔ رنگ گندمی تھا بہت خوبصورت تھے (سر مین) بال بہت تھے بال نہ بہت پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے (بالون کی) سپیدی کو (خضاب سے) متغیر کرتے تھے رنگ سفید تھا مائل بسرخی یا نہ تمامتر سے کچھ کم تھے سینہ چوڑا تھا شانے چوڑے تھے جب کسی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے (گوشہ چشم سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) پر گوشت تھے۔

شعبی نے بیان کیا ہی کہ حضرت طلحہ جب شہید ہوئے اور حضرت علی نے انکو مقتول دیکھا تو انکے چہرہ پر سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمایا کہ ای ابو محمد یہ بات مجھپر بہت شاق ہی کہ مین تجھکو آسمان کے تاروں کے نیچے خاک آلودہ دیکھون پھر فرمایا کہ ای اللہ مین اپنے بُرے ارادہ اور بُرے کام سے تیرے سامنے شکایت کرتا ہون پھر حضرت طلحہ کیلئے دعائی رحمت کی اور فرمایا کہ کاش مین اس (واقعہ جانکاہ سے) بیس برس پہلے مرگیا ہوتا اور وہ اور اُنکے ساتھی بہت روئے حضرت علی نے ایکمرتبہ ایک شخص کو یہ شعر پڑھتے سُنا۔

۱؎ دیکھئے اسی کا نام کمال اور توسط ہی باوجودیکہ فوراً ہی اس خبر کے سننے سے بہت ہی جوش غضب کا ہوگا مگر پھر بھی کوئی کلمہ بدلہ اپنے مخالفین کی نسبت منھ سے نہ نکالا بلکہ انکو حلم کے حوالہ کر دیا ۱۲

۲؎ ترجمہ ہم انکے دل سے تمام کینے نکالدینگے اور وہ ایک دوسرے کے سامنے بھائی بھائی بنکے تختون پر بیٹھینگے ۳؎ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات اور انکے دلونکی صفائی کا کچھ نمونہ یہان سے معلوم ہوسکتا ہی کیا کوئی شخص اپنے دشمن کی نسبت ایسے کلمات کہسکتا ہی جو حضرت مرتضی نے حضرت طلحہ کی نسبت فرمائے

Marfat.com

فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ اذا ما بدا منہ الغنی و یبعدہ الفقر

حضرت علی نے فرمایا اس شعر کے مصداق تو ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ تھے اللہ انپر رحم کرے سفیان بن عیینہ کہتے تھے کہ حضرت طلحہ ہر روز ایک ہزار درہم خیرات کرتے تھے واقدی نے بیان کیا ہی کہ دانی کا وزن دینار کی برابر ہوتا ہی یہی دراہم فارس کا وزن ہی جو بغلیہ کے نام سے مشہور ہین۔ حماد بن سلمہ نے حضرت علی بن زید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے حضرت طلحہ کو خواب مین دیکھا کہ وہ فرماتے ہین میری قبر دوسری جگہ بنادو مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہی اسی طرح پھر دوبارہ انھین خواب مین دیکھا غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور انسے بیان کیا لوگون نے جاکے انکی قبر کو دیکھا تو اس کا وہ حصہ جو زمین سے ملا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہوگیا تھا پس لوگون نے اس قبر سے انکو نکالکے دوسری جگہ دفن کردیا حضرت زید کہتے تھے کہ گویا مین اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہون جو انکی دونون آنکھون مین لگایا ہوا تھا اسمین بالکل تغیر نہ آیا تھا صرف انکے بالون مین کچھ فرق آگیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے لوگون نے ایک گھر ابوبکرہ کے گھرون مین سے دس ہزار درہم مین مول لیکے انکو اسمین دفن کیا۔ ہمین عبد الصمد بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب بن نصر نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن الموزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مکرم بن احمد قاضی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن محمد یعنی ابو عثمان الجدابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن فضل بن ابی سویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت علی و طلحہ و زبیر کی برائی بیان کررہا تھا حضرت سعد بن مالک نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیون کی غیبت نکر اسنے نہ مانا پس حضرت سعد اٹھے اور انھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے دعا مانگی کہ ای اللہ اگر یہ بات میرے خلاف مرضی ہون جو یہ کہہ رہا ہی تو اسپر میری آنکھون کے سامنے کوئی بلا نازل فرما دے اور اسکو لوگون کیلئے باعث عبرت بنادے (یہ دعا مانگتے ہی) یکایک اس شخص کے پاس ایک اونٹنی لوگون کے مجمع کو چیرتی ہوئی آئی اور اسنے اس شخص کو اپنے قوتھن سے پکڑلیا اور دانتون کے درمیان مین رکھکر پیس ڈالا یہانتک کہ وہ مرگیا (راوی کہتا ہی) میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت سعد کے پیچھے یہ کہتے ہوئے جارہے تھے کہ ای ابو اسحاق آپ کو مبارک ہو آپ کی دعا قبول ہوگئی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن مسافع بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ ان کا نام بھی طلحۃ الخیر تھا جس طرح ان طلحہ بن عبید اللہ کا نام طلحۃ الخیر تھا جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین اس سبب سے لوگون کو بہت اشتباہ ہوگیا ہی۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا اور یہ اس وجہ

لہ ترجمہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ مالدار اسکو اپنے دوست کے نزدیک لیجاتی تھی اور فقیری انکو دور رکھتی تھی مطلب یہ ہی کہ جب انکے پاس روپیہ ہوتا تھا تو اپنے دوستون سے ملتے اور ان کی حاجت براری کرتے تھے اور جب انکے پاس روپیہ نہوتا بلکہ خود صاحب حاجت ہوتے تو کسی کے پاس نہ جاتے ۱۲

لہ ترجمہ تمھارے لئے (دیا) نہین ہی کہ رسول اللہ کو رنج دو اور نہ یہ (جائز ہی) کہ انکی بی بیون سے انکے بعد نکاح کرو ۱۲

کہ انھون نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عائشہؓ سے مین نکاح کرونگا بعض مفسرین سے غلطی ہوگئی اور انھون نے یہ سمجھ لیا کہ یہ واقعہ اُن طلحہ بن عبید اللہ کا ہی جو عشرہ مبشرہ سے ہین چونکہ انھون نے اُن طلحہ کے والد کا نام بھی عبید اللہ دیکھا اور نسب بھی تیمی قریشی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ یہ صحابی بھی ہین (لہذا انھین اشتباہ ہوگیا)۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور اس قول کو ابن شاہین سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ۔ انصاری الاوسی ثم من بنی جحجبا۔ احد مین شریک تھے اور غزوۂ یمامہ مین شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور موسیٰ بن عقبہ نے انکا نام طلیحہ لکھا ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عقیل سلمی ہین۔ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین۔ ابن شوذب نے عقیل بن طلحہ سے روایت کی ہی اور کہا ہی کہ طلحہ صحابی تھے اور ابو الولید طیاسی نے سلام بن مسکین سے انھون نے عقیل ابن طلحہ سے روایت کی ہی (اور کہا ہی) جن کے والد (یعنی طلحہ) صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ نضری۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ طلحہ بیٹے تھے مالک لیثی کے جن کا نام طلحہ بن عبید اللہ تھا بعض لوگ انکو طلحہ بن عمرو نضری بھی کہتے ہین بنی لیث کے خاندان سے تھے اور اصحاب صفہ مین سے تھے۔ ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ طلحہ نے انسے بیان کیا وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہتے تھے مین مدینہ گیا اور مین وہان کسی کو پہچانتا تھا لہذا مین صفہ[1] مین ایک شخص کے پاس فروکش ہوا ہم دونون آدمیون کو (کھانے کیلئے) روزانہ ایک چھوہارے ملتے تھے پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص نے اصحاب صفہ مین سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ چھوہارون نے ہمارے پیٹ مین آگ لگادی ہی اور حلق کٹ گیا ہی پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ پڑھا اسی خطبہ مین فرمایا کہ اگر مجھے روٹی یا گوشت میسر ہوتا تو ضرور مین دیتا (لہذا جو ملتا ہی اسی پر قناعت کرو مگر) آگاہ رہو عنقریب تم یا تم مین سے کچھ لوگ (ایسے عیش و عشرت کا زمانہ) پائین گے کہ شام کو بڑی بڑی قعبین (لذیذ کھانون کے) انکے سامنے لگائے جائین گے اور کپڑے ایسے پہنو گے جیسے کعبہ کی پوشش یہ طلحہ کہتے تھے پھر مین اور میرا وہ ساتھی اٹھارہ دن تک اس حال مین رہے

[1] مسجد اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک سائبان تھا جسمین سرا اور غربا رہا کرتے تھے ۱۲

کہ ہمین سوا گیہون کے کچھ کھانے کو نہ ملا یہانتک کہ ہم اپنے انصاری بھائیون کے پاس گئے تو انھون نے ہماری خوب مہمانی کی (اب ہمکو معلوم ہوا کہ) وہی چھوہارے بہتر تھے کعبہ کی پوشش اُس زمانے مین سفید تھی یمن سے اسکے لئے کپڑا آتا تھا اس حدیث کو فضیل اور زکریا بن ابی زائدہ اور سلمہ بن علقمہ نے داؤد سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک خزاعی۔ ام جریر کے غلام ہین۔ بصرہ مین رہتے تھے۔ ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن حرب نے محمد بن ابی زرین سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میری والدہ بیان کرتی تھین کہ ام جریر کو جب کسی شخص کا اہل عرب مین سے انتقال ہوتا تو بہت سخت رنج ہوتا انسے پوچھا گیا کہ اے ام جریر ہم تمھین دیکھتے ہین کہ جب کوئی شخص اہل عرب مین سے مرجاتا ہی تو تمھین بڑا سخت رنج ہوتا ہی انھون نے کہا مین نے اپنے مولی یعنی طلحہ بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کے ایک علامت یہ بھی ہی کہ اہل عرب ہلاک ہوجائین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن جاہمہ سلمی۔ انسے انکے بیٹے محمد نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین صرف اللہ کی خوشنودی اور آخرت کے لئے آپکے ہمراہ جہاد مین جانا چاہتا ہون آپنے فرمایا کیا تمھاری مان زندہ ہی مین نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا جاؤ اسکی خدمت کرو تمکو وہین جنت ملجائیگی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضیلہ۔ ابو بکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند سے انھون نے اوزاعی سے انھون نے ابو عبید دربان سلیمان بن عبد الملک سے انھون نے قاسم بن مخیمرہ سے انھون نے طلحہ بن نضیلہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی گئی کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے لئے نرخ مقرر کردیجئے آپنے فرمایا نہین اللہ مجھسے اس سال بھر کا حساب لیگا جس مین مین ایسا کرون مجھے خدا نے اسکا حکم نہین دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اسکا فضل طلب کرو۔ اس حدیث کو ابو المغیرہ اور محمد بن کثیر نے اوزاعی سے روایت کیا ہی اور ان دونون نے کہا ہی کہ یہ حدیث ابن نضیلہ سے مروی ہی اور ابن نضیلہ کا نام ان لوگون نے نہین لیا۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ اُن صحابہ مین لکھا ہی جنکا نام معلوم نہین (صرف کنیت معلوم ہی) انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ان کا نسب نہین بیان کیا گیا۔ ابن اسحاق نے انکو اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جو حنین کے دن شہید ہوئے یہ اور اوس بن عائذ اور انیف بن حبیب اور ثابت بن وائلہ اور طلحہ سب اسی دن شہید ہوئے۔

(سیدنا) طلق (رضی اللہ عنہ)

ابن علی بن طلق بن عمرو۔ بعض لوگ انکو طلق بن قیس بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن عبدالعزی بن سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ ربعی حنفی سحیمی۔ یہ والد ہین قیس بن طلق کے کنیت انکی ابو علی ہی اُس وفد مین تھے جو یمامہ سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے انکی حدیثین اہل یمامہ سے مروی ہین۔ ہمین ابو القاسم یعیش بن صدقہ فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم سے نہاد نے ملازم سے انھون نے عبداللہ بن بدر سے انھون نے قیس بن طلق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم وفد بنکے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور ہم نے آپ سے بیعت کی اور اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھی اور آپ سے عرض کیا کہ ہمارے شہر مین ایک کنیسہ (عبادتخانہ اہل کتاب) ہی (اسکو کیا کرین) اور آپ سے ہم نے آپ کے وضو کا غسالہ بھی طلب کیا پس آپ نے پانی منگایا اور اُس سے وضو کیا کلی کی اور ایک ظرف مین اسکو ڈالدیا اور ہمین حکم دیا کہ جب تم اپنے ملک مین پہونچنا تو اُس کنیسہ کو منہدم کر دینا اور اُسکی جگہ پر اس پانی کو چھڑک کر وہان مسجد بنالینا چنانچہ جب ہم اپنے شہر مین گئے تو ہم نے اس کنیسہ کو توڑ ڈالا اور وہی پانی اسکی جگہ پر چھڑک کر وہان مسجد بنالی اور وہان اذان پڑھی ہمارے یہان قبیلہ طی کا ایک نصرانی درویش تھا اُسنے جو اذان کو سنا تو کہنے لگا کہ سچی پکار ہی پھر وہ ہمارے ٹیلون مین سے ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور بعد اسکے ہم نے اُسے نہین دیکھا۔ ہمین اسماعیل بن علی بن عبداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نہاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ملازم بن عمرو نے عبداللہ ابن بدر سے انھون نے قیس بن طلق بن علی حنفی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ وہ یعنی عضو تناسل جسم کا ایک[1] ٹکڑا ہی۔ اس حدیث کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی۔ ملازم کی حدیث عبداللہ کی حدیث عبداللہ سے نہایت صحیح اور عمدہ ہی۔ ان طلحہ کی روایتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھی ہین ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلق (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید اور بعض لوگ یزید بن طلق کہتے ہین۔ اور اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہین۔ سعید قریشی اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی نام مین کیا ہی جہان ابو موسیٰ محمد بن ابی بکر بن ابی عیسیٰ مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

[1] یہ حدیث اس موقع کی ہی کہ کسی نے پوچھا تھا کہ عضو تناسل کے مس کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی یا نہین فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک ٹکڑا ہی یعنی وضو ہو جائے گا۔

Marfat.com

ہمین ابو عمر یعنی عبدالوہاب ابن محمد بن مہرہ معلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے انسے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عاصم احول سے انھون نے عیسیٰ بن حطاب سے انھون نے مسلم ابن سلام سے انھون نے طلق بن یزید یا یزید بن طلق سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے عورتون کے ساتھ وطی فی الدبر نکرو اور اس حدیث کو ابراہیم نے عبدالملک ابن مسلم سے انھون نے عیسیٰ بن حطان سے انھون نے مسلم سے انھون نے علی بن طلق سے روایت کیا اور اسی طرح اس کو عبدالرزاق نے معمر سے انھون نے عاصم سے روایت کیا ہی۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی زہری۔ قدیم الاسلام ہین حبش کیطرف یہ اور انکے بھائی مطلب ہجرت کرکے گئے تھے اور دونون نے وہین وفات پائی۔ انکے ایک بھائی عبدالرحمن بن ازہر بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفہ بن عبداللہ بن ناشب۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ فراخدستی اور تنگدستی (غرض ہر حال مین) خدا سے ڈرتے رہو انسے سوا انکے بیٹے کلیب بن طلیب کے کسی نے روایت نہین کی اور کلیب ایک مجہول شخص ہین انکی حدیث ابو قرہ یعنی موسیٰ بن طارق نے مثنیٰ بن صباح سے انھون نے کلیب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن وہب بن عبد بن قصی بن کلاب بن مرۃ۔ قریشی عبدی۔ بعض نے انکے والد کا نام بجائی عمیر کے عمرو بیان کیا ہی۔ ان کی والدہ اروی بنت عبدالمطلب یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہین۔ طلیب کی کنیت ابو عدی ہی۔ یہ اس زمانہ مین اسلام لائے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین (مخفی) تھے (طلیب جب اسلام قبول کرچکے) تو اپنے والدہ کے پاس گئے اور کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرلیا ہی تو اونکے (نیکبخت) والدہ نے کہا کہ (تمنے بہت اچھا کیا) سب سے زیادہ مستحق اس بات کے ہو کہ تم اونکی مدد کرو۔ تمھارے ماموں کے بیٹے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ہین واللہ اگر ہم لوگ وہ کام کرسکتے جو مرد کرسکتے ہین تو ہم اونکی حمایت کرتے (پھر) طلیب حبش کی طرف ہجرت کرگئے۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی کہ انھون نے ابن اسحاق سے اُن اصحابہ کے نام ہین جو حبش کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے روایت کیا ہی۔ کہ اُنمین (قبیلہ) بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب بن ابی کثیر بن عبد بن قصی بھی ہین۔ اور زہری نے بھی ایسا ہی کہا ہی۔

اور واقدی وابن اسحاق نے (یہ بھی) کہا ہو کہ طلیب جنگ بدر مین شریک تھے۔ اور انکا شمار نیکو کار صحابہ مین تھا۔ اور زبیر بن بکار نے کہا ہو کہ حضرت طلیب مہاجرین اولین مین سے تھے۔ اور جنگ بدر مین شریک تھے۔ اور غزوہ اجنادین مین شہید ہوئے اور بعض نے کہا ہو کہ یرموک مین شہید ہوئے انکی کوئی اولاد نہ تھی اور (انھین بھر کیا موقوف آیندہ چلکر) نسل بالکل منقطع ہوگئی۔ اسکو زبیر نے بیان کیا ہو۔ عبد بن قصی کے نسل کا آخری شخص عبد العزی تھا۔ اسکا کوئی وارث نہ تھا۔ لہذا عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس اور عبید اللہ بن عروہ بن زبیر کو اس مال دلایا گیا وجہ اسکے کہ ان دونون کا نسب قصی تک پہونچتا تھا۔ اور یہ دونون (باعتبار نسب کے) برابر تھے۔ لوگون کا بیان ہو کہ حضرت طلیب وہ ہین جنھون نے سب سے پہلے خدا کی راہ مین خون بہایا۔ اور بعض نے سعد بن وقاص کو کہا ہو۔ انکا مذکرہ تینون نے کیا ہو۔

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد بن نوفل بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن قعقس بن طریف بن عمرو بن معین بن حارث بن رودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔ اسدی قعقسی۔ طلیحہ عرب کے بہادرون مین تھے اور (ایسے) تھے کہ بمقابلہ ہزار سوار کے شمار کیے جاتے تھے واقدی نے بیان کیا ہو کہ سنہ ۹ ہجری مین جسوقت اسد بن خزیمہ کا وفد۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جسمین طلیحہ بن خویلد بھی تھے (اوسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگون نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہلوگ آپکی خدمت مین حاضر ہوئے ہین تاکہ اس بات کی شہادت دین کہ نہین ہو کوئی معبود سوا اللہ کے اور آپ اوسکے بندہ ہین اور اوسکے رسول ہین۔ (پھر اُنلوگون نے بطور احسان جتانے کے کہا) کہ آپنے (کوئی واعظ) ہمارے یہان نہین بھیجا (ہم خود آئے ہین) اور اب ہم اپنے پیچھے رہنے والے لوگون کیلئے (واعظ بنینگے) پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یمنون علیک ان اسلموا الآیۃ[1]۔ پس جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات (ہی) مین طلیحہ نے نبوت کا دعوی کیا لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن ازور اسدی کو مع اُن لوگون کے جنھون نے اُنکے ساتھ جانا چاہا طلیحہ کے پاس بھیجا تاکہ اُسنے مقاتلہ کرین اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی (اس درمیان مین) طلیحہ کا معاملہ اور بڑھگیا اور دونون ہم عہد قبیلہ اسد و غطفان نے بھی اُنکی اطاعت کرلی۔ طلیحہ کہنے لگا کہ جبریل علیہ السلام ہمارے پاس وحی لاتے ہین پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو طلیحہ کی طرف بھیجا اور انھون نے طلیحہ سے نواحی بزاخہ مین مقاتلہ کیا (پہلے) خالد بن ولید نے اُنکے پاس ثابت بن ارقم و عکاشہ بن محصن کو بھیجا تو ایک کو طلیحہ نے قتل کردیا اور ایک کو طلیحہ کے بھائی نے طلیحہ کے ساتھ عیینہ بن حصن (بھی) تھے جب قتال کا وقت آیا تو طلیحہ کے پاس عیینہ بن حصن آئے اور کہا کہ جبرئیل تمھارے پاس آئے تو انھون نے جواب دیا کہ نہین آئے پھر عیینہ نے دوبار

[1] پوری آیت کا مطلب اردو یہ ہو کہ آپ پر اپنے مسلمان ہونیکا احسان رکھتے ہین آپ کہدیجئے کہ تم میرے اوپر اپنے مسلمان ہوجانیکا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ کا احسان تمھارے اوپر ہو کہ اُسنے تمھین ایمان کی ہدایت کی۔

یہی سوال کیا طلیحہ ہر مرتبہ یہی کہتے رہے نہین آئے۔ تو عیینہ نے کہا بیشک آپکو جبرئیل نے ایسے حال مین چھوڑ دیا جس مین آپ کو بہت زیادہ ضرورت تھی طلیحہ نے کہا کہ اب اپنے عزت کی حمایت مین لڑو باقی دین آئین کوئی چیز نہین جب طلیحہ نے جنگ مین شکست کھائی تو نواحی شام مین چلے گئے اور بنی جفنہ کے پاس قیام کیا یہانتک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہوگئی اسکے بعد حضرت عمر بن خطاب کے خلافت مین احرام کی نیت کرکے چلے (اثنائی راہ مین مدینہ اترکر حضرت عمرؓ سے بھی ملے) تو انسے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمھین نے ان دونون نیکمردون یعنی ثابت بن ارقم اور عکاشہ کو قتل کیا تھا طلیحہ نے عرض کیا ہان یہ قصور مجھسے ہوا۔ مگر میرے ذریعہ سے اللہ تعالی نے ان دونون کا مرتبہ بڑھا دیا (کہ شہید ہوے) اور شکر ہو کہ اون دونون کے ہاتھ سے مجھکو ذلیل وخوار نکیا (اور اب مین معافی مانگتا ہون) لوگ عداوت کے بعد مصالحت بھی کرتے ہین اوسوقت مین طلیحہ نے اسلام کو خوب سچے دل سے قبول کرلیا اور انسے بمقام قادسیہ فارس کی لڑائی مین بڑے بڑے کارنمایان ہوے حضرت عمرؓ نے نعمان بن مقرن کو خط مین لکھا تھا کہ لڑائی مین طلیحہ و عمرو بن معدی کرب کو شریک کرلو اور ان دونون سے لڑائی کے کامون مین مشورہ (بھی) لیا کرو۔ اور کوئی دوسرا کام ان دونون کے سپرد نکرو۔ ہر مردے و ہر کارے انکا تذکرہ ابو عمر و ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

دیلمی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ ان کا شمار صحابہ مین ہی (مگر) مجھکو انکی کوئی حدیث معلوم نہین۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبۃ انصاری۔ یہ قول موسی بن عقبہ کا تھا اور انکا دوسرے نام طلیحہ بیان کیا گیا ہی اور طلحہ کا ذکر اوپر گذر چکا ہی۔

(سیدنا) طلیق (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن امیہ بن عبد شمس مناف۔ یہ اور ان کے لڑکے حکیم بن طلیق مولفۃ القلوب مین تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ اسکے سوا مین اسکا کچھ حال نہین جانتا۔

باب الطاء والہاء والیاء

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر نہدی۔ سنہ ۹ ہجری مین جبکہ اکثر عرب کے وفد آئے یہ بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے۔ لیث بن ابی سلیم نے جب عربی نے انہون نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہی کہ جب عرب کے وفد رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تو طہفہ بن زہیر نہدی کھڑے ہوگئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

Marfat.com

ہم آپ کے پاس تہامہ کے منتہائی مقام سے سخت لکڑی کے کجاوون پر سوار ہو کے آئے ہین (ہمارے یہان قحط سالی کی یہ حالت ہی کہ) ہم رقیق ابر سے پانی برسنے کی خواہش رکھتے ہین اور گھاس اکھاڑ (کر کھا) تے ہین جہان ابر آیا ہمین پانی کی آرزو ہوتی ہی ہم بہت دور سے آئے ہین زمین ہمارے یہان کی بہت سخت ہی چشمہ خشک ہوئے اور سبزی نہین رہی درختون کے پتے گر گئے گھاس خشک ہو گئی مویشی مر گئے تری باقی نہین رہی یا رسول اللہ ہم بت پرستی اور ظلم سے بیزار ہو کر آپ کے پاس آئے ہین حوادث زمانہ سے پناہ مانگتے ہین ہم دعوت اسلام اور شریعت اسلام کو قبول کرتے ہین جب تک دریا کی روانی اور پہاڑون کا قیام ہی (ہم دین پر قائم رہینگے) ہان ہمارے پاس کچھ مویشی ہین جو کھانے کو نہین پاتے دودھ نہین دیتے چرنے کیلئے بھیجے جاتے ہین مگر دودھ انسے نہین نکلتا سخت قحط مین آ گئے نہ چارہ پاتے ہین نہ دودھ دیتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ انکے دودھ اور دودھ کے ظرفون مین برکت دے اور انکے مویشی کے چرواہون کو مالدار کر دے انکے پھل پکا دے انکے لئے چشمہ جاری کر دے اور یا اللہ انکی اولاد مین برکت دے (سنو) جو شخص نماز پڑھیگا وہ مسلمان سمجھا جائیگا اور جو زکوۃ دیگا وہ نیکوکار ہوگا اور جو شخص لا الہ الا اللہ کی شہادت دیگا وہ مخلص ہوگا ای بنی ہند کے لوگو شرک کی باتین چھوڑ دو نہ زکوۃ مین کوتاہی کرو نہ نماز مین غفلت کرو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی جگہ لکھا ہی مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ طہیہ کے نام مین بضم طاء و یای مشدد۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی وہان بھی آئے گا۔

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس غفاری۔ بعض نے انکا نام طحفہ بیان کیا ہی۔ یہ اہل صفہ مین سے ہین انکے نام مین بہت سے اختلافات و اضطرابات ہوئے ہین ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنے اسناد سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا انھون نے ہشام دستوائی سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انھون نے یعیش بن طحفہ بن قیس غفاری سے روایت کی کہ میرے والد (طہفہ) اہل صفہ سے تھے (یکمرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب صفہ کے بارہ مین (لوگون سے) فرمایا کہ انکے ساتھ نیک سلوک کرو تو کوئی علی حسب لیاقت ایک کو اپنے ساتھ لے گیا کوئی دو کو یہانتک کہ پانچ آدمی باقی رہ گئے جسمین مین بھی تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خود) فرمایا کہ میرے ساتھ عائشہ کے گھر چلو پس ہم سب آپکے ہمراہ حضرت عائشہ کے در دولت مین جا پہونچے اور آنحضرت نے عائشہ سے فرمایا۔ کہ ہم لوگونکو کھانا کھلاؤ۔ بھنا ہوا گوشت لے آئین ہم سب نے کھایا۔ پھر آپنے (دوبارہ) فرمایا اے عائشہ (کچھ اور) کھلاؤ۔ تو حضرت عائشہ حیس لے آئین تو پھر ہم لوگون نے کھایا اسکے بعد آپنے فرمایا اے عائشہ (اب) ہم سبھونکو پانی پلاؤ۔ تو حضرت عائشہ ایک بڑے برتن مین پانی لائین تو سبھون نے پی لیا۔ پھر (دوسرا) پیالہ لائین اسمین دودھ تھا تو ہم سبھون نے اس کو بھی پیا (جب اکل و شرب سے فارغ ہوئے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر تم لوگون کا

[illegible] کھانے کا نام ہی جو خرما و گھی و دہی وغیرہ سے بنایا جاتا ہی۔

Marfat.com

ہی چاہے تو (یہین) آرام کرے ورنہ مسجد مین چلے جاوے ہم سب نے عرض کیا کہ مسجد مین جاتے ہین (پس مسجد مین آکر سو رہا) صبح کو مین ہیبت زدہ
جاگا ہوا تھا کہ یکایک معلوم ہوا کہ کوئی شخص آکر اپنے پیر سے مجھکو ہلا رہا ہی اور کہتا ہی کہ اس ہیئت سے سونا اللہ کو ناپسند ہی مین نے جو نظر اٹھا کر دیکھا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایسا ہی اسکو ابراہیم بن طہمان اور خالد بن حارث اور معاذ بن ہشام اور وہب بن جریر نے ہشام سے روایت
کیا ہی اور ایسا ہی اسکو اوزاعی اور شیبان اور موسی بن خلف اور یحیی بن عبدالعزیز اور ابو اسماعیل قاضی یحیی سے انھون نے ابوسلمہ سے روایت
کیا ہی۔ اور اسکو حارث بن عبدالرحمن نے ابوسلمہ سے انھون نے عبداللہ بن طہفہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور اسکو ابوعشر ی
نے اوزاعی سے انھون نے یحیی سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے حارث سے انھون نے قیس بن طہفہ سے انھون نے اپنے
باپ سے روایت کیا ہی اور اس کو محمد بن اسحاق نے محمد بن عمرو بن عطاء سے انھون نے نعیم المجمر سے انھون نے ابوطہفہ سے انھون نے
اپنے والد سے روایت کیا ہی اور مسلمہ بن علی نے روایت کی ہی زہیر بن واقدی سے انھون نے عبدالعزیز بن عبداللہ سے انھون نے
محمد بن عمرو عطاء سے انھون نے نعیم المجمر سے انھون نے ابن طہفہ سے انھون نے اپنے باپ سے اور اسکو نعیم المجمر نے ابن طہفہ غفاری سے بھی
روایت کیا ہی اور ابوذر سے بھی روایت کیا ہی۔ اور اسکو ابن ابی ذیب نے حارث بن عبدالرحمن سے انھون نے ابوسلمہ سے انھون نے
عبداللہ بن طہفہ سے روایت کیا ہی اس مین اور بہت سا اختلاف ہی اور حدیث ایک ہی ہے۔ ان کا تذکرہ بھی
تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طہمان (رضی اللہ عنہ)

یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض نے ان کا نام ذکوان بیان کیا ہی اور بعض نے اسکے علاوہ اور نام بھی بیان کیا ہی شریک نے
عطا بن سائب سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ میرے والد نے بنی ہاشم کیلئے (کچھ صدقہ کی) وصیت کی۔ تو مین ابوجعفر کیلئے تین
آیا اور انکو اس وصیت کی خبر دی تو مجھکو قبیلہ بنی ہاشم کی ایک بوڑھیا عورت کے پاس بھیجا (کہ جاکر دے آ) وہب مین وہان پہونچا
تو اس عورت نے کہا کہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی نے جنکا نام طہمان تھا یا ذکوان (یہ) روایت کی ہی کہ مجھسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے طہمان صدقہ نہ میرے لئے حلال ہی اور نہ میرے اہل بیت کیلئے اور غلامون کے لئے بھی وہی
حکم ہی جو انکے مالک کیلئے ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو اسماعیل بن امیہ سے اور انھون نے اپنے
والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہی کہ انکا ایک غلام تھا جسکو لوگ طہمان یا ذکوان کہتے تھے اسکے بعض حصہ کو میری دادا نے
آزاد کردیا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاکر اسکی اطلاع کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمھارے (اسی قدر) آزاد کردیے
آزاد ہوگیا (مگر ہاں جو نا سکے) وہ جب تک زندہ رہے اپنے مالک کی خدمت کرتے رہے ابوعمر نے اس حدیث کو اُن طہمان کے احوال مین
بیان کیا ہی جو سعید بن عاص کے غلام تھے جیسا کہ ہم ابھی بیان کرینگے (اس اختلاف مین) ابوعمر کا قول حق معلوم ہوتا ہی اسلیئے کہ

اسی حدیث سے (اولاً) یہ بات ظاہر ہوئی کہ کبھی غیر کے غلام تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین تھے دوسرے یہ بات کہ انکے آزاد کرنیوالے اسماعیل بن امیہ کے دادا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین تھے ابن مندہ نے چونکہ دونون حدیثون مین طہمان وذکوان کا نام دیکھا لہذا اونپر اشتباہ ہوگیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(سیدنا) طہمان (رضی اللہ عنہ)

سعد بن عاص کے غلام تھے۔ بعض نے انکا نام (بھی) ذکوان بیان کیا ہی انکی حدیث اسماعیل بن امیہ بن عمرو بن سعید نے اپنے دادا سے انھون نے انکی دادی سے روایت کی ہی کہ انکا ایک غلام تھا جس کو لوگ طہمان کہتے تھے اوسکے نصف حصہ کو ان لوگون نے آزاد کردیا تھا۔ اور اسی حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہی انکا ذکر ذکوان کے نام مین گذر چکا ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طہینہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر نہدی۔ یہ ۹ھ ہجری مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے بعض نے انکا نام طہفہ بیان کیا ہی انکا ذکر طہفہ کے تذکرہ مین پوری طرح سے گذر چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ دارمی۔ ابو ہند کے بھائی اپنے بھائی کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تو آپنے انکا نام عبد الرحمن رکھدیا۔ زیاد بن فایہ بن زیاد بن ابی ہند دارمی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے ابو ہند سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے یعنے تمیم بن اوس اور انکے بھائی نعیم بن اوس اور یزید بن قیس اور ابو ہند بن عبد اللہ جن سے یہ حدیث مروی ہی اور ابو ہند کے بھائی طیب بن عبد اللہ جنکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھدیا تھا۔ اور وفاء بن نعمان پس ہم سب نے اسلام قبول کرلیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ ہم لوگون کیلئے ملک شام کی زمین کا کوئی حصہ مرحمت ہو۔ تو آپنے (منظور فرماکر) زمین دیدی اور لکھ بھی دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی لیکن ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ طیب بن براء جو ابو ہند دارمی کے اخیافی بھائی تھے وفد کے لوگون مین تھے اونکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا تھا۔ اور انکا ذکر سواد کے تذکرہ مین گذر چکا ہی۔

حرف الظاء

(سیدنا) ظالم (رضی اللہ عنہ)

ابن سارق بن صبح بن کندہ بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک انکی کنیت ابو صفرہ ازدی ہین۔ بعض نے انکے والد کا

نام سراق کہا ہی۔ ذباب بن ابی صغرہ کے والد اپنے کنیت کے ساتھ مشہور ہین اس کو طبرانی وغیرہ نے لکھا ہی۔ ان کا تذکرہ اس جگہ ابو نعیم وابو موسی نے لکھا ہی۔ اور تینون نے انکا تذکرہ کنیت کے باب مین لکھا ہی۔ انشاء اللہ تعالی پھر وہانپر اعادہ کیا جائیگا۔

(سیدنا) ظالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سفیان بن جندل بن یعمر بن حلیس بن نفاثہ بن عدی بن دیل بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ۔ کنانی دیلی کنیت انکی ابو اسود ہی اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہین انکا ذکر ابن شاہین نے صحابہ مین کیا ہی اور ابن شاہین نے قاسم بن یزید سے انھون نے سفیان سے انھون نے بکیر بن عطا لیثی سے انھون نے ابو اسود دیلی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین (حجۃ الوداع مین اسوقت حاضر ہوا) کہ آپ عرفات مین تشریف فرما تھے پس ایک جماعت اہل نجد کی آپ کی خدمت مین آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ حج کب وکیونکر ادا کیا جاتا ہی تو آپنے ایک شخص کو فرمایا (کہ پکار کر کہدو) تو اس شخص نے خوب پکار کر اعلان کردیا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہی۔ جو شخص نوین تاریخ کی شب کو قبل نماز صبح کے عرفات مین آگیا (گویا) اصل حج اسکا پورا ہوگیا۔ ابن شاہین نے اس حدیث کو اسے سند سے بیان کیا ہی مگر یہ سند غلط ہی اور اسکو شعبہ نے بکیر سے انھون نے عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت کیا ہی اور اسکو سفیان سے بہت سے لوگون نے اسے سند کے ساتھ بیان کیا ہی یہی صحیح ہی اسلیئے کہ ابو اسود کا (یہان پر) کوئی دخل نہین اور عبد الرزاق نے ابن جریج سے انھون نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہی کہ محمد بن خلف نے مجھکو خبر دی کہ ابو اسود فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسوقت حاضر ہوئے کہ آنحضرت لوگون کو بیعت کرا رہے تھے (مگر) یہ سند بھی غلط ہی۔ اس حدیث کو ابو عاصم نے ابن جریج سے انھون نے ابن خثیم سے انھون نے محمد بن اسود سے (یون) روایت کیا ہی ان اباہ اسود) یعنی محمد کے والد اسود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اوسوقت حاضر ہوئے کہ بیعت لے رہے تھے۔ پس بات یہ ہوئی کہ راوی سے لکھنے مین (اباہ) کا (ہ) چھوٹ گیا پس اوسکو پڑھنے مین (ابا الاسود) پڑھ لیا۔ جس کا مطلب یہ ہوگیا کہ اسود کے والد ورنہ درحقیقت اسود کے والد کو یہان پر راوی ہونے مین کوئی دخل نہین اسلیئے کہ یہ صحابی نہین ہین۔ بلکہ مشہور تابعی ہین حضرت علی کے شاگردون مین تھے تو انھون نے بصرہ کا عامل بنا دیا تھا۔ یہ وہ نہین جنھون نے پہلے پہلے علم نحو کو ایجاد کیا ہی شعر بہت اچھے کہتے تھے اور حاضر الجواب تھے انکے حالات مشہور ہین انکے کلام بہت ہی حکمت آمیز و ضرب المثل ہین ان کا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ظبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ اسدی یہ زمانہ ردت مین جبکہ طلیحہ اسدی نے دعوہ نبوت کیا تھا اسلام پر ثابت قدم رہے۔ انھین نے طلیحہ سے کہا تھا کہ تو (نبی نہین ہی) بلکہ فقط ایک کاہن ہی (اسلیئے کہ) تو اپنے کلام مین کبھی جھوٹا ہوتا ہی اور کبھی سچا اور نبی ہمیشہ اپنے کلام مین

Marfat.com

ہیں ہوتے ہین جو خبر دیتے ہین اوسکے خلاف نہین ہوتا۔ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہی۔

ظبیان (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ۔ انکو امام بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی اور یہ اون لوگون مین ہین جنھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہی ظبیان سے سوید نے جنکی کنیت ابو تلیلہ ہی حدیث بیان کی ہی اسکو ابن مندہ نے ذکر کیا ہی اور ابو نعیم نے (یہ) بیان کیا ہی کہ ظبیان بن عمارہ کو امام بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی جیسا کہ اسنے بعض متاخرین سے نقل کیا ہی حالانکہ امام بخاری نے صرف یہ بیان کیا ہی کہ ظبیان نے حضرت علی سے انھین کے قول کو روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہی

ظبیان (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن کدادہ یہ جنھون نے خود انھین کا نام کدادہ بیان کیا ہی یونس بن جناب نے عطا خراسانی سے انھون نے ظبیان سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے (یہ) فرمایا تھا کہ دنیا کی نعمتین (باقی رہنے والی نہین ہین عنقریب) سب زائل ہو جائینگی۔ ابو عمر نے ایک غریب طویل حدیث مین جسکو اہل حدیث نے بیان کیا ہی۔ یہ کہا ہی کہ ظبیان بن کدادہ ایادی یا قنفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تھے اور آپنے اونکو ایک پیکر از مین معافی دیدیا تھا اوسی کے بارہ مین ظبیان کے یہ اشعار ہین۔

واشہد بالبیت العتیق و بالصفاد شہادۃ من احسانہ متنسبل
بانک محمود لدینا مبارک ونبی امین صادق القول مرسل

ظہیر (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن عدی بن یزید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن جزرج بن عمرو۔ عمرو کا دوسرا نام مبنیت ہی وہ بیٹے ہین مالک بن اوس کے۔ انصاری ہین۔ اوسی ہین (بیعت) عقبہ ثانیہ و غزوہ بدر مین شریک تھے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی اور عروہ نے کہا ہی کہ اس کو موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے (یون) روایت کیا ہی کہ وہ عقبہ مین شریک تھے اور ابو عمر نے (یہ) کہا ہی کہ جنگ بدر مین شریک نہ تھے (ہان) غزوہ احد اور جو غزوات اسکے بعد ہوئے ہین اوسمین شریک تھے۔ یہ ظہیر رافع بن خدیج کے چچا ہین اور اسید بن ظہیر کے والد ہین۔ ہیثم بن محمود اور ابو یاسر بن حبہ نے اپنے اپنے سندون سے مسلم بن حجاج تک خبر دی انھون نے کہا کہ ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا انھون نے کہا کہ ابو وسی یعنے شہاب نے بیان کیا اونھون نے کہا کہ مجھسے یحیی بن حمزہ نے بیان کیا اونھون نے کہا کہ مجھسے اوزاعی نے ابو نجاسی یعنے رافع بن خدیج کے مالک سے اونھون نے رافع بن خدیج سے روایت کرکے بیان کیا کہ

سلہ ترجمہ مین کہ اور کوہ صفا کی قسم کھاکر شہادت دیتا ہون بالفرض شہادت اوس شخص کے جسکی راست بازی و بھلائی لوگون مین مسلم ہو۔ اس بات کی کہ آپ تعریف کئے گئے مین دینکیلئے مبارک ہین۔ بادلا ہین امانتدار ہین اپنے رسول مین سچے ہین (خدا کے) رسول ہین۔

Marfat.com

انھون نے کہا کہ میرے پاس ظہیر بن رافع آئے اور (یہ) کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین ایک ایسے کام کو منع کردیا جو ہمارے لیے آسان تھا مین نے دریافت کیا کہ وہ کیا کام تھا تو انھون نے کہا کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی حق ہی (وہ یہ ہی) کہ آپنے ہمسے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے زمین کو کیونکر آباد کرتے ہو۔ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ چونتھائی پر یا کچھ دسق (پیمانہ کا نام ہی) خرما وجو کا مقرر کرکے (کسانون کو) دیتے ہین تو آپنے فرمایا کہ (اب) ہرگز ایسا نہ کرنا یا خود کھیتی کرو یا اوسکو پڑا رہنے دو۔ انتہا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ظہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان اسدی۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہی عینیہ بن عاصم بن سعد بن نقادہ اسدی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد نے انھون سے اپنے والد نقادہ سے بیان کیا ہی کہ انھون نے کہا کہ مین اپنے اسباب تجارت کے ساتھ مدینہ مین آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور مین آپ کو نہین پہچانتا تھا تو آپنے دریافت کیا کہ یہ شخص کس قبیلہ کا ہی تو مینے اپنا نسب آپ سے عرض کردیا۔ آپنے مجھکو اسلام کیطرف رغبت دلائی تو مینے اسلام قبول کرلیا اسکے بعد مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس فلان فلان قسم کا مال ہی آپ مجھسے اوسکی زکوۃ وصول کرلین تو آپ نے وصول کرلیا پس مین رہی نے اول اول قبیلہ بنی اسد سے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی۔ اسکے بعد (پھر) مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری تمنا ہی کہ آپ کوئی کام میرے متعلق فرمادین (کہ مین اوسکی تعمیل کرون) تو آپنے فرمایا (جاؤ) میرے لئے ایک اونٹنی خرید لاؤ جو شیر دار ہو سواری مین پختہ ہو تیز رفتار ہو (چال اوسکی ایسی ہو) کہ حاملہ عورت کو بھی تکلیف نہ دے پس مین وہان سے رخصت ہوکر آیا (اور پہلے مین نے) اپنی اونٹنیون مین تلاش کیا مگر (اس صفت کی اونٹنی) مجھے نہ ملی دوسری جگہ تلاش کرنا شروع کیا تو آپنے چچازاد بھائی جنکو لوگ ظہیر بن سنان کہتے ہین اونھین کے اونٹنیون مین پایا۔ پس اوسکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا تو آپ کھڑے ہوکر اوسکا دودھ دوہنے لگے۔ یہانتک کہ برتن بھر گیا اس کے بعد آپنے مجھکو پلایا پھر مینے (اوسکے تھن کیطرف) نظر کیا تو ویسہی بھرے ہوے تھے مین نے چاہا کہ دوبارہ آپنے فرمایا کہ (اب) چھوڑدو شاید کوئی دودھ کا طالب آجائے اس کے بعد آپ نے یہ دعا کی کہ خدایا اس مین اور جس شخص نے اس کو دیا ہی اسمین برکت مرحمت فرما پس مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ دعا تو ظہیر کے حق مین ہوئی اسلئے کہ مین اس اونٹنی کو اونھین کی اونٹنیون سے لایا تھا تو گویا دینے والے وہی ہوے (لہذا مین اس مبارک دعا سے محروم رہا) پس مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (لانیوالے کو بھی) اس دعا مین شریک فرمالین تو آپنے دومرتبہ فرمایا کہ ای خدا اوسکے مال مین بھی برکت دے جو اسکو لایا ہی۔ (انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہی ابونعیم نے کہا ہی کہ ابن مندہ نے سعر بن نقادہ کے نام تصحیف کردی ہے اور اونکو سعد بن نقادہ دال کے ساتھ حالانکہ وہ خود نقادہ کے نام مین اپنے اسی شیخ سے جس سے یہ حدیث روایت کی ہی۔ اسی سند کیساتھ سعر بن نقادہ رے کیساتھ لکھ چکے تھے۔

حرف العین و باب العین و الالف

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

حویطب بن عبدالعزی کے غلام تھے۔ کلبی نے ابو صالح سے اونھون نے ابن عباس سے اس آیت ومن الناس یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کے تفسیر مین روایت کی ہے کہ یہ آیت صہیب اور عمار اور اُنکی والدہ سمیہ اور انکے لڑکے یاسر اور بلال اور جناب اور عابس غلام حویطب بن عبدالعزی کے بارہ مین نازل ہوئی تھی۔ ان لوگون کو (طرح طرح کی) ایذائین کفار پہونچاتے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عامر غطیفی۔ عبدالرحمن بن عابس کے والد ہین یہ صحابی ہین عمرو بن ثابت نے عبدالرحمن بن عابس سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے (چچازاد) بھائیون مین سب سے بہتر علی ہین اور چچاؤن مین سب سے بہتر حمزہ ہین اسکو کرمانی بن عمرو نے عمرو بن ثابت سے ایسا ہی روایت کیا ہی۔ ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنے اپنی سندون سے ابوعیسی ترمذی تک خبر دی انھون نے کہا کہ ہم سے ہناد نے بیان کیا انھون نے کہا کہ ہم سے سعاویہ نے اعمش سے انھون نے ابراہیم سے انھون نے عابس بن ربیعہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ مین نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کا بوسہ لے رہے تھے اور حجر اسود کو مخاطب ہوکر یہ فرما رہے تھے کہ مین تیرا بوسہ لیتا ہون اور (اسکو بھی) خوب جانتا ہون کہ تو ایک پتھر ہی اگر مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھتا تو مین ہرگز تیرا بوسہ نہ لیتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہی۔

سیدنا عابس (رضی اللہ عنہ)

بن عبس غفاری بعض نے (اسکا برعکس) کہا ہی یعنے عبس بن عابس۔ یہ کوفہ مین جاکر رہے تھے انسے ابو امامہ باہلی اور حکیم کندی اور زادان یعنے ابوعمر نے روایت کی ہی اور یزید بن ہارون نے شریک سے اونھون نے عثمان بن عمیر سے انھون نے زادان یعنے ابوعمر سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ ہم لوگ (ایک دن) کوٹھے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگون کے ساتھ ایک صحابی بھی بیٹھے ہوئے تھے عثمان بن عمر کہتے تھے کہ میرا خیال ہی کہ زادان نے اُنکا نام عبس یا عابس بتلایا تھا (اوسوقت ہین) طاعون کیوجہ سے بہت سے لوگ مرتے تھے ترجمہ آدمیون مین بعض آدمی ایسے بھی ہین جنھون نے اللہ تعالی کی مرضی مین اپنی جانون کو بیچ ڈالا ہی (کہ لوگ اون پر ایذائین پہونچاتے ہین مگر وہ اسکی کچھ پرواہ نہین کرتے)

لوگ بھاگ رہے تھے تو عباس نے تین بار یہ کہا کہ ای طاعون مجھکو لیلے تو ادن سے حکیم کندی نے کہا کہ آپ ایسا کیون کہتے ہین کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا ہی کہ ناکام ہوکر کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے عباس نے کہا کہ مین نے (بھی) تو سنا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ چھ وقتون مین موت کیطرف جلدی کرو (اول یہ) کہ جب بیوقون کی حکومت ہو (دوم یہ) کہ جب بیع و شرا مین زیادہ شروط ہونے لگین (سوم یہ) کہ جب احکام کی بیع ہونے لگے (چہارم یہ) کہ جب خون کا تلف کر دینا آسان سمجھا جاوے (پنجم یہ) کہ جب قطع رحم ہونے لگے (ششم یہ) کہ جب ایسے حاکم کی صحبت مین رہنا پڑے جس کو لوگون نے فتوی دینے کیلئے مقرر کیا ہو اور وہ ادن سب سے بھی کم عقل رکھتا ہو۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عازب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی۔ انصاری۔ الکا (پورا نسب) انکے لڑکے براء کے ذکر مین گذر چکا ہی۔ ہمین ابو فضل یعنے عبد اللہ بن احمد خطیب نے خبر دی انھون نے کہا کہ ہم سے ابوبکر بن بدران حلوانی نے بیان کیا انھون نے کہا کہ ہم سے ابو محمد یعنے حسن بن علی بن محمد جوہری نے بیان کیا انھون نے کہا کہ ہمین ابوبکر بن مالک نے خبر دی انھون نے کہا کہ ہمین عبد اللہ بن احمد نے خبر دی انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا۔ انھون نے کہا ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا انھون نے کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے براء ابن عازب سے روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر نے (میرے والد (عازب ایک کجاوا تیرہ درہم مین خریدا کیا اللہ (میرے والد) عازب سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے براء سے کہدو کہ اس کجاوا کو میرے گھر تک پہونچا دین تو میرے والد نے کہا (کہ مین ہرگز براء کو) نہین کہونگا یہان تک کہ آپ مجھسے یہ بیان کرین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کرکے) چلے اور آپ انکے ہمراہ تھے تو آپ نے کیا کیا اور کس طرح کیا حضرت ابوبکر نے کہا ہم (مکہ سے چلکر تین دن غار ثور مین مخفی رہے غار سے) بہت سویرے نکلے اور ایک دن ایک رات (برابر چلتے رہے) سونے کی (بھی) نوبت نہین آئی یہانتک کہ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو مین نے ادھر ادھر دیکھا کہ کہین سایہ نظر آئے تو وہان جاکے ٹھیرین پس یکایک میری نظر ایک پتھر (کی چٹان) پر پڑی مین اسکے قریب گیا تو دیکھا کہ اسکے نیچے سایہ ہی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اس مقام کو صاف کر دیا اسکے بعد انھون نے پورا واقعہ (مدینہ تک پہونچنے کا) بیان یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق یعنی عبد اللہ بن عثمان کے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالی آئے گی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عوف بن ابی بکر بن کلاب بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی صحابی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جب حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا انھون نے عرض کیا میرا نام عاص ہے آنحضرت نے فرمایا

نہین بلکہ تمھارا نام مطیع ہی - یہ کلبی کا قول ہی

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام کنیت آپ کی ابو خالد مخزومی - عکرمہ بن خالد کے دادا ہین مکہ مین سکونت پذیر تھے عکرمہ نے اپنے باپ یا چچا سے انھون نے عکرمہ کے دادا سے روایت کی ہی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک مین فرمایا کہ جہان طاعون آجائے اور تم وہان ہو تو وہان سے نہ بھاگو اور جہان طاعون ہو وہان مت جاؤ - ابو نعیم اور ابو موسی نے اسکا تذکرہ لکھا ہے -

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

اسلمی مدنی ہین ہشام کے والد ہین ان کے بیٹے ہشام نے ان سے روایت کی ہی کہ انھون نے مقام عمیم مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے مگر یہ صحیح نہین یہ قول ابن مندہ کا ہے اور ابو نعیم نے کہا کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ لکھ کے کہا کہ یہ صحیح نہین ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ابی اقلح اور ابی اقلح کا نام قیس بن عصمۃ بن نعمان بن مالک بن ضبیعۃ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الضبعی یہ عاصم عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہین اور انھین کا لقب (حمی الدبر) ہی جس کا قصہ آگے آتا ہے جنگ بدر مین بھی شریک تھے معمر نے زہری سے انھون نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے انھون نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ بطور جاسوس کے کہین بھیجا اور اسپر افسر عاصم بن ثابت کو بنایا پس وہ سریہ رخصت ہو کر چلا یہانتک کہ مقام عسفان اور مکہ کی درمیان جب پہونچا تو قبیلہ ہذیل کے خاندان بنی لحیان کو انکی خبر پہونچائی گئی وہ لوگ قریب سو تیر انداز کے لیکر انکی تعاقب مین آئے حتی کہ انکے نزدیک پہونچکر انکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ ہم معاہدہ کرتے ہین کہ ہم لوگ تمھاری مین سے کسیکو نہین قتل کرینگے بشرطیکہ تم اتر آؤ عاصم نے کہا کہ مین کسی مشرک کی پناہ مین نہین اترونگا اور دعا کی کہ ای اللہ اپنے رسول کو ہماری خبر پہونچا دی پس بنو لحیان نے انسے قتال کیا اور انپر تیر چلانے شروع کئے یہانتک کہ عاصم کو سات آدمیون سمیت شہید کر ڈالا خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور ایک کوئی اور باقی رہگیا پس یہ لوگ کافرونکی معاہدہ پر اتر آئے کافرون نے انکو گرفتار کیا خبیب کا حال ہم انکی نام مین بیان کر چکے ہین اور عاصم کا حال یہ ہی کہ قریش نے اپنے قاصد روانہ کئے کہ انکی لاش یا کوئی عضو انکی بدن کا لا دین تاکہ انکی شناخت کیجاوے اور عاصم نے جنگ بدر مین عقبہ بن معیط اموی کو قتل کر ڈالا تھا اور مسافع بن طلحہ اور اسکے بھائی کلاب کو بھی مار ڈالا تھا ان دونون کو تیر سے زخمی کیا تھا پس ان دونون مین سے کوئی اپنی مان سلافۃ سے آکر کہنے لگا کہ مین نے اس شخص سے جسنے

---

[1] عاص لغت بمعنے نافرمان مشتق ہی عصیان سے جو ایک مذموم صفت ہی چونکہ حضرت کو اس قسم کی بری ناموں سے نفرت تھی لہذا آپنے بجائے عاصی کے انکا نام مطیع کہا جسکے معنی فرمانبردار کے ہین

کہ مجھے تیر مارا تھا سنا کہ کہتا تھا کہ اس کو پی (یعنی میرے حملے کو سنبھال) مین ابن افلح ہون اسی وجہ سے سلافہ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالی عاصم کے سر پر مجھے قابو دیگا تو اس مین مین شراب پیونگی جب عاصم رجیع کے دن شہید ہوئے تو قریش نے انکی سر کو اس غرض سے لینے کا ارادہ کیا تاکہ اُس کو سلافہ کے ہاتھ فروخت کرین پس اللہ تعالے نے دبر یعنے بھڑون کو انکی محافظت کے لیئے بھیجا وہ مثل سائبان کے اُنپر گھیرے رہین اور قریش کے قاصدون سے اُن بھیڑون نے عاصم کی حفاظت کی اور انکو کسی طرح قابو نہ ملا جب وہ لوگ عاجز آگئے تو کہنے لگے کہ رات کو یہ بھڑین اڑ جائینگی اسوقت ہم اپنا کام کرینگے مگر رات کو خدائے تعالی نے مینھ برسایا اور سیلاب انکی لاش کو بہالے گیا پھر پتہ نہ لگا اور اسکی وجہ یہ تھی کہ عاصم نے اللہ تعالی سے عہد کیا تھا کہ وہ کہ وہ کسی مشرک کو مس نکرینگے اور نہ اُنکو کوئی مشرک مس کرے پس خدا نے انکی حفاظت بعد موت کے (دبر) یعنی بھڑ کی ذریعہ سے کی کہذا انکا نام حمی الدبر رکھا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر (نماز فجر مین) قنوت فرمایا جسمین رعل اور ذکوان اور بنی لحیان پر لعنت کرتے رہے اور حسان بن ثابت نے بنو لحیان کے ہجو مین یہ اشعار کہے۔

لعمری[1] لقد شابت ہذیل بن مدرک — احادیث کانت فی حبیب و عاصم

احادیث لحیان صلوا بقبیحہا — ولحیان وکانون شر الجرائم

ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل اور انکا نام قیس بن عمرو بن مالک بن عزیز بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف امیر ابو نصر بن ماکولا نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین حضرت عمرؓ بن خطاب کے زمانے مین بہت باعزت رہے ہین۔ یہ قول عدوی کا ہی پھر عدوی نے کہا کہ واقدی نے بیان کیا ہی کہ یہ عاصم بیٹے ہین عبد اللہ بن قیس کے اور قیس وہی ابو جبل بن مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک ہین اور انھون نے یہ بھی کہا ہی کہ یہ عاصم جنگ احد مین شریک تھے ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ ابو عمرو پر استدراک کرنیکے لیئے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

حبشی۔ زرعۃ مشقری کے غلام ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ اس کو مستغفری نے بیان کیا ہی اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے انکا تذکرہ اُن اصرام کے بیان مین لکھا ہی جنکا نام حضرت نے زرعۃ رکھا تھا اور یہ زرعۃ عاصم حبشی کے مالک ہین۔

[1] ترجمہ قسم اپنی جان کی قبیلہ ہذیل بن مدرکہ نے حبیب اور عاصم کے واقعات خوب یاد کرلئے ہین اور لحیان اور ذکوان قبیلہ کی جرائم اور ناشائستہ حرکات بھی اسکو یاد ہین۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حذرہ اور بعض نے ابن حدرد انکا نام بیان کیا ہی سعید بن بشر نے قتادہ سے انھون نے حسن سے نقل کیا ہی کہ حسن نے کہا کہ ہم عاصم بن حذرہ کے یہان گئے پس انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کبھی کوئی دربان تھا اور نہ آپ کے ساتھ کبھی کوئی سند لیکر چلتا تھا اور نہ اور نہ آپنے کبھی خوان پر کھایا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن مشمت حمانی۔ بعضون نے کہا ہے کہ آپ اپنے والد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ ان سے انکے بیٹے شعیب بن عاصم نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمرو نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم۔ ہمین ابو موسی نے تحریراً خبر دی ہی انھون نے کہا ہمین اسمٰعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی انھون نے کہا ہمین ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خبر دی انھون نے کہا ہمین ابو بکر بن مقری نے خبر دی انھون نے کہا ہمین ابو یعلے موصلی نے اپنی سند مین خبر دی انھون نے کہا ہم سے عمر بن ضحاک بن مخلد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے طالب بن مسلم بن عاصم بن حکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے ایک عزیز نے بیان کیا انھون نے کہا کہ میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج مین خطبہ کے وقت موجود تھا پس آپنے فرمایا سنو تمھارے مال اور تمھاری جان (ہمیشہ ایسی) تمپر حرام ہین جیسے کہ اس شہر مین اور آج کے دن۔ جان لو میری وفات کے بعد مجھے خبر نہ پہونچے کہ تم پھر کافر بنکر ایک دوسری کی گردن آپسمین مارنے لگے۔ سنو حاضر کو چاہیے کہ جو غائب ہو اسکو یہ خبر پہونچادے کیونکہ مین نہین جانتا کہ آج کے بعد پھر کبھی تم سے یہان ملون۔ یا اللہ تو گواہ رہ یا اللہ مین نے تیرا حکم پہونچا دیا اور اسی سے مروی ہی ان کے دادا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو اللہ عزوجل نے (اسوقت) مزدلفہ مین جسقدر لوگ جمع ہین انپر نظر عنایت فرمائی ہی پس انمین سے نیکون کو قبول کرلیا اور نیکون کی سفارش بدون کے حق مین قبول فرماکر ان سے بھی درگذر کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی مدینہ مین سکونت پذیر تھے عیسرج بن مناتہ نے ہشام بن منبیب سے انھون نے بشر بن عاصم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے پاس کسی کو بھیجا تاکہ انکو (صدقہ تحصیل کرنے کیلئے عامل بناکر کہین) بھیجین مگر انھون نے عامل ہونے سے انکار کیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی

Marfat.com

کہ آپ فرماتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا تو حاکم لایا جائیگا اور دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائیگا بعد اسکے اللہ تعالی پل کو حکم دیگا وہ ڈگمگائیگا پس اگر وہ فرمانبردار ہوگا تو اللہ تعالی اسکی دستگیری فرماکر اپنی رحمت سے اسکو دونا ثواب دیگا اور جو نافرمان ہوگا تو پل اسکے لئے پھٹ جائیگا اور وہ دوزخ کے قعر میں جو بقدر ستر برس کی مسافت کے ہوگا گر جائیگا اسی طرح حشرج بن نباتہ نے اسکو روایت کیا ہی۔ مگر اور لوگون نے اپنی روایت مین عَنْ اَبِیْہِ نہین کہا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی حدیث صحیح نہین۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ قائم کرکے کہا ہی کہ عاصم ابو بشر۔ اور ابو موسی نے انکے تذکرہ مین لکھا ہی کہ ابو ذکریا یعنے ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنے لئے انکا ذکر کیا ہی حالانکہ انکا تذکرہ انکے دادا لکھ چکے تھے حق وہی ہی جو ابو موسی نے لکھا ابن مندہ کو اپنے دادا پر استدراک کرنا چاہیئے تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن دوم بن ذبیان بن ہیم بن ذہل بن بلی البلوی۔ یہ عاصم انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی عبید بن زید کے حلیف تھے۔ اور انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی اور بعض لوگون نے ابو عمر بیان کی ہی اور معن بن عدی کے بھائی ہین اور بنی عجلان کے سردار تھے یہ جنگ بدر جنگ احد جنگ خندق اور کل غزوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ بنو مین بدات خود نہین شریک تھے کیونکہ حضرت نے انکو مقام روحا سے واپس کرکے مدینہ کی بلندی پر خلیفہ بناکے بھیجا تھا اسکو محمد بن اسحاق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ (مال غنیمت مین) لگایا تھا اور اجر اخروی کا بھی انکو امیدوار کیا تھا اور یہی ہین جنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عویمر عجلان کے بابت سوال کیا تھا اسپر قصہ لعان نازل ہوا اور یہ ابو بداح بن عاصم کے والد ہین ہمین ابو قاسم بعیش بن صادقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صدقہ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی نے بیان کیا انھون نے ابو بداح بن عاصم بن عدی سے انھون نے اپنے باپ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہون کو (مکہ مین جاکے) شب باشی کرنیکی اجازت دیدی تھی اور یہ کہ وہ قربانی کی رمی کرین اور اسکے بعد والے دو دن کی ایک ہی دن مین کرلین۔ انھون نے ۷۳ھ ہجری مین وفات پائی اور ایک سو پندرہ برس زندہ رہے اور بعض لوگون نے انکی عمر ایکسو بیس برس کی بیان کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عکیر مزنی انصاری۔ یہ قبیلہ بنو عوف بن خزرج کے جو خاندان انصار سے ہین حلیف تھے انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے ان صحابہ کے ذکر مین جو جنگ بدر اور احد مین شریک تھے لکھا ہی۔ یہ طبری کا قول ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی کہ اسمین کلام ہی

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن خطاب عدوی قریشی۔ انکی مان جمیلہ بنت ثابت بن ابی افلح ہین انکا نام پہلے عاصیہ تھا حضرت نے انکا نام جمیلہ رکھا اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ جمیلہ عاصم بن ثابت کی بیٹی تھین بہن نہ تھین یہ عاصم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے انکی والدہ نے حضرت ابوبکر صدیق (خلیفہ وقت) کے یہان انکی لاپانیکا دعوی[1] انکے والد (حضرت عمر) پر دائر کیا اسوقت انکی عمر چار برس کی تھی اور بعض کا بیان ہی کہ آٹھ برس کی تھی اور حضرت عمر نے عاصم کی والدہ کو جب طلاق دیدی تو یزید بن جاریہ انصاری انکو اپنے نکاح مین لائے لہذا عبدالرحمن بن یزید کے بھی وہ والدہ ہوئین پس وہ عاصم کے علاتی بھائی ٹھہرے اور عاصم دراز قد اور فربہ شخص تھے چنانچہ بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا ایک ہاتھ اور دونکے ڈیڑھ ہاتھ کے برابر ہوتا تھا اور بہت نیک اور صاحب فضیلت تھے انکی کنیت ابو عمر ہی ۷۰ ہجری مین اپنے بھائی عبداللہ کی وفات کے پہلے انتقال کیا انکے بھائی عبداللہ نے انکے مرثیہ مین یہ شعر کہا ۔ ولیت المنایا کن خلفن عاصما ۔ فعشنا جمیعا او ذہبن بنا معا

اور عاصم شاعر تھے بہت عمدہ شعر کہتے تھے بیان کیا گیا کہ ہر شخص سے فضول باتین شعر مین بے ارادہ نکل جاتی ہین بجز عاصم بن خطاب کے یہ عاصم عمر بن عبدالعزیز کے نانا تھے (یعنی عمر بن عبدالعزیز کی والدہ) ام عاصم بیٹی تھین عاصم بن عمر بن خطاب کی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن خالد بن حرام بن اسعد بن ودیعۃ بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانۃ کنانی لیثی۔ انکے بیٹے نصر ان سے روایت کرکے کہتے ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین داخل ہوا اور آپ کے اصحاب اللہ اور اسکے رسول کے غضب سے پناہ مانگ رہے تھے مینے انسے کہا کہ تم لوگ پناہ کیون مانگ رہے ہو انھون نے جواب دیا کہ حضرت ابھی خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت اسپر جو (میرے وعظ سے) کسی کو اٹھا لیجائے اور (اسپر بھی) جو کسی کے اٹھانیسے اٹھ جائے۔ میری امت کی خرابی فلان شخص کے سبب سے ہوگی جسکے سر مین بہت فربہ ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبۃ بن عمرو بن عوف انصاری۔ جنگ بدر مین شریک تھے

---

[1] دعوی کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر نے انکو طلاق دیدی تھی اور عاصم کو ان سے علیحدہ کرلیا تھا ۱۲

[2] کاشکے موتین عاصم کو چھوڑ جاتین ۔ پس ہم سب زندہ رہتے یا ہم سب کو اکٹھا لیجاتین۔

Marfat.com

محمد بن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے اس کو بیان کیا ہے اور جنگ احد میں شریک تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

سیدنا عاقل (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ یہ قبیلہ بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ اور انکے بھائی عامر اور خالد اور ایاس فرزندان بکیر سب کے سب جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور عاقل جنگ بدر میں شہید ہو گئے مالک بن زہیر جشمی نے انکو شہید کیا اور اسوقت انکی عمر ۴۴ برس کی تھی اور بنے انکا نام غافل نے کہا تھا جب مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عاقل تجویز کیا حضرت ارقم کے گھر میں سب سے پہلے یہی مسلمان ہو کر دست بیعت ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود طائی۔ انکا تذکرہ سعید قریشی نے کیا ہے۔ اور انھوں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن اسود کو ایک خط لکھا تھا جسکا مضمون یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعامر بن الاسود المسلم انہ لہ ولقومہ من طے ان اسلموا علیہ من بلادہم ومیاہہم وان علیہم الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وفارقوا المشرکین وکتب المغیرۃ۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن انبط اشجع یہی ہیں کہ جنکو حضرت کے لشکر نے یہ سمجھکر کہ یہ دراصل مسلمان نہیں صرف جان بچانے کے لئے کلمہ شہادت پڑھ رہے ہیں مار ڈالا تھا۔ ابوعمر کا قول ہے اور بعض محدثین نے انکے قتل کا سبب یہ بیان کیا ہے جو قعقاع بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ سے روایت کیا ہے چنانچہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا پس ہماری طرف عامر بن انبط نامی ہوا الخ ہمیں سلام کیا ہم نے انکو قتل کر دیا عبداللہ نے کہا کہ ہم لوگ انہیں سلام کیجکر خائف ہوئے یہانتک محلم بن جثامہ نے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور انکا اونٹ اور دودھ کا برتن اور کچھ سامان چھین لیا پس جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انکا حال بیان کیا پس اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ الآیۃ نازل فرمائی اور اسکو محمد بن حاتم نے قطاع

ل بڑے مہربان نہایت رحم والے خدا کے نام کیساتھ میں شروع کرتا ہوں۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے ... اور مسلمان ہو گئے ہیں ... اخین اور انکی قوم کو جو قبیلہ بنی طے سے ہیں وہ ملک اور پانی کے چشمے کہ جسپر وہ مسلمان ہونے سے پہلے قابض تھے بشرطیکہ وہ نماز اور زکوٰۃ کو ادا کریں اور مشرکین سے جدا بھی رہیں۔ یہ خط مغیرہ کے قلم کا لکھا ہوا تھا۔

ل۲ ترجمہ اے ایمان والو جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے سفر کیا کرو تو کسی سے قتل کرنے میں عجلت نہ کیا کرو (بلکہ پہلے یہ) تحقیق کر لیا کرو کہ یہ کافر ہے یا مسلمان۔

Marfat.com

ابن عبد اللہ سے انھون نے ابو حدرد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے کیا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ بئر معونہ مین جو مقتول ہوا اسکا نام مرداس بن نہیک تھا۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اکوع۔ ان سے انکی بھتیجی سلمہ بن عمرو بن اکوع نے روایت کی ہی انکا حال عامر بن سنان بن اکوع کے ساتھ انشاء تعالیٰ بیان کیا جائیگا مگر تینون نے انکا حال یہین لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اُمیہ بن زید بن عصاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی۔ خاندان عدی بن نجلت سے ہین اور آپ ہشام بن عامر کے والد ہین جنگ بدر مین شریک تھے یہ قول ابن اسحاق اور ابن شہاب کا ہی اور جنگ احد مین شہید ہوئے ابو عمر نے کہا ہی کہ جب انکی بیٹی ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئین تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ عامر کیا اچھے آدمی تھے مگر (افسوس) انکی اولاد (کوئی ولیسی) نہ ہوئی ابو فضل منصور بن حسن طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابو علی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حمید بن ہلال نے بیان کیا اور وہ ہشام بن عامر سے نقل کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ انصار احد کے دن آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم زخمی ہین اور تھک گئے ہین پس ان شہیدون کے دفن کی بابت آپ کیا فرماتے ہین پس آپ نے فرمایا کہ چوڑی چوڑی قبرین کھودی جائین اور دو دو تین تین آدمیون کو ایک ایک قبر مین دفن کرو پھر انھون نے عرض کیا پہلے قبر مین کس کو رکھین آپ نے فرمایا کہ پہلے اُسکو رکھو جو انمین زیادہ قرآن دان ہو ہشام بن عامر کہتے ہین کہ میرے والد دو یا ایک انصار سے پہلے قبر مین رکھے گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہی کہ انکے بیٹی ہشام حضرت عائشہ کے پاس گئین حالانکہ جو حضرت عائشہ کے پاس گئے تھے وہ سعد بن ہشام بن عامر تھے چنانچہ انھون نے حضرت عائشہ سے وتر کو پوچھا تھا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ یہ حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم کے بھائی ہین فتح مکہ کے سال یہ بھی اسلام لائے اور ام سلمہ سے روایت کرتے ہین۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد المؤمن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے بیان کیا انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے عامر بن امیہ انھون نے اپنی بہن ام سلمہ سے روایت کرکے خبر دی کہ آنحضرت صبح کو

بنابت کیحالت مین (اگر کبھی) رمضان مین اُٹھتے تو بدستور روزہ رکھتے روزہ کو نہ چھوڑتے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر لیثی - انکا ذکر انکے بھائی عاقل کے ذکر مین ہو چکا جنگ بدر مین شریک تھے یہ قول ابن شہاب کا ہی اور انکے بھائی بھی جنگ بدر مین شریک تھے ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر کہتے ہین کہ میری دانست مین انکی کوئی روایت نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بلحارث - اور بعض لوگون نے (انکو بجائی بلحارث کے) ثعلبہ کا بیٹا کہا ہی ابن زید بن قیس بن امیہ بن سہل بن عامر انکی کنیت ابو درداء ہی مستغفری نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی اور کہا ہی کہ یحییٰ بن یونس سے ایسا ہی انکا نسب بیان کیا ہی مگر اور دن نے انکی مخالفت کی ہی اور ابو درداء کے بعض لڑکون نے ابو درداء کا نام عامر بتایا ہی ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور انکو ابن بلحارث کہا ہی حالانکہ یہ غلط ہی (یہ ابن بلحارث نہین ہین) یہ حارث بن خزرج اکبر کی اولاد سے ہین ان حارث کی اولاد کو بلحارث کہا جاتا ہی (جسکے اصل بنی الحارث ہی) جیساکہ بلہجیم و بلعنبر وغیرہ کہا جاتا ہی جسکی اصل بنی الہجیم بنی العنبر ہی اور درمیان عامر اور ابن حارث کی کئی پشتین ہین چنانچہ انکا تذکرہ عمیر کے بیان مین اس سے زیادہ انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت - بنی حجبا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے انصار کے خاندان اوس مین سے تھے۔ غزوۂ احد مین شریک تھے اور غزوۂ یمامہ مین شہید ہوئے یہ ابن اسحاق کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن قیس بن قیس والد ہین ثابت رضی اللہ عنہ کے۔ انصاری ہین اوسی ہین۔ انکا نسب ان کے بھائی عاصم کے نام مین گذر چکا ہی اپنی قوم مین سردار تھے۔ یہی ہین جنھون نے بقول بعض عتبہ بن ابی معیط کو غزوۂ بدر مین قتل کیا تھا اور بعض کا قول ہے کہ انکے بھائی عاصم بن ثابت نے قتل کیا تھا انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثوبان صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہین - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث فہری بنی حارث بن فہر بن مالک سے ہین - غزوۂ بدر مین شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہین - محمد بن اسحاق سے یونس بن بکیر نے شرکائی بدر کے نامون مین بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عامر بن بن حارث کا نام بھی روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی ابونعیم نے انکا نام عامر بن حارث فہری لکھکر ابن مندہ کا قول نقل کیا ہی بعد اسکے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہی اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انکا نام عامر بن عبداللہ بن جراح اور کنیت ابوعبیدہ نقل کی ہی اور موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے انکا نام عمرو بن عامر بن حارث نقل کیا ہی اور خاندان بنی ضبیہ بن فہر سے انکو بیان کیا ہی - مین کہتا ہون کہ یہ ابونعیم کا کلام تھا اور اسمین اعتراض ہی کیونکہ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی جس طرح ابن مندہ نے لکھا ہی ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اصحاب بدر کے نامون مین روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا بنی حارث بن فہر سے ابوعبیدہ بھی (شریک بدر) تھے جنکا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا اور (اسی خاندان کے) عامر بن حارث بھی (شریک بدر) تھے اس (مضمون) کو اسی طرح مثل یونس کے سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے روایت کیا ہی صرف عبدالملک بن ہشام نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے اصحاب بدر کے نامون مین روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا خاندان بنی حارث ابن فہر سے ابوعبیدہ بن جراح (بھی شریک بدر) تھے جنکا نام عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبیہ بن حارث تھا اور (اسی خاندان کے ایک شخص) عمرو بن حارث بن زہیر بن ابی شداد بن ہیم بن ہلال (بھی شریک بدر) تھے اور ان دونون کے علاوہ اوردن کا نام بھی روایت کیا ہی مگر عامر بن حارث کا نام نہین روایت کیا بلکہ اُن کے عوض عمرو بن حارث کا نام ذکر کر دیا ہی (لیکن یہ اختلاف کچھ بڑا نہین ہی) ابن اسحاق وغیرہ کے شاگردون مین باہم اس قسم کا اختلاف برابر رہتا ہی پس یہان بھی (اگر) اختلاف ہوا (تو کیا تعجب ہی) **حاصل** یہ کہ ابن مندہ نے جو کچھ بواسطہ ابن بکیر کے ابن اسحاق سے نقل کیا ہی وہ صحیح ہی ابن مندہ کو یہ الزام نہین دیا جا سکتا کہ ابراہیم بن سعد نے (ابن اسحاق سے) انکا نام روایت نہین پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا (خصوصاً ایسی حالت مین کہ سلمہ (دوسرے شاگرد ابن اسحاق کے) بھی یونس (ابن بکیر) کے موافق ہین واللہ اعلم-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہانی بن کلثوم اشعری کنیت انکی ابومالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین دریائی سفر طے کر کے حاضر ہوئے تھے

یہ اُن صحابہ مین ہین جو مصر گئے تھے انسے اہل مصر مین سے ابو ہیثم بن قسیم مولی ہذیل نے اور اہل شام مین سے عبدالرحمن بن خنم نے اور ابو سلام حبشی نے روایت کی ہی۔ یہ یونس بن عبدالاعلی کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ ابو مالک کے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ انکو عمرو کہتے ہین اور بعض لوگون نے انکا نام عبید اور بعض لوگون نے انکا نام حارث بیان کیا ہی۔ ہر نام اپنے موقع پر ذکر کیا جائے گا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن خذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن جریج بن عدی بن کعب ابن لوی قریشی عدوی کنیت انکی ابو جہم ہی۔ ان کے نام مین ہی بعض لوگ انکا نام عامر کہتے ہین اور بعض لوگ عبید انکی کنیت ہی زیادہ مشہور ہی ہم انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ عبید کے نام مین بھی کرینگے اور کنیت کے باب مین بھی۔ انکے پاس وہ چادر تھی جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجی تھی۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

رامی حضرمی حضر ایک قبیلہ ہی قیس غیلان کا محارب بن خصفہ بن قیس غیلان کی ایک شاخ ہی یہ لوگ مالک بن طریف بن ثعلبہ بن محارب کی اولاد تھے مالک کو اور انکی اولاد کو لوگ حضر کہتے تھے بوجہ اسکے کہ وہ گندمی رنگ کے تھے یہ عامر عام عرب مین سب سے زیادہ تیر انداز تھے۔ مین ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سنت ابو داؤد مالک خبردی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھون نے ابو منظور سے انھون نے اپنے چچا عامر نامی سے جو حضر کے بھائی تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم اپنے وطن مین تھے یکایک (ایک دن) کچھ جھنڈے دکھائی دیئے میں نے پوچھا یہ جھنڈے کیسے ہین لوگون نے کہا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم (تشریف لائے) ہین میں آپ کے پاس گیا تو دیکھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہین اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہین پھر انھون نے ایک حدیث بیمارپرسی کے ثواب مین اور اللہ تعالیٰ کی رحمت جو بندون پر ہوتی ہی اسکے بارے مین روایت کی ہی ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن کعب بن مالک بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن عبداللہ بن حارث بن ثعلبہ بن نزار بن نمر بن ناطل بن کاهط بن نبت بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکے والد کا نام ربیعہ بن مالک بن عامر بن حجیر بن سلامان بن منبہ بن فہمی تھا اور بعض لوگون نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی عامر بن ربیعہ بن مالک بن منبہ

Marfat.com

بن خیر بن سلامان بن مالک بن ربیعہ بن رفیدہ بن عنزہ بن وائل - یہ اختلاف تمام تر اُن لوگون کے سبب سے پیدا ہوا ہی جنھون نے انکو عنزبن وائل کی طرف منسوب کیا ہی عنز بسکون نون بکر اور تغلب فرزندان وائل کے بھائی تھے اور بعض لوگون نے انکا نسب مضر تک پہونچایا ہی کنیت انکی ابوعبداللہ تھی - حضرت عمر بن خطاب کے والد خطاب بن نفیل عدوی کے حلیف تھے - مکہ مین بہت پہلے اسلام لائے تھے اور حبش کیطرف یہ معہ اپنی بی بی ہجرت کر گئے تھے پھر بعد اسکے مکہ لوٹ آئے اور وہان سے پھر اپنی بی بی لیلی بنت ابی حشمہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور بعض لوگون کا قول ہی کہ سب سے پہلے جس نے مدینہ کی طرف ہجرت کی وہ لیلی تھین اور بعض لوگون کا قول ہی کہ سب سے پہلے مہاجر ابوسلمہ بن عبدالاسد ہین - یہ عام بدر مین اور تمام مشاہد مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی - ہمین ابومنصور بن علی بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالبرکات محمد بن محمد بن جمیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عاصم بن عبیداللہ نے ایک شخص سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا عنقریب میرے بعد کچھ امرا ایسے ہونگے کہ وہ نماز کو وقت سے ہٹاکر پڑھین گے مگر تم ان کے ساتھ ہی نماز پڑھنا اگر وہ وقت پر نماز پڑھین اور تم اُن کے ساتھ پڑھو گے تو تمھین ثواب ملیگا اور گناہ اپنر ہوگا جو شخص جماعت سے علیحدہ ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مریگا اور جو شخص عہد شکنی کرے اور عہد شکنی کرکے مرجائے وہ قیامت کے دن اس حال مین آئے گا کہ کوئی حجت اسکے پاس نہو گی (راوی کہتا ہی) مین نے عاصم سے پوچھا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہی انھون نے کہا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اور وہ اپنے والد عامر سے اسکی روایت کرتے تھے - نافع نے حضرت ابن عمر سے انھون نے عامر سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے جنازہ کو دیکھے اور اسکے ساتھ جانا نہ چاہے تو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے یہانتک کہ وہ جنازہ پیچھے چلا جائے یا رکھدیا جائے انکی وفات ۳۲ھ مین ہوئی جب لوگون نے حضرت عثمان کی بابت اختلاف کیا (امام) مالک نے یحیی بن سعید سے انھون نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ ایک دن شب کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ حضرت عثمان کی بابت اختلاف کر رہے تھے اور اپر طعن کرتے تھے بعد نماز کے وہ سو رہے تو خواب مین اُنھین معلوم ہوا کہ کوئی شخص آیا ہی اور کہتا ہی کہ اُٹھ اور اللہ سے دعا مانگ کہ تجھے بھی اُس فتنہ سے نجات دے جس سے اُسنے اپنے نیک بندون کو نجات دی ہی چنانچہ یہ اٹھے اور انھون نے نماز پڑھی بعد اسکے دعا مانگی (چنانچہ) اسکے بعد ہی بیمار ہوگئے اور پھر وہ خود (گھر سے) نہین نکلے انکا جنازہ ہی نکلا اور بعض لوگون کا قول ہی

کہ انکی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کئی دن بعد ہوئی علی بن مدینی کا قول ہے کہ یہ عامر قبیلہ عنز کے تھے بفتح نون مگر صحیح یہ ہے کہ نون ساکن ہے عنز بہت کم بولا جاتا ہے زیادہ تر عنزہ کہا جاتا ہے یعنی آخر مین ہا بڑھا کر یہ سب لوگ عنزہ بن اسد بن ربیعہ کی اولاد سے ہین۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربیعہ۔ انکو ابوبکر بن ابی علی نے صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ یزید بن ابی زیاد نے عبدالرحمن بن سابط سے انھون نے عامر بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے بیان کیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوے سنا تھا کہ لوگ بہتری پر اسی وقت تک رہینگے جب تک اس حرمت[1] کا لحاظ رکھین گے اور جسوقت اسکو ضایع کر دینگے اسوقت ہلاک ہو جائینگے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدۃ بن عامر۔ انصاری حارثی۔ انکی کنیت ابوخیثمہ ہے۔ یہ والد ہین سہل بن ابی خیثمہ کے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین بھیجا تھا تاکہ (درختون پر) چھوہارون کا اندازہ کر آوین۔ انکو مستغفری نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ مین ہوئی غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ انکا نام واقدی نے عامر بیان کیا ہے اور ایسا ہی انکا نام حسن بن محمد نے جو انکے عزیزون مین ہین بیان کیا ہے مگر بعض کا بیان ہے کہ انکا نام عبداللہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر کے مال غنیمت سے (دو حصے) ایک حصہ انکا اور ایک حصہ انکے گھوڑے کا دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالے انکا ذکر کنیت کے باب مین کیا جائیگا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن الحارث بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبۃ بن مالک بن افصی۔ یہ اور انکے بھائی عمرو غزوۂ موتہ مین شہید ہوے اسکو ابن ہشام نے زہری سے نقل کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انکی کنیت ابوسعد ہے۔ انماری ہین شامن[2] ہین ابوعمر نے ابوسعد خیر انماری کے بارہ مین ذکر کیا ہے کہ انکا نام عامر بن سعد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو بن سعد ہے۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی اپنے موقع پر کیا جائیگا۔

[1] یہ حدیث غالباً حجۃ الوداع کے موقع کی ہے حضرت نے حجۃ الوداع مین مسلمانون کو باہم خونریزی کی سخت ممانعت کی تھی اور اسکی حرمت نہایت تاکید کے ساتھ بیان فرمائی تھی اسی حرمت کی نسبت آپ فرما رہے ہین کہ جب تک مسلمان اسکا لحاظ رکھین گے بہتری پر رہین گے ۱۲ [2] یعنی شمودر کے رہنے والے ہین جو ایک بستی کا نام ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عمرو بن ثقیف - غزوۂ بدر اور اُسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے جیسا کہ عدوی اور ابن قداح نے بیان کیا ہی ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراکاً لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن عامر - بلوی - انصار کے حلیف تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی اور ابن مندہ نے بیان کیا ہی کہ یہ (قبیلہ) انصار سے ہین - اسکو نہین بیان کیا کہ انصار کے حلیف تھے مگر ابو نعیم نے ذکر کیا ہی کہ انصار کے حلیف تھے اور سبھون نے بیان کیا کہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور موسی بن عقبہ اور محمد بن اسحاق نے اُن لوگون کے نامون مین جو قبیلۂ انصار سے غزوۂ بدر مین شریک تھے عامر بن سلمہ بن عامر کو بیان کیا ہی (اور کہا ہی) کہ یہ انصار کے حلیف تھے - ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے روایت کیا ہی کہ اُن مین قبیلہ بنی جدی بن عدی بن مالک کے بعض لوگ تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر جو اہل یمن سے ہین اُن لوگون کے حلیف تھے پس انکا یہ قول کہ عامر اہل یمن سے ہین اُن لوگون کے اس قول سے کہ بلوی ہین مخالف نہین ہوتا - اس لیے کہ بلی اکثر لوگون کے قول کے موافق یمن کا ایک قبیلہ ہی - واللہ اعلم بالصواب - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض کا قول ہی کہ انکا نام عمرو ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم - اسلمی - بعض غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار تھے - انکی وفات نیشاپور مین ہوئی اور وہین بلقا کے مقبرہ مین دفن کیے گئے - اسکو حاکم ابو عبد اللہ نے نیشاپور کی تاریخ مین بیان کیا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان - سنان کا دوسرا نام اکوع ہی بیٹے ہین عبد اللہ بن قشیر بن خزیمۃ بن مالک بن سلامان بن اسلم کے - اسلمی ہین - سلمہ بن عمرو بن الاکوع کے چچا ہین - [اور بعض نے کہا ہی کہ سلمہ اکوع کے لڑکے ہین مگر صحیح یہ ہی کہ وہ عمرو بن اکوع کے لڑکے ہین (پس یہ عامر اکوع کے پوتے کے بیٹے ہوئے) عامر شاعر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر مین گئے تھے وہین شہید (بھی) ہوئے - ہمین ابو جعفر بن سمین نے خبر دی انھون نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے نقل کیا اور وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے محمد بن ابراہیم بن الحارث تیمی نے ابو الہیثم سے نقل کرکے

سلہ رہتی فوج کا جھنڈا انکے سپرد تھا فوج کا جھنڈا اسیکو دیا جاتا ہی جو سردار ہو ۱۲

بیان کیا اُنسے اُنکے والد نے بیان کیا تھا کہ اُنھون نے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر جانے کے سفر مین عامر بن اکوع سے جنکا نام سنان تھا (یہ) فرماتے ہوے سنا تھا کہ اے ابن اکوع اُترو ادھر مین کچھ اپنے اشعار سناؤ چنانچہ عامر اُترے اور رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین بطور رجز کے یہ اشعار پڑھے شعر

واللہ لولا انت ما اہتدینا ۔ ولا تصدقنا ولا صلینا ۔ فانزلن سکینۃً علینا

وثبت الاقدام ان لاقینا ۔ ان بنی الکفار قد بغوا علینا ۔ وان ارادوا فتنۃ ابینا

[یونس نے (ان اشعار کو) ایسا ہی روایت کیا ہے] اُسکے بعد رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی کہ پروردگار تجھپر رحمت نازل فرمائے۔ (اُسکو سنکر) حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ واللہ (اب انپر کیا) رحمت واجب ہوگئی کاش (اے ابن اکوع) تم ہمین بھی اس (رحمت) سے کچھ حصہ دیدیتے پھر یہ خیبر (ہی) مین شہید ہوگئی۔ اور جہانتک مجھے خبر پہونچی ہے اُسکے موافق اُنکے مقتول ہونیکی صورت یہ ہوئی تھی کہ حالت قتال مین اُنکی تلوار اُنھین پر لوٹ گئی۔ جس سے یہ بہت زخمی ہوے اور بالآخر اسی سے وفات پائی۔ ہمین ابو القاسم یعنے عبید بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن یعنے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن سواد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس نے ابن شہاب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبد الرحمن اور عبد اللہ فرزندان کعب ابن مالک بن سلمۃ بن الاکوع نے خبر دی۔ انھون نے بیان کیا کہ جب غزوۂ خیبر واقع ہوا تو میرے بھائی عامر نے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت ہی سخت مقاتلہ کیا (حالت قتال ہی مین) خود اُنکی تلوار اُنپر پلٹ گئی پس اُسی تلوار نے اِنکو قتل کر دیا۔ اِنکے مقتول ہونے کے بعد اصحاب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) انکے بارہ مین سرگوشی کی اور اُنکے متعلق شک کیا (کہ یہ شہید نہین ہوے اس لیے کہ خود اپنے ہتھیار سے مقتول ہوے ہین) سلمہ کہتے تھے کہ جب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوے تو مینے عرض کیا کہ یا رسُول اللہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین کچھ شعر پڑھکر آپکو سناؤن پس آپنے مجھے اجازت دی تو مینے یہ شعر پڑھا شعر

واللہ[۵۲] لولا اللہ ما اہتدینا ۔ ولا تصدقنا ولا صلینا

(اسکو سنکر) رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے سچ کہا۔ پھر مینے یہ پڑھا

---

[۵۱] ترجمہ۔ اللہ کی قسم (اے سردار دو عالم) اگر خدا (کا فضل) نہوتا تو ہم لوگ (کبھی) ہدایت نہ پاتے ۱۲ اور نہ زکوۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے ۱۲ پس (اے اللہ) اطمینان (قلب) ہمپر نازل کر ۱۲ اور جب ہم دشمن کے مقابلے پر جائین تو (ہمارے) قدمون کو ثابت رکھ ۱۲ بیشک اِن کافرزادون نے ہمپر سرکشی کی ہے ۱۲ اور جب وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہین تو ہم نہین مانتے ۱۲ [۵۲] ترجمہ اور اگر اللہ (کا فضل ہمپر) نہوتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے ۱۲ اور نہ زکوۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے ۱۲

Marfat.com

فانزلن سکینۃ علینا ۔ وثبت الاقدام ان لاقینا والمشرکون قد بغوا علینا

اسکے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ یہ شعر کسکا ہی تو مینے عرض کیا کہ میرے بھائی (عامر) کا تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالے اُنپر رحمت نازل کرے۔ مینے عرض کیا کہ یا رسولِ اللہ لوگ تو اُنپر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہین اور کہتے ہین (کہ وہ حرام موت مرے اس لیے) کہ وہ خود اپنے ہتھیار سے مرگئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہرگز نہین بلکہ) وہ (فی سبیل اللہ) جہاد کرنے کی حالت مین مرے ہین ابن شہاب نے بیان کیا ہی کہ مینے پھر اسکے بعد سلمہ ابن اکوع کے لڑکے سے (انکے بارہ مین) دریافت کیا تو اُنھون نے بھی ایسا ہی بیان کیا مگر انکے بیان مین اتنا فرق ہی کہ جب سلمہ نے آنحضرت علیہ السلام سے یہ عرض کیا کہ لوگ اُنپر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے جواب مین یہ ارشاد فرمایا کہ اُن لوگون نے غلطی کی وہ جاہد اور مجاہد ہوکر مرے ہین اُنکے لیے دوہرا ثواب ہے اور آنحضرت نے اپنی اُنگلیون سے اشارہ کرکے بھی بتلادیا انکا تذکرہ مسلم نے ابو الطاہر سے اُنھون نے ابن وہب سے نقل کرکے بیان کیا ہی۔ صحیح یہ ہی کہ عامر سلمہ کے چچا ہین اُنکے بھائی نہین ہین واللہ اعلم بالصواب۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن شہر۔ ہمدانی۔ اور بعض لوگ انکو یشکری کہتے ہین اور بعض ناعظی کہتے ہین (مگر اسمین کوئی مخالفت نہین اس لیے کہ) یہ دونون ہمدان ہی کے قبیلہ سے ہین۔ انکی کنیت ابو شہر ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابو الکنود ہی۔ انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی سالمے شعبی نے حدیث روایت کی ہی۔ عکرمہ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلا شخص جس نے اسود عنسی پر اعتراض کیا اور اُسکو مغلوب کیا عامر بن شہر ہمدانی ہین اپنے نواح کے اعتبار سے اور ذاذویہ اور فیروز ہین اپنے اپنے نواح کے اعتبار سے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمال جو یمن مین تھے اُنمین ایک عامر بن شہر بھی تھے۔ ہمین منصور بن ابی الحسن مدینی طبرانی نے اپنی سند سے ابو یعلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو اُسامہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اُنھون نے شعبی سے اُنھون نے عامر بن شہر سے روایت کرکے بیان کیا کہ اُنھون نے کہا قبیلہ ہمدان نے حبش کے ایک پہاڑ مین جسکو لوگ مقل کہتے تھے پناہ لی تھی اللہ تعالی نے اُس پہاڑ مین اُنکو (لوگون کی دست درازی سے) محفوظ رکھا یہانتک کہ اہل فارس کا دور آیا اور وہ لوگون سے لڑتے رہے یہانتک کہ قبیلہ ہمدان کے لوگون نے بھی لڑنیکا قصد کیا اسی حالت مین بہت دن گذر گئے اور اسی اثنا مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے پس اُسوقت مجھسے قبیلہ ہمدان کے لوگون نے کہا کہ اے عامر بن شہر تم تو ایک زمانہ تک بادشاہون کی صحبت مین رہ چکے ہو کیا تم اس شخص (یعنے رسول خدا

سلہ ترجمہ پس اللہ نے اپنی سکون (تسلی) نازل فرمایا اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائین تو ہمین ثابت قدم رکھے اور مشرکون نے ہمسے بغاوت کی ہی ۱۲

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاکر ہمارے لیے کوئی بہتری کی بات تجویز کرسکتے ہو جس بات کو تم ہمارے لیے اچھا سمجھوگے اُسکو کرینگے جسکو بُرا سمجھوگے اُسکو نکرینگے مینے جواب دیا ہان (مین ایسا کرسکتا ہون) چنانچہ مین اُسکے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپکے نزدیک بیٹھ گیا اتنے مین کچھ لوگ آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگون کو کچھ نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا مین تم لوگون کو خدا کا خوف دلاکر نصیحت کرتا ہون (ایسا نکرنا) کہ قریش کی (زبانی) باتون کو سن لو (اور فریب مین آجاؤ) اور اُنکے افعال کو چھوڑ دو (یعنے تمکو چاہیے کہ جب کسی سے کوئی بات سنو تو اُسکے افعال سے اُس بات کو جانچو) پس خدا کی قسم اس بات کو سنکر مینے آپ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ سمجھی اور مینے آپکی روش کو بہت پسند کیا۔ پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤن مگر پہلے نجاشی شاہ حبش کے پاس ہو آؤن اس لیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے چنانچہ مین نجاشی کے پاس گیا۔ مین اُنکے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نجاشی کا ایک چھوٹا لڑکا آیا اور اُسکے پاس ایک تختی تھی نجاشی نے اُس سے کہا کہ اسکو پڑھو چنانچہ لڑکے نے اُسکو پڑھا (سنکر) مین ہنس پڑا تو نجاشی نے مجھسے دریافت کیا کہ تم کیون ہنسے واللہ عیسیٰ بن مریم پر ایسا ہی نازل کیا گیا ہو کہ لعنت زمین پر نازل ہوتی ہو جس وقت نادان لڑکے حاکم ہو جائین مینے کہا اس لڑکے نے خوب پڑھا۔ پھر وہان سے لوٹ آیا کچھ باتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا تھا کچھ نجاشی سے (سب مینے قوم سے بیان کین وہ لوگ اسلام لے آئے اور پہاڑون سے اُتر آئے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط عمیر دی مران کے پاس لکھکر بھیجا تھا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن کا حاکم بناکر بھیجا تھا اور جب عنت ذوحیوان نے اسلام قبول کیا تو اُنسے کہا گیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جاکر آپ سے اپنی قوم (کے لوگون) اور اپنے مال کا امان لے لو مینے انکا تذکرہ ذوحیوان کے نام مین کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن صبرۃ بن عبداللہ بن المنتفق۔ ابورزین یعنے لقیط بن عامر کے والد ہین۔ عقیلی ہین۔ ہمین ابوالقاسم یعنے ابن یعیش بن صدقہ نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے نعمان بن سالم سے سنا وہ کہتے تھے مینے عمرو بن اوس کو ابورزین سے نقل کرکے بیان کرتے ہوے سنا تھا کہ انھون نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا تھا کہ اے نبی اللہ میرے والد بہت بوڑھے ہین نہ حج کرسکتے ہین اور نہ عمرہ کرسکتے ہین تو آپنے فرمایا کہ تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرلو۔ (انکا فرض ادا ہو جائیگا)۔

سلہ مطلب ان لوگون کا یہ تھا کہ عامر ایک جہان دیدہ تجربہ کار آدمی ہین وہ حضرت سے ملکر آپکی روش و خصائل کو جانچین اور ہمارے لیے کوئی لائے قائم کرین کہ آیا حضرت کا اتباع ہمارے لیے مفید و ضروری ہو یا آپ سے اجتناب کرنا ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن الحارث - وثیمہ کا بیان ہی کہ محمد بن اسحاق نے کہا ہی کہ عامر اپنی قوم کی طرف سے وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے پھر محمد بن اسحاق نے انکی شان اور عزت جو قبیلہ اندمین تھی بیان کی ہی - یہ ایام ردت مین اپنی قوم کو (اسلام پر قائم رہنے کی) ترغیب دیتے تھے انکو مؤلف نے بھی صحابہ مین ذکر کیا ہی - ابن دباغ نے انکا تذکرہ ابن عبد البر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی -

عامر

ابن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعۃ بن عامر بن صعصعہ - عامری جعفری - زمانہ جاہلیت مین قبیلہ بنی عامر کے سردار تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور بیان کیا ہی کہ انکے اسلام مین اختلاف کیا گیا ہی - مگر ابو العباس مستغفری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اپنی سند سے ابو امامہ سے روایت کی ہی انھون نے عامر بن الطفیل سے روایت کی ہی کہ انھون نے آنحضرت علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کچھ ایسی باتین تعلیم فرمائیے جنکو مین زندگی بھر کرتا رہون - تو آپنے فرمایا کہ ہر ایک (مسلمان) کو سلام کیا کرو اور لوگون کو کھانا کھلایا کرو اور اللہ تعالی سے ایسی حیا کرو جیسی اپنے گھر کے کسی بڑے سے حیا کرتے ہو - اور جب کوئی برائی سرزد ہو تو بھلائی بھی کر لیا کرو اس لیے کہ بھلائیان برائیون کو دفع کر دیتی ہین مستغفری نے یہ بھی روایت کی ہی کہ عامر بن الطفیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ بھیجا تھا الی آخرہ -

مین کہتا ہون کہ مستغفری وغیرہ کا قول عامر کے اسلام (کے بارہ) مین حجت نہین ہو سکتا اس لیے کہ متقدمین سے کسی اہل نقل نے اسمین خلاف نہین کیا کہ عامر حالت کفر مین مرے اور یہ عامر وہی ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حالت کفر لوٹ آنے کے بعد (آپکی شان اقدس مین) بیہودہ گفتگو شروع کر دی تھی - انھون نے بھی اور لبید کے اخیافی بھائی اربد بن قیس نے بھی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کے لیے بد دعا کی تھی کہ اے اللہ میری طرف سے اندونون سے بدلہ لے جس طرح تو چاہے پس اللہ تعالی نے اربد پر بجلی گرا دی اور عامر کو طاعون شتر نے دبوچ لیا چنانچہ وہ خود کہتے تھے کہ مجھے وہی طاعون ہوا ہی جو اونٹ کو ہوتا ہی بالآخر نہایت سختی سے سلولیہ کے گھر مین انکی جان نکلی اسمین کسی نے اختلاف نہین کیا (پس جب یہ ہی) تو انکے تذکرہ کو چھوڑ ہی دینا انکے ذکر سے اولی تھا -

---

سلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ تھی کہ کسی کے حق مین بد دعا کرین مگر بعض خاص مواقع مین جہان کوئی دوسری مصلحت بھی ہوتی تھی آپ مجبور ہو کر بد دعا دیتے تھے جس طرح طبیب مشفق جب عضو فاسد کو دیکھتا ہی کہ اسمین اصلاح کی قابلیت نہین تو قطع کر دیتا ہی ۱۲

سلہ صحابہ کے اور تذکرہ نویسون نے جو اس نام کو ترک نہین کیا تو یہ انکی غلطی ہی مگر مصنف نے تو اپنے التزام سے مجبور ہو کر انکا تذکرہ لکھا ہے ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عامر۔ اشعری۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا تھا کہ عامر کے لیے اذن طلب کرنیکی ضرورت نہین اسکے بعد وفد بنکر (حضرت) معاویہ کی خدمت مین گئے تو بلا اذن اُنکے پاس چلے جاتے تھے۔ انھون نے عبدالملک بن مروان کا (بھی) زمانہ پایا ہی انکی وفات انھین کے عہد خلافت مین بمقام اَرْدر ہوئی تھی اُسکو ابن شاہین نے ابن سعد سے نقل کرکے بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا امین الدمہ) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن الجراح بن ہلال بن اُہَیب بن ضبۃ بن الحارث بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ۔ انکی کنیت ابوعبیدہ جو اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہین اور اپنے دادا کی طرف منسوب ہین اسی وجہ سے ابوعبیدہ بن الجراح کہلاتے ہین یہ عشرہ مبشرہ سے ہین جن لوگون کے لیے (مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) جنت مین داخل ہونیکی شہادت وارد ہوئی ہی جنگ بدر اور اُحد اور کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنیوالون مین سے ہین حبش اور نیز مدینہ کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے۔ قوی امین کے ساتھ ملقب تھے انھون نے (ایک مرتبہ) بڑی قوت کا کام کیا تھا اُسکی وجہ یہ تھی کہ انھون نے اُحد کے دن خود کے دونون حلقون کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے مین (ایک ضرب شدید سے) گھس گئے تھے نکالا تھا (اُسکے نکالنے مین ایسا زور پڑا کہ انکے آگے والے دو دانت اُکھڑ گئے جنکے نکل جانے سے انکا منہ خوبصورت ہوگیا) انکی قوت جیسی اُس دن دیکھی گئی ویسی قوت انھون نے کبھی نہین دکھلائی حضرت ابوبکر صدیق رض نے سقیفہ کے دن (لوگون سے) انکے بارہ مین فرمایا تھا کہ مین ان دو آدمیون مین سے کسی ایک (کی خلافت) کو تمھارے لیے بہتر سمجھتا ہون عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بن الجراح۔ حضرت ابوعبیدہ اُن امرا مین ہین جو ملک شام مین بھیجے گئے تھے اور دمشق کو فتح کیا تھا جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت دی گئی تو انھون نے خالد بن ولید کو معزول کردیا اور (انکے جگہ پر) ابوعبیدہ کو حاکم بنا دیا خالد بن ولید نے (لوگون سے) کہا کہ تم لوگون پر اس امت کے امین حاکم ہوے ہین۔ اور ابوعبیدہ نے بیان کیا ہی کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ خالد اللہ تعالی کے تلوارون مین سے ایک تلوار ہین اور جب ابوعبیدہ وقعہ کے دن (لڑائی مین) سبقت کررہے تھے تو انکے والد اُنکے (قتل کے درپے) ہوگئے اور یہ اُنسے بھاگتے جاتے تھے اور انکے والد انکے قتل کا پورا قصد کرلیا تو انھون نے اپنے والد کو قتل کردیا پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی

ف زاندمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءہم او ابناءہم الآیۃ۔ واقدی اس (واقعہ) سے

لہ ترجمہ (اے نبی) تم اُن لوگون کو جو اللہ پر اور پچھلے دن (یعنے قیامت) پر ایمان رکھتے ہین (کبھی ایسا) نپاؤگے کہ اُن لوگون سے محبت کرین خواہ اُنکے رسول سے مخالفت کرتے ہین گو وہ اُنکے باپ یا اُنکے بیٹے کیون ہون ۱۲

Marfat.com

انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابو عبیدہ کے والد کی وفات (زمانہ) اسلام سے پہلے ہو گئی تھی۔ بعض اہل علم نے واقدی کے اس قول کو رد کر دیا ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبیدہ وغیرہ نے خبر دی اُن سب نے اپنے اپنے سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک بیان کیا جو وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے خالد حذاء سے انھوں نے عبداللہ بن شقیق انھوں نے عبداللہ بن شداد سے انھوں نے ابو عبیدہ بن جراح سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ نوح علیہ السلام کے وقت سے جتنے نبی ہوئے ہیں نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور میں (بھی) تم لوگوں کو دجال (کے فتنہ) سے ڈراتا ہوں۔ (اور اُسکے بعد) آپ نے ہم لوگوں سے اُسکی حالتیں بیان فرمائیں اور یہ بھی کہا کہ تعجب نہیں کہ اُسکے زمانہ کو میرے بعض[1] اصحاب جنھوں نے مجھکو دیکھا اور میرے کلام کو سنا پالیں (اُسکو سنکر) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس روز ہمارے قلبوں کی کیا کیفیت ہوگی آپنے فرمایا ایسی ہی جیسی کہ آج ہو یا اس سے (بھی) کچھ اچھی ہمیں ابو الفضل خزوی طبری نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ یعنے احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو خیثمہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے خالد سے اُنھوں نے ابو قلابہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے انس کا بیان جو کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر ایک اُمت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہمارے یعنے اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ ہمیں ابو الفضل یعنے عبداللہ بن احمد الخطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنے احمد بن علی بن بدران حلوائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو الطیب طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد غطریفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خلیفہ جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے خالد حذاء سے اُنھوں نے ابو قلابہ سے اُنھوں نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ہر اُمت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں جب ابو عبیدہ بن الجراح ہجرت کر کے مدینہ میں گئے تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو طلحہ انصاری کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی] اور ہمیں ابو محمد ابن ابی القاسم بن عساکر دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معمر نے ہشام بن عروہ سے اُنھوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ

[1] یا تو مراد اس سے یہ ہے کہ مذکورہ دجال کو ایسا قریب سمجھو اور اس سے ایسا خوف رکھو کہ گویا خود تمھیں اسکا زمانہ ملیگا یا مراد اصحاب سے قوم جن کے اصحاب ہوں کہ انکی عمریں طویل ہوتی ہیں ۱۲

Marfat.com

(جب) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک شام مین تشریف لے گئے تو لشکر کے سردارون اور بڑے بڑے کاشتکارون اور زمیندارون نے آکر آپ سے ملاقات کی آپنے دریافت کیا کہ میرے بھائی کہان ہین - تو اُن لوگون نے متعجب ہوکر عرض کیا کہ آپکے بھائی کون ہین تو آپنے فرمایا ابو عبیدہ بن الجراح - تب اُنھون نے جواب دیا وہ بھی آپکی خدمت مین آتے ہین چنانچہ ابو عبیدہ (تھوڑی دیر مین) ایک اونٹنی پر جسکی ناک مین رسی پڑی ہوئی تھی (سوار ہوکر) آئے حضرت عمرؓ نے سلام کیا اور انسے کچھ پوچھا اُسکے بعد لوگون سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اپنے گھر جاؤ اور خود عبیدہ کے ہمراہ ہوکر اُنکے مکان پر گئے اور وہین ٹھہرے - اُنکے گھر مین سوائے تلوار اور ڈھال کے اور کچھ (دوسرا اسباب) نہ دیکھا تو آپنے فرمایا کہ کاش تم کچھ اسباب (ضروری بھی) رکھ لیتے تو اسکے جواب مین انھون نے کہا کہ یا امیر المومنین یہی ہم لوگون کو بہت جلد آسائش کی جگہ پہونچا دیگا اور عبد اللہ نے کہا ہے کہ ہمسے معمر نے قتادہ سے (بھی) روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (حضرت ابو عبیدہ پر خشیت خدا اور خوف آخرت اس درجہ غالب تھا کہ وہ کہتے تھے کاش مین مینڈھا ہوتا کہ میرے گھر کے لوگ مجھکو ذبح کرتے اور میرے گوشت کو کھاتے اور میرا شوربا بناکر پی لیتے اور قتادہ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ (ایک دفعہ) عمران بن حصین نے یہ کہا تھا کہ کاش مین راکھ ہوتا کہ آندھی اور غبار دن مین ہوا مجھے اُڑا لیجاتی حضرت ابو عبیدہ سے عرباض بن ساریہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابو امامہ باہلی اور ابو ثعلبہ خشنی اور سمرہ بن جندب وغیرہ نے حدیثین روایت کی ہین - اور عروہ بن زبیر نے کہا ہے کہ جب (مقام) عمواس مین طاعون ہوا تو ابو عبیدہ اور اُنکے اعزہ اس سے بچ گئے تو انھون نے التجا کی کہ اے اللہ اپنا حصہ آل ابی عبیدہ مین سے بھی لے چنانچہ اُنکی چھوٹی انگلی مین ایک (طاعونی) دانہ نکل آیا یہ اُسکو دیکھنے لگے لوگون نے کہا یہ کچھ (خوفناک) نہین ہے - حضرت ابو عبیدہ نے کہا کہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ اسمین برکت دیگا وہ جب تھوڑی چیز مین برکت دیتا ہے تو وہ بہت ہو جاتی ہے - اور عروۃ بن رویم نے بیان کیا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نماز کے قصد سے بیت المقدس جا رہے تھے (راستہ ہی مین) بمقام فحل انکی اجل پہونچ گئی پس وہین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکی قبر بیسان مین ہے - اور بعض کا بیان ہے کہ انکی وفات ۱۸ ہجری مین بمقام عمواس ہوئی اُسوقت اُنکی عمر اٹھاون سال کی تھی اور یہ اپنی داڑھی اور سر کے بالون مین مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے عمواس اور رملہ کے درمیان مین چار فرسخ کی مسافت ہے بیت المقدس کے قریب انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی اور جب انکی وفات کا وقت قریب ہوا تو انھون نے معاذ بن جبل کو بجائے اپنے لوگون کا حاکم بنا دیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ - بدری - ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنے احمد بن عباس اور ابو بکر یعنے محمد بن القاسم اور ابو محمد یعنے نوشروان بن شہرزاد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معاذ بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا نیز ابو القاسم کہتے تھے کہ ہمسے علی بن

عبدالعزیز نے (زہری) بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا اور یہ دونون (یعنے مسدد اور مسلم) کہتے تھے ہمسے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمر بن یحییٰ نے عمرو بن عامر بن عبداللہ بن الزبیر سے اُنھون نے عامر بن عبداللہ بدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے غزوہ بدر یوم دوشنبہ ۱۷- رمضان کو ہوا تھا- انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن جحم- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہین فتح مصر مین شریک تھے اسکو ابن مندہ نے عبدالرحمن بن یونس سے نقل کرکے بیان کیا ہی- انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہی-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ابی ربیعہ- انکو ابن شاہین نے صحابہ مین ذکر کیا ہی- بشر بن عمر نے اسمعیل بن ابراہیم بن عامر بن عبداللہ بن ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار (روپیہ ابن ابی ربیعہ سے) قرض لیا تھا پس جب آپکے پاس مال آیا تو اپنے (حاضرین سے) فرمایا کہ یہ تمھارا مال ہی (لے لو) اللہ تعالی تمھین اور تمھارے مال مین برکت دے- قرض کا بدلہ یہی ہی کہ اسکو ادا کیا جائے اور شکر گزاری کی جائے اس حدیث کو اور بہت سے لوگون نے اسمعیل سے نقل کرکے بیان کیا ہی چنانچہ ابن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا (یعنے عبداللہ) سے روایت کیا ہی تو اس بنا پر صحابی عبداللہ ہونگے اور عامر کو صحابی ہونے مین کوئی دخل نہوگا اسکو ابوموسی نے بیان کیا ہی اور یہی صحیح ہی پہلا قول وہم معلوم ہوتا ہی

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ- انکی کنیت ابوعبداللہ ہی (ایک مقام) مالک- بن عبداللہ خثعمی جو لشکرون کے افسر تھے انکے نزدیک ہوکر گذرے تو دیکھا کہ اپنے خچر کو لیے جا رہے ہین اور خود پاپیادہ ہین تو مالک نے اِنسے دریافت کیا کہ اے عبداللہ کیون اُسپر سوار نہین ہوتے انھون نے جواب دیا اپنے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ جس شخص کے دونون قدم فی سبیل اللہ گرد آلود ہوجائین تو وہ دونون آگ پر حرام کردیے جاتے ہین- ایسا ہی روایت کیا گیا ہی مگر صحیح یہ ہی کہ انکا نام جابر بن عبداللہ ہی غلطی سے لفظ جابر کا عامر بن گیا- انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدعمرو بن ثابت بن کلفۃ بن ثعلبۃ بن مالک- بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس- بعض لوگون نے انکے والد کا نام فقط عمرو بیان کیا ہی- انکی کنیت ابونائلہ ہی- بدری ہین سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی ہین- اِن دونون کی والدہ ہند ہین جو اوس بن

Marfat.com

مادی بن اُمیہ بن عامر بن خطمہ کی صاحبزادی تھین غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے انکا نسب ابن منہ
اور ابونعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہی اور ابونعیم نے (یہ بھی) کہا ہی کہ ایسا ہی انکو بعض متاخرین نے بھی بیان کیا ہی ابوعمر نے
انکا تذکرہ اسمار کے نام مین دو جگہ کیا ہی شاید انھون نے بھول کر ایسا کیا۔ اور انھون نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ عامر بن عبد عمرو
کو بعض لوگ عامر بن عمیر ابوحبہ انصاری بدری کہتے ہین اور وہ خاندان بنی ثعلبہ بن عمرو بن مالک بن اوس سے ہین مگر
بوجہ شرکت غزوۂ بدر کے ابوحبہ بدری کے ساتھ مشہور ہو گئے ہین۔ انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہی جو کنیت کے باب مین ذکر
کیا جائیگا۔ انسے ابوبکر بن حزم اور عمار بن ابی عمار نے حدیث روایت کی ہی۔ ابن شہاب نے ابن حزم سے انھون نے
ابوحبہ بدری اور ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ وہ دونون کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب مین (معراج) مین آسمان پر چڑھایا گیا۔ تو ایک ایسی ہموار مقام مین پہنچا کہ وہان مین (احکام قضا و قدر کے) لکھنے والون کے
قلمون کی آواز سنتا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ انکے بارے مین بہت اختلاف ہی جو انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین لکھا جائیگا

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

یہ بیٹے ہین عبد غنم بن زبیر بن ابی شداد کے جو ابن ربیعہ بن ہلال کی اولاد سے ہین قریشی ہین فہری ہین۔ قدیم الاسلام تھے
اور بالاتفاق مہاجرین حبش سے ہین ہشام کلبی نے بیان کیا ہی کہ انکا نام عامر بن عبد غنم ہی مگر ابوعمر نے انکا تذکرہ عثمان بن غنم کے
نام مین کیا ہی اور ابوعمر نے یہ بھی کہا ہی کہ انکا نام کلبی کے نزدیک عامر بن غنم ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد القیس بن ناشب بن اسامہ بن حارثہ بن معاویہ بن شیطان بن معاویہ بن اسعد بن جون بن النمر بن عمرو بن غنم
تمیمی عنبری۔ اور بعض لوگون نے انکے والد کا نام عبد اللہ بن قیس بیان کیا ہی۔ انکی کنیت ابوعبد اللہ ہی اور بعض نے کہا ہی
کہ ابوعمرو بصری سے یمن کے پرہیزگار لوگون مین شمار کیے جاتے ہین انکا ذکر ابوموسی نے اپنی کتاب مین صحابہ کے ساتھ
کیا ہی مگر یہ تابعی ہین بعض لوگون نے کہا ہی کہ انھون نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور اپنے زمانہ کے لوگون مین بڑے عابد تھے
اور بہت بڑے مجتہد تھے۔ انکی شکایتین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حضور مین پہونچائی گئین کہ یہ نہ گوشت کھاتے
ہین اور نہ کسی عورت سے نکاح کرتے ہین اور خلفاے سابقین پر اعتراض کرتے ہین اور جمعہ کی نماز مین حاضر نہین ہوتے
تو حضرت عثمان رضہ نے (ان شکایتون کو سنکر) انکے لیے حکم دیدیا کہ ملک شام مین چلے جائین چنانچہ یہ چلے گئے اور حضرت معاویہ
پاس پہونچے۔ اتفاقاً ایسے وقت مین وہان پہونچے کہ اُسوقت حضرت معاویہ کے پاس ثرید (یعنے شوربہ مین بھیگی ہوئی
روٹی) رکھی ہوئی تھی پس انھون نے معاویہ کے ساتھ بڑی رغبت سے اُس ثرید کو کھایا حضرت معاویہ نے خیال کیا کہ

اسپر جھوٹھا اتہام لگایا گیا ہی چنانچہ حضرت معاویہ نے (اُسی وقت) اُن سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہی کہ کس بنا پر آپ یہان نہیں بھیجے گئے انھون نے جواب دیا مجھے معلوم نہین تو حضرت معاویہ نے اُنسے کہا کہ (بات یہ ہوئی تھی کہ) خلیفہ (عثمان رضی اللہ عنہ) کو یہ معلوم ہوا کہ آپ نہ گوشت کھاتے ہین اور نہ آپ نکاح کو پسند کرتے ہین اور نہ جمعہ کی نمازمین شریک ہوتے ہین (لہذا انھون نے آپ کے لیے یہ حکم دیا) عامر نے جواب دیا کہ جمعہ کی حالت تو یہ ہی کہ مین مسجد کی اخیر صف مین شریک ہوتا ہون اور سبھون سے پہلے چلا آتا ہون اور گوشت کی حالت کو آپ خود ملاحظہ کر چکے (حاجت بیان نہین) مگر بات یہ تھی کہ مینے ایک قصاب کو دیکھا کہ وہ بکری کو ذبح کرنے کیواسطے کھینچتا ہوا لیئے جا رہا تھا اور وہ مرنے کے قریب تھی اُس قصاب نے اُسکو ذبح کر دیا اور بسم اللہ بھی نہین کہی (اُسوقت سے مجھے بازاری گوشت سے نفرت ہوگئی ہی) اب جب مجھے گوشت کی خواہش ہوتی ہی تو خود بکری کو ذبح کر کے کھا لیتا ہون اور نکاح کی کیفیت یہ ہی کہ میری منگنی کی تجویز ہو رہی تھی کہ مین (اِدھر) چلا آیا (اسکو سنکر) حضرت معاویہ نے اُنسے فرمایا کہ آپ اپنے شہر کی جانب لوٹ جائین تو انھون نے جواب دیا کہ (اب) مین ایسے شہر مین لوٹ کر نہین جاؤنگا جسکے باشندون نے میری آبروریزی کو حلال سمجھ لیا۔ (آخرش نہ لوٹے) وہین شام کے گرد و نواح مین قیام اختیار کیا۔ حضرت معاویہ اکثر اُنسے فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی حاجت وضرورت ہو تو مجھسے کہو۔ چنانچہ اُنھون نے ایک روز جواب مین یہ کہا کہ میری حاجت یہ ہی کہ آپ بصرہ کی تپش و گرمی کو مجھپر لوٹا دین (اس لیے کہ یہان) آپ کے شہرون مین مجھپر روزہ رکھنا (بوجہ اعتدال موسم کے) دشوار معلوم نہین ہوتا۔ حضرت عامر جب جہاد کے لیے (کہین) جاتے تو لشکریون (کے مزاج وطبیعت) کو جانچتے اور جب کچھ لوگون کو اپنے موافق پاتے تو اُنسے کہتے کہ مین چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ رہون مگر تین شرطین ہین جب وہ لوگ اُن شرطون کو دریافت کر لیتے (اول یہ) کہ مین تم لوگون کا خادم بنونگا اور کوئی دوسرا اُسمین دخل نہ دے (دوم یہ) کہ مین موذن رہونگا (سوم) یہ کہ مین حسب استطاعت (اپنا مال) تم لوگون پر خرچ کرونگا۔ جب وہ لوگ منظور کر لیتے تو یہ اُنکے ساتھ ہو جاتے مگر جب اُنمین سے کوئی شخص اُنکی کسی بات مین دخل دیتا تو فوراً اُنسے علیحدہ ہو جاتے۔ ہزار رکعت نماز روزانہ اِنکا معمول تھا۔ اور اپنے نفس سے کہا کرتے تھے کہ تجھے اسکا حکم دیا گیا ہی اور مین اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہون اور تمام رات نماز ہی پڑھا کرتے تھے۔ اِنسے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نماز مین اپنے نفس سے کچھ باتین بھی کرتے ہین تو انھون نے کہا ہان مین اپنے نفس کو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے (کے فضائل) اور اُسکے آگے سے چلے جانے (کے معائب) کو بیان کرتا ہون انھون نے (ایک دفعہ) بیان کیا اللہ تعالیٰ سے اسقدر محبت حاصل کر لی ہی کہ اُس محبت نے مجھپر کل مصیبتون کو آسان کر دیا ہی اور حکم قضا پر مجھکو راضی کر دیا ہی پس مجھے اس محبت کی وجہ سے کچھ پرواہ نہین ہوتی کہ مین صبح کس (مصیبت) پر کرتا ہون اور شام کس (مصیبت) پر۔ جب یہ لوگون کو اپنے حوائج مین سرگردان دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ اے میرے پروردگار اور لوگون نے تو اپنی اپنی حاجتون مین

Marfat.com

صبح کی ہو اور مینے تیری رحمت کی امید مین صبح کی ہو پس تجھسے مغفرت کی دعا کرتا ہون - جب انکی وفات کا وقت آیا تو روئے اور کہا کہ لوگون کو چاہیے کہ اسی دن کے لیے عمل کرین (اسکے بعد یہ دعا کی کہ) یا اللہ مین اپنی خطا و قصور کی تجھسے مغفرت چاہتا ہون اور اپنے کل گناہون سے توبہ کرتا ہون تیرے سوا کوئی دوسرا معبود نہین - برابر یہی دعا پڑھتے رہے یہانتک کہ انکی جان نکل گئی - بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی قبر بیت المقدس مین ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدۃ - رقاشی - ابو حرہ کے چچا ہین - انکے حدیث کو واصل بن عبد الرحمن نے ابو حرہ سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کرکے بیان کیا ہو انکے نام مین اختلاف ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدہ - انکی حدیث کو اعمش نے مسیب بن رافع سے انھون نے عامر بن عبدہ سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک شیطان (لوگون کے پاس) آدمی کی صورت مین آتا ہو لوگ (فقط) اُسکی صورت کو پہچانتے ہین مگر یہ نہین جانتے کہ اُسکا نسب کیا ہو اور لوگون سے حدیث بیان کرتا ہو - پھر لوگ نقل کرتے ہین کہ ہم سے فلان شخص نے جسکا[1] یہ نام تھا یہ حدیث بیان کی ہو اور وہ لوگ (نام سے زیادہ) اُسکا کچھ حال نہین جانتے (جو ذکر کرین) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی کیا ہو مگر وہ تابعی ہین انھون نے ابن مسعود سے روایت کی ہو - ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہو کہ عامر بن عبدہ جنکی کنیت ابو ایاس ہو (اور جو) بجلی ہین انھون نے ابن مسعود سے سنکر روایت کی ہو اور عامر سے مسیب بن رافع نے روایت کی ہو - ابن معین نے کہا ہو کہ یہ عامر ثقہ ہین مگر اس حدیث کو (امام) مسلمہ نے اپنی شروع کتاب مین خود ابن مسعود کا قول نقل کیا ہو - اور ابن ماکولا نے عَبَدَہ (کے نام) مین کہ جو فتح عین و باء کے ساتھ ہو بیان کیا ہو کہ عامر بن عَبَدَہ جنکی کنیت ابو ایاس ہو (اور) جو بجلی ہین وہ کوفی ہین انھون نے ابن مسعود سے روایت کی ہو اور اُنسے مسیب بن رافع اور ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہو بعض لوگون نے کہا ہو کہ عَبْدَہ سکون باء کے ساتھ ہو مگر یہ دوسرا نام ہو اس لیے کہ یہ بجلی ہین اور پہلے رقاشی ہین -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن العکبر انصار کے حلیف ہین - غزوۂ بدر مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکا ذکر مستغفری نے کیا ہو -

---

[1] مطلب یہ ہو کہ جب تک کسی شخص کا حال اچھی طرح معلوم نہو اس سے حدیث کی روایت نہ چاہیے ۱۲ [2] یعنے اس حدیث کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچایا ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حذافہ بن عبداللہ بن المہزم بن الاغم بن الاعجم۔ تجیبی۔ انکی کنیت ابو بلال ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین ہین جو فتح مصر مین شریک تھے انکی کوئی حدیث (آنحضرت سے) معلوم نہین ہوتی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی مختصر لکھا ہی۔ مہزم۔ کسرہ میم اور سکون ہا اور فتح زا اور تخفیف زا کے ساتھ ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ مُزنی۔ انکی کنیت ابو بلال ہی۔ انکی حدیث کو صرف ابو معاویہ ضریر نے روایت کیا ہی۔ اور بیان کیا جاتا ہی کہ ابو معاویہ نے اسمین غلطی کی ہی کیونکہ یعلی بن عبید نے انکی حدیث کے بارے مین کہا ہی کہ ہلال بن عامر سے مروی ہی اور وہ رافع بن عمرو سے روایت کرتے ہین اور ابو معاویہ نے کہا ہی کہ ہلال بن عامر اپنے والد سے روایت کیا ہی یہ ابو عمر کا قول تھا۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ ہم سے ابو بکر بن مالک نے عبداللہ بن احمد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابو معاویہ سے روایت کرکے بیان کیا اور پھر ابو نعیم نے (دوسری سند سے) بیان کیا ہی وہم سے ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان سے انھون نے ابراہیم بن ابی معاویہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بلال بن عامر مُزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت مین دیکھا کہ آپ منیٰ مین ایک اونٹنی پر سوار ہوکر لوگونکو خطبہ سنا رہے تھے (اسوقت) آپ ایک سرخ چادر اوڑھے ہوے تھے اور ایک شخص اہل بدر مین سے آپکے الفاظ کو (پھر بلند آواز سے) دُہراتے تھے (تاکہ) سب لوگ سُن لین۔ اور ابراہیم بن معاویہ نے بیان کیا ہی کہ وہ علی بن ابی طالب تھے۔ ہمین ابو بکر یعنے مسامر بن عمر بن حُویسر بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عباس بن طلابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر یعنے مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عثمان بن ابی صفوان ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اُمیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انھون نے عبداللہ بن خلیفہ عبدی سے اُنھون نے عامر بن عمرو سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اسنے آپ سے کچھ مانگا تو آپنے اُسکو دیدیا۔ جب اُس نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آپنے فرمایا کہ کاش اگر تم لوگ سوال کی خرابی کو جانتے تو ہرگز کوئی شخص کسی کے پاس اس غرض سے نجاتا تاکہ اُس سے کچھ طلب کرے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر نمیری۔ حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین۔

Marfat.com

ثابت بنانی نے ابویزید مزنی سے انھون نے عامر بن عمیر سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے اپنے پروردگا عزوجل کو پایا مین اسوقت سجدہ کر رہا تھا اسوقت مجھے اللہ نے یہ انعام دیا کہ تمھاری امت کے ستر ہزار آدمی جنت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے اور انمین سے ہر شخص کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہونگے تو مینے عرض کیا کہ میری امت (کے لوگ) اس حد کو تو ہو نہین گے بھی نہین تو حکم ہوا کہ مین انکو جنگل کے رہنے والون سے پورا کردونگا۔ وہبی بن اکتل بن عمیر نمیری نے اپنے چچا عامر بن عمیر سے جو حجۃ الوداع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ آخری کلمہ جسکے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض مین تکلم فرمایا وہ یہی تھا۔ الصلاۃ الصلوۃ (یعنے نماز کی پابندی کرو نماز کی پابندی کرو) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدۃ۔ انصاری ساعدی۔ سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے ان لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی بدن سے غزوہ بدر مین شریک ہوے تھے۔ عامر بن عوف بن حارثہ بن ثعلبہ بن الخزرج کو بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن غیلان بن سلمۃ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ انھون نے اپنے والد کے قبل اسلام قبول کیا تھا۔ اور ہجرت (بھی) کی تھی انکی وفات ملک شام مین بمقام عمواس طاعون کے مرض سے ہوئی۔ اسوقت انکے والد زندہ تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

فقیمی۔ انکی کنیت ابوعروہ ہو انکا ذکر مستغفری نے کیا ہو۔ حاضرہ بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اپنے والد کے ہمراہ مدینہ مین ایسی حالت مین گیا کہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپکے سر مبارک سے وضو کا پانی ہو یا غسل کا ٹپک رہا تھا۔ پس لوگون کو (نہایت مشتاقانہ بے تابی کے ساتھ) یہ کہتے ہوے سنا یا رسول اللہ یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا (کہ بے تابی نکرو) اے لوگو اللہ کی اطاعت آسانی مین ہو اور بعض راویون نے (اسی طرح) اشارہ (کرکے حضرت کے اشارہ کرنیکی کیفیت کو بیان) کیا ہو اور وہ چیز مین جو اسپر دلالت کرتی ہین کہ ابوعروہ کا نام عامر ہو اسمین سے ایک دلیل یہ ہو جسکو عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے انھون نے حبیب سے انھون نے عروہ بن عامر سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے فال یعنے لینے کی بابت دریافت کیا

Marfat.com

کہ اسکا کیا حکم ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ پہلی حدیث کو بہت سے لوگون نے روایت کیا ہو مگر مین نہین جانتا کہ انمین سے کسی نے (عامر کا یہ قول) بیان کیا ہو کہ مین اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ لیکن اگر یہ لفظ محفوظ ہو تو بہت بہتر ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن فہیرہ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ انکی کنیت ابو عمرو ہو قبیلۂ ازد کے مولدین مین سے تھے۔ سیاہ رنگ تھے اور (ابتدا مین) حضرت عائشہؓ کے اخیافی بھائی طفیل بن عبد اللہ بن سخبرہ کے غلام تھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والون مین سے ہین۔ یہ اُس سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین داخل ہوئے۔ انھون نے بحالت مملوکیت ہی اسلام قبول کیا تھا اور بہت اچھے مسلمان تھے۔ انکو اللہ کی راہ مین بہت اذیتین پہونچائی گئین تو حضرت ابوبکر نے انکو خرید کر لیا اور پھر بعد مین آزاد کر دیا۔ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق ہجرت کے وقت غار ثور مین چھپے تو اُسوقت حضرت ابوبکرؓ نے اپنے (دو غلامون) غلام حامد بن فہیرہ کو جو حضرت ابوبکرؓ کی بکریان چراتے تھے حکم دیا تھا کہ (غار ثور پر) ہم دونون کے پاس بکریان لے آیا کرنا۔ پس انکی حالت یہ تھی کہ تمام دن اہل مکہ کے چرواہون کے ساتھ ملکر چراتے تھے اور جب شام ہوتی تو یہ حضرت ابوبکرؓ کی بکریان اُن دونون حضرات کے پاس (غار ثور پر) لیجاتے اور وہ دونون (غار سے نکلکر) خود دودھ لیتے۔ اور جسوقت عبد اللہ بن ابی بکر ان دونون حضرات کے پاس لوٹکر جاتے تو عامر بن فہیرہ بکریون کو لیکر اُنکے پیچھے پیچھے چلتے تاکہ عبد اللہ کے نشانات قدم مٹ جائین (اور کوئی قدم شناس یہ نہ سمجھ سکے کہ عبد اللہ کہان گئے تھے)۔ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ غار سے نکلکر مدینہ روانہ ہوئے تو (اُسوقت) آپ دونون حضرات کے ہمراہ عامر بن فہیرہ نے (بھی) ہجرت کی انکو حضرت ابوبکرؓ نے اپنا رادیف بناکر اپنے پیچھے بٹھا لیا اُسوقت مین ان حضرات کا رہبر ایک شخص بنی دیل کا تھا اور وہ کافر تھا جب حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہونچ گئے تو آپکے چند اصحاب علیل ہو گئے اُنمین حضرت ابوبکر اور بلال اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہم (بھی) تھے۔ (حضرت) عامر غزوہ بدر اور اُحد مین شریک تھے اور بئر معونہ کے دن سنہ چہارمی مین شہید ہوئے اُسوقت انکی عمر چالیس سال کی تھی جب عامر بن طفیل بئر معونہ سے واپس آئے تو انھون نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (کہ یا رسول اللہ) وہ کون شخص تھے کہ مینے دیکھا کہ جب شہید ہوئے تو اوپر اُٹھائے گئے یہانتک مینے دیکھا کہ آسمان بھی اُنسے نیچے رہگیا تو آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ عامر بن فہیرہ تھے۔ ہمسے اس حدیث کو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسیطرح بیان کیا ہو یونس کو شک تھا کہ مینے خود ہشام بن عروہ سے سنا یا مینے محمد بن اسحاق سے سنا وہ ہشام سے روایت کرتے تھے کہ وہ ہشام نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عامر بن طفیل رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے آخر

سلہ۔ وہ اُن لوگون کو کہتے ہین جو لوگ عربی النسل نہون ۱۲

Marfat.com

ابن مبارک اور عبدالرزاق نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے عامر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے بیر معونہ کے دن شہدا (کی نعشون) مین (حضرت) عامر کی نعش تلاش کی گئی تو نہ ملی پس سبھون نے خیال کیا کہ انکو ملائکہ نے دفن کیا ہوگا یا انکی نعش کو اُٹھا کر (آسمان پر) لے گئے ہونگے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کافرون کے لیے جنھون نے آپکے اصحاب کو بیر معونہ مین شہید کیا تھا چالیس دن تک بددعا فرمائی یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شی بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ آیت کسی دوسرے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ ایوب بن سنان سے انھون نے محمد بن منکدر سے انھون نے جابر سے اُنھون نے عامر بن فہیرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابوبکر صدیق نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جیش عسرت مین ناشتہ کے لیے ایک مشک گھی اور ایک کپی شہد ساتھ کر دی تھی باوجود اسکے کہ (اُس زمانہ مین ہم لوگ نہایت تنگی کی حالت مین تھے (گھی اور شہد کسی کو نصیب نہوتا تھا) ابونعیم نے بیان کیا ہو کہ ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت کرنے مین اپنی غفلت اور جہالت کو (خوب اچھی طرح) ظاہر کر دیا۔ اس لیے کہ کسی اہل نقل نے اسمین اختلاف نہین کیا کہ حضرت عامر بیر معونہ کے دن شہید ہوے اور اُسپر بھی سبھون کا اتفاق ہو گیا ہو کہ جیش عسرت غزوۂ تبوک ہی کا نام ہو اور غزوۂ تبوک بیر معونہ کے چھ سال بعد ہوا ہو تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ جو شخص بیر معونہ کے دن شہید ہوا ہو وہ جیش عسرت مین بھی شریک ہو پس صحیح یہ ہو کہ حضرت ابوبکرؓ اُسوقت مین یہ توشہ[۵۲] لے گئے تھے جسوقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کر کے چلے تھے۔ ابونعیم کا قول صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشعری۔ انکی کنیت ابو بردہ ہو۔ ابوموسیٰ اشعری کے بھائی ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ انکا (پورا) نسب انکے بھائی ابوموسیٰ کے نام مین بیان کیا جائیگا۔ ابواحمد عسکری نے بیان کیا ہو کہ ابو عامر نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی مسلم بن حجاج نے انکی کنیت بیان کی ہو اور کہا کہ انکا نام عامر ہو اور یہ صحابی ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ) حدیث روایت کی ہو کہ آپنے دعا کی تھی کہ اے اللہ میری امت کی فنا یا تو تیرے راستہ مین نیزہ سے شہید ہو کر ہو یا طاعون مین ہو۔ اس حدیث کو عاصم احول نے (بھی) کریب بن الحارث بن ابوموسیٰ سے انھون نے ابو بردہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

---

[۵۱] حاصل مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ اے نبی تمکو یہ زیبا نہین ہے کہ کسی کی توبہ قبول کر لو یا کسی کے لیے عذاب کی درخواست کرو۔

[۵۲] حضرت ابوبکر صدیق جو فدائیانہ طریق محبت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتتے تھے واقعی وہ بے نظیر ہو ایک منصف جب ان حالات کو دیکھتا ہو تو اسکی نظر مین قیس و لیلیٰ کے قصے بے وقعت ہو جاتے ہین حضور نبوی مین انکی جان باریان زمانۂ نبوت سے بھی پہلے ثابت ہین

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

بن کرز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف - عبد اللہ بن عامر کے والد ہین - قریشی ہین عبشی ہین - انکی والدہ بیضاء ہین جو عبد المطلب کی صاحبزادی تھین - فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے - انکا ذکر ابن شاہین اور مستغفری نے کیا ہی عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے اپنے لڑکے عبد اللہ بن عامر کے پاس بصرہ گئے تھے جسوقت کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکے لڑکے عبد اللہ کو بصرہ اور خراسان کا عامل بنا دیا تھا - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لدین اشعری - انکو ابن شاہین نے صحابہ مین بیان کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ اسید بن موسیٰ سے انھون نے معاویہ بن صالح سے انھون نے ابو الزاہریہ سے جو دشتی کے موذن تھے انھون نے عامر بن لدین اشعری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا - کہ (اے لوگو) بیشک جمعہ تم لوگون کے عید کا دن ہی پس تم لوگ اپنی عید کے دن کو اپنی روزی کا دن نہ بناؤ (اگر روزہ رکھنا ہو تو) ایک روز قبل روزہ رکھ لیا کرو یا ایک روز بعد - اس حدیث کو عبد اللہ بن صالح نے بھی معاویہ سے روایت کیا ہی مگر اسکی سند مین اتنا فرق ہی کہ عامر کی روایت بلا واسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہین ہی بلکہ انھون نے ابو ہریرہؓ سے نقل کرکے بیان کیا ہی - انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - اور ابو نعیم نے (یہ بھی) بیان کیا ہی کہ عامر بن لدین اشعری کے صحابی ہونے مین اختلاف کیا گیا ہی اور انکا شمار اہل شام مین ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لقیط - عامری - ہمین ابو موسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب اور ابو بکر اور نوشروان اور احمد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابن ربذہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ نے دوسری سند سے بیان کیا ہی کہ ہمین حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد نے خبر دی وہ دونون (یعنے) احمد اور ابن ربذہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عمرو قطرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم بن قاسم حرّانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن اشدق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عامر ابن لقیط عامری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین (ایک دفعہ اس غرض سے) وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا کہ آپ کو مین اپنی قوم کے اسلام لے آنے اور اطاعت کرنے کی خوشخبری دون - پس جب مینے آپ سے عرض کیا تو آپنے فرمایا تم مبارک وفد ہو انشاء اللہ تم مین برکت دے اور آپنے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر پھیرا اور مجھسے مصافحہ کیا - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور ابو موسیٰ نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ اس حدیث کو قطرانی کے علاوہ اور لوگون نے ہاشم سے روایت کیا ہی انھون نے یعلی سے انھون نے عامر سے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

بن لیلی بن ضمرہ - انکا تذکرہ ابوعباس بن عقیدہ نے کیا ہی - عبداللہ بن سنان نے ابوطفیل یعنے عامر بن واثلہ سے انھون نے اُسید غفاری سے اور عامر بن لیلی سے روایت کی ہی کہ وہ دونون کہتے تھے جب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹے [اور آپ نے (بعد ہجرت کے) اسکے علاوہ کوئی دوسرا حج نکیا تھا] تو برابر چلے آئے (کسی مقام پر آپنے کوئی حکم جاری نہین کیا) یہانتک کہ جب مقام جحفہ مین پہونچے [یہ دن جحفہ مین غدیر خم[1] کے لقب سے مشہور ہوا وہان آپکی ایک مشہور سبد بھی ہی] تو آپنے فرمایا کہ اے لوگو مجھے (خداوند) لطیف خبیر نے خبر دی ہی کہ ہر نبی کو اس سے پہلے والے نبی کے عمر کی نصف عمر دیجاتی ہی لہذا قریب ہی کہ مین (خدا کی طرف سے) بلایا جاؤن اور مین (اسکی طلبی کو) قبول کرلون [اسکے بعد عامر نے پوری حدیث بیان کی یہانتک کہ انھون نے کہا کہ] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا اور فرمایا کہ جسکا مین محبوب ہون علی بھی اُسکے محبوب ہین اے اللہ اُس شخص سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اُس شخص سے عداوت رکھ جو علی سے عداوت رکھے [اُسکے بعد عامر نے پوری حدیث اخیر تک بیان کی] ابوموسیٰ نے کہا ہی کہ یہ حدیث نہایت غریب ہی مین نہین جانتا کہ سوا ابن سعید کے اور کسی سے آپنے اسکی روایت لکھی ہی - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لیلی غفاری - انکو ابن عقدہ نے بھی ایک علیحدہ تذکرہ مین بیان کیا ہی - ابوموسیٰ نے کہا ہی کہ میرا گمان ہی کہ یہ دونون ایک ہی ہین اور (نیز) انھون نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مُرّہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ مین جسکا محبوب ہون علی بھی اُسکے محبوب ہین اے اللہ جو شخص علی کو محبوب رکھے تو بھی اُسکو محبوب رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے اُس سے تو بھی دشمنی رکھ پس جب حضرت علی (خلیفہ ہوے اور حضرت معاویہ سے اُنکو مقاتلہ کرنا پڑا اور) کوفہ تشریف لے گئے تو اُنھون نے لوگون (کو جمع کرکے اُن) سے پوچھا کہ یہ حدیث (کہ مین جسکا محبوب ہون الخ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس کس نے سنی ہی تو دس سے زیادہ آدمیون نے (اُسکے سننے کی) شہادت دی جنمین عامر بن لیلی غفاری (بھی) تھے - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی -

مین کہتا ہون کہ ابوموسیٰ کا یہ قول کہ میرے گمان کے موافق دونون ایک ہی ہین بہت صحیح اور حق انھین کی طرف ہے -

[1] غدیر خم ایک مقام کا نام ہی غدیر حوض کو کہتے ہین - اس حدیث سے حضرت مرتضی کی خلافت بلافصل پر ایک فرقہ ضالہ نے استدلال کیا ہی انشاء اللہ تعالے ہم عنقریب حضرت علی مرتضی کے نام مین جب یہ حدیث آئیگی اس حدیث کے ارشاد فرمانیکا سبب اور اسکا صحیح مطلب اور اُس فرقہ باطلہ کے دلائل واہیہ کا بطلان بتفصیل ظاہر کرینگے ۱۲

ابن عقدہ کو جو اشتباہ ہو گیا اُسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہو کہ انھون نے عامر بن لیلی کے نسب مین بن ضمرۃ کی لفظ لکھی ہوئی دیکھی ہوگی اُس لفظ کو انھون نے بن ضمرہ پڑھ لیا۔ اور غفار (جو بداعلیٰ ایک قبیلہ کے ہین چونکہ) لیل بن ضمرہ کے بیٹے ہین (لہذا یہ عامر ضمری بھی ہوے غفاری بھی ہوے) مگر ابن عقدہ نے جو انکو دوسرے مقام مین غفاری لکھا ہوا دیکھا اور پہلے وہ بن ضمرہ کے لفظ کو بن ضمرہ سمجھ چکے تھے [لفظ من اور بن مین اکثر اشتباہ ہو جاتا ہو] اس لیے انھون نے انکو وہ شخص سمجھ لیا (ایک کو ضمرہ کا بیٹا سمجھا دوسرے کو غفاری سمجھا) حالانکہ یہ دونون ایک ہی ہین جو غفاری ہوگا وہ ضمری بھی ہوگا واللہ اعلم

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اشجعی مستغفری نے بیان کیا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہی اور اُنسے ابو عثمان نہدی نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرہ۔ قریشی زہری۔ عامر بن ابی وقاص کے ساتھ مشہور ہین ابو وقاص کا نام مالک ہو انھون نے دس شخصون کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔ مہاجرین حبش سے بھی ہین۔ اُنکے بھائی سعد نے حبش کی طرف نہین ہجرت کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہو۔ یعنے انکا تذکرہ سعد بن وقاص کے نام مین (بھی) کیا ہی۔

عامر

ابن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعۃ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری کلابی۔ انکی کنیت ابو براء ہی۔ ملاعب السنہ (سے لقب) سے مشہور تھے۔ عامر بن طفیل کے چچا تھے۔ انھون نے (ایک دفعہ کسی کو) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا تاکہ آپ سے کوئی دوا دریافت کرے اور آپ سے شفاء کی دعا کرائے تو آپنے (اُس شخص کی معرفت) انکے پاس شہد کی کپی بھیجدی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون صحیح یہ ہی کہ ابو براء نے اسلام ہی نہین لائے مستغفری نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ صحابہ مین سوا خلیفہ بن خیاط کے اور کسی نے نہین کیا اور مین ملاعب السنہ کے حالات کو بیان کرتا ہون اُس سے (خود) معلوم ہو جائیگا کہ اسلام نہین لائے ہمین عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد اسحاق بن یسار نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ اہل علم سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ سب کہتے تھے ابو براء یعنے عامر بن مالک بن جعفر جو ملاعب الاسنۃ (کے لقب سے) مشہور تھے مدینہ مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے۔

Marfat.com

تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنپر اسلام پیش کیا (کہ قبول کرین) مگر انھون نے نہ اسلام قبول کیا اور نہ اسلام لانے مین زیادہ انکار کیا اور عرض کیا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ اپنے اصحاب سے چند شخصون کو اہل نجد کے پاس بھیجدین کہ وہ آنکو آپکے دین کی دعوت دینے تو مجھے اُمید ہی کہ وہ لوگ آپکے دین کو قبول کر لینگے تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، جواب دیا کہ مین اپنے اصحاب پر اہل نجد کی طرف سے خوف رکھتا ہون (اسپر) ابو براء نے یہ کہا کہ مین ان لوگون کا محافظ رہونگا آپ اپنے اصحاب کو بھیجین کہ وہ لوگ دعوت اسلام کرین - پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عوف کو اپنے چالیس صحابہ کے ساتھ جو اچھے مسلمانون مین سے تھے (وہان) بھیجدیا (اسکے بعد) ابن اسحاق نے بیر معونہ کا (پورا) واقعہ اور اصحاب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کے حالات کو بیان کیا مگر اس حدیث مین انکے اسلام لانیکو نہین بیان کیا - ابن اسحاق کے علاوہ ایسا ہی بہت سے لوگون نے بیان کیا ہی - (اسی وجہ سے) انکا تذکرہ ابو عمر نے اپنی کتاب مین نہین لکھا - واللہ اعلم -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن صفوان - انکو ابن قانع نے صحابہ مین بیان کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ سلیمان تیمی سے انھون نے ابو عثمان سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ طاعون (مین مرجانے سے مسلمانون کو) شہادت (کا درجہ ملتا) ہی اور پانی (مین ڈوب کر مرجانے سے) شہادت (کا درجہ ملتا) ہی - الکا تذکرہ ابن منده نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک قشیری - بعض لوگون نے انکا نام عمرو بیان کیا ہی اور بعض نے مالک بن عمرو کہا ہی - اور بعض نے انس بن مالک بیان کیا ہی - اسکے علاوہ اور بھی اقوال بیان کیے گئے ہین - اسحاق بن یوسف ازرق نے شریک سے اُنھون نے اشعث ابن سوار سے انھون نے علی بن زید سے انھون نے زرارہ بن اوفی سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھا ہوا) تھا کہ اتنے مین ایک سائل آپکی خدمت مین آیا اور کچھ اس نے دریافت کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ آؤ مین تمھین بتا دون (سنو) اللہ عزوجل نے مسافرون سے روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہی - الکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک کعبی - ستنظری نے کہا ہی کہ یہ صحابی ہین - الکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ایسا ہی مختصر لکھا ہی - مین کہتا ہون کہ یہ اور جو پہلے مذکور ہو چکے ہین دونون ایک ہی ہین اس لیے کہ ابو موسیٰ وغیرہ نے پہلے (نام مین بہت سا

اختلاف بیان کیا ہو انمین سے ایک یہ بھی ہو کہ انکو بعض نے انس بن مالک قشیری کہا ہو ونیز انکو بعض نے کعبی (بھی) کہا ہو اور بعض نے عامر بن مالک بتلایا ہو اور بہت سے مختلف اقوال بیان کیے گئے ہین اور یہ اختلافات کافی طور پر انس بن مالک کے نامہین گذر چکے ہین -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمۃ بن نوفل بن اُہیف بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ - قریشی زہری - انکی کنیت ابو المسور ہو مخرمہ کے بیٹے ہین - بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی - ابنے عبد الرحمن اعرج نے منقطع حدیث روایت کی ہو - الکاتذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد بن الحارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار - انصاری خزرجی خم من بنی مالک بن النجار - یہ غزوہ احد مین شریک تھے اسکو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہو اور غزوۂ اُحد مین شہید ہوے انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقش - ہذلی - انکا ذکر سعید قریشی نے کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن الفضل بن رجاء سے انھون نے ابو قیس بکری سے انھون نے عامر بن مرقش سے روایت کی ہو کہ حمل بن مالک بن النابغہ ہذلی (ایک دفعہ) راشد کی لڑکی اثیلہ کے پاس ہوتے ہوے گذرے اسوقت وہ اپنے چہرے سے برقع اُٹھائے ہوے تھین اور اپنی بکریون کو چرا رہی تھین پس (یکایک) حمل بن مالک کی نظر اُنپر پڑ گئی اور اُنکے حسن و جمال کو دیکھ لیا - تو یہ اپنی اونٹنی کو بٹھال کر اُتر پڑے اور اونٹنی کو باندھکر اُثیلہ کے پاس چلے گئے (بمقتضاے بشریت) نیت بد سے اُنپر دست درازی کرنی چاہی - اُثیلہ نے کہا کہ اے حمل ذرا توقف کرو تم بھی ایک (مشہور) خاندان کے ہو اور مین بھی ایک (مشہور) خاندان کی ہون (غرض تم میرے کفو ہو) لہذا تم میرے والد سے میری درخواست کرو (غالباً) وہ تمھاری درخواست رد نکرینگے مگر اُنھون نے نمانا آخرش اُنپر دست درازی کی اُس (خدا ترس) عورت نے اُنکو اُٹھا لیا اور اُنکو زمین پر گرا کر اُنکے سینہ پر بیٹھ گئی - اور اُنسے عہد لیا کہ پھر ایسی حرکت نکرنا اُسکے بعد اُسکے سینہ سے علیحدہ ہوئین مگر پھر بھی عامر کا نفس اختیار مین نرہا آخرش انھون نے پھر دوبارہ اُس عورت نیک طینت پر جبت کی اُثیلہ نے پھر اُنکے ساتھ وہی معاملہ کیا الغرض اسی طرح تین بار ہوا - تیسری دفعہ مین اُثیلہ نے ایک پتھر لیکر انکا سر کوٹ دیا (جسکے باعث اُنکو نقل حرکت کی قوت نرہی آخرش وہین پڑے رہے) اور اُثیلہ اپنی بکریون کو لیکر چلی گئین اُسکے بعد حمل کی قوم کے

Marfat.com

کچھ سوار اسی طرف سے ہوا گذرے تو اُنکی حالت زار کو دیکھکر اُن سے نے دریافت کیا کہ اے حمل کس نے تمھارے ساتھ یہ بدسلوکی کی ہو اُنھون نے جواب دیا کہ میری اونٹنی نے ٹھوکر کھا کر مجھے گرا دیا ہو اسپر ان لوگون نے کہا کہ تمھاری اونٹنی تو بیحد موٹی ہو اور تمھاری بغل مین یہ (خون آلودہ) پتھر پڑا ہوا ہو (معلوم ہوتا ہو کہ) تمھارا سر اسی سے کچلا گیا ہو۔ عامر نے کہا (نہین) جو مین تمسے کہتا ہون وہی (صحیح) ہو اب مجکو تم لوگ اُٹھا لیچلو۔ چنانچہ ان لوگون نے انکو سوار کرا کر انکے گھر پہونچا دیا (اسی ضرب کے صدمہ سے یہ مر گئے) جب یہ مرنے لگے تو لوگون نے انسے پوچھا کہ اے حمل تمھارے خون کا بدلہ کس سے لین — انھون نے کہا کہ اثیلہ کے علاوہ سب لوگ میرے خون سے بری ہین۔ جب انکی وفات ہوچکی تو قبیلہ ہذیل کے لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ حمل بن مالک کے خون کا بدلہ راشد سے چاہیئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راشد کو بلوا بھیجا۔ چنانچہ راشد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپنے اُنسے فرمایا کہ اے راشد قبیلہ ہذیل کے لوگ کہتے ہین کہ حمل کے خون کا عوض تمھارے ذمہ چاہیئے [راشد کا نام حالت کفر مین ظالم تھا جب یہ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام راشد رکھدیا] راشد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مینے قتل نہین کیا تو اُن لوگون نے کہا (تمنے نہی تمھاری بیٹی) اثیلہ نے قتل کیا ہو اُنھون نے جواب دیا کہ اثیلہ کے قتل کرنیکی مجھکو خبر نہین ہو اُسکے بعد راشد اثیلہ کے پاس گئے اور اُنسے کہا کہ ہذیل کے لوگ کہتے ہین کہ حمل کا خون تمھارے ذمہ ہو اثیلہ نے یہ جواب دیا کہ کیا عورت بھی مرد کو قتل کرسکتی ہو مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹھ نہین کہتے اُسکے بعد اثیلہ خود حاضر ہوئین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا واقعہ بیان کیا تو آنحضرت علیہ السلام نے (خوش ہوکر) انکو دعا دی کہ اللہ تم مین برکت دے۔ دیر اُنکے ذمہ سے حمل کا خون معاف کرا دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

مزنی۔ انکی کنیت ابو ہلال ہو۔ منقول ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر یہ غلط ہو۔ ابو معاویہ نے ہلال بن عامر مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت مین دیکھا کہ آپ (مقام) منیٰ مین ایک اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ پڑھ رہے تھے اُسوقت آپ سرخ چادر اوڑھے ہوے تھے ابو معاویہ نے اسکو دوسری جگہ بھی ایسا ہی روایت کیا ہو مگر اُسکی سند مین اتنا فرق ہو کہ ہاجر بن عامر نے اپنے والد سے روایت کی ہو لیکن صحیح یہ ہو کہ اس حدیث کو ہلال بن عامر نے رافع بن عمرو سے روایت کیا ہو انکا تذکرہ ابن منده نے ایسا ہی لکھا ہو اور ہمسے (بھی اس حدیث کو) ابو یاسر بن جبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے ابو معاویہ ضریر سے اپنی سندون کے ساتھ [جنکو انھون نے ذکر کیا ہو] روایت کرکے بیان کیا ہو۔ ونیز

اس حدیث کو احمد نے اسی طرح محمد بن عبید سے انھون نے قبیلۂ بنی فزارہ کے ایک ضعیف شخص سے انھون نے ہلال بن عامر مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا الی آخرہ۔ انکا ذکر رافع بن عمرو کے نام مین گذر چکا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف کیا گیا ہو۔ ابوداؤد نے بیان کیا ہو کہ مینے احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ عامر بن مسعود صحابی ہین (یا نہین) اُنھون نے جواب دیا کہ مجھے خبر نہین ہان انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہو اور ابوداؤد نے (یہ بھی) کہا کہ مینے مصعب زبیری سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ صحابی ہین اور ابراہیم بن عامر کے والد ہین جن سے (امام) ثوری اور شعبہ نے حدیثین روایت کی ہین۔ یہ وہی عامر ہین جو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل کوفہ کے اتفاق رائے سے کوفہ کے حاکم بنائے گئے تھے جب یہ اُن لوگون پر حاکم ہوگئے تو ایک خطبہ پڑھکر اُن لوگون کو سنایا اور اُسی خطبہ مین یہ بھی بیان کیا کہ ہر ایک قوم کے لیے کچھ پینے کی چیزین اور کچھ لذت (حاصل کرنے) کی چیزین ہوتی ہین لہذا تم بھی ایسی چیزین تجویز کرلو مگر تم ایسی چیز تجویز کرو جو حلال ہون اور (اُنکے استعمال پر تمھاری) تعریف کی جائے اور تم اپنی شراب (یعنے نبیذ وغیرہ) کی تیزی کو پانی ملاکر توڑ دو ایک شاعر نے (اسی کے متعلق) یہ شعر کہے تھے ؎

من[1] ذا یحرم ماء المزن خالطہ ۔۔۔ فی قعر خابیۃ ماعر النا قیل ۔۔۔ انی لاکرہ تشدید الرواۃ لنا ۔۔۔ فیہا ویعجبنی قول ابن مسعود

بہت لوگون کا گمان ہو کہ اس شاعر نے ابن مسعود سے اُن ابن مسعود کو مراد لیا ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے (حالانکہ یہ غلط ہو معاذ اللہ حضرت ابن مسعود حلت شراب کے قائل ہو سکتے تھے) جب ابن زبیر خلیفہ بنائے گئے تو انھون نے عامر کو کوفہ ہی مین اپنی جگہ پر بحال رکھا۔ یہ بوجہ پست قامت ہونے کے وحروجۃ الجعل کے ساتھ ملقب تھے تین مہینے کے بعد انکو ابن زبیر نے معزول کردیا تھا اور انکی جگہ عبد اللہ بن یزید خطمی کو عامل بنادیا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

---

[1] ترجمہ۔ کون شخص مینھ کے پانی کو حرام کہہ سکتا ہے جسکے ساتھ مٹکے کے اندر آب انگور ملا ہو (مطلب شاعر کا یہ ہے کہ شراب کے حرام ہونیکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اسمین دو چیزین ہوتی ہین ایک مینھ کا پانی دوسرا آب انگور یہ دونون حلال ہین پھر اگر مٹکے کے اندر ڈالکر یہ دونون چیزین مخلوط کردی گئین تو کیا خرابی پیدا ہوگئی جو اسکو حرام کہدیا جائے۔ یہ شاعرانہ کلام ہی) بیشک راویون کی سختی کو مین بُرا سمجھتا ہون (جو انھون نے حرمت شراب کی روایتون مین برتی ہی) اور مجھے ابن مسعود کا قول اچھا معلوم ہوتا ہو (کہ وہ شراب کو حلال کہتے ہین) ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مطر شیبانی - انکا ذکر طبرانی نے اپنے معجم کیا ہی - اور وکیع نے سفیان سے انھون نے جبلہ بن شحیم سے انھون نے عامر بن مطر سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھا کر نماز پڑھی تھی ایسا ہی اسکو سہل بن سنجلہ نے وکیع سے روایت کیا ہی اور بہت سے لوگون نے وکیع سے یہ روایت کی ہی کہ انھون نے یہ کہا کہ مینے ابن مسعودؓ کے ساتھ سحری کھائی تھی اور یہی صحیح ہی - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بابلی بن یزید بن حرام - ہشام کلبی نے بیان کیا ہی کہ یہ بیعت عقبہ مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہذیل - انکا ذکر سعید قریشی نے کیا ہی - زیاد نمیری نے نقیع سے انھون نے عامر بن ہذیل سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ جو شخص نماز جمعہ مین حاضر ہوا اور (دنیا کی) باتین چیت نکرے سنتین پڑھے یہانتک کہ امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو - تو یہ (اُسکے ان گناہون کے) لیے (جو) اس جمعہ سے اُس جمعہ تک بلکہ اس سے تین دن زیادہ تک (سرزد ہون) کفارہ ہو جاتا ہی - انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوہشام ہی - انصاری ہین غزوۂ احد مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور وہین شہید ہوے - ہشام نے قتادہ سے انھون نے زرارہ بن اوفی سے انھون نے سعد بن ہشام بن عامر سے - روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ مینے ابن عباسؓ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے حالات دریافت کیے تو انھون نے فرمایا کہ تم حضرت عائشہؓ کے پاس جاؤ (اور انھین سے دریافت کرو) اس لیے کہ وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو زیادہ جانتی ہین - پس مین اور حکیم بن افلح حضرت عائشہؓ کی خدمت مین حاضر ہوے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے حکیم تمھارے ساتھ دوسرا شخص کون ہی انھون نے جواب دیا کہ سعد بن ہشام تو پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ ہشام ہوبہ ہین اُس عامر کے جو غزوۂ احد مین شہید ہوے تھے - مینے عرض کیا کہ ان وہی ہین حضرت عائشہؓ نے فرمایا عامر کیا اچھے آدمی تھے عامر اور انکے بیٹے ہشام دونون صحابی تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی - ابوعمر نے عامر کے بیٹے ہشام کے نام مین یون بیان کیا ہی کہ ہشام کے والد عامر تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے -

---

سلہ مقصود یہ ہی کہ سحری اپنے اسقدر دیر کرکے تناول فرماتے تھے کہ اسکے بعد ہی نماز فجر کا وقت آجاتا تھا ۱۲ -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال- خاندان بنی عبس بن جبیب بن خارجہ بن غدن سے ہین- انکی کنیت ابو سیارہ ہی- مقعی ہین- انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی جو انکے چچا کے بیٹون یعنے قبیلہ متہ کے لوگون کے پاس تھی- ایسا ہی انکا نام ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام حارث ہی انکا تذکرہ پھر کنیت کے باب مین کیا جائیگا اُس جگہ انکے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور اِس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ بن عبد اللہ بن عمیر بن جابر بن عدی بن جدی بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ- کنانہ لیثی- انکی کنیت ابو الطفیل ہی اور یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہین- انکی پیدایش غزوۂ احد کے سال مین ہوئی تھی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا زمانہ بہت تھوڑا پایا تھا پہلے کوفہ مین رہتے تھے پھر مکہ مین چلے آئے تھے- عمار بن ثوبان نے ابو الطفیل سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (مقام) جعرانہ مین دیکھا تھا کہ آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے اتنے مین ایک خاتون آئین تو آنحضرت نے اُنکے لیے اپنی چادر مبارک بچھادی مینے لوگون سے پوچھا کہ یہ کون ہین تو لوگون نے کہا کہ یہ آپکی رضاعی ماں (حضرت حلیمہؓ) ہین انھون نے آپکو دودھ پلایا ہی- سعید جریری نے ابو الطفیل سے روایت کی ہی کہ وہ (اپنی آخر عمر مین) کہتے تھے کہ میرے سوا روئے زمین پر (اِس وقت) کوئی ایسا نہ ہوگا جو تجھسے کہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی مینے کہا کہ آپ کچھ حلیہ (سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا) بیان کر سکتے ہین انھون نے جواب دیا ہان بیان کر سکتا ہون- آپ میانہ قد تھے آپکا رنگ سفید تھا- ملیح تھے- ابو الطفیل حضرت علی کے اُن اصحاب مین سے تھے جو اُنسے (نہایت درجہ) محبت رکھتے تھے (چنانچہ) اُنکے ساتھ اُنکی تمام لڑائیون مین شریک تھے- ثقہ تھے اور امانت دار تھے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ وغیرہما رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے معترف تھے مگر بات یہ تھی کہ حضرت کو ترجیح[۵۱] دیتے تھے انکی وفات سنہ ۱۰۰ ہجری مین ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ سنہ ۱۱۰ ہجری مین ہوئی انکی وفات رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والون مین سب سے پیچھے ہوئی- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وقاص سعد بن وقاص کے حقیقی بھائی ہین- ان دونون کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس ہین- واقدی نے بیان کیا ہی کہ انھون نے دس شخصون کے بعد اسلام قبول کیا تھا گیارھوین شخص (اسلام قبول کرنیوالے) یہی تھے (اسلام لانیکے بعد)

[۵۱] میرے خیال مین یہ کسی راوی کی غلطی معلوم ہوتی ہی کیونکہ یہ روایات صحیحہ جسکا قدر مشترک تواتر کو پہونچ گیا ہی اِس امر پر ثابت ہو چکا ہی کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے افضل الاصحاب ہونے پر تمام صحابہ کا اجماع تھا کبراے روافض بھی اِس امر کے معترف ہین کہ جمہور سلف شیخین کے برابر کسی کو نہین سمجھتے تھے اور یہ بات سلف کی دیانت کی انتہا کے مساوی

Marfat.com

انکو اپنی والدہ کی جانب سے (جو اُسوقت کافرہ تھین) وہ مصیبت پہونچی جو کسی قریشی کو نہین پہونچی (وہ مصیبت یہ تھی) کہ انکی والدہ نے قسم کھالی تھی کہ مین نہ سایہ مین بیٹھونگی اور نہ کچھ کھاؤنگی اور نہ کچھ پیونگی تاوقتیکہ عامر اپنے (اس دین کو نہ چھوڑدے اُسکے بعد سعد (جو کہین گئے ہوے تھے وہان سے واپس) آئے۔ اور (اپنے گھر مین) لوگون کا مجمع دیکھا تو دریافت کیا کہ لوگ کیون جمع ہین۔ اُن لوگون نے کہا کہ تمھارے والدہ نے تمھارے بھائی عامر کو مصیبت مین ڈال رکھا ہو۔ قسم کھالی ہو کہ نہ سایہ مین بیٹھونگی اور نہ کچھ کھاؤنگی اور نہ کچھ پیونگی تاوقتیکہ عامر اس بددینی کو نہ چھوڑدے (سعد نے اسکو سنکر اپنی والدہ سے کہا کہ اے مان (اگر قسم کھاتا ہو تو) میرے متعلق قسم کھا کہ تو سایہ مین بیٹھیگی اور نہ کھائیگی اور نہ پیئگی (جب تک مین اسلام کو ترک نکرون تو تجھے قسم کھانیکا مزہ ملجائے اور مین تجھکو ایسی حالت مین رہنے (دون) یہانتک کہ تو اپنا ٹھکانہ جہنم مین دیکھ لے۔ انکی والدہ نے جواب دیا کہ مین تو اپنے مطیع لڑکے پر قسم کھاتی ہون (تیرے اوپر کیون کھاؤن) پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وان جاہداک علی ان تشرک بی الایہ پھر حضرت عامر حبش کی طرف ہجرت کر گئے انکا تذکرہ یہان ہو

ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور انکا تذکرہ عامر بن مالک کے ذکر مین گذر چکا ہو

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سکن۔ اسما بنت یزید بن سکن کے بھائی ہین اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد مین شہید ہوے۔ ابو عمر نے انکا ذکر انکے والد کے تذکرہ کے ضمن مین لکھا ہو اور انکا تذکرہ طبری نے بھی لکھا ہو۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن قطبہ بن وبرہ۔ بلوی۔ صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے۔ اہل روم نے ۳۳ھ ہجری مین بمقام یرس انکو شہید کر دیا اسکو ابن یونس نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن زید بن جندب بن جابر بن زید بن عبد الحارث بن لبیض حسری۔ جو ایک قبیلہ ہو ابن ربیعہ کی شاخ سے۔ یہ اُن لوگون مین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد بنکر آئے تھے اور ۶۰ھ ہجری مین (حضرت) علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شہید ہوے۔ عبد اللہ بن ابراہیم قریشی نے ابو بکر بن نضر سے انھون نے ام ہیثم یعنے شراحیل بجدیہ کے لڑکی سے انھون نے عائذ بن سعید حسری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم لوگ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ان باپ آپ پر فدا ہون آپ (اپنا دست مبارک) میرے چہرے پر پھیر دین اور میرے لیے برکت کی دعا فرما دین پس آپنے (میری تمنا کو پورا) کر دیا ام ہیثم یعنے عائذ کی بی بی نے بیان کیا ہو کہ مینے انکو سونے کے بعد بھی کبھی نہین دیکھا مگر ایسی حالت مین

لہ ترجمہ (اے بن آدم) اگر تیرے ماں باپ تجھپر زور دین کہ تو میرے ساتھ اُس چیز کو شریک کر جسکا تجھے علم نہین ہو تو تو اپنے ماں باپ کی اطاعت (اس بارہ مین) نکر ۱۲

کہ انکے چہرے پر (ایسی چمک ہوتی تھی کہ) گویا اُسی پر تیل لگا ہوا ہو اور وہ صرف چھوہارون پر قناعت کرتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکو حمیری بیان کیا ہو اور انکی بی بی کا نام اُم یسر بتلایا ہو لیکن فی الواقع یہ جسری ہین (حمیری نہین ہین) اور انکی بی بی ام بنین ہین - ابونعیم نے انکا نسب (یون) بیان کیا ہو کہ عائذ بن سعد جسری - عنزہ بن ربیعہ (کی نسل) کا ایک کنبا ہو مگر یہ غلط ہو بلکہ (صحیح یہ ہو کہ) وہ جسر بن محارب بن حصفہ کی نسل سے ہین اسی لیے وہ محاربی جسری ہین ابونعیم کے اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ کسی دوسرے عنزہ کے نسل مین جسر کو دیکھ لیا ہوگا جنکا نسب یہ ہو جسر بن نمر بن یقدم بن عنزہ تو گمان کر لیا ہوگا کہ یہ عائذ اُسی جسر کے نسل سے ہونگے مگر یہ غلط ہو اس لیے کہ انکا نسب نامہ یہ ہو - عائذ بن سعید بن جابر بن زید بن عبد الحارث ابن بغیض بن ثکم بن عبد بن عوف بن زید بن بکر بن عمیرۃ بن علی بن جسر بن محارب [واللہ اعلم بالصواب] -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عائذ جعفی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو سعد بن ابی صلت انسے یہ روایت کرتے ہین کہ انھون نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر ایسی حالت مین گذرے کہ وہ لوگ ایک پتھر اُٹھا رہے تھے جسکو ہم لوگ حجر الاشداء کہتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو عمر نے لکھا ہو کہ مین خیال کرتا ہون کہ یہ حدیث مرسل ہو -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو ازدی - انکا شمار اہل بصرہ مین ہو انکی وفات (حضرت) عثمانؓ کے بعد ہوئی ہو انکو امام بخاری نے وحدان مین ذکر کیا ہو مگر امام بخاری نے انسے کوئی حدیث روایت نہین کی انکا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے مختصراً لکھا ہو -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال بن عبید بن یزید بن رواحۃ بن زنیۃ بن عدی بن عامر بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمۃ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن رد بن طابخۃ بن الیاس بن مضر - قبیلہ مزینہ سے ہین انکی کنیت ابو ہبیرہ ہو - قبیلہ مزینہ کہتے ہین عثمان و اوس فرزندان عمرو کی اولاد کو - عثمان و اوس کی والدہ کا نام مزینہ تھا لہذا اُنکی اولاد کو اُسکی طرف منسوب کیا گیا - یہ اُن لوگون مین ہین جن لوگون نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی - نیکوکار صحابہ مین سے تھے انھون نے بصرہ مین سکونت اختیار کر لی تھی اور وہین ایک مکان بھی بنا لیا تھا - انکی وفات عبد اللہ بن زیاد کی حکومت مین بعہد یزید بن معاویہ ہوئی تو انھون نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز ابو برزہ اسلمی پڑھاوین - (اس خیال سے وصیت کی تھی) تاکہ اُنکے جنازہ کی نماز ابن زیاد نہ پڑھاوے - ہمین یحیی ابن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے محمد بکار نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے امیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انھون نے خلیفہ بن عبد اللہ سے انھون نے

Marfat.com

عائذ بن عمرو سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے اُسکے سوال کو پورا کردیا۔ پس جب اُس شخص نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سائل سوال کی خرابی کو جانتا تو وہ شخص جسکے پاس کچھ ہوتا کبھی سوال نکرتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط سکونی شامی۔ ہمین یحییٰ بن محمود نے اذناً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے نوطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے محمد بن حمیر نے حمزہ بن قیس اسکونی سے انھون نے عائذ بن قرط سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی (فرض) نماز کو پڑھے اور اُسکا کامل کرے (یعنے پوری رعایت آداب نماز کی ملحوظ رکھے) تو (اللہ کے یہان) اسکے نوافل[1] کا ثواب اس (فرض کے ثواب) مین ملا دیا جائیگا تاکہ وہ (فرض) کامل ہو جائے[2] انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی لیکن ابو عمر نے انکو سکونی بیان کیا ہی اور ابن مندہ و ابو نعیم نے انکو کسی طرف منسوب نہین کیا ہی اور ابن عاصم نے انکو ثمالی بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعص بن قیس بن خلدۃ بن مخلد بن عامر بن زریق الانصاری خزرجی ثم زرقی۔ اپنے بھائی معاذ بن ماعص کے ہمراہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے بعض نے کہا ہی کہ غزوۂ بیر معونہ مین شہید ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور سوید بن صرملہ عجلانی کے درمیان مین بھائی چارا کرادیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عائذ اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اللہ تعالی کے نام (نامی) کی طرف منسوب ہین۔ بیٹے ہین سعید بن جندب کے اور بعض نے (صرف) عائذ بن سعید کہا ہی یعنے اللہ عزوجل کے نام کی طرف منسوب نہین کیا ہی۔ انکا تذکرہ اور گزرگیا ہی عائذ اللہ وفد بلز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تھے۔ لقیط بن مالک بن نضر بن سعید بن عائذ علامہ انھین کی نسل سے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عائذ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انکی کنیت ابو ادریس ہی۔ خولانی ہین انکی پیدایش غزوۂ حنین کے سال مین ہوئی تھی انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین انکا (پورا) ذکر آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہی۔

---

[1] اس حدیث سے بے وضو سوال کرنیکی قباحت ثابت ہوتی ہے ۱۲۔

[2] پانچون وقت فرض کے ساتھ ساتھ سنتہ مین جو مقرر کیگئی ہین اسکی حکمت ایک یہ بھی ہے ۱۲۔

Marfat.com

باب العین والباء

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن اخشر۔ اور بعض نے ابن احمر بیان کیا ہی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب آنحضرت علیہ السلام (سونے کے لیے) اپنی خواب گاہ مین تشریف لیجاتے تھے تو سورۂ قل یا ایہا الکافرون پوری سورۃ پڑھ لیتے تھے۔ انکا ذکر خضرمی نے مغازی مین اور ابن ابی سلیمہ نے وحدان مین لکھا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر و ابو نعیم و ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن قیظی۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہی کہ عباد بن وقش کے بیٹے ہین جو (قبیلہ) بنی نبیت ثم عبد الاشہل سے ہین یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے۔ اسکو محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کیا ہی اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انھون نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے اپنی دادی تویلہ سے جو اسلم بن عمیر کی صاحبزادی ہین روایت کرکے بیان کیا ہی کہ وہ کہتی تھین کہ ہم سب (ایک دن قبیلہ) بنی حارثہ مین ظہر یا عصر کی نماز پڑھ رہے تھے جب ہم لوگ دو رکعت نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے کہ اتنے مین ایک شخص آیا اور اُس نے بیان کیا کہ (اب) قبلہ مسجد حرام کی طرف ہوگیا ہی تویلہ کہتی ہین کہ یہ سنتے ہی سب کے سب (اُس نماز مین) کعبہ کی طرف پھر گئے تو مرد عورتون کی جگہ پر آگئے اور عورتین مردون کی جگہ پر چلی گئین۔ راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ شخص جنھون نے آکر سبھون کو خبر دی تھی کہ اب قبلہ بدل گیا وہ عباد بن بشر تھے۔ ونیز ابن مندہ نے ابراہیم بن حمزہ زبیری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے تویلہ سے جو کہ اُن عورتون مین ہین جنھون نے (آنحضرت سے) بیعت کی تھی روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھین ایک شخص (قبیلہ) بنی سلمہ سے جنکو لوگ عباد بن بشر بن قیظی انصاری کہتے تھے آئے اور خبر دی کہ (اب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام کو قبلہ بنالیا ہی (اس خبر کو سنکر) سب (اُسی نماز مین) بیت المقدس کی جانب پھر گئے (اُسکے بعد کی حدیث کو) ویسا ہی بیان کیا ہی یہ قول ابن مندہ کا ہی۔ اور ابو نعیم نے کہا ہی بعض کا قول ہی کہ عباد بن بشر بن قیظی انصاری وہی ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہی جو ذاران نبی عبد الاشہل سے ہین یعنی عباد بن بشر بن وقش جنکا ذکر ابھی آتا ہی۔ اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ بعض کا قول ہی کہ یہ کوئی اور ہین بعض متاخرین نے انکو وہم جانا اور عباد بن بشر بن قیظی کے بارہ مین اس حدیث کو نقل کیا ہی جسکو ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے انھون نے تویلہ سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتی تھین ہم سب (ایک دفعہ) قبیلہ بنی حارثہ مین نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے مین عباد بن بشر بن قیظی نے خبر دی الی آخرہ۔ اس حدیث کو یعقوب زہری نے ابراہیم بن جعفر سے روایت کرکے بیان کیا ہی مگر انھون نے عباد کا نام نہین

Marfat.com

بیان کیا ہو اور اسی حدیث کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے شریک سے انھون نے ابوبکر بن صخیر سے انھون نے ابراہیم بن عباد انصاری سے انھون نے اپنے والد سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قبیلہ بنی حارثہ کے امام تھے روایت کیا ہو ابراہیم بیان کرتے ہین کہ میرے والد نماز پڑھا رہے تھے انھون نے اُسی حالت مین یکایک یہ آواز سنی کہ آگاہ ہو جاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بحکم خدا) کعبہ کو قبلہ بنا لیا ہو پس (اسکو سنکر) سب اسی طرف پھر گئے - یہانتک ابونعیم کا کلام ہو انھون نے اسمین کچھ فیصلہ بیان نکیا (کہ فی الواقع یہ دونون ایک ہی ہین یا دو) مگر ابن مندہ نے فیصلہ کر دیا ہو کہ یہ دونون (واقعی) دو ہین - ایک تو یہی عباد بن بشر بن قیظی دوسرے عباد بن بشر بن وقش جنکا ذکر ابھی آتا ہو - اور کوئی تعجب نہین کہ درحقیقت یہ دونون دو نام ہون (اولاً) اس لیے کہ ابن عباد کے نسب مین بشر بن قیظی بیان کیے گئے ہین اور ابن عباد کے نسب مین جنکا ذکر ابھی آتا ہو قیظی کا نام نہین ہو تاکہ یہ کہنے کا موقع ہو کہ (باپ کو چھوڑکر) انکے دادا کی طرف منسوب کر دیا گیا ہو (دوم) اس لیے کہ یہ عباد قبیلہ بنی حارثہ سے ہین اور بنی حارثہ قبیلہ بنی عبدالاشہل سے ہین اس لیے کہ حارثہ کا نسب نامہ یہ ہو - حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس پس دونون جاکر حارث مین ملجاتے ہین (اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ حارثہ کا سلسلہ اور ہو اور عبدالاشہل کا سلسلہ اور ہو پس قبیلہ بنی عبدالاشہل سے نہین ہو سکتا وہو المدعی) (سوم) اس لیے کہ قبیلہ بنی حارثہ مین عرابہ بن اوس بن قیظی بن عمرو بن جشم بن حارثہ ہین پس اس صورت مین یہ عباد بن بشر عرابہ کے چچا کے لڑکے ہونگے اور قبیلہ بنی حارثہ سے مربع بن قیظی بن عمرو ہین جو عرابہ کے چچا ہین پس اس صورت مین یہ عباد بن بشر مربع کے بھتیجے ہونگے (چہارم) اس لیے کہ ابوعمر نے عباد بن قیظی انصاری کو ذکر کیا ہو اور یہ کہا ہو کہ یہ عباد فرزندان قیظی عبداللہ اور عقبہ کے بھائی ہین اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ دونون دو ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعور بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو - انکا دوسرا نام بنیت ہو یہ مالک بن اوس کے بیٹے ہین - انصاری اوسی ثم اشہلی ہین - انکی کنیت ابوبشر ہو - بعض کا قول ہو کہ ابوالربیع ہو انھون نے مدینہ مین مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر قبل اسلام لانے سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر کے اسلام قبول کیا تھا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ اُحد اور بدر اور تمام غزوات مین شریک تھے - یہ اُن لوگون مین ہین جن لوگون نے کعب بن اشرف یہودی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کو ایذا پہونچاتا تھا قتل کیا - جن لوگون نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اُنکے نام یہ ہین - عباد - محمد بن سلمہ - ابوعبس بن جبر - ابونائلہ وغیرہ وغیرہ - عباد نے اس بارے مین ایک شعر بھی لکھا تھا یہ فضلاء صحابہ مین سے ہے - (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہو کہ تین شخص انصار مین ایسے تھے کہ اُنکے اوپر کوئی دوسرا شخص افضل شمار نہین کیا جاتا تھا وہ کل کے کل قبیلہ بنی عبدالاشہل سے تھے (اُن تینون حضرات کے نام یہ ہین) سعد بن معاذ - اُسید بن حضیر - عباد بن بشر - حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہین کہ (ایک دفعہ

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد بن بشر کی آواز سُنی تو (آپنے یہ) دعا کی کہ اے خدا عباد پر اپنی رحمت نازل کر۔ ہمین عبدالوہاب بن ابی نجیح نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مہر بن اُثیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر پر دونون (ایک مرتبہ) اندھیری رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پس جب آپکی خدمت سے دونون رخصت ہوکر چلے تو ایک کی چھڑی روشن ہوگئی دونون اُسکی روشنی مین چلتے رہے۔ جب دونون متفرق ہوئے تو دونون کی چھڑیان روشن ہوگئین۔ محمد بن اسحاق نے حصین بن عبدالرحمن سے انھون نے عبدالرحمن بن ثابت سے اُنھون نے عباد بن بشر انصاری سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کیطرف مخاطب ہوکر) فرمایا تھا کہ اے گروہ انصار تم لوگ میرے شعار[1] ہو اور بقیہ لوگ دثار ہین (یعنی) تمھاری طرف سے (پورا اطمینان ہے) میری برائی (تمسے) نہ بیان کی جائیگی۔ عبادہ بن بشر غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے۔ اِنسے اُس غزوہ مین بہت بڑے کارنمایان ظاہر ہوئے تھے (اُسوقت) انکی عمر ۴۵ برس کی تھی انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ثعلبہ ہو۔ عبدی ہین۔ اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین۔ انکے بیٹے ثعلبہ نے فضائل وضو مین بیان کیا ہو کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان وضو کا ارادہ کرکے اپنا منھ دھوتا ہوا الخ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر۔ مخزومی۔ انکے لڑکے محمد نے انسے روایت کی ہو۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہو مگر انکی کوئی روایت (آنحضرت علیہ السلام سے) معلوم ہوتی ہو اور نہ انکا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی بن اسود بن احرم بن حجنا بن کلفۃ بن عوف۔ انصاری اوسی۔ یہ سوار ذی حرق کے لقب سے مشہور تھے ذی حرق انکے ایک گھوڑے کا نام تھا جسپر سوار ہوکر جہاد کیا کرتے تھے غزوۂ احد اور کل غزوات مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اُسی گھوڑے پر سوار ہوکر گئے تھے۔ غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن حسال۔ غفاری۔ اہل صفحہ سے ہین۔ انکا تذکرہ مستغفری نے بیان کیا ہے مگر انکے متعلق کوئی حدیث روایت نہین کی انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہو۔

[1] شعار اس کپڑے کو کہتے ہین جو سب کپڑون کے نیچے پہنا جاتا ہو بدن سے ملا رہتا ہو اور دثار وہ چادر جو اوپر اوڑھی جاتی ہو مطلب یہ ہو کہ تم میرے بہت مقرب ہو ۱۲۔

Marfat.com

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن حسحاس - بعض نے انکا نام عباد بیان کیا ہی انشاء اللہ تعالیٰ عباد کے نام مین انکا تذکرہ اس سے زیادہ کیا جائیگا - اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن سابس - ابو ہریرہ نے انسے حدیث روایت کی ہی - ابو موسیٰ نے کہا ہی کہ حافظ ابو زکریا نے انکا تذکرہ اسی قدر لکھا ہے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن سحیم - ضبی انکو ابن ابی عاصم نے صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر انکے متعلق کوئی حدیث نہین لکھی (امام) بخاری نے بیان کیا ہی کہ یہ تابعی ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن جابر بن سالم بن مرۃ بن عبس بن رفاعۃ بن حارث بن حی بن حارث بن بہثۃ بن سلیم - انکی کنیت ابو ابراہیم ہی - سلمی ہین - بعض نے انکے والد کا نام شیبان بیان کیا ہی - یہ قریش کے حلیف تھے - انھون نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امامہ بنت ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے نکاح کرنیکا پیغام بھیجا تو آپنے (انکی طرف سے وکالۃً) انکا نکاح امامہ سے کر دیا - اور یہ وہان موجود نہ تھے - انسے انکے بیٹے ابراہیم نے حدیث روایت کی ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی لیکن ابو نعیم نے یہ بیان کیا ہی کہ انکے والد کا نام سنان ہی - اور بعض کا قول ہی کہ شیبان ہی اور ابن مندہ نے فقط اتنا بیان کیا ہی کہ انکا نام شیبان ہی اور کلبی نے کہا ہی کہ انکا نام سنان ہی

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبد الاشہل - انصاری اشہلی - غزوۂ احد کے دن شہید ہوے - انکو صفوان بن امیہ جمحی نے شہید کیا تھا - انکو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) **عباد** (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل - عنبری لشکری - اہل بصرہ مین شمار کیے جاتے ہین - خاندان عنبر بن لشکر بن وائل سے ہین - ہمین ابو الفرج بن محمود نے اذناً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شبابہ نے شعبہ سے انھون نے ابو یسر یعنی جعفر بن ابی وحشیہ سے انھون نے عباد بن شرحبیل سے جو قبیلۂ بنی عنبر کے ایک شخص تھے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ وہ کہتے تھے (جب) ہمارے یہان قحط سالی ہوئی تو مین منیٰ مین آیا اور مدینہ کے باغون مین سے ایک

باغ مین چلاگیا (وہان جاکر) غلہ کی ایک بالی توڑی اور اُسکے دانے نکال کر کھائے اور (کچھ بالیان توڑکر اپنی کملی مین رکھ لی اور لے کے چلے) اتنے مین مالک باغ آیا اور مجھکو مارا اور میرے کپڑے چھین لیے۔ پس مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ سے اُسکی اطلاع کی تو آپنے مالک باغ سے فرمایا کہ جب یہ ناواقف تھے تو تمنے انکو کیون مطلع نکر دیا اور اگر بھوکے تھے تو کیون کھانے ندیا اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک باغ سے فرمایا کہ انکی کپڑے دیدو تو اُس نے میرے کپڑے واپس کردیے اور آنحضرت نے حکم دیا کہ مالک باغ کو ایک یا نصف وسق گیہون دیدو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبان۔ انکی کنیت ابو یحییٰ ہی انسے انکے بیٹے یحییٰ نے حدیث روایت کی ہی۔ انکی حدیث کی سند مین اختلاف ہی جیادہ بن مروان نے شعث بن سوار سے انھون نے یحییٰ بن عباد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مجھے (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ابو یحییٰ آؤ اور برکت والے ناشتہ مین شریک ہوجاؤ۔ اور اسی حدیث کو حفص بن غیاث نے اشعث سے انھون نے ابو ہبیرہ یعنے یحییٰ بن عباد سے انھون نے اپنے دادا شیبان سے روایت کیا ہی۔ یہ حدیث شیبان کے تذکرہ مین گذر چکی ہی۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزیٰ بن محصن بن عقید بن وہب بن حارث بن جشم بن لوی بن غالب۔ انکا لقب خطیم تھا۔ اس لیے کہ غزوہ جمل مین عجلت سے انکی ناک پر ضرب آگئی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کرکے لکھا ہی۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن تیہان۔ غزوہ بدر مین شریک تھے۔ انکو طبری نے ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہی۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

عدوی۔ انکو امام بخاری نے صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ روایت ہی کہ ثابت بن محمد نے ابو بکر بن عیاش سے انھون نے عائشہ بنت ضرار سے انھون نے عباد عدوی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مشکل ہے اُن لوگون کے لیے جو اپنی قوم کے سردار ہون اور مشکل ہی اُن لوگون کے لیے جو امین بنائین جائین۔ بعض لوگون نے اسکی (کچھ) مخالفت کی ہی اور یون بیان کیا ہی کہ یہ حدیث مروی ہی جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ دیلی ہین۔ اور بعض کا قول ہی کہ لیثی ہین۔ اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین۔ عطاء بن سائب نے ابن عباد سے

انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایک دفعہ) موقف مین قبل بعثت سے وقوف کرتے ہوے دیکھا اور پھر بعد بعثت کے وہین دیکھا۔ اُنکے والد نے بیان کیا ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ (اگر آپ اجازت دین تو) مین آپکو شعر پڑھکر سناؤن آنحضرت علیہ السّلام نے تین بار تک (اُنکے جواب مین) فرمایا کہ نہین چوتھی دفعہ مین (آپنے اجازت دی تو) انھون نے شعر پڑھکر سنا دیئے۔ اُسکے بعد آپنے فرمایا کہ شاعرون مین جو لوگ اچھے (سمجھے جاتے) ہین تم اُنھین سے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ بعض نے انکے والد کا نام عبد عمرو بیان کیا ہی۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ضحاک بن مخلد نے بشر ابن صحار اعرجی سے انھون نے مبارک سے انھون نے بشر بن عیاذ سے اور میرے کئی چچاؤن نے (بجاے بشر بن عیاذ کے) عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہی اور کہا ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک یہودی آکر رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتین کرنے لگا (اس درمیان مین) آپکی چادر مبارک آپکے شانے سے گر گئی اور (مجکو معلوم تھا) کہ آپ اسکو اچھا نہین سمجھتے کہ کوئی مہر نبوت کو (بلا ضرورت) دیکھے پس مینے چادر (اچھی طرح) آپکو اُڑھا دی آپنے بعد فراغت دریافت فرمایا کہ کس نے اُڑھائی ہی تو مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے۔ اُسکے بعد آپنے فرمایا کہ میرے سامنے آؤ چنانچہ مین جاکر آپکے سامنے بیٹھ گیا پس آپنے اپنے دست مبارک کو (اولاً) میرے سر پر رکھا پھر میرے چہرہ و سینہ پر اپنے دست مبارک کو پھیرا۔ اور فرمایا کہ جب کوئی قیدی میرے پاس آئے تو تم آنا مین تمکو کوئی خادم دونگا) چنانچہ جب قیدی آئے تو مین آپکے پاس گیا آپنے مجھے ایک مضبوط و محنتی غلام دیے جانیکا حکم فرمایا۔ مہر نبوت آپکے شانہ کے کنارہ پر تھی اُسکی مقدار بکری کے گھٹنے کی چپیڑی کے برابر تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور انکا ذکر امیر ابونصر بن ماکولا نے (اس طرح) کیا ہی۔ عیلز بکسر عین و یاے تحتانی و ذال معجمہ اور ابوعمر نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہی انکا ذکر انشاء اللہ تعالے اپنے موقع پر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے دونون بگہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ فتح مکہ کے حالات بیان کرتے تھے اسکو ابوعاصم نے بیان کیا ہی۔ انکا ذکر جعفر نے کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبسۃ بن اُمیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن حارث بن خزرج الصاری خزرجی بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکے والد کا نام بجاے قیس کے عیسہ ہی۔ یہ اور انکے بھائی سبیع بن قیس غزوۂ بدر مین شریک تھے اور

Marfat.com

یہ غزوۂ موتہ کے دن شہید ہوے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی - انصاری حارثی - عبداللہ اور عقبہ فرزندان قیظی کے بھائی ہین یہ اُنکے دونون بھائی جسر اور عبیدہ کے دن شہید ہوے - یہ صحابی تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ - اور بعض نے برعکس مرہ بن عباد بیان کیا ہی - انکا شمار اہل شام مین ہی - ابو زاہریہ نے جُبیر بن نفیر سے انھون نے عباد بن مرہ انصاری سے روایت کی ہی کہ وہ ایک دن کسی کام کو جا رہے تھے تو یکایک رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بیٹھے ہوے ہین اور آپکا رنگ متغیر ہی - جب اپنے کام سے لوٹے تو آپکی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) آپ پر میرے ماں باپ فدا ہو جائین مین آپکے چہرۂ مبارک کے رنگ کو متغیر دیکھتا ہون (وجہ کیا ہی) رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوکہ کی وجہ سے یہ حالت ہورہی ہی - اس حدیث کو عباد بن عباد نے ابان بن ابی عیاش سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے مرد بن عباد سے اِسی حدیث کے ہم معنی الفاظون مین روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر مہاجرین مین ہی - مگر انکے متعلق آنحضرت سے کوئی روایت معلوم نہین ہوتی - ہمین ابو جعفر عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے حال مین روایت کیا ہی کہ عبیدہ بن حارث اور طفیل اور مسطح بن رثاثہ اور عباد بن مطلب وغیرہ - عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے یہان اُترے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی کیا ہی اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی کہ عباد بن مطلب کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ انکا ذکر مہاجرین مین ہی مگر انکے متعلق آنحضرت سے کوئی روایت معلوم نہین ہوتی اور (اپنی تائید مین) ابن اسحاق کے قول کو ذکر کیا ہی - ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ وہم فاسد اور خطاے فاحش ہی (اس لیے کہ وہ جو مہاجرین مین ہین) وہ مسطح بن رثاثہ بن عباد بن مطلب ہین - یہ مسطح اور عُبیدہ بن حارث اور اُنکے بھائی وغیرہ قُبا مین بنی عجلان کے بھائی کے یہان اُترے تھے اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ سبھون کا اسپر اتفاق ہو گیا ہی کہ مہاجرین مین کوئی شخص ایسا ہی نہین ہی جسکا نام عباد بن مطلب ہو - ابو موسیٰ نے بیان کیا ہی کہ عباد بن مطلب اُن مہاجرین مین ہین جو لوگ پہلے پہل ہجرت کر کے مدینہ مین گئے تھے - اسکو جعفر اپنی سند سے ابن اسحاق تک روایت کر کے بیان کیا ہی - ابو موسیٰ نے کہا ہی مین سمجھتا ہون کہ انکا نام عیاذ با اور ذال معجمہ کے ساتھ ہی مین کہتا ہون کہ جو ابو نعیم نے بیان کیا ہی وہی صحیح ہی مگر اسمین ابن مندہ پر اعتراض کرنیکی کوئی گنجایش نہین اس لیے کہ

Marfat.com

ابن مندہ نے (اپنے تبوت مین) یونس کی روایت کو ابن اسحاق سے نقل کیا ہی اور یہ اس روایت مین سچے ہین کہ (فی الواقع) یہ یونس کی روایت ہی جیسا ہمنے اُسکو ذکر کیا ہی ونیز اس روایت کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے مثل یونس کے نقل کیا ہی اور عبد الملک بن ہشام نے انکا ذکر ویسا ہی کیا ہی جیسا ابونعیم نے بیان کیا ہی اور ابو موسیٰ کا ابن مندہ پر استدراک کرنا یہ بھی صحیح نہین - اس لیے کہ انھون نے عباد اور عیاذ دونون کے تذکرہ مین بیان کیا ہی جیسا تم دیکھ لوگے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن نہیک - انصاری خطمی - یہ وہ ہین جنھون نے قوم کو خبر دی تھی جبکہ اُن لوگون کو بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے ہوے دیکھا تھا اور کہا تھا کہ اب قبلہ بدل گیا ہی - اور ایک قول یہ ہی کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ خبر دینے والے کوئی اور ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عِبَاد (رضی اللہ عنہ)

بکسرہ عین و تخفیف باء - انکی کنیت ابو ثعلبہ ہی اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین - اسود بن قیس نے ثعلبہ بن عباد عبدی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ آپنے فرمایا جب کوئی بندہ وضو کرتا ہی یعنی کلی کرکے اس طرح دھوتا ہی کہ پانی اُسکی ٹھڈھی پر بہ آتا ہی اور اپنے ہاتھون کو اس طرح دھوتا ہی کہ پانی کہنیون پر آتا ہی اور اپنے دونون پاؤن اس طرح دھوتا ہی کہ پانی ٹخنون کی طرف بہ جاتا ہی اور (وضو سے فارغ ہوکر) کھڑا ہوتا ہی اور نماز پڑھتا ہی تو اللہ تعالیٰ اُسکے اگلے گناہ کو معاف فرما دیتا ہی - انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے (فقط) کسرہ عین کے ساتھ بیان کیا ہی - امیر ابو نصر نے انھین کی موافقت کی ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو عَبَّاد مفتوح العین و مشدد الباء کے باب مین ذکر کیا ہی اور دونون نے کسرہ کا ذکر نہین کیا حالانکہ صحیح کسرہ عین ہی - ابن یونس نے بھی اسکو ایسا ہی بیان کیا ہی اور رہنے انکا ذکر عباد بالفتح کے تذکرہ مین لکھا ہی -

(سیدنا) عِبَاد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد غفاری - یہ بھی کسرہ عین کے ساتھ - صحابی ہین (آنحضرت سے) روایت کرتے ہین انکی دو حدیثین عطاء بن سائب سے مروی ہین - عطاء نے اپنے والد سے انھون نے خالد بن عباد سے انھون نے اپنے والد عباد بن خالد سے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عُبَادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اثیب - عنزی - انکا شمار اہل فلسطین مین ہی - انسے روایت ہی کہ انھون نے بیان کیا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا - اور اسلام قبول کیا اور آپنے مجھکو ایک تحریر لکھکر دی (وہ تحریر یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

من نبی اللہ لعبادہ بن الاشیب العنزی انی امرتک علی قومک ممن جری علیہ عمالی وعمل نبی ابیک فمن قری علیہ کتابی ہذا فلم یقطع فلیس لہ من اللہ معون۔ چنانچہ میں اس تحریر کو لیکر اپنی قوم میں آیا پس سب کے سب اسلام لے آئے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ عنزی اس لیے کہلاتے ہین کہ عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی کی طرف منسوب ہین اور عنز بن وائل کی کنیت ابو بکر ہی۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوفی بن حنظلہ بن عمرو بن رباح بن جعونۃ بن حارث بن تمیم بن عامر بن صعصعہ۔ بعض نے بیان کیا ہی کہ یہ ابو وافی کے بیٹے ہین انکی کنیت ابو ولید ہی۔ نمیری ہین۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف کیا گیا ہی۔ ابو نعیم کا قول ہی کہ بعض متاخرین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر انکے علاوہ اور کسی نے انکو صحابہ مین ذکر نہین کیا۔ یہ شامی ہین قنسرین مین رہتے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ دمشق مین رہتے تھے غزوہ صفین مین حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے۔ عمرو بن عنبسہ سے روایت کرتے ہین اور انسے ابو سلام یعنی اسود اور ابو مریم اور مکحول نے روایت کی ہی اور یزید بن ابی مریم نے عمرو بن عنبسہ سے اُس شخص کے متعلق حدیث روایت کی ہی جس نے ایک شخص مسلمان کو آزاد کیا تھا۔ ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ بعض لوگون کا یہ قول ہی کہ انکی حدیث مرسل ہی۔ اس لیے کہ یہ عمرو بن عنبسہ سے روایت کرتے ہین (نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) مگر ابو نعیم کا یہ قول کہ انکو کسی نے صحابہ مین ذکر نہین کیا اس سے رد ہوا جاتا ہی کہ ابو عمر نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہی۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خشخاش عنبری۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی اور کسی دوسرے نے انکو عنبری بیان نہین کیا یہ بیٹے ہین خشخاش بن عمرو بن زمزمۃ بن عمرو بن عمارۃ بن مالک بن عمرو بن شہیرہ بن مسعود بن العشر بن تمیم بن عوذ بن مناۃ بن تیم بن اراشۃ بن عامر بن عبیلۃ بن قشمیل بن فزا۔ بن بلی کے۔ بلوی ہین۔ اسمین کسی نے اختلاف نہین کیا کہ یہ خاندان بلی سے ہین سوائے ابن مندہ کے کہ انھون نے انکو عنبری بیان کیا ہی یہ مجذر بن زیاد کے چچا کے بیٹے ہین اور اخیافی بھائی ہین۔ یہ بنی سالم کے حلیف تھے جو خاندان بنی عوف انصاری سے تھے۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوئے۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کی ہی انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد کے دن مسلمانون مین قبیلہ بنی عوف بن خزرج

سلہ ترجمہ (یہ تحریر ہی) نبی اللہ کی طرف سے عبادہ بن اشیب عنزی کے نام۔ میں نے تمھین تمھاری قوم پر حاکم بنا دیا یعنے اُن لوگون پر جو میرے عمال کے اور نیز تمھارے خاندان کے تحت حکومت تھے جس شخص کو میری یہ تحریر پڑھکر سنائی جائے اور وہ نماز تو خدا کی طرف سے اسکی بالکل مدد نہوگی ۱۲

Marfat.com

قبیلہ بنی سالم سے عبادہ بن خشخاش شہید کیے گئے اور یہ اور نعمان بن مالک اور منذر بن زیاد ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ اسمین بعض کا قول ہی کہ انکا نام عَبّاد ہی بفتح عین وبغیر ہا۔ (لفظ) خشخاش مین بعض کا قول ہی کہ دو خاے و دو شین معجمہ کے ساتھ ہی اور بعض کا بیان ہی کہ دو حاے مہملہ اور دو شین مہملہ کے ساتھ ہی۔ اور ابن مندہ کا یہ قول کہ یہ عنبری ہین غلط ہی۔ میرے خیال کے مطابق اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ انھون نے یہ دیکھا ہوگا کہ خشخاش عنبری صحابی ہین پس گمان کر لیا ہوگا کہ یہ عُبادہ انھین خشخاش کے بیٹے ہین۔ دوسرے اس لیے کہ خود انکے قول مین تناقض ہو رہا ہی۔ (اسواسطے کہ انھون نے بیان کیا ہی) کہ غزوۂ اُحد مین انصار کے قبیلہ بنی سالم سے عبادہ شہید ہوے ونیز انکا نسب بنی سالم اور خزرج تک بیان کر دیا اور اسکو بھی دیکھ لیا کہ انکے نسب مین کوئی عنبر نہین پھر یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہی کہ یہ عنبری ہین (پس لامحالہ ماننا ہوگا کہ انکو اشتباہ ہو گیا) انکا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہی اور کہا ہی کہ عبادہ بن الخشخاش بن عمرو بن زمزمہ۔ صحابی ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد کے دن شہید ہوے۔ ابن اسحاق اور ابو موسیٰ کا یہ قول کہ خشخاش مین دو حاے مہملہ اور دو شین معجمہ ہین اور واقدی کا یہ بیان ہی کہ انکا نام عبدہ ہی اور انکے والد کا نام حساس ہی دو حاے مہملہ اور دو سین مہملہ کے ساتھ (اور یہ) کہ عبادہ مجذر بن زیاد کے چچا کے بیٹے اور انکے اخیافی بھائی ہین یہ کل بیانات ابن مندہ کے قول کی تردید کر رہے ہین اور سیاق نسب جو اول ترجمہ مین ابن کلبی سے منقول ہی وہ بھی اسکی تائید کر رہا ہی جسکو مینے بیان کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع۔ انکے ذکر مین یحییٰ بن یونس نے سلمہ بن شبیب سے انھون نے ابو مغیرہ سے انھون نے ثابت بن سعید سے انھون نے اپنے چچا خالد بن ثابت سے انھون نے عبادہ بن رافع سے روایت کی ہی کہ انھون نے بیان کیا تھا کہ جسوقت دو مسلمان ملتے ہین تو ستر نیکیان اُن دونون کے پاس حاضر ہوتی ہین پس جو شخص زیادہ بشاشت کے ساتھ اپنے ساتھی سے ملتا ہی تو اُسکے نامۂ اعمال مین اکہتر نیکیان لکھی جاتی ہین اور دوسرے کے لیے ایک نیکی اور ثابت نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ یہ عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

زرقی۔ بعض نے کہا ہی کہ انکا نام عباد ہی۔ اور بعض کا بیان ہی کہ ابو عبادہ پس جسوقت مین انکی کنیت ابو عبادہ ہوگی تو اُسوقت مین انکا نام یہ ہوگا سعد بن عثمان بن خلدۃ بن مخلد بن عامر بن رزیق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری۔ یہ اہل حجاز مین شمار کیے جاتے ہین اصحاب بدر سے ہین انسے اِنکے دونون فرزندان عبداللہ اور سعد نے

حدیث روایت کی ہو۔ یعلی بن عبدالرحمٰن بن ہرمز نے عبداللہ بن عبادہ سے روایت کی ہو کہ یہ (ایک مرتبہ) چڑیون کا شکار ابوا ہاب کے کنوین مین کھیل رہے تھے کہ انکو انکے والد عبادہ نے دیکھ لیا (اُسوقت تک) صرف ایک چڑیا ملی تھی اُسکو بھی انکے والد نے اِنسے چھین کر چھوڑ دیا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اطراف وجوانب کو ویسہی حرم بنا دیا ہو جیسا کہ ابراہیم (علیہ السّلام) نے مکہ کو حرم بنا دیا تھا۔ اور موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا ہو کہ جس شخص نے یہ کہا ہو کہ یہ عبادہ صامت کے بیٹے ہین یہ اُسکا وہم ہو اس لیے کہ یہ عبادہ (فی الواقع) نرقی کے بیٹے ہین اور صحابی ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الصامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن قوقل اور قوقل کا دوسرا نام غنم ہو۔ وہ بیٹے ہین عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کے انصاری ہین خزرجی ہین۔ انکی کنیت ابو ولید ہو۔ انکی والدہ قرۃ العین عبادہ بن اصلہ بن مالک بن عجلان کی صاحبزادی ہین یہ بیعت عقبہ اولیٰ وثانی مین شریک تھے اور بنی عوف بن خزرج کے قافلون کے سردار تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو مرثد غنوی کے درمیان مواخات کرادی تھی۔ غزوۂ بدر اور اُحد اور خندق اور کل غزوات مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جگہ کے صدقہ کا عامل بنایا اور یہ نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ایسا نہو کہ قیامت کے دن تم اونٹ کو اپنے اوپر لادے ہوے اور وہ چیختا ہوا اور نہ گائے کو لادے ہوے اور وہ چیخ رہی ہو اور نہ بکری کو لادے ہوے اور وہ چلاتی ہو (اسکو سنکر جماعت مین آگئے اور) آنحضرت سے عرض کیا کہ (مجھکو) قسم ہو اُس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہو۔ مین دو شخص پر بھی عامل نہ ہونگا۔ محمد بن کعب قرظی نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین خاندان انصار سے پانچ آدمیون نے قرآن حفظ کیا تھا اُن پانچون کے نام یہ ہین۔ معاذ بن جبل۔ عبادہ بن صامت سالمی ابن کعب۔ ابو ایوب۔ ابو درداء۔ عبادہ اہل صفہ کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور جب مسلمانون نے (ملک) شام کو فتح کر لیا تو عمر بن خطاب نے عبادہ کو شام مین بھیجدیا اور اُنکے ہمراہ معاذ بن جبل اور ابو درداء کو بھی بھیجدیا تاکہ یہ سب اُن لوگون کو قرآن کی تعلیم دین اور اُن لوگون کو مسائل دینیہ سکھائین عبادہ نے حمص مین قیام اختیار کیا اور ابو درداء نے دمشق مین قیام کیا اور معاذ فلسطین مین چلے گئے (وہان) حضرت معاویہ نے ایک امر مین جسکو عبادہ ناپسند کرتے تھے مخالفت کی اور حضرت معاویہ نے انسے سخت کلامی کی تو عبادہ نے کہا کہ مین تمھارے ساتھ ایک جگہ ہرگز نہ ہونگا (یہ کہکر) مدینہ کی طرف چلے گئے (جب وہان پہونچ گئے) تو حضرت عمر کو اُن واقعات کی خبر دی تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر چلے جاؤ اللہ تعالیٰ اُس زمین کو خراب کر دیگا جسمین نہ تم ہو اور نہ تمھارے مثل کوئی اور ہو اور ایک فرمان معاویہ کو لکھ بھیجا کہ تمکو عبادہ پر کچھ اختیار نہین ہو۔ انسے انس بن مالک اور جابر بن عبداللہ

اور فضالہ بن عبید اور مقدام بن معدی کرب اور ابوامامہ باہلی اور رفاعہ بن رافع اور اوس بن عبداللہ الثقفی اور شرحبیل بن حسنہ نے روایت کی ہے اور یہ کل کے کل صحابی ہین اور تابعین کی بھی ایک جماعت نے اسسے روایت کی ہے - اور (امام) اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ جو سب سے پہلے فلسطین کا قاضی ہوا وہ عبادہ بن صامت ہین - ہمین ابوبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین ابوعبدالرحمن یعنے محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر خطیب کشمیہنی نے اور اُنکے لڑکے ابربیع یعنے محمود نے اور قاضی ابوسلیمان بن داؤد بن محمد بن حسن بن خالد موصلی نے خبر دی سب کہتے تھے کہ ہمین ابومنصور یعنے محمد ابن علی بن محمود مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا ابوغانم یعنے احمد بن علی بن حسین کراعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوعباس یعنے عبداللہ بن حسین بن حسن بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حارث بن ابی اسامہ پر پڑھا گیا کہ ہمسے عبدالوہاب بن عطا نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمین سعید نے قتادہ سے انھون نے مسلم بن یسار سے انھون نے ابواشعث صنعانی سے انھون نے عبادہ بن صامت سے نقل کرکے خبر دی جو بیعت عقبہ مین شریک تھے اور اہل بدر مین سے تھے اور انصار کے سرداروں مین سے تھے کہ انھون نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نڈرینگے چنانچہ (امر حق کے اظہار مین انھون نے کبھی کسی کا خوف نہین کیا ایک مرتبہ) ملک شام مین کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور بیان کیا کہ اے لوگو تمنے بیع کی نئی نئی صورتین ایجاد کرلی ہین جنکو مین نہین جانتا آگاہ رہو کہ چاندی کی بیع بعوض چاندی کے یون ہو کہ دونون وزن مین مساوی ہون چاہے سکہ دار ہو یا بے سکہ اور (اسیطرح) سونیکی بیع بعوض سونیکے یون ہو کہ دونون وزن مین مساوی ہون چاہے سکہ دار ہو یا بے سکہ اگر سونے کی بیع بعوض چاندی کے دست بدست ہو اور (وزن مین) زائد تو کوئی حرج نہین اور چاندی کے بیع مین اودھاری جائز نہین اور گیہون کی بیع بعوض گیہون کے یون ہو کہ دونون ہم وزن ہون اور (علی ہذا القیاس) جو کی بیع بعوض جو اسی طرح ہو کہ دونون برابر ہون اور اگر گیہون کی بیع بعوض جو کے نقد ہو اور جو وزن مین زائد ہون تو کوئی حرج نہین (ہان اگر) یہی صورت اودھاری ہو تو جائز نہین و نیز چھوارے کی بیع بعوض چھوارے کے یون ہی ہونی چاہیے کہ دونون ہم وزن ہون اور نمک کی بھی بیع بعوض نمک کے اسی عنوان سے ہو کہ دونون مساوی ہون جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہوگیا - عبادہ کی وفات ۳۴ھ ہجری مین بمقام رملہ ہوئی اور بعض کا قول ہو کہ بیت المقدس مین ہوئی (جسوقت انکا انتقال ہوا) اُسوقت انکی عمر بہتر ۷۲ سال کی تھی - قدلانبا تھا جسم فربہ تھا بہت خوبصورت تھے بعض نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات ۴۵ھ ہجری مین (حضرت) معاویہ کے زمانہ مین ہوئی مگر پہلا ہی قول صحیح ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

Marfat.com

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محص بن عمرو بن مبذول - انصاری ثم بخاری - واقعہ بیرمعونہ مین شہید ہوے - انکا نسب ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہی مگر (امین) کوئی شک نہین کہ انھون نے انکے سلسلہ نسب سے کسی کو چھوڑ دیا ہی اس لیے کہ خاندان مالک بن نجار سے جو انکے معاصر ہین اُن لوگون کے سلسلہ مین انکے سلسلہ سے زیادہ شمار کیے جاتے ہین اُن لوگون مین ایک ثعلبہ ہین وہ بیٹے ہین عمرو بن محص بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن النجار کے پس انھون نے عتیک اور عمرو کو (درمیان مین سے) چھوڑ دیا اور میرا گمان ہی کہ یہ ثعلبہ عبادہ کے بھائی ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عوانہ ہی شماخ کے بیٹے ہین یہ اُن لوگون مین ہین جو علاء بن حصرمی کے خط کے ساتھ ہی انکا ذکر مینے پہلے کیا ہے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ایسا ہی مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

بیٹے ہین قرط کے لیثی ہین - اور بعض نے کہا ہی کہ انکے والد کا نام قرص ہی یہی صحیح ہی پس انکا نسب یہ ہوگا عبادہ بن قرص ابن عروۃ بن بکیر بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناہ بن کنانہ - کنانہ لیثی - انکا شمار اہل بصرہ مین ہی انکو خوارج نے رہوازمین قتل کر دیا تھا (انکے مقتول ہونیکی صورت یہ ہوئی تھی کہ) انکے پاس سہم بن غالب ہجیمی اور خطیم باہلی بطور ملاقات کے گئے پس دونون نے ملکر قتل کر دیا اُسکے بعد (حضرت) معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو (حاکم بناکر) بصرہ مین بھیجا پس جب وہان پہونچ گئے تو سہم اور خطیم نے انسے امن طلب کیا تو انھون نے دونون کو امن دیدیا اور ان دونون کے چند ساتھیون کو قتل کرا دیا پس (حضرت) معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو معزول کر دیا اور زیاد کو ۴۵ھ ہجری مین معمور کیا تو وہ بصرہ مین گئے اور سہم بن غالب اور خطیم باہلی (کے قتل کا حکم دیدیا تو) دونون کو بنی وائل کے کسی شخص نے قتل کر دیا - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ایوب نے حمید بن ہلال سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) عبادہ بن قرط نے نصیحت کی تھی کہ تم لوگ چند کام ایسے کرتے ہو جو تمھاری نظرون مین بال سے بھی خفیف معلوم ہوتے ہین اور ہم لوگ اُن کامون کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مہلکات سے شمار کرتے تھے - حمید بن ہلال نے بیان کیا ہو کہ یہ حدیث محمد بن سیرین سے بیان کی گئی تو انھون نے کہا کہ عبادہ نے سچ بیان کیا مین تمھسے نیچا ازار پہننے کو انھین مہلکات سے شمار کرتا ہون - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

Marfat.com

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زید بن امیۃ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن الحارث الصاری خزرجی - ثم من بنی الحارث بن الخزرج - بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکے دادا عنبسہ بن امیہ ہین یہ غزوۂ بدر اور اُحد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر مین شریک تھے اور غزوۂ موتہ مین شہید ہوے - بعض لوگون نے انکا نام عباد بن قیس بیان کیا ہی انکا تذکرہ ہم بیان کر چکے ہین انکے نسب مین اختلاف ہی یہ بھی پہلے بیان ہو چکا ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - انصاری - یہ غزوۂ موتہ مین فوجون کے بائین حصہ مین تھے اور داہنی جانب قطبہ بن قتادہ تھے - انکا تذکرہ مستغفری نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہی - بعض لوگون نے انکا نام عبایہ بیان کیا ہی انشاء اللہ تعالے وہ بھی بیان کیا جاویگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر سلمی - سعید بن علاد قریشی نے عبد الملک بن فہری سے انھون نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ وہ کہتے تھے کہ عباس عبد اللہ بن عبد المطلب یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والد (ماجد) شریک تھے اور عبد اللہ بن ابی جہم نے بیان کیا ہی کہ یہ غزوۂ خندق مین اپنی قوم کے ساتھ آئے تھے - پس جب اللہ تعالی نے گروہ کفار کو شکست دی تو (قبیلہ) بنی سلیم کے لوگ اپنے وطن کی طرف لوٹ گئے - اُسکے بعد راوی نے عباس (نیز) قبیلہ بنی سلیم کے لوگون کا اسلام لانا طول کے ساتھ بیان کیا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج بن ثعلبہ - انصاری خزرجی بیعت عقبہ مین شریک تھے اور بعض کا قول ہی کہ عقبہ کی دونون بیعتون مین شریک تھے - بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ انصار کے اُن چھ شخصون مین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور تمام انصار سے پہلے اسلام قبول کیا - ہمین عبد اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے بیعت عقبہ ثانیہ کے حال مین روایت کرتے تھے کہ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ عباس ابن عبادہ بن نضلہ یعنے بنی سالم کے بھائی نے (بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت لوگون سے) پوچھا کہ اے گروہ خزرج تم لوگ جانتے ہو کہ کس چیز پر تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر رہے ہو (سنو) تم لوگ آنحضرت سے تمام کافرون کے جہاد پر

Marfat.com

بیعت کر رہے ہو۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ جسوقت تمھارا مال و اسباب مصیبت مین آکر ہلاک ہو جائیں اور تمھارے شرفا مقتول ہو جائین تو اُسوقت حضرت کو کافرون کے ہاتھ مین چھوڑ دوگے تو (بہتر ہی) ابھی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ مگر قسم خدا کی اگر تم لوگون نے اسکو اختیار کیا تو یہ (تم لوگون کے لیے) دین دنیا کی رسوائی ہوگی اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ان سب مصائب کو برداشت کر جاؤگے اور مال و جان کی مصیبت کے وقت اُس عہد کو پورا کروگے جو آنحضرت سے کر رہے ہو تو قسم خدا کی یہ (تم لوگون کے لیے) دنیا و آخرت دونون مین مفید ہوگا (راوی حدیث) کہتے تھے کہ واللہ (میرا قیاس یہ ہو کہ) عباس کی یہ گفتگو اسی لیے تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن لوگون کی بیعت مستحکم ہو جائے اور عبداللہ بن ابی بکر نے (جو دوسرے راوی حدیث کے ہین) بیان کیا ہو کہ (میرا قیاس یہ ہو کہ) اُنکی گفتگو کا منشا یہ تھا کہ وہ لوگ آجکی شب بیعت کو اور ملتوی رکھین تاکہ عبداللہ بن ابی بھی اسمین شریک ہو جائین اور اُنکی وجہ سے ان سب لوگون کو زیادہ تقویت ہو جائے (عباس کی گفتگو کے بعد) اُن سبھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم سب اپنے عہد کو پورا کرین تو اُسکے عوض مین کیا ملیگا۔ تو آپنے فرمایا کہ جنت ملیگی (اُسکے بعد) سب نے درخواست کی کہ (آپ) ہاتھ بڑھائین پس آپنے اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو سبھون نے آپ سے بیعت کر لی (جب بیعت ہو چکی) تو عباس بن عبادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہین تو ہم لوگ کل ہی کافرون پر تلوار لیکر ٹوٹ پڑین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ (ابھی) ہمین ایسا حکم نہین ملا اُسکے بعد عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ مین چلے گئے اور (وہان) آپکے پاس رہے اور (بعد آپکی ہجرت کے یہ بھی) ہجرت کر کے مدینہ مین چلے گئے۔ پس یہ انصار بھی ہین مہاجر بھی ہین غزوۂ بدر مین شریک نہ تھے۔ غزوۂ احد مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

عم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور رکھپکے والد (ماجد) کے بھائی تھے انکی کنیت اسنکے لڑکے فضل کی وجہ سے ابوفضل ہوا اور انکی والدہ نتیلہ خباب کی صاحبزادی ہین۔ خباب بیٹے ہین کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید مناہ بن عامر کے اور عامر کا دوسرا نام ضحیان ہو وہ بیٹے ہین سعید بن خزرج بن تیم اللہ بن النمر بن قاسط کے۔ نتیلہ عرب کی پہلی عورت ہین کہ جنھون نے خانۂ کعبہ کے لیے ریشمی اور منقش و نیز اقسام اقسام کے غلاف بنائے ہین اسکا سبب یہ ہوا تھا کہ (ایک مرتبہ) حضرت عباس اپنی صغیر سنی مین گم ہو گئے تھے تو اُنکی والدہ صاحبہ نے نذر مانی کہ اگر ملجائینگے تو مین خانۂ کعبہ پر غلاف چڑھاونگی پس جب وہ ملگئے تو انھون نے اپنی نذر کو پورا کیا (حضرت) عباس عمر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے اور

Marfat.com

بعض لوگون نے کہا ہو کہ تین برس عباس رضہ زمانۂ جاہلیت مین قریش کے سردار تھے اور اُس زمانہ مین (بھی) مسجد حرام کی خدمت اور (حاجیون کو) پانی پلانا انھین کے متعلق تھا۔ مسجد حرام کی خدمت یہ تھی کہ مسجد حرام مین نہ کسی کو گالیان بکنے دیتے تھے اور نہ کسی کو بیہودہ الفاظ کہنے دیتے تھے اور وہ لوگ انکے خلاف مرضی بھی نہین کر سکتے تھے اس لیے کہ تمام قریش نے ملکر یہ خدمت انکے متعلق کی تھی اور انکے مددگار رہتے تھے۔ جسوقت انصار نے آنحضرت علیہ السّلام سے بیعت کی تھی تو اُسوقت رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حضرت) عباس بھی بیعت عقبہ مین آئے تھے تاکہ بیعت خوب مستحکم ہو اور خود اُسوقت شرک رکھتے تھے۔ ان لوگون مین ہین جو لوگ غزوۂ بدر مین مشرکین کے ساتھ جبراً آئے تھے اور جو لوگ غزوۂ بدر مین قید ہوئے تھے اُن قیدیون مین یہ بھی تھے انکی بندش (بہ نسبت اور قیدیون کے زیادہ) سخت کی گئی تھی (جسکی تکلیف سے یہ کراہ رہے تھے) اُس رات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہین آئی تو کسی صحابی نے آپ سے دریافت کیا کہ یا نبی اللہ آپکو نیند کیون نہین آئی آپنے فرمایا عباس کے کراہنے کے سبب سے۔ پس ایک شخص اُسی جماعت کا گیا اور اُنکی بندش ڈھیلی کر دی جسکی وجہ سے اُنکا کراہنا موقوف ہو گیا تو رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب مین عباس کے کراہنے کی آواز نہین سنتا تو اُس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (جاکر) اُنکی بندش ڈھیلی کر دی ہو۔ جسپر رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جاؤ) سب قیدیون کے ساتھ یہی سلوک کرو۔ عباس رضہ نے یوم بدر مین اپنا اور (اپنے) دونون بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا فدیہ دیا تھا۔ اُنکے بعد اسلام لے آئے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ قبل ہجرت کے اسلام لا چکے تھے مگر اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور مکہ مین رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکون کی خبر لکھ لکھ کر بھیجا کرتے تھے اور جو لوگ مسلمان مکہ مین تھے اُن لوگون کو اُنکی وجہ سے (بہت) تقویت تھی۔ اسلام پر قایم رہنے مین یہ اُنکے معین و مددگار تھے جب انھون نے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو آپنے اِنسے فرمایا کہ تمھارا مکہ ہی مین رہنا مناسب ہو اسی وجہ سے آنحضرت علیہ السّلام نے غزوۂ بدر مین فرمایا تھا کہ اگر کوئی عباس کو پائے تو اُنھین قتل نکرے کیونکہ وہ جبراً لائے گئے ہین اور حجاج بن علاط کا بھی قصہ اسی پر شاہد ہو کہ یہ پہلے ہی سے مسلمان تھے انسے (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم آخر المہاجرین ہو جس طرح مین آخر الانبیاء ہون ہمین ابو فضل طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعیب بن سلمہ بن قاسم انصاری نے رفاعۃ ابن رافع بن خدیج کے بیٹے سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو شعیب یعنے اسمٰعیل بن قیس بن زید بن ثابت نے بیان کیا ..... وہ کہتے تھے ہمسے ابو حازم نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (حضرت) عباس بن عبد المطلب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے لیے اجازت چاہی تو آپنے اِنسے فرمایا کہ اے میرے چچا آپ وہین رہین جہان ہین (اسی مین مصلحت ہو) اس لیے کہ اللہ ہم

Marfat.com

آپ پیغمبرت ختم کردیگا جیسا اللہ تعالیٰ نے مجھپر نبوت ختم کردی ہی (پس انھون نے آپکے ارشاد پر اپنے ارادہ کو ملتوی کرلیا جب وقت آیا) تو ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور آپکے ساتھ فتح مکہ مین شریک ہوے پھر (اُس روز سے) ہجرت منقطع ہوگئی - یہ غزوۂ حنین مین بھی شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے جسوقت کہ اور لوگ حنین سے شکست کھاکر بھاگ گئے آپنے اسلام لانے کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی بہت تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے (حضرت) عباس قریشی عزیزون کے ساتھ بہت صلہ رحمی کیا کرتے تھے اور اُنپر احسان کیا کرتے تھے یہ بہت ہی صائب الرائے تھے اور بہت ہی عقلمند تھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عباس بن عبد المطلب تمام قریش مین سب سے زیادہ سخی ہین اور اہل قریش کے ساتھ بہت ہی صلہ رحمی کرتے ہین - اور آنحضرت علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بزرگون مین اب یہی باقی رہ گئے ہین - ہمین ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسیٰ اسلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے بیان کیا کہ (حضرت) عباس (ایک مرتبہ) غصہ مین بھرے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے [اور مین وہین تھا] تو آپنے اُنسے فرمایا کہ کس وجہ آپکو غصہ آیا انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمسے قریش کو کس بناپر اسقدر تنفر ہی کہ جب وہ لوگ آپسمین ملتے ہین تو بہت ہی کشادہ پیشانی سے ملتے ہین اور جب ہمسے ملتے ہین تو اُن لوگون کی یہ حالت نہین رہتی (اسکو سنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی غصہ مین آگئے یہانتک کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور اُنسے فرمایا کہ مجھکو قسم ہی اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو ہرگز کسی شخص کے قلب مین ایمان نداخل ہوگا تاوقتیکہ تم لوگون سے اللہ اور رسول کے لیے محبت نکرین اور اُسکے بعد فرمایا کہ سب لوگ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کسی نے میرے چچا کو اذیت پہونچائی اُس نے گویا مجھکو اذیت پہونچائی اس لیے کہ آدمی کا چچا مثل اُسکے باپ کے ہوتا ہی اور ہمین ابو قاسم یعنے یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد یعنے یحییٰ بن علی طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین بن مہتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلیمان باغندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سے انھون نے عبد الرحمٰن ابن جبیر بن نفیر سے انھون نے کثیر بن مُرّہ سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی خلیل بنالیا ہی جیسا کہ اُسنے ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل بنالیا تھا اور میرا مقام اور ابراہیم (علیہا السلام) کا مقام جنت مین آمنے سامنے ہوگا اور عباس بن عبد المطلب کا مقام ہم دونون کے درمیان مین ہوگا پس (کیا لطف کی بات ہوگی) ایک مومن دو خلیلون کے درمیان مین ہوگا - حضرت عباسؓ سے عبد اللہ بن حارث اور عامر ابن سعد اور احنف بن قیس وغیرہ نے احادیث روایت کی ہین اور اُنسے بہت سی حدیثین مروی ہین اُنمین سے ایک وہ ہی جسکو

Marfat.com

ہمسے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی جبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن علی نے زائدہ سے انھون نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے عبداللہ بن حارث سے انھون نے عباسؓ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ مین (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی دعا بتا دیجیے کہ جسکو مین پڑھا کرون تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگا کرین۔ پھر مین دوسری بار آنحضرت علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھکو کوئی دعا بتلا دیجیے جسکو مین پڑھا کرون تو آپنے (یون) ارشاد فرمایا کہ اے عباسؓ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آپ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت طلب کرین۔ ہمین ابونصر یعنی عبدالرحیم ابن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ اور ابواسحاق یعنے ابراہیم بن ابی طاہر سرکات بن خشوعی وغیرہ نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین حافظ ابوقاسم یعنے علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعبداللہ یعنے حسین بن محمد بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین استاد ابوقاسم قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین یعنے احمد بن محمد بن خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومعمر یعنی اسمٰعیل بن ابراہیم بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین دراوردی نے یزید بن ہادی سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عامر بن سعد سے انھون نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اُسی شخص کو ملیگا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے رسول ہونے پر راضی ہو۔ ہمین ابوفضل مخزومی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی مثنیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عباد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن طلحہ نے ابوسہل بن مالک سے انھون نے ابن مسیب سے انھون نے سعد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع الخیل مین تھے کہ (حضرت) عباسؓ آپکے سامنے آئے تو آپنے (ہم لوگونکی طرف مخاطب ہوکر) فرمایا کہ یہ عباس تم لوگون کے نبی کے چچا ہین قریش مین سب سے زیادہ سخی ہین اور سب سے زیادہ صلہ رحم کرنیوالے ہین۔ خشک سالی کے زمانہ مین جبکہ بہت بڑا قحط پڑا تھا تو (حضرت) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُسوقت حضرت عباس کا واسطہ دلاکر پانی برسنے کی دعا مانگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خوب پانی برسایا زمین سرسبز ہوگئی (اُسوقت) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ واللہ یہ خدا کی طرف پہونچانے کے لیے اور اُس سے تقرب حاصل کرنے کے لیے وسیلہ ہین اور حسان بن ثابت نے (اسی واقعے کے متعلق) یہ اشعار کہے ہین اشعار۔

سال الامام وقد تتابع جدبنا ۔ فسقی الغمام بغرۃ العباس ۔ عم النبی وضو والدہ الذی ۔ ورث النبی بذاک دون الناس

لہ امام (یعنی حضرت عمر) نے (خدا سے) دعا مانگی جبکہ ہمپر پے در پے قحط پڑے ۔ پس حضرت عباس کے روئے (اقدس) کے طفیل مین پانی برسا ۔ وہ عباس جو نبی کے چچا اور اُنکے والد کے بھائی تھے ۔ وہ عباس جنھون نے ان فضائل کو خصوصیت کے ساتھ نبی سے میراث مین پایا تھا ۔ ۱۲

Marfat.com

جب پانی برسنے لگا تو لوگ حضرت عباس کے جسم کو مسح کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مبارک ہو آپ کو اے ساقی حرمین صحابہ حضرت عباس کی بزرگی کی قدر کرتے تھے اور انکو (ہر کام مین) مقدم سمجھتے تھے اور انسے مشورہ لیتے تھے اور انکی رائے پر عمل کرتے تھے انکی بزرگی اور شرف کے لیئے یہی بات کافی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت انھین سے کیجاتی تھی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عصبات مین انسے زیادہ قریب کسیکو نہین چھوڑا ان کے دس بیٹے تھے علاوہ بیٹیون کے۔

بیٹون کے نام یہ ہین فضل عبداللہ قثم عبید اللہ عبدالرحمن معبد حارث کثیر عون تمام۔ تمام اپنے بھائیونمین سب سے چھوٹے تھے حضرت عباس اخیر عمر مین نابینا ہوگئے تھے انکی وفات مدینہ منورہ مین رجب کی بارھوین تاریخ کو جمعہ کے دن ہوئی تھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات ۳۲ھ ہجری این ماہ رمضان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونیسے دو برس پہلے ہوئی اور ان کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان نے پڑھائی اور بقیع مین دفن کیے گئے (اسوقت) انکی عمر اٹھاسی سال کی تھی قد لانبا خوبصورت تھی بدن گٹھا ہوا تھا دونو طرف گیسو تھی جب بدر کے دن قید ہوکر آئے تو بوجہ طول قامت کے سوا عبداللہ بن ابی سلول کے اور کسی کا کرتہ اُن کے بدن پر درست نہوا لہذا لوگون نے اُسکا کرتہ لیکر انکو پہنا دیا اسیوجہ سے جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مرا تو آنحضرت نے اُس کے کفن کے لیے اپنا کرتہ دیدیا۔ حضرت عباس نے نثر غلام آزاد کئے تھے ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ہجری۔ انکے تذکرہ مین یحییٰ بن یونس نے لکھا ہے کہ ان کا ذکر مستغفری نے ایسا ہی کیا ہے اور ان کے تعلق (آنحضرت سے) کوئی روایت بیان نہین کی اور ابن ابی ذکر ابو اسماعیلی نے (بھی) کیا ہے اور اپنے سند کے ساتھ قیس بن بدر ہجری سے روایت کی ہے انھون نے عباس بن قیس ہجری سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مرویات مین روایت کی ہے (جسکو آنحضرت علیہ السلام اپنے پروردگار تبارک وتعالیٰ کیجانب سے بیان فرماتے تھے) کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندونکو مخاطب کرکے بیان فرماتا ہے، کہ اے ابن آدم مین نے تمکو دون تو مین چیزین ایسی دی ہین جس کے تم سب مستحق نہ تھے (اول تو) یہ کہ جب تمھاری روح نکلنے لگتی ہے تو تمکو تمھارے ثلث مال مین اختیار دے دیا گیا ہے (جس کیلئے چاہو وصیت کرسکتے ہو (دوم) یہ کہ تمھارے مرنیکے بعد تمھارے حق مین اپنے نیک بندونکی دعائین قبول کرلیتا ہون (سوم) یہ کہ مین تمھارے عیبون کو تم لوگون پر چھپا دیتا ہون۔ اگر مین ان عیبون کو ظاہر کردیتا تو لوگ تمکو (مرنیکے بعد ویسا ہی) ڈالدیتے دفن بھی نکرتے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالمطلب ابن ابی عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہاشمی مکی مدنی ابوالفضل ابن عم رسول اللہ صلعم۔ ولادت انکی شعب بنی ہاشم مین ہوئی تھی ہجرت سے تین برس پہلے ہوئی تھی

Marfat.com

شیخ بیان کیا ہے۔ انکی کنیت ابو الہیثم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابو الفضل ہے۔ انھون نے فتح مکہ کے کچھ دنون پہلے اسلام قبول کیا تھا انکے والد مرداس حبیب بن امیہ کی (تجارت مین) شریک تھے (یعنی حرب بن امیہ ان کی تجارت کے عوض کوئی حصہ مقرر کرکے اپنا شریک بنا لیا تھا) اور بنو (قوم) جن سے قتل کر دیا تھا۔ دونون کا قصہ مشہور ہے لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ تین آدمی یعنی طالب بن ابی طالب اور سنان بن حارثہ مُرّی اور مرداس (ایک مرتبہ اپنے اپنے تجارت سفر پر گئے اور تینون مراد بھول گئی پھر نہ یہ خود ملی اور نہ انکا کچھ مال ہوا رہے سو خیال کیا گیا کہ انکو اقوام جن نے مار ڈالا) عباس ان ولقہ القلوب مین تھے جنکا اسلام آخر مین نہایت عمدہ ہو گیا تھا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی قوم کے بین سو سوارون کے ساتھ حاضر ہوئے تھے پس یہ سب اسلام لے آئے اور انکی بقیہ قوم بھی اسلام لے آئی جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو ولقہ القلوب کے ساتھ خیبر کے مال غنیمت سے حصہ دیا تھا اسوقت ولقہ القلوب کی گویا دو جماعتین تھین ایک تو مثل اربع بن عباس کے اور دوسری عیینہ بن حصین وغیرہ کے کہ جنکو آنحضرت علیہ السلام نے سو سو اونٹ دئے تھے دوسری دو جماعت جسکو سو سو اونٹ سے کچھ کم دئے تھے عباس بن مرداس ان دوسری دو جماعت سے تھے تو انھون نے اسوقت یہ اشعار کہے

اتجعل نهبی ونهب العبید	بین عیینة والاقرع	فما کان حصن ولا حابس	یفوقان مرداس فی مجمع
وما کنت دون امری منهما	ومن تضع الیوم لا یرفع	وقد کنت فی القوم ذا تدرء	فلم اعط شیئا ولم امنع
فصار الا قل فاعل اعطیتها	عدید قوائم الاربع	وکانت نهابا تلافیتها	بکری علی المهر فی الاجرع

وایقاظی القوم ان یرقدوا اذا هجع القوم لم اهجع

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اشعار کو سنکر صحابہ سے فرمایا کہ جاؤ اور اسکو کچھ زاید دیکر میری بدگوئی سے اسکی زبان کو بند کرو چنانچہ انھون نے عباس کو اتنا دیا کہ وہ راضی ہو گئے۔ اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سو اونٹ پورے کر دئے یہ عباس بہت اچھے شاعر تھے اور شعر بہادر تھے چنانچہ عبد الملک بن مروان نے کہا ہے کہ اشعر مین سب سے زیادہ بہادری دکھانیوالے عباس بن مرداس ہین چنانچہ وہ کہتے ہین شعر

اقل فی الکتیبة لا اُبالی افیها کان حتفی ام سوالی

ل ترجمہ (کیا میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ مال غنیمت مین میرا اور عبید کا حصہ عیینہ اور اقرع کے درمیان تقسیم کر دیتے ہین حالانکہ نہ اقرع کے باپ حابس اور نہ عیینہ کے باپ حابس میرے اور مرداس سے کسی مجمع مین فوقیت لے گئے تھے اور نہ مین خود ان دونون سے (کسی بات مین) کم ہون پھر آج جسکو مین نے کچھ دیا ہے وہ پست کر دینگے اور پھر (قیامت) عزت نہ پائیگا اور بیشک مین (اپنی) قوم مین صاحب حکومت تھا پھر مین نے (کبھی کسیکو) کوئی چیز بے استحقاق نہین دی نہ (کسی کا) حق (مکا) مین نے اپنی قوم کو اونٹ کے بچے اور ماتھی (دے دئے) جو ہر طرح صحیح اور تندرست تھے حالانکہ وہ بچے لوٹ مین لئے تھے پھر مین نے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بیابان مین تاکید کیا تھا اور مین (قوم کو) سوتے سے جگایا پس سب لوگ سو رہے تھے مگر مین سوتا نہ تھا ۔ ۲ ترجمہ مین دشمن کے لشکر مین کسی کو نہ پاؤن اور پھر نہ مین کرتا ہون کہ یہ میرا ہی قتل کیا جائیگا۔

Marfat.com

عباس بن مرداس اُن لوگون مین تھے جنھون نے زمانہ جاہلیت ہی سے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا چنانچہ ایسے کسی نے کہا کہ آپ شراب کیون نہین پیتے کہ جسکے باعث آپ کی قوت و بہادری اور بڑھ جاے تو انھون نے جواب دیا کہ مین ہرگز نہین چاہتا کہ صبح کو میرا شمار قوم کے سردارون مین ہو اور شام کو میرا شمار قوم کے بیوقوفون مین ہو تمہین خدا کی قسم میرے شکم مین کبھی کوئی ایسی چیز داخل نہ ہوگی جو میرے اور میری عقل کے درمیان حائل ہو جاے۔ اور اُن لوگون مین جنھون نے زمانہ جاہلیت مین اس شراب کو حرام سمجھ لیا تھا (حضرت) ابوبکر صدیق اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور قیس بن عاصم بھی ہین عبد الرحمن بن عوف مین بعض لوگون کو کلام ہے (کہ یہ اُن لوگون مین نہین ہین) اور جنھون نے زمانہ جاہلیت مین ان سبھون سے پہلے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا وہ عبد المطلب بن ہاشم اور عبد اللہ بن جدعان ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ سب سے پہلے شخص جنھون نے اپنے اوپر زمانہ جاہلیت مین شراب کو حرام کر لیا تھا عامر بن ظرب عدوانی ہین۔ اور بعض کا بیان ہے کہ یہ نہین بلکہ وہ عفیف بن معدی کرب عبدی ہین۔ عباس بن مرداس بصرہ کے اطراف و جوانب کے دیہات مین رہتے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ سشتر مین چلے گئے تھے اور وہان ایک مکان (بھی) بنا لیا تھا ہمین منصور بن ابی حسن فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد القاہر بن سبی سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے کنانہ بن عباس بن مرداس نے اپنے والد عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شب مین اپنی امت کیلئے مغفرت و رحمت کی دعا مانگی اور بہت مانگی پس اللہ عزوجل کی طرف سے یہ ندا آئی کہ مین نے (تمھاری) درخواست کو منظور کیا اور تمھاری امت (کے کل گناہون) کی مغفرت کر دی مگر ظلم جو ایک دوسرے پر کیا کرتے ہین معاف نہین کیا اسکے بعد آپنے پھر دوبارہ دعا کرنی شروع کی کہ اے میرے پروردگار تو اس پر بھی قادر ہے کہ ظالم کے ظلم کو معاف کر دے اور مظلوم کو اسکے ظلم کے عوض مین کچھ اور اچھی چیز دیدے اس شب مین دعا یہین تک رہی مگر جب صبح ہوئی تو مزدلفہ کی صبح مین دعا کرتے تھے پھر آپنے امت کیلئے دعا کرنی شروع کی پس پھر تھوڑی ہی دیر مین آپ نے تبسم کیا تو آپکے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہون (آج) آپنے ایسی حالت مین تبسم کیا کہ جسمین کبھی آپ تبسم نہ کرتے تھے کس وجہ سے آپنے تبسم کیا آپنے فرمایا کہ مین نے (اسوقت) ابلیس عدو اللہ کی حالت کو دیکھکر تبسم کیا جب اسکو اسکا علم ہوا کہ اللہ تعالی نے میری دعا کو میری امت کے حق مین قبول کر لیا ہے اور میری امت کے مظالم کو بھی معاف کر دیا ہے تو اسکی یہ حالت ہوئی کہ اپنے سر پر مٹی ڈالنے لگا اور کہنے لگا ہلاک ہوا ہلاک ہوا منصور بن ابی الحسن نے ایک دوسری مرتبہ یہ کہا کہ آنحضرت نے اپنے تبسم کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ اس ابلیس کے گھبرانے سے ہنس پڑا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن معدیکرب۔ زبیدی صحابی ہین انکو مستغفری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور انکا کچھ حال نہین بیان کیا انشاء اللہ تعالی انکا پورا نسب ان کے والد کے ذکر مین کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصراً لکھا ہے

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

سلہ چونکہ رواجاً شراب نوشی کا دستور شام کے وقت تھا اور شراب پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے لہذا جو شخص انکو عقلمند تھا وہ شراب پیکر شب کو بیوقوف ہو جاتا ہے ۱۲

یہ بنی ہاشم کے قدیمی غلام تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے قیس بن ربیع نے عاصم بن سلیمان سے انھون نے عباس سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد مین تشریف لائے تو مسجد مین قبلہ کی جانب بلغم پڑا ہوا دیکھا تو آپ نے اسکو صاف کرکے (اس جگہ کو) زعفران سے لیپ دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبایہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوقیس ہے۔ انکی حدیث روزی کے متعلق جریری نے قیس بن عبایہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے جریری نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے مگر یہ صحیح نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبایہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ انصاری۔ (غزوۂ) موتہ کے دن لشکر اسلام کے بائین صف مین تھے۔ ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (میدان جنگ مین) لوگ آئے پس مسلمانون نے اپنی داہنی جانب ایک شخص کو (جو قبیلۂ) عذرہ سے (تھے) کھڑا کیا جنکو لوگ قطبہ بن قتادہ کہتے تھے اور ایک شخص کو قبیلۂ انصار سے اپنی بائین جانب کھڑا کیا انکو لوگ عبایہ بن مالک کہتے تھے پس اسکے بعد لوگون نے جنگ شروع کردی۔ ابن وشاح کا بیان ہے کہ بعض لوگون نے عبایہ کا نام عبادہ بتلایا ہے۔

(سیدنا) عبدالاعلی (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ بہرانی۔ عبدالرحمن بن صدی بہرانی نے اپنے بھائی عبدالاعلیٰ بن عدی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ) کے دن (حضرت) علی بن ابی طالب کو (اپنے پاس) بلایا اور (اپنے دست مبارک سے) انکے سر پر عمامہ[1] باندھا اور عمامہ کے شملہ کو کچھ پشت کی جانب لٹکا دیا۔ اسکے بعد (لوگون سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرو اس لیئے کہ عمامے اسلام کی نشانی ہین۔ مسلمانون اور مشرکون کے درمیان مین امتیاز دینے والے ہین۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُبی بن خلف۔ قریشی جمحی۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور (واقعہ) جمل کے روز شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی احمد بن جحش۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے جب یہ پیدا ہوے تو (بغرض برکت حاصل کرنیکے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے گئے پس آپنے انکا نام عبداللہ رکھدیا۔ یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین۔ ہمین ابوالفرج بن محمود

[1] یہ حدیث غریب ہے تاہم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ کا باندھنا محض اسلیے تھا کہ لوگ عمامہ باندھنے کا وہ طرز خاص سیکھ لین جسکو آپنے مسلمانون کا شعار قرار دیا تھا

ابن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحییٰ بابلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب ابن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالعزیز بن عمران نے مجمع بن یعقوب سے انھون نے حسین بن ابی لبابہ سے انھون نے عبداللہ بن ابی احمد سے بروایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (جب) عقبہ بن ابی معیط کی لڑکی یعنی ام کلثوم نے صلح (حدیبیہ) کے زمانہ مین ہجرت کی تو اُنکے دونون بھائی عمارہ اور ولید (انکی تلاش مین) نکلے یہانتک کہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور دونون نے آپ سے اپنی ہمشیر کے بارہ مین عرض کیا کہ آپ اسکو ہمین واپس دیجیے پس (اُسوقت تو حضرت نے بباعث عہد[1] اُن عورتون کو واپس دیدیا مگر آیندہ کے لیے) آپ نے خاصکر عورتون کی بابت اس معاہدہ کو فسخ کردیا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آیت امتحان[2] نازل فرمائی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاخرم۔ اخرم کا اصلی نام ربیعہ ہی وہ بیٹے ہین سیدان بن فہم بن غنیث بن کعب بن عامر بن الہجیم کے۔ تمیمی ہین ہجیمی ہین۔ اسلیے انکے بھتیجے مغیرہ بن سعد بن الاخرم نے حدیث روایت کی ہی۔ عبداللہ بن داؤد نے اعمش سے انھون نے عمر بن مرہ سے انھون نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کی ہی کہ میرے چچا عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسوقت حاضر ہوے کہ آنحضرت عرفات مین تھے (پس) وہ کہتے تھے کہ (اژدحام کی وجہ سے) لوگ میرے اور آپ کے درمیان مین حائل ہوگئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے فرمایا کہ انکو پکارو (معلوم) انکی کیا حاجت ہی (چنانچہ یہ حاضر ہوے اور) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی کام بتلادیجیے جو مجھکو جنت سے قریب کردے اور دوزخ سے دور کردے آپنے فرمایا کہ اگرچہ تمنے (بظاہر) سوال مین بہت اختصار کیا ہی مگر (فی الواقع) تمنے بہت ہی عریض وطویل سوال کیا ہی (اچھا سنو) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اُسکی عبادت مین کسی کو شریک نکرو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور دوسرون کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جسکو تم اپنے ساتھ کیا جانا تمکو پسند ہو۔ اسکو ابواحمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہی اور یہ حدیث سعد بن اخرم کے تذکرہ مین گذر چکی ہی اور اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس اور یحییٰ بن عیسیٰ اور رویا نے اعمش سے انھون نے عمرو سے انھون نے مغیرہ سے انھون نے اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کیا ہی اور ابن نمیر نے بھی کہا ہی کہ اس حدیث مین اعمش نے شک کیا ہی کہ مغیرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہی یا اپنے چچا سے۔

[1] یہ عہد مین مشرکون سے یہ عہد ہوا تھا کہ اگر کوئی انکا آدمی حضرت کے پاس آجائے تو آپ واپس دینگے اور جو کوئی مسلمان اُنکے پاس چلا جائے تو وہ واپس نہین ۱۲ [2] اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ جب عورتین مسلمان ہوکر ہجرت کرکے آئین تو انکو جانچ لو اگر وہ سچے دل سے اسلام لائی ہون تو پھر انکو کافرون کی طرف واپس نکرو ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاوس بن زید بن العطاف بن ضبیعۃ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس - الانصاری اوسی - بعض لوگون نے انکے والد کا نام از عربیان کیا ہی یہ بیعت رضوان مین شریک تھے اور انکے والد ابوحبیبہ غزوۂ بدر اور نیز دیگر غزوات مین شریک تھے اُنکو ابن مندہ نے ابن ابی داؤد سے روایت کرکے بیان کیا ہی - اور ابن مندہ نے محمد بن اسمعیل بن مجمع انصاری سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ مینے عبداللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپنے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل کو دیکھا ہی تو انھون نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) ہملوگ مسجد قبا مین (ایسے حال مین پہونچے کہ آنحضرت وہان رونق افروز تھے) مین آپکے پہلو مین بیٹھ گیا اور (بقیہ) لوگ (حلقہ باندھکر) آپکے چارون طرف بیٹھ گئے - اُسکے بعد مینے آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا کہ اُنے اور جوتے پہنے ہوے نماز پڑھی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الارقم بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرہ - قریشی زہری - حضرت آمنہ بنت وہب والدۂ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے والد ارقم کی پھوپھی تھین اور انکی والدہ امیمہ بنت جحدب بن ابی ہمیتہ بن عبد العزی فہری کی لڑکی تھین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکی والدہ عمرہ بنت جواوقص بن ہاشم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھین - انھون نے فتح مکہ کے سال مین اسلام قبول کیا تھا - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و (نیز) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے میر منشی[1] تھے - انکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق دیے تھے اور حضرت عمر رض نے انکو بیت المال کا حاکم بنا دیا تھا اور حضرت عثمان رض بعد (بھی) انکو بیت المال کا حاکم بنایا مگر تھوڑے دنون بعد انھون نے حضرت عثمان کی خدمت مین اس عہدہ سے استعفا دیدیا تو انھون نے انکے استعفا کو منظور کرلیا - جسوقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کاتب بنایا تھا اسی وقت سے آپکو انکی امانت اور دیانت پر زیادہ وثوق تھا - چنانچہ انکی امانت ہی کی وجہ سے (آپکی یہ حالت ہوگئی کہ) جب کسی بادشاہ کے پاس کوئی خط لکھواکر روانہ فرماتے تو انھین سے فرمادیتے کہ مہر لگادو پھر کسی دوسرے سے اُسکو نہ پڑھواتے تھے - (امام) مالک نے بیان کیا ہی کہ مجھکو خبر ملی ہی کہ ایک خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اسکا جواب لکھدیگا پس عبداللہ بن ارقم نے عرض کیا (یا رسول اللہ) مین لکھدونگا - چنانچہ انھون نے جواب لکھکر (فوراً) نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت مین حاضر کیا تو آپنے اُسکو بہت ہی پسند فرمایا اور اُسکو بھیجدیا اُسوقت حضرت عمر رض وہین موجود تھے اُنکو عبداللہ کی یہ بات بہت پسند آئی کہ انھون نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصود کو پورا ادا کردیا چنانچہ جب (حضرت) عمر رض خلیفہ ہوے تو عبداللہ کو

[1] یعنی لکھنے پڑھنے کا کام آپکی طرف سے کرتے تھے یہ کام آپکے بعد دیگرے بہت لوگون سے لیا ہی ۱۲ -

Marfat.com

بیت المال کا حاکم بنایا۔ اور امام مالک نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ مجھکو خبر ملی ہی کہ جب عبد اللہ بیت المال کے محاسب تھے تو حضرت عثمان رضہ نے تین ہزار درہم انکو بطور انعام کے دیے مگر انھون نے انکار کر دیا اور نلیا۔ اور عمرو بن دینار کا (یہ) قول ہی کہ حضرت عثمان رضہ نے انکو تین لاکھ درہم دیے مگر انھون نے قبول نکیا انکار کر دیا اور کہا کہ مینے اللہ کے لیے یہ کام کیا ہی میرا اجر اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ (حضرت) عمر رضہ نے (ایک دفعہ) فرمایا تھا کہ اگر تم مین بھی وہ سوابق[1] ہوتے جو اورون مین ہین تو مین کسی کو تمپر مقدم نکرتا۔ اور (حضرت) عمر رضہ فرمایا کرتے تھے کہ مینے عبد اللہ بن ارقم سے زیادہ خدا کا خوف کرنیوالا کسی کو نہین دیکھا۔ یہ عبد اللہ اپنی وفات سے پہلے نابینا ہو گئے تھے۔ ہمین اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے ابو عیسیٰ یعنے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معاویہ نے ہشام سے انھون نے عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا کہ نماز قائم ہوئی تو انھون نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا حالانکہ وہان کے امام خود ہی تھے اور یہ کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا ہی کہ جب نماز قائم ہو جاے اور کسی کو پائخانہ جانیکی ضرورت ہو تو پہلے اُس سے فراغت حاصل کرلے۔ اسکو شعبہ اور ثوری اور دونون حماد اور معمر اور ابن عیینہ اور محمد بن اسحاق وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہی۔ اور ایک روایت کے مطابق وہیب اور شعیب بن اسحاق اور ابن جریج نے اسکو ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ایک شخص سے انھون نے عبد اللہ بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا ہی اور اسکو ابو معشر نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عائشہ رضہ سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسحاق۔ انکا لقب اعرج تھا۔ حاجب بن ابان کے دادا تھے انکا ایک پیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی غزوہ مین) زخمی ہو گیا تھا (جسکی وجہ سے کچی آگئی تھی) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ہی اعرج رکھدیا۔ عبد الملک ابن ابراہیم نے حاجب بن عمرو سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام عبد اللہ بن اسحاق تھا اور انکا ایک پیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (کسی غزوہ مین) زخمی ہو گیا تھا تو آنحضرت علیہ السلام نے انکا نام ہی اعرج رکھدیا تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اس حدیث کو ابن مندہ نے حاجب بن ابان کے تذکرہ مین لکھا ہی مگر حدیث مین حاجب بن عمرو ہین۔

[1] حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ ہر شخص کو بقدر اُسکے سوابق اسلامیہ کے عہدہ دیتے۔ سوابق سے مراد قدیم الاسلام ہونا ہجرت کرنا انصار مین سے ہونا وغیرہ وغیرہ ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد بن زرارہ - انصاری - انکے والد کی کنیت ابو امامہ ہی - انکا پورا نسب انکے والد (ابو امامہ) کے تذکرہ مین گذر چکا ہی - یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - یحییٰ بن بکیر نے جعفر احمر سے انھون نے بلال صراف سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمسے ابو کثیر انصاری نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مجھکو (معراج مین) آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو مین ایک موتیون کے محل تک پہونچایا گیا جسکا فرش سونیکا تھا چمک رہا تھا - (وہان) اللہ تعالےٰ نے مجھپر وحی نازل فرمائی یا (آپنے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے) مجھکو علی کے تین خصائل (حمیدہ) کی خبر دی (اول تو) یہ کہ علی مسلمانون[51] کے سردار ہین (دوم) یہ کہ متقیون کے امام ہین (سوم) یہ کہ غرّ محجلین[52] کے رہبر ہین - اور اسکو ابو غسان وغیرہ نے جعفر سے ایسا ہی بیان کیا ہی - اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ ابو غسان نے اسرائیل سے انھون نے ہلال وزان سے انھون نے انصار کے کسی شخص سے انھون نے محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہی - اور اسکو عمران بن حصین نے یحییٰ بن غبار سے انھون نے ہلال وزان سے انھون نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - مگر ابو عمر نے یہ کہا ہی کہ عبد اللہ بن ابی امامہ وہ اسعد بن زرارہ ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسمع - لیثی - انکی حدیث کو ابن شہاب نے مغیرہ بن زیاد سے انھون نے مکحول سے مرسل کرکے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاسود بن شعبہ بن علقمہ بن شہاب بن عوف بن عمرو بن الحارث بن سدوس - سدوسی - انکا نسب ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہی - یہ وفد بکر (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تھے - محمد بن عمرو نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن اسود سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک قریہ سے (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد مین نکلے اور ہم لوگون کے ساتھ بنی عمیر کے باغون کے عمدہ

---

[51] غالباً اس موقع کی حدیث ہو جب کچھ لوگون نے آپ سے حضرت علی مرتضیٰ کی شکایت کی تھی مسلمانون کے سردار اور متقیون کے امام ہونے سے یہ مراد ہی کہ اپنے وقت مین وہ ایسے ہونگے نہ یہ کہ ہر وقت وہ ایسے ہی تھے تاکہ شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی انکا افضل ہونا لازم آئے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام کے زمانے مین یقیناً یہ صفت انمین نہ تھی پس معلوم ہوا کہ ہر وقت مراد نہین ہی ۱۲ [52] غرّ محجلین اُن لوگون کو کہتے ہین جنکے ہاتھ پیر اور منہ روشن ہون یہ لقب خاص امت محمدیہ کا ہی کہ انکے اعضاے وضو قیامت مین روشن ہونگے ۱۲

چھوہارے تھے یہانتک کہ ہم سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچے پس ہمنے وہ چھوہارے اس دسترخوان پر جو آپکے سامنے بچھا تھا رکھدیے آپنے دریافت فرمایا کہ یہ کس قسم کے چھوہارے ہین تو ہمنے عرض کیا جذامی (قسم کے ہین) تو آپنے دعا فرمائی کہ اے خدا جذامی مین برکت دے اور اس باغ مین برکت دے جس باغ سے یہ چھوہارے آئے ہین اس لیے قتادہ نے بیان کیا ہو کہ (قبیلہ) ربیعہ کے چار شخصون نے ہجرت کی تھی (انکے نام یہ ہین) بشیر[1] بن حصاصیہ - عمرو[2] بن ثعلب - عبداللہ[3] بن اسود - فراۃ[4] بن جہان - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود - مزنی - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ انکو مخمام کے تذکرہ مین ذکر کیا ہو - اور ممکن ہو کہ وہی عبداللہ سدوسی ہون جنکو لوگون نے بیان کیا ہو مگر بات یہ ہو کہ ابن مندہ نے انکو مزنی بیان کیا ہو اور مزینہ سدوس کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہو - مین کہتا ہون کہ یہ الفاظ ابو موسیٰ کے ہین اور انھون نے خود مخمام بن الحارث بکری کا ذکر کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ مجالد بن مخمام سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد بکر بن وائل کے وفد مین قبیلہ سدوس کے چار شخصون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہجرت کر کے گئے تھے (اُن چارون کے نام یہ ہین) بشیر[1] بن حصاصیہ - فراط[4] بن جہان عجلی - عبداللہ[3] بن اسود مزنی - یزید بن ظبیان - پس یہ صاف دلالت کر رہا ہو کہ مزنی کاتب کی غلطی سے لکھا گیا اس لیے کہ انکو کہین قبیلہ بکر سے گردانا گیا ہو اور کہین قبیلہ سدوس سے اور قبیلہ سدوس بھی بکر ہی کا ایک قبیلہ ہو پس مزنی کو یہان پر کوئی دخل نہوا - پس صحیح یہی ہو کہ یہ عبداللہ وہی عبداللہ ابن اسود ہین جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاصرم - انکو ابن شاہین نے صحابہ مین ذکر کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ مدائنی سے انھون نے ابو معشر سے انھون نے یزید ابن رومان سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ عبد عوف بن اصرم بن عمرو بن شعیثہ ہرم بن ریبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تو آنحضرت نے انسے دریافت کیا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے عرض کیا عبد عوف تو آپنے فرمایا کہ (عبد عوف نہین) بلکہ تم عبداللہ ہو اُسکے بعد یہ اسلام لے آئے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاعور - بعض لوگون نے اُسکے والد کا نام اطول بیان کیا ہو - یہ حرمازی ہین اور مازنی ہین اس لیے کہ یہ (قبیلہ) بنی مازن بن عمرو بن تمیم سے ہین - یہ شاعر ہین اعشی مازنی کے ساتھ مشہور ہین - حمزہ کے باب مین (انکے لقب) اعشی کے تذکرہ مین اس سے زیادہ (انکے احوال) گذر چکے ہین - اس لیے کہ انکا لقب نام سے زیادہ مشہور ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اقرم بن زید۔ خزاعی انکی کنیت ابو عبد ہے انسے انکے لڑکے عبداللہ نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن ابن مہدی نے داؤد بن قیس سے انھون نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم خزاعی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) مین اپنے والد کے ہمراہ (قبیلہ) ثمرہ کے ہموار زمین مین (ٹھہرا) تھا یکایک ہماری طرف سے سوارون کی (ایک) جماعت گذری اور اُن لوگون نے وہین قیام کر دیا۔ مجھسے میرے والد نے کہا کہ تم ہمارے مویشیون کو دیکھتے رہو مین ان سوارون کے پاس جاکر انسے کچھ پوچھ پاچھ کرونگا چنانچہ میرے والد اُنکے پاس گئے اور اُنکے ساتھ مین بھی گیا تو دیکھتا کیا ہون کہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس قافلہ مین ہین (اور آپ نماز پڑھ رہے ہین) پس مین حالت سجدہ مین رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون بغلون کی سفیدی کو (خوب اچھی طرح) دیکھتا تھا ابن عیینہ اور ابن مبارک اور عبدالرزاق اور وکیع اور ابو اسامہ وغیرہ نے اسکو ابن داؤد سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور اسکو عبدالحمید بن سلیمان نے (قبیلہ) بنی اقرم کے ایک شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم۔ ابو امیہ کا نام حذیفہ تھا یہ بھائی تھے ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب تھین جو رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ کی پھوپھی تھین۔ انکے والد ابو زاد الرکب کے لقب سے مشہور تھے۔ کلبی نے بیان کیا ہے کہ قریش مین زاد الرکب تین شخص (ایک) زمعہ بن اسود بن عبدالمطلب بن عبد مناف جو غزوۂ بدر مین بحالت کفر مقتول ہوے (دوسرے) مسافر بن ابی عمرو بن امیہ (تیسرے) ابو امیہ بن مغیرہ یہ اس لقب مین سب سے زیادہ مشہور ہین ان لوگون کے زاد الرکب کہلانیکی وجہ یہ تھی کہ ان لوگون کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی انکے ساتھ مسافرت کرتا تو اُسکا خرچ انھین کے ذمہ ہوتا۔ مصعب اور عددی کا بیان ہے کہ قریش سے ابو امیہ کے سوا کوئی دوسرا زاد الرکب کے ساتھ مشہور نہین ہوا یہ عبداللہ بن ابی امیہ (اسلام لانے کے قبل) مسلمانون پر بہت سختی کیا کرتے تھے اور رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیا کرتے تھے انھین نے آنحضرت سے کہا تھا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل الایہ (ابتدا ہی سے) رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت عداوت رکھتے تھے اور فتح مکہ کے کچھ روز قبل یہ اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حالت رہی۔ فتح مکہ کے

سلہ حریہ۔ ہم ہرگز تمہارا یہ لانیکے سامانے کے لیے کوئی چشمہ جاری کردین آپکے لیے کوئی باغ چھوارون کا ایسے سے پیدا ہوجائے ۱۲

Marfat.com

روانہ ہوے (اور آپ مدینہ سے آرہے تھے) پس دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ ہی مین ملاقات کی - ہمین ابوجعفر
ابن محمد بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوسفیان
ابن حارث اور عبداللہ بن ابی امیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثنیۃ العقاب مین جو مکہ اور مدینہ کے درمیان مین ہی ملے تو ان دونون نے
آپکے پاس جانیکی درخواست کی مگر آپنے اجازت نددی پس حضرت ام سلمہ نے (بطور سفارش) آنحضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ابوسفیان تو آپ کے چچازاد بھائی اور پھوپھی زاد بھائی ہین اور عبداللہ بن ابی امیہ آپکے سسرالی رشتہ دار ہین (پھر آپ کیون اجازت
نہین دیتے) تو آپنے جواب دیا کہ مجھکو ان دونون کی کوئی ضرورت نہین میرے چچازاد بھائی نے تو میری آبروریزی کی اور میرے
سسرالی رشتہ دار نے جو گفتگو مجھسے کی وہ کی (مگر) پھر آپنے دونون کو اجازت دیدی چنانچہ دونون آپکی خدمت مین حاضر ہوے
اور اسلام لے آئے اور دونون کے اسلام (بھی) اچھے ہوگئے - عبداللہ مسلمان ہوکر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ مین
شریک ہوے اور حنین اور طائف مین شریک ہوے - طائف ہی مین کسی نے انکو تیر مارا پس اُسی روز انکی وفات ہوگئی - ہیت نامی مخنث نے جو حضرت ام سلمہ کے پاس تھا یہ کہا تھا کہ اے عبداللہ اگر اللہ تعالیٰ طائف کو فتح کرادیگا تو مین تمکو غیلان کی
لڑکی کے پاس لیجاؤنگا جو بہت موٹی تازی ہو کہ سامنے اُسکے شکم مین چار بل پڑتے ہین اور پیچھے (سے دیکھو تو) آٹھ بل (معلوم) ہوتے
ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرمادیا کہ یہ مخنث لوگ ہرگز تم لوگون کے پاس نا وین - مسلم بن حجاج نے اپنی سند
کے ساتھ ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر مین ایک ہی کپڑہ پہنے ہوے نماز پڑھتے دیکھا تھا - آپ اُس کپڑے کو اپنے جسم پر لپیٹے ہوے تھے
اور اُسکا ایک سرا اس شانہ پر اور دوسرا سرا دوسرے شانہ پر ڈالے ہوے تھے اور ایسا ہی ابوالزناد نے اپنے والد سے انھون نے
عروہ سے انھون نے عبداللہ بن امیہ سے روایت کی ہو مگر یہ غلط ہو اس لیے کہ عروہ نے عبداللہ بن ابی امیہ کے زمانہ کو نہین
پایا ہو ہان انھون نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہو - اور اسکو اصحاب ہشام نے ہشام سے انھون نے اپنے
والد سے انھون نے عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کیا ہو اور یہ مشہور ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اُمیۃ بن وہب - بنی اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے حلیف تھے اور اُنکے چچا نجر تھے یہ غزوہ خیبر مین شہید ہوے انکو واقدی
نے ذکر کیا ہو اور ابن اسحاق نے نہین - انکا تذکرہ ابوعمر نے کیا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انس - انکی کنیت ابومحمد ہو - اسدی ہین - انکا ذکر حمزہ کے باب مین گذر چکا ہو - ابوعمر نے بیان کیا ہو کہ زہر بن عبد

یعنے ابو عقیل نے انسے حدیث روایت کی ہی - اور ابو عمرو (نیز) ابو احمد عسکری نے انکو ازدی قرار دیا ہی - انکا تذکرہ تیمنون نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انیس - اسلمی - انسے جابر بن عبد اللہ انصاری نے حدیث روایت کی ہی - عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ مجھکو خبر ملی ہی کہ ایک صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حدیث بیان کرتے ہین جو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہی اور مینے اسکو آنحضرت سے نہین سنا پس مین ایک ماہ کی مسافت طی کر کے انکے پاس ملک شام مین گیا معلوم ہوا کہ وہ صحابی عبد اللہ بن انیس ہین (مین انکے مکان پر گیا) اور اندر کہلا بھیجا کہ جابر آپکے دروازے پر کھڑا ہی - وہ شخص اندر سے واپس آکر مجھسے پوچھنے لگا کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہین مینے جواب دیا ہان یہ خبر سنتے ہی عبد اللہ بن انیس باہر نکل آئے اور انھون نے مجھسے اور مینے انسے معانقہ کیا مینے کہا کہ سنا ہی آپنے ظلم کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہی جو مینے آنحضرت سے نہین سنی مجھے خیال ہوا کہ مین مرجاؤن یا آپکی وفات ہو جائے (اور مین محروم رہجاؤن اسی حدیث کے لیے یہان آیا ہون) انھون نے کہا ہان مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ قیامت کے دن سب لوگ [یا (آپنے فرمایا) سب بندے] برہنہ بدن اور برہنہ پا اور غیر مختون اور تہیدست محشور ہونگے پھر اللہ انھین ندا دیگا ایسی آواز سے کہ جسطرح اسکو قریب کے لوگ سنین گے اسی طرح اسکو دور کے لوگ بھی سنین گے (اللہ فرمائیگا) مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون (سنو) کوئی جنتی جنت مین جا نہین سکتا اس حال مین کہ کوئی دوزخی اُس سے اپنے مظلمہ کا طلبگار ہو اور نہ کوئی دوزخی دوزخ مین جا سکتا ہی اس حال مین کہ کوئی جنتی اُس سے اپنے مظلمہ کا طلبگار ہو جب تک مین قصاص نہ دلادون یہانتک کہ ایک طمانچہ کا بھی قصاص دلاؤنگا لوگون نے پوچھا کہ (یا رسول اللہ) قصاص کیونکر دلایا جائیگا وہان تو ہم تہیدست ہونگے حضرت نے فرمایا نیکیون اور بدیون سے قصاص دلایا جائیگا (یعنے ظالم کی نیکیان بقدر ظلم کے مظلوم کو دلادیجائینگی اور مظلوم کی بدیان ظالم کے سر رکھی جائینگی) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی مگر ابن مندہ نے انکو اور عبد اللہ بن انیس جہنی کو ایک ہی باب مین بیان کیا ہی اور یہ بھی کہدیا ہی کہ بعض متاخرین نے ان دونون کو دو بتلایا ہی اور دونون کو دو ترجمہ مین بیان کیا ہی اور مینے دونون کو (ایک ہی ترجمہ مین) جمع کر دیا ہی اور دونون سے اُسی حدیث کو بیان بھی کیا ہی جسکو ان لوگون نے بیان کیا ہی اور ابن مندہ نے یہ بیان کیا ہی کہ ابو حاتم نے انکو اور ابن انیس جہنی کے درمیان مین فرق جان لیا ہی اور میرا خیال ہی کہ دونون ایک ہی ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انیس - جہنی ثم انصاری یہ بنی سلمہ انصاری کے حلیف تھے - اور واقدی نے بیان کیا ہی کہ یہ خاندان برک بن ہرہ سے

Marfat.com

ہین جو کہ کلب بن وبرہ قضاعی کے بھائی تھے و نیز کلبی نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہین انیس بن اسعد ابن حرام بن حبیب بن مالک بن غنم بن کعب بن تیم بن نعاثہ بن ایاس بن یربوع بن البرک بن وبرہ کے۔ برک بن وبرہ کے اولاد جہنیہ مین داخل ہو گئی تھی۔ عبد اللہ مہاجر انصاری عقبی تھے غزوۂ بدر اور احد و نیز ان دونون کے مابعد کے غزوات مین شریک تھے اور ابن اسحاق کا قول ہو کہ وہ (قبیلہ) قضاعہ سے تھے اور بنی نابی کے حلیف تھے جو کہ قبیلہ بنی سلمہ سے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ وہ قبیلہ جہنیہ سے تھے اور انصار کے حلیف تھے اور بعض کا قول کہ وہ (خود) قبیلۂ انصار سے تھے۔ کلبی کا قول ان کل اقوالون کو جامع ہو۔ اس لیے کہ انھون نے نسب کے اعتبار سے خاندان برک بن وبرہ سے قرار دیا ہو اور چونکہ برک بن وبرہ کی اولاد مین جہنیہ مین داخل ہو گئی تھین لہذا سب جہنی کہلانے لگے اور چونکہ انصار کے حلیف تھے انصاری کہلانے لگے۔ انکی کنیت ابو یحییٰ ہو انسے انکی اولادون نے یعنے عطیہ اور عمرو اور ضمرہ اور عبد اللہ اور جابر بن عبد اللہ اور بشیر بن سعید نے حدیث روایت کی ہو یہ وہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارہ مین سوال کیا تھا اور یہ عرض کیا تھا کہ میرا مکان فاصلہ پر ہو تو آپ اُس رات کو بتلا دیجیے کہ مین بھی اُس شب مین حاضر ہون جسپر آپ نے فرمایا کہ جاؤ تیسوین تاریخ کی شب مین آنا یہ اُن لوگون مین ہین جو لوگ بنی سلمہ کے بتون کو توڑا کرتے تھے ہمین ابو منصور یعنے مسلم بن علی بن محمد سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم یعنے نصر بن احمد بن المرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن المثنی سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن اسحاق نے محمد بن زید سے انھون نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے انھون نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کبیرہ گناہون مین سب سے بڑھکر شرک اور والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم کھانی ہو اس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ جب کوئی مچھر کے پر کے مقدار بھی جھوٹی قسم کھاتا ہو تو اُسکے دل مین قیامت تک سیاہی بیٹھ جاتی ہو۔ انکی وفات ۵۵ھ ہجری مین ہوئی تھی اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکو اور ان عبد اللہ کو جو انکے پہلے ہین ایک ہی ترجمہ مین لکھا ہو۔ اور کہا ہو کہ میرے نزدیک دونون ایک ہی ہین اور اس ترجمہ مین ابو عمر کا یہ قول کہ عبد اللہ جہنی سے جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہو اسپر دلالت کرتا ہو کہ وہ بھی دونون کو ایک ہی شمار کر رہے ہین۔ اگر پہلے مین ابن مندہ کا اساس کہنا غلط نہین تو (فی الواقع) یہ دونون دو ہین۔ اس لیے (کہ اب) اس کلام کی صحت مین کوئی گفتگو نہین کہ وہ اسلمی ہین اور کسی عالم نے عبد اللہ ثانی کو اسلمی بیان نہین کیا۔ بلکہ علماء نے انکو انصاری اور جہنی اور قضاعی بیان کیا ہو۔ برک بن وبرہ اور جہینہ قبیلۂ قضاعہ سے ہین صحیح یہ ہو کہ یہ دونون ایک ہی ہین۔

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس - زہری - انکا ذکر ابن ابی علی نے کیا ہی اور انھون نے سلیمان بن احمد سے انھون نے حسن بن عبدالاعلی یوسی صنعانی سے انھون نے عبدالرزاق سے انھون نے عبداللہ بن عمر سے انھون نے عطیہ بن عبداللہ بن اُنیس زہری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشک کے پاس تشریف لے گئے جو کہ ایک چیز مین لٹکی ہوئی تھی آپنے اُسکے منھ کو کھولا اور کھڑے ہی کھڑے اُس مشک سے پانی نوش فرمایا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور یہ بیان کیا ہی کہ اس حدیث کو ہمسے ابو غالب السکوشیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن زیا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن نے بیان کیا اور دوسرے نے عبدالرزاق کی سند سے بیان کیا ہی مگر انکی سند مین زہری کا لفظ نہین ہی اور انکے تذکرہ کو عبداللہ بن اُنیس جہنی کے تذکرہ مین بیان کیا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس یا ابن انس - ابو موسیٰ نے کہا ہی کہ انکو ابو عبداللہ نے ہزال کے ترجمہ میں ذکر کیا ہی انھین کے تیرسے ماعز رجم کے وقت مقتول ہوے تھے - ممکن ہی کہ یہ عبداللہ بھی جہنی ہون واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس - عامری - لیلی بنت ابشدق نے جو عبداللہ بن اُنیس بن المنتفق بن عامر سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد بن کر گئے تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین آپکی حضور مین گیا اور آپکو اپنی قوم کے اسلام لانیکی خوشخبری دی تو آپنے فرمایا کہ تم مبارک وفد ہو چنانچہ صبح ہوتے ہی بنی عامر کا پورا قبیلہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور سب نے اسلام ظاہر کیا - پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ فرمایا کہ اللہ نے بنی عامر کے ساتھ بھلائی کرنے کے سوا اور کچھ نہین چاہتا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیظی - یہ عوایہ اور کباثہ کے بھائی تھے - ابو عمر نے انکے تذکرہ کو مدرجاً انکے والد اوس بن قیظی کے تذکرہ مین لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ غزوۂ بدر مین اپنے والد اور اپنے بھائی کباثہ کے ہمراہ شریک تھے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن وقش بن الخزرج - انصاری خزرجی - یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اسکے کوئی - ولایت مروی معلوم نہین ہوتی ہمسے عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے نامون مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ بیان کیا ہی کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ بدر مین) قبیلہ بنی طریف بن الخزرج سے عبداللہ بن اوس بن وقش تھے

ابن مندہ نے انکو ایسا ہی بیان کیا ہو مگر ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ انکا نسب یون ہو عبد اللہ بن سعد بن اوس بن وقش - اور بعض لوگون نے عبد اللہ بن حق لکھا ہو اور بعض نے یون بیان کیا ہو عبد اللہ بن احق بن اوس بن وقش اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے نقل کرکے اصحاب بدر کے ناموں مین یون بیان کیا ہو کہ انمین عبد اللہ بن احق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف ابن الخزرج (بھی) تھے - بعض متاخرین نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ انمین عبد اللہ بن اوس (بھی) تھے اور انکے والد کو خواہ انکا نام حق ہو یا احق (درمیان سے) چھوڑ دیا -

مین کہتا ہون جسکو ابن مندہ نے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہو صحیح ہو ایسا ہی بیہقی نے بھی اسکو روایت کیا ہو جیسا کہ پہلے ترجمہ مین گذر چکا ہو پس (اب) ابن مندہ کی کوئی خطا نہین اس لیے کہ یونس نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور عبد الملک بن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے یون روایت کی ہو عبد اللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ ابن طریف - اور اسکو سلمون بن فضل نے ابن اسحاق سے یون روایت کیا ہو عبد اللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبہ بن طریف ابن الخزرج بن ساعدہ - پس یہ اختلاف درحقیقت ابن اسحاق سے ہوا ہو تو اسمین ابن مندہ کی کیا خطا ہو سکتی ہو - یہ عبد اللہ اور سعد بن عبادہ ثعلبہ بن طریف مین جاکر ملجاتے ہین انشاء اللہ تعالی عبد اللہ بن سعد کے تذکرہ مین ذکر کیا جائیگا -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اوفی - ابو اوفی کا نام علقمہ ہو - وہ بیٹے ہین خالد بن الحارث بن ابی اسید بن رفاعۃ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم کے - اسلمی ہین - انکی کنیت ابو معاویہ ہو اور بعض نے کہا ہو کہ ابو ابراہیم ہو اور بعض کا بیان ہو کہ ابو محمد ہو یہ غزوۂ حدیبیہ مین شریک تھے اور بیعۃ الرضوان مین (بھی) شریک تھے ونیز غزوۂ خیبر اور اسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے یہ ہمیشہ مدینہ مین رہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو کوفہ مین چلے گئے - کوفہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین آخری صحابی یہی باقی رہ گئے تھے - (امام) احمد بن حنبل نے یزید بن ہارون سے انھون نے اسمعیل بن ابی خالد سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ مینے عبد اللہ بن ابی اوفی کے بازو پر ایک ضرب (کا داغ) دیکھا تو انسے دریافت کیا کہ یہ کیا ہو انھون نے فرمایا کہ یہ ضرب حنین کے دن مجھے لگی تھی پھر مینے پوچھا کیا آپ آنحضرت کے ساتھ غزوۂ حنین مین شریک تھے انھون نے فرمایا ہان - اور بعض لوگون نے اسکے علاوہ اور کچھ بیان کیا ہو عبد اللہ ابن ابی اوفی سے عمرو بن مرہ نے یہ روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے اصحاب[1] شجرہ ایک ہزار چار سو آدمی تھے اور اسوقت آٹھوان حصہ مہاجرین مین قبیلۂ اسلم کا تھا اسمعیل بن ابی خالد اور شعبی اور عبد الملک بن عمیر اور ابو اسحاق شیبانی اور حکم بن عتیبہ اور سلمہ بن کہیل وغیرہ نے

[1] جن لوگون نے واقعۂ حدیبیہ مین درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انکو اصحاب شجرہ بھی کہتے ہین اور اصحاب بیعۃ الرضوان بھی کہتے ہین ۱۲

Marfat.com

انسے حدیث روایت کی جو ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ اپنی اپنی سندون سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ابولیفور عبدی سے انھون نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبداللہ بن ابی اوفی سے مڈی کے حلت وحرمت کا سوال کیا تو انھون نے جواب دیا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ غزوات کیے ہین انمین ہم لوگ مڈی بھی کھاتے تھے ایسا ہی اسکو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے اور اسکو (امام) ثوری نے ابولیفور سے نقل کر کے (یون) روایت کیا ہے کہ انھون نے یہ کہا کہ ہمن نے (آنحضرت کے ہمراہ) سات غزوات کیے اور ہمسے ابوعبداللہ یعنے محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ بلدی وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے محمد بن اسمعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے عمرو سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابواسحاق نے موسیٰ بن عقبہ سے انھون نے سالم بن ابی نضرت [جو کہ عمرو بن عبداللہ کے غلام تھے اور انھون نے انکو مکاتب بنا دیا تھا] روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انکے پاس عبداللہ بن اوفی نے ایک خط لکھکر بھیجا تھا (جسکا مضمون یہ تھا کہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ آگاہ ہو جاؤ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ عبداللہ بن ابی اوفی کی وفات بمقام کوفہ ۸۶ھ ہجری مین ہوئی اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ نابینا ہونیکے بعد انکی وفات ۸۷ھ ہجری مین ہوئی۔ یہ اپنے داڑھی اور سر کے بالون مین مہندی کا خضاب لگاتے تھے انکے (بالون کے) دو گیسو تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب ذوالبجادین تھا۔ یہ بیٹے ہین عبد نہم بن عفیف بن حکیم بن عدی بن ثعلبہ بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو کے۔ (نیز بنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے (اسوقت) انکا نام عبدالعزیٰ تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھدیا۔ یہ چچا ہین عبداللہ بن مغفل بن عبد نہم۔ انکا لقب ذوالبجادین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا وجہ یہ ہوئی تھی کہ جب انھون نے اپنی قوم کے نزدیک اسلام ظاہر کیا تو اُن لوگون نے اُنکے کل کپڑے چھین کر (ننگا کر دیا اور) ایک بجاد یعنی کملی اڑھا دی پس یہ اپنی قوم سے بھاگکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ ہوئے جب آنحضرت کے قریب پہونچے تو اُس کملی کو دو چاک کر کے ایک کا ازار بنا لیا اور دوسرے کا چادر۔ اُسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے پس آپنے انکو ذوالبجادین فرمایا۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکو انکی والدہ نے ایک کملی دیدی تھی اُسی کو دو چاک کر کے ازار اور چادر بنا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے واللہ اعلم۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آپ ہی کے ساتھ قیام اختیار کیا یہ بہت ہی نرم دل اور فقیہ و فاضل شخص تھے قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ ہمین عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سندسے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے مجھ سے

Marfat.com

ابراہیم بن حارثہ تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تھے انکا لقب ذوالبجادین تھا یتیم تھے اپنے چچا کے گھر میں پرورش پاتے تھے وہی انکو (ضروریات کی چیزیں) دیتے تھے اور (طرح طرح کے) احسانات کرتے تھے (پس ایسی حالت میں) انکے چچا کو خبر پہونچی کہ انھوں نے دین اسلام قبول کر لیا ہے تو انکے چچا نے انسے کہا کہ اگر تمنے (واقعی) دین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قبول کر لیا ہے تو مجھسے کہدو تاکہ میں اپنی کل چیزیں جو میں نے تمکو دی ہیں ٹیلوں انھوں نے جواب دیا بیشک میں مسلمان ہو گیا ہوں (اور) چچا ہو کر (لو) پس انکے چچا نے اپنی دی ہوئی کل چیزیں انسے لے لیں یہانتک کہ انکے بدن کے کپڑوں کو بھی اتار لیا اسوقت یہ اپنے والد کے پاس گئے انکی والدہ نے اپنی کملی کے دو ٹکڑے کر کے انکو دیدیے۔ انھوں نے ایک ٹکڑے کو تہبند بنا لیا اور دوسرے کو چادر پس اسی ہیئت میں وہاں سے روانہ ہو کر علی الصباح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچ گئے اور آپ ہی سے ساتھ فجر کی نماز ادا کی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے تمام لوگوں پر نظر ڈالی کہ کوئی شخص باہر سے تو آپکے پاس نہیں آیا اور آپ (ہمیشہ فجر کے بعد) ایسا کرتے تھے۔ حضرت نے جب انکو دیکھا تو انسے دریافت کیا کہ تمھارا نام کیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ میرا نام عبدالعزیٰ ہے آپنے فرمایا (عبدالعزیٰ نہیں بلکہ) تمھارا نام عبداللہ ذوالبجادین ہے تم میرے دروازہ پر رہا کرو۔ چنانچہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر رہنا شروع کیا۔ یہ قرآن مجید اور تسبیح اور تکبیر کو بہت ہی بلند آواز سے پڑھتے تھے (ایک دفعہ) حضرت عمر نے آنحضرت سے عرض کیا کہ کیا یہ شخص ریاکار ہے حضرت نے فرمایا ایسا نہ کہو یہ رقیق القلب لوگوں میں سے ہیں انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ہوئی تھی۔ اعمش نے ابووائل سے انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دفعہ کہتے تھے کہ واقعہ گویا اسوقت بھی میری نظر کے سامنے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں عبداللہ ذوالبجادین کی قبر میں کھڑے ہیں اور حضرت ابوبکر اور حضرت ابوعمر (رضی اللہ عنہما) انکی نعش کو قبر میں دے رہے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تم اپنے بھائی کو مجھسے اور قریب کرو (چنانچہ انھوں نے اور قریب کر دیا) پس آپنے انکی نعش کو قبلہ کی جانب لیکر لحد میں رکھدیا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے نکل آئے اور باقی کام حضرت ابوبکر اور عمر کے متعلق کر دیا۔ جب وہ اس سے فارغ ہو گئے تو آنحضرت قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنے لگے کہ اے خدا میں انسے راضی تھا اب تو بھی راضی ہو جا۔ ابووائل نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے کہ (اے) عبداللہ ذوالبجادین کے ساتھ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لطف و کرم دیکھکر) واللہ میں نے یہ تمنا کی کہ کاش انکی جگہ میں ہوتا حالانکہ میں انسے پندرہ برس پہلے اسلام لا چکا تھا اور ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا تھا کہ واللہ میں نے تمنا کی کہ کاش اس قبر میں میں ہوتا محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات غزوۂ تبوک میں ہوئی۔ ثم محمد بن ابی ابراہیم بن الحارث نے ابن مسعود سے نقل کر کے روایت کی ہے کہ انکی وفات غزوۂ موتہ میں ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے وہی دعا کی جو اوپر گذر چکی ہے۔

Marfat.com

اور محمد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ عبد اللہ نے کہا تھا کہ کاش مین ہی صاحب قبر ہوتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بحینہ۔ بحینہ انکے والد کا نام ہے وہ بیٹی ہین حارث بن المطلب بن عبد مناف کی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی والدہ کا نام ازدیہ تھا انکے والد کا نام مالک ہے وہ بیٹے ہین قشب ازدی کے جو کہ (قبیلہ) ازد شنوءہ تھے یہ قبیلہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے اور صحابی بھی تھے۔ کبھی یہ اپنے والد اور والدہ کی طرف ایک ہی دفعہ منسوب کیے جاتے ہین اسوقت مین انکا نسب یون بیان کیا جاتا ہے عبد اللہ بن مالک بن بحینہ۔ انکی کنیت ابو محمد ہے یہ بہت ہی عابد و فاضل شخص تھے تمام سال روزہ رکھتے تھے۔ انھون نے (مقام) بطن ریم مین (جاکر) جو مدینہ سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے سکونت اختیار کر لی تھی انکے تذکرہ کو ابو عمر نے انکی کنیت ہی مین لکھا ہے اس لیے کہ یہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ عبد اللہ بن مالک کے تذکرہ مین بھی آئیگا۔ اس لیے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو وہین ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن بعجۃ بن زید بن معاویہ بن خشان بن سعد بن ودیعۃ بن عدی بن غنم بن الربعۃ بن رشدان بن قیس جہینہ بن زید جہنی مدنی۔ انکا نام (قبل اسلام کے) عبد العزی تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بعد اسلام کے) عبد اللہ رکھدیا تھا۔ انکی کنیت ابو بعجہ تھی۔ یہ ان لوگون مین ہین جو فتح مکہ مین قبیلہ جہینہ کے علم بردار تھے۔ انسے انکے لڑکے بعجہ اور معاذ بن عبد اللہ بن حبیب نے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے بعجۃ بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد عبد اللہ بن بدر سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے (عاشورا کے دن) لوگون سے فرمایا تھا کہ یہ دن عاشورا کا ہے سب لوگ اسمین روزہ رکھو ایک شخص نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) مینے اپنی قوم کو تو ایسے حال مین چھوڑا ہے کہ اسمین سے بعض صائم تھے اور بعض غیر صائم۔ اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور جو غیر صائم ہو اس سے کہدو کہ اس روزہ کو پورا کرلے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ بعجہ کی وفات (حضرت) قاسم بن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قبل ہو چکی تھی انکا ایک لڑکا تھا انکو لوگ معاویہ کہتے تھے انسے دراوردی نے حدیث (بھی) روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر انکا نسب پورا نہین بیان کیا گیا حضرمی نے انکا ذکر مفاریدمین لکھا ہے اور سلیمان بن احمد نے معجم مین۔ ہمین ابو موسیٰ ابن ابی بکر مدینی نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے

Marfat.com

محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابواسامہ نے شعبہ سے انھون نے ابوجویریہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے عبداللہ ابن بدر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے یہ حدیث بیان کرتے ہوے سنا تھا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ معصیت مین نذر نہین ہی - انکا تذکرہ ابونعیم نے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل بن ورقا بن عبدالعزی - خزاعی - انکا (پورا) نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہی - یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مکہ کے پہلے اسلام لاچکے تھے اور قبیلہ خزاعہ کے سردار تھے - بعض لوگون کا بیان ہی یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے تھے انھون نے اور انکے بھائی عبدالرحمن نے (حضرت) علی کے ہمراہ صفین مین مقاتلہ کیا تھا - یہ بہادر شخص تھے حضرت علی کے افضل وخاص شاگردون مین تھے - یہ وہی ہین جنھون نے عبداللہ بن عامر کے ہمراہ ہوکر ۲۹ ہجری مین بعہد خلافت عثمان (رضی اللہ عنہ) اہل اصبہان سے مصالحت کی تھی شعبی نے بیان کیا ہی کہ (واقعہ صفین مین) انکے (بدن) پر دو زرہ اور دو تلوارین تھین اوسی کے ساتھ اہل شام سے مقاتلہ کرتے تھے اور (یہ) کہتے تھے شعر

لم یبق الا الصبر والتوکل ثم التمشی فی الرعیل الاول مشی الجمال فی حیاض المنہل واللہ یقضی مایشاء ویفعل

برابر مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ (حضرت) معاویہ کے پاس پہونچ گئے (اتنے مین) اہل شام نے انکو چارون طرف سے گھیر لیا اور قتل کردیا - جب حضرت معاویہ نے ان (کے نعش) کو دیکھا تو یہ فرمایا کہ قسم خدا کی اگر (قبیلہ) خزاعہ کی عورتین قدرت پاتین تو وہ بھی ہمسے مقاتلہ کرتین پھر انکے مردون کا کیا کہنا ؎

کلیب ہر برکان یحمی ذمارہ رمتہ المنایا قصدہا فنفطرا اخو الحرب ان عضت بہ الحرب عضہا وان شمرت یوما بہ الحرب شمرا

واقعہ صفین ۳۷ ہجری مین ہوا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - لیکن ابن مندہ نے فقط یہ بیان کیا ہی کہ عبداللہ بن بدیل بن ورقا کا شمار کتاب طبقات مین اہل اصبہان مین کیا گیا ہی - اور ابونعیم نے یون بیان کیا ہی کہ بعض متاخرین نے عبداللہ بن بدیل بن ورقا کا ذکر کیا ہی (انکے متعلق جن لوگون نے بیان کیا ہین انکے) جمیع اقوال یہی ہین -

---

لہ ترجمہ - اب صرف یہ باقی رہگیا ہی کہ صبر و توکل کیا جائی ؛ اور پہلے قافلہ کیساتھ کوچ کیا جائی قافلہ سیراب کرنے والے حوضون پر پہونچ گیا اللہ جو چاہتا ہی حکم دیتا ہی اور کرتا ہی ۱۲ سلہ کلیب ایک شیر تھے جو غصہ دلانے سے جوش مین آجاتے تھے ؛ موت نے ان پر حملہ کیا کہ وہ پراگندہ ہوگئے ؛ لڑائی کے وہ دوست تھے اگر لڑائی انکو کاٹتی تھی تو وہ بھی اُسے کاٹ لیتے تھے ؛ اور وہ ان سے مقابلہ کرتے اور مقابلہ کو مستعد ہوجاتے ۱۲ -

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے عدیل کے لڑکے ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے متعلق حدیث روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بر - داری - انکا نام طیب تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھدیا تھا - ابن اسحاق نے انکے تذکرہ کو قبیلۂ داری کے اُن لوگون مین بیان کیا ہی کہ جو لوگ وفد بن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور آپنے اُن لوگون کے لیے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق حکم دیدیا تھا اسکو ابو علی غسانی نے بیان کیا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن برار - انکی کنیت ابو ہند ہی - داری ہین - بعض لوگون نے بریر بن عبداللہ بیان کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہی کوئی تعجب نہین کہ یہ اور وہ عبداللہ جو پہلے مذکور ہو چکے ہین دونون ایک ہی ہون - واللہ اعلم -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بریر بن ربیعہ - اِنسے ابو عبدالرحمن نے حدیث روایت کی ہی - انکا شمار اہل مصر مین ہی اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر - مازنی - خاندان مازن بن منصور بن عکرمہ سے ہین - انکی کنیت ابو بسر ہی - بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابو صفوان ہے - انھون نے دونون قبلہ (یعنے بیت المقدس اور کعبہ) کی طرف نماز پڑھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک انکے سر پر رکھا تھا اور اُنکے لیے دعا کی تھی - یہ اور انکی والدہ اور انکے والد اور انکے بھائی عطیہ اور انکی ہمشیرہ صفیہ (سب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے - اِنسے اہل شام نے حدیث روایت کی ہی اُنھین سے خالد بن معدان اور یزید بن جمیرہ اور سلیم بن عامر اور راشد بن سعد وغیرہم بھی ہین - ہمین اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندون کے ساتھ محمد بن عیسی بن سورہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے جُریر بن خمیر سے انھون نے عبداللہ بن بسر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری والد کے مکان پر تشریف لائے تو ہمنے آپکے حضور مین کھانا پیش کیا پس آپنے اُس سے (کچھ) تناول فرمایا اسکے بعد چھوارے پیش کیے گئے پس آپ اُسے کھاتے تھے اور اُسکی گٹھلی کو اپنی دو انگشت سبابہ اور وسطی سے

Marfat.com

پھینکتے تھے انکی وفات ۸۰ھ ہجری مین ہوئی اُسوقت انکی عمر چورانوے سال کی تھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات بمقام حمص ۹۶ھ ہجری مین سلیمان بن عبدالملک کے زمانے مین ہوئی اور اسوقت انکی عمر سو سال کی تھی (ملک شام مین یہ سب صحابہ کے اخیر مین انھین کی وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے عبداللہ بن بسر کو سلمی اور مازنی دونون بیان کیا ہے مگر یہ صحیح نہین اس لیے کہ سُلیم مازن کے بھائی تھے اور عبداللہ سُلیم کے لوگون کے حلیف بھی نہین تھے تاکہ اسکی وجہ سے انکی طرف منسوب کیے جائین -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بُسر نسہ ہی - ابوموسی نے کہا ہے کہ یہ مازنی نہین اس لیے کہ قبیلہ بنی مازن قبیلہ بنی نصر کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہے انکو طبرانی نے (اپنی سند مین) مازنی بیان کیا ہے مگر یہ اُنکی غلطی ہے اِس مین شک نہین کہ یہ دونون شامی ہین - انکا تذکرہ ابوعبداللہ صوری اور ابوبکر خطیب وغیرہما نے کیا ہے اور ان لوگون نے ان دونون قبیلون مین فرق کیا ہے - پس صحیح یہی ہے - ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوغالب یعنے احمد بن عباس اور ابوبکر قرانی اور ابوذکر صاحانی نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابوبکر ابن زیدون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسود بن عامر شاذان نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمسے عبدالوہاب نصری نے بیان کیا ہے جو کہ عبداللہ بن بسر کے اولاد مین سے تھے وہ کہتے تھے مجھسے عبدالرحمن اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین تمہارے دادا عبداللہ بن عبداللہ بن بسر کے پاس ایسے حال مین گیا کہ غزوہ کرنیوالا تھا اور وہ ملک حمص کے امیر تھے انھون نے مجھسے فرمایا کہ اے ابوعمرو مین تمسے ایک ایسی حدیث نہ بیان کرون جو تمکو خوش کرے واللہ مینے ایسا وقات اُس حدیث کو سرکشون سے چھپا رکھی ہے (یعنے جواب دیا ہان (ضرور فرمائین) پس انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد عبداللہ ابن بسر نے بیان کیا کہ ہم سب (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (دولت خانہ کے) صحن مین بیٹھے ہوے تھے کہ اتنے مین آنحضرت علیہ السلام (بشاش) ہملوگون کے پاس تشریف لائے (اُسوقت خوشی مین) آپکا چہرۂ مبارک خوب ہی چمک رہا تھا پس ہم آپ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (اسوقت) ہم جو آپ کے چہرۂ مبارک کی بشاشت و لطائف کو دیکھ رہے ہین وہ کیا ہم لوگون کو بھی خوش کرینگی - آپنے جواب دیا (سنو) ابھی جبرئیل (علیہ السلام) آکر مجھکو یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھکو شفاعت (کا حکم) دیدیا ہے - اسپر ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا شفاعت خاص بنی ہاشم کے لیے ہوگی آپنے فرمایا نہین جبرئیل نے پھر عرض کیا کیا یہ شفاعت عام قریشیون کے لیے ہوگی آپنے جواب دیا نہین پھر مینے عرض کیا کیا یہ شفاعت آپکی تمام امت کے لیے ہوگی آپنے فرمایا (ہان) یہ شفاعت میری امت مین اُن لوگون کے لیے

Marfat.com

ہوگی جو کہ گنہگار اور بدکار ہین - ابو عمرو وغیرہ نے بیان کیا ہی کہ عبد اللہ بن بسر سے عمرو بن رویہ نے حدیث روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی - ابو عمرو کا لکھنا صوری اور خطیب کے قول کی تائید کر رہا ہی کہ یہ مازنی نہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل - کنانی - انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہوتا - ہان (یہ ضرور ہی کہ) انھون نے آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ کو پایا ہی - انسے ابو سلیمان حمصی نے حدیث روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - ان دونون کے علاوہ اور لوگون نے بھی انکا ذکر انکے والد کے تذکرہ مین کیا ہی - انشاء اللہ تعالی اسکو ہم (آگے) بیان کرینگے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بکر بن ربیعہ - سعدی - انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ خاندان سعد بن بکر سے ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اور عامر بن طفیل کے قصہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عامر بن طفیل کے آنے اور جانے اور انکے موت کے حالات کو بیان کیا ہی - ونیز انھون نے ضحاک بن سفیان کلابی کے اسلام لانے کے حالات بیان کیے ہین (اتنا ہی کافی ہی) یہان پر اُس قصہ کے ذکر کرنیکی ضرورت نہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بکر صدیق - (حضرت) ابو بکر کا اسم مبارک عبد اللہ بن عثمان ہی - انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ اُن لوگون کے نام مین کیا جائیگا جن لوگون کے والد کا نام عبد اللہ ہی - یہان پر انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

بکری - انکا نسب معلوم نہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ (عملون مین) سب سے افضل عمل کون ہی - انسے انکی لڑکی بہینہ بنت عبد اللہ بکری نے یہی حدیث روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت - انصاری - انکا شمار اہل کوفہ مین ہی - ہمین ابو یاسر بن ابن حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے جابر سے انھون نے شعبی سے انھون نے عبد اللہ بن ثابت سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ حضرت) عمر بن خطاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اپنے ایک (قرابتی) بھائی کے پاس گیا تھا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ سے ہے - اُسنے مجھے توریت کا خلاصہ لکھکر دیا ہی - اگر اجازت ہو تو مین آپکو بھی پڑھکر سنا دون

Marfat.com

(اسکو سنتے ہی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک (غصہ سے) متغیر ہوگیا۔ عبداللہ کہتے ہین کہ (اسوقت) مینے حضرت عمر کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک (کی حالت) کو نہین دیکھتے ہین پس حضرت عمر نے فوراً آنحضرت کی طرف مخاطب ہوکر یہ کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین حق ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہین۔ اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے آثار غصہ جاتے رہے اور آپنے یہ فرمایا کہ مجھکو قسم ہو اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو اگر اسوقت تم لوگون مین موسیٰ علیہ السّلام بھی آجائین اور تم لوگ انکی اتباع کرو اور مجھکو چھوڑ دو تو یقینی گمراہ ہوجاؤ تم میرے مخصوص ہو اور مین تم لوگون کے لیے مخصوص ہون۔ اسکو خالد اور حُریث بن ابی مطر اور زکریا بن ابی زائدہ نے شعبی سے انھون نے ثابت بن یزید سے نقل کرکے روایت کیا ہو۔ ونیز اسکو ہشیم اور حفص بن غیاث وغیرہ نے مجالد سے انھون نے شعبی سے انھون نے جابر سے نقل کرکے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔ اور ابوعمر نے اہل کتاب کے قصہ کو اُن عبداللہ بن ثابت کے تذکرہ مین لکھا ہو جنکا تذکرہ انکے بعد ہو ؎

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انصاری انکی کنیت ابواسید ہو (فتح الف کے ساتھ) اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ ابواسید ہو (ضمہ الف کے ساتھ۔ مگر صحیح فتح ہو۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ حدیث) روایت کی ہو کہ تم لوگ (روغن) زیتون کو کھاؤ اور اُسکا تیل (بدن مین) لگاؤ۔ اسکو تینون نے بیان کیا ہو۔ اور اسکے قائل ابوعمر بھی ہین کہ شعبی نے (اسے) ایک (دوسری حدیث اہل کتاب کے کتابون کے پڑھنے کے بارہ مین بیان کی ہو مگر اُنکی یہ حدیث مضطرب ہو۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ ابواسید انصاری وہی ہین جن سے ابوطفیل نے حدیث روایت کی ہو اور بعض کا قول ہو کہ ان ابواسید انصاری کا نام ثابت ہو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے (یہانتک) یہ سب ابوعمر کے کلام ہین۔ ابن مندہ نے کہا ہو عبداللہ بن ثابت انصاری کی کنیت ابواسید تھی اسکو یحییٰ بن صاعدہ نے بیان کیا ہو اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ ابوحمزہ سے انھون نے ابوطفیل سے انھون نے عبداللہ ابن ثابت سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن ثابت نے (اپنے نزدیک) اپنے لڑکون کو بلوایا اور روغن زیتون منگواکر اُنسے کہا کہ تم لوگ اسکو اپنے سرون مین ڈالو۔ اُن لڑکون نے انکار کیا پس یہ اُن لوگون کو مارنے لگے اور کہنے لگے کیا تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیل سے اعراض کرتے ہو۔ ابوطفیل نے بھی روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہو کہ تم لوگ روغن زیتون کو کھاؤ اور بدن مین لگاؤ۔ ابونعیم نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن ثابت کی کنیت ابواسید ہو اسکو بعض متاخرین نے ابن صاعدہ سے نقل کرکے بیان کیا ہو اور یہ ابن صاعدہ میرے نزدیک اس سے کہ جس سے شعبی روایت کرتے ہین مقدم ہین۔ پس (اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ) ابوعمر اور نعیم کا اسپر اتفاق ہوگیا ہو کہ یہ دونون

Marfat.com

عبداللہ بن ثابت ایک ہی ہین اور ابن مندہ کے نزدیک دونون درحقیقت دو ہین مگر حق انھین دونون کا قول ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت - انصاری - انکی کنیت ابو ربیع تھی - ظفری ہین - خاندان ظفر بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے ہین انکا ذکر جابر بن عتیک کے تذکرہ مین ہوچکا ہی - ہمین ابواحمد بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قعنبی نے (امام) مالک سے انھون نے عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک سے انھون نے عتیک بن الحارث بن عتیک سے جو عبداللہ بن عبداللہ کے نانا تھے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے جابر بن عتیک بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت کے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپنے انکو حالت غشی مین دیکھکر پکارا تو انھون نے جواب نہین دیا - تو آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابو ربیع ہم لوگ اب تمھارے بارے مین بے اختیار ہین اسکے بعد عورتون نے چیخ مارکر رونا شروع کیا تو جابر بن عتیک نے عورتون کو منع کیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو عبدالرحمن جب تک یہ زندہ ہین انکو رونے دو - آخرش انکی وفات اسی مرض مین ہوگئی - اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے کرتہ مبارک مین کفنایا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - بعض لوگون کا بیان ہی کہ ابو ربیع کنیت ان عبداللہ کی ہی جو عبداللہ بن ثابت کے لڑکے ہین انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائیگا صحیح یہی ہی کہ یہ کنیت انکے والد کی ہی - ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو ظفری بیان کیا ہی - مگر ابوعمر نے انکو کسی قبیلہ کی طرف منسوب نہین کیا کلبی نے بیان کیا ہی کہ ابو ربیع کنیت عبداللہ بن ثابت بن قیس بن ہبشتہ بن الحارث بن امیتہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی ہی - یہ اور ظفر (دونون) مالک بن اوس مین جاکر ملجاتے ہین - اس لیے کہ ظفر بیٹے ہین خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے - واللہ اعلم -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بلوی - یہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج انصاری کے حلیف تھے یہ اور انکے بھائی بجاد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر مین شریک تھے ان دونون کا ذکر بجاد کے تذکرہ مین گذر چکا ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - مگر ابن مندہ نے انکا نسب یون بیان کیا ہی عبداللہ بن ثعلبہ بن خزایہ یعنی خزمہ کی جگہ حزامہ بیان کیا ہی مگر خزمہ ہی صحیح ہی - ابوموسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی - مگر ابن مندہ پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اس لیے کہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہی پھر مین نہین سمجھ سکتا کہ کس بنا پر انکو شبہہ ہوگیا شاید یہ وجہ ہوسکتی ہی کہ انھون نے

Marfat.com

یہ دیکھا ہو کہ ابن مندہ نے بجالت کو جو عبداللہ بن ثعلبہ کے بھائی تھے نہین بیان کیا تو یہ خیال کر لیا ہوگا کہ انھون نے عبداللہ کا بھی ذکر نہین کیا یا دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہو کہ جہان پر ابن مندہ نے الکا نسب اپنی کتاب مین یون بیان کیا ہو عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر تو اسکو دیکھکر خیال کر لیا ہوگا کہ یہ اور ہین - حالانکہ یہ فقط نام کا اختلاف ہو ورنہ فی الحقیقت دونون ایک ہی ہین - ابو موسیٰ نے الکا تذکرہ مع صحیح نسب انکے بھائی بجالت کے تذکرہ مین بیان کیا ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن صعیر - انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو - انکی کنیت ابو محمد تھی - یہ قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے زمانہ ہجرت سے چار سال پہلے پیدا ہوے تھے - ہمین ابو جعفر یعنے عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر زہری سے روایت کرکے بیان کیا [اور عبداللہ ابن ثعلبہ کی پیدائش فتح مکہ کے سال مین ہوئی تو یہ (بغرض برکت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے گئے تو آپنے اپنا دست مبارک انپر پھیر دیا - اور انکے لیے دعا برکت کی] (ونیز) ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے کہ جنکا لقب دقاق تھا خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب یعنے محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن علی سکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم نے عباد بن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے لیے فرمایا تھا کہ ان لوگون کو مع خون کے (بغیر غسل دلائے ہوے) دفن کرو اس لیے کہ جتنے قتلے فی سبیل اللہ ہین قیامت کے دن اسی حال سے اٹھین گے کہ انکے بدن خون مین تر ہونگے اور انکی خوشبو مشک کی خوشبو کے مانند ہوگی انکی وفات ۸۹ھ ہجری مین ہوئی تھی اسوقت انکی عمر ترانوے سال کی تھی - یہ اُن لوگون کے قول کے مطابق ہو کہ جو لوگ اسکے قائل ہین کہ انکی پیدائش زمانہ ہجرت سے پہلے ہوئی تھی - جس لوگون نے بیان کیا کہ انکی پیدائش ہجرت کے بعد ہوئی تھی اور انکی وفات ۹۰ھ ہجری مین ہوئی تھی اسوقت انکی عمر ترانوے سال کی تھی واللہ اعلم - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ثمالی - صحابی ہین - انسے عبدالرحمن بن ابی عوف اور ثور بن یزید نے حدیث روایت کی ہو اور یحیی بن سعید نے ثور بن یزید سے انھون نے عبداللہ ثمالی سے نقل کرکے حدیث روایت کی ہو اور ثور بن یزید یہ بھی کہتے تھے کہ عبداللہ ثمالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین تھے مگر اہل شام کے بعض لوگون نے انسے اختلاف کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ تابعی تھے - انکا تذکرہ

Marfat.com

ابن مندہ نے لکھا ہے۔ انکار صحیح) نسب یون ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ ثمالی۔ انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ثقفی۔ یہ سفیان بن عبداللہ مدنی کے والد ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص ایسی چیزون کا ذکر کرنے والے ہین جسکے وہ خود مالک نہون اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مکر و فریب کے دو بامے اپنے اوپر ڈال لے۔ انسے انکے لڑکے عتبان نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثوب۔ انکی کنیت ابو مسلم ہے خولانی ہین۔ انکی کنیت زیادہ مشہور تھی۔ شرحبیل بن مسلم نے کہا ہے کہ ابو مسلم مدینہ مین اُسوقت آئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو چکی تھی اور (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے۔ یہ بہت بڑے فاضل و عابد اور متقی شخص تھے۔ غرض انکے بہت سے فضائل ہین۔ انکا شمار بہتر و افضل تابعیون مین تھا۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ انکی پیدائش غزوۂ حنین کے دن ہی تھی اور یہی قول صحیح ہے۔ اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ مین اسلام قبول کر لیا تھا مگر آنحضرت کو نہین دیکھا تھا و نیز یہ صحیح ہے۔ انسے محمد بن زیاد الہانی اور ابو ادریس خولانی اور شرحبیل بن مسلم اور مکحول نے حدیث روایت کی ہے۔ انھون نے ملک دمشق مین بمقام یبرا سکونت اختیار کر لی تھی۔ عمرو یعنی ابو عبیدہ اور معاذ سے مروی ہے کہ ابو مسلم ملک روم مین غزوہ کے لیے گئے تو ہمیشہ (اپنی بہادری کی وجہ سے لشکر کے) آگے ہی رہتے تھے ہان جسوقت اور لوگون کو (مقدم ہونیکا) حکم دیا جاتا تو اُسوقت پیچھے ہو جاتے۔ افسران لشکر ابو مسلم سے برکت حاصل کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ (اسی وجہ سے) انکو مقدم الجیش بناتے تھے۔ یہ واقعہ صفین مین حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے اور بطور رجز یہ پڑھتے تھے۔

باعلتی ماعلتی ؛ وقد لبست درعتی ؛ اموت عند طاعتی ؛ ؛ ؛

ابو مسلم کی وفات بحالت غزوہ ملک روم مین حضرت معاویہ کے زمانہ مین ہوئی تھی۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ شخص جو غزوۂ حنین کے دن پیدا ہوئے تھے وہ ابو ادریس خولانی ہین۔ اور ابو مسلم تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ مین ایک بڑے آدمی شمار کیے جاتے تھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ کنیت کے باب مین اسی طرح بیان کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ بیاضی۔ بیاضہ انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ بیاضہ بیٹے ہین عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن عضب بن جشم بن خزرج اکبر کے۔ ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازتاً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عمار نے

سلہ ترجمہ میری خواہش کیا ہے میری جان تو میرے ہی خون مین لتھڑی ہوئی ہے (میری خواہش یہ تھی) کہ میری موت تلوار کی طاعت مین ہو۔

بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن یمان نے بیان کیا جو اہل مدینہ سے تھے اور وہان کے پرہیزگار لوگون مین سے تھے وہ کہتے تھے کہ مینے اپنے دادا عتبہ بن ابی عائشہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ مینے عبداللہ بن جابر بیاضی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے نماز مین دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھے ہوے تھے۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے اسسے ایک حدیث فضائل (سورۂ) فاتحہ کے متعلق نقل کی ہو جسکو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ عبدی۔ بعض لوگون نے انکا نام عبدالرحمن بیان کیا ہو۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ عبدالقیس کے اُس وفد مین تھے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تھا چونکہ یہ (اُسوقت) صغیر السن تھے لہذا انکا شمار نہین تھا انھون نے (پہلے) بحرین مین سکونت اختیار کی تھی (بعد مین وہان سے) منتقل ہوکر بصرہ مین چلے گئے۔ حارث بن مرہ سے نفیس سے [جو کہ اہل بصرہ کے ایک شخص ہین] اور انھون نے عبداللہ بن جابر عبدی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ مین اپنے والد کے ہمراہ اُس وفد مین تھا جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا تھا آنحضرت نے ہم لوگون کو ان (چار) ظروف سے یعنے دباء اور حنتم اور نقیر اور مزفت مین پانی پینے سے منع فرمایا مگر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور مین اپنے والد کے ہمراہ حج کے لیے گیا تو جسوقت منیٰ مین پہونچا میرے والد نے کہا کہ ہمارے ہمراہ چلو تاکہ حسن بن علی کو سلام کرآئین چنانچہ مین روانہ کے ہمراہ) اُنکی خدمت مین پہونچا جب حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) نے میرے والد کو دیکھا تو مرحبا کہکر بیٹھنے کے لیے جگہ دی اُسکے بعد کسی نے حضرت حسن سے نبیذ کے گھڑے کا حکم دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ (اسکا استعمال) جائز ہو میرے والد نے عرض کیا کہ اے ابو محمد (آپ ایسا کہتے ہین) بعد اُسکے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسے نبیذ کے ظروف کی) بابت (ممانعت) فرما چکے انھون نے جواب دیا ہان تمھارے بعد پھر اسکی اجازت ہوگئی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر بن عتیک۔ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسقدر مروی ہو کہ آنحضرت جبر کے عیادت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ اسکو (امام) نسائی نے اپنے سنن مین ایسا ہی بیان کیا ہو۔ اس سند مین اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ اُس شخص کی بابت بہت اختلاف ہو جسکی عیادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔ بعض لوگ تو یہ کہتے ہین کہ وہ شخص یہی جبر ہین اور بعض اسکے قائل ہین کہ وہ جابر ہین اور بعض لوگون نے یہ کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور بعض نے یہ بیان کیا ہو کہ آپنے عبداللہ بن عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور جابر یا جبر وہان موجود تھے اکثر لوگ اسی کے قائل ہین کہ آپنے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی۔ بیشک

Marfat.com

اقوال کو اپنے اپنے موقع پر اسی کتاب مین لکھا ہی اور ہر ہر قول کے قائل کو بھی بیان کر دیا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر خزاعی۔ انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہی۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی۔ سماک ابن حرب نے انسے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایک شخص کے پیٹ مین کسی لکڑی یا مسواک کا نوچہ لگ گیا تو اُس شخص نے آپ سے عرض کیا کہ آپنے مجھکو تکلیف دی مجھے اسکا بدلہ دیجیے۔ آپنے وہ لکڑی جو آپکے دست مبارک مین تھی اُسکو دیدی اور فرمایا کہ تم اپنا بدلہ لے لو پس اُس شخص نے آپکے شکم مبارک کا بوسہ لیا اور کہنے لگا کہ مینے معاف کیا تاکہ آپ اسی کے عوض مین قیامت کے دن میری شفاعت کرین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ یہ عبد اللہ ابن جبیر وہی ہین جنھون نے ابو قبیل سے روایت کی ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر بن النعمان بن امیہ بن امرء القیس۔ امرء القیس کا دوسرا نام برک ہی وہ بنی بلی مین ثعلبہ بن عمرو بن عوف ابن مالک ابن اوس کے۔ انصاری ہین اوسی ہین۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر مین شریک تھے۔ غزوۂ احد مین شہید ہوے۔ یہ جمال مین اپنے خوات بن جبیر کے جو صاحب[1] ذات النحیین کے لقب سے مشہور ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے دن عبد اللہ کو تیر اندازون پر جو پچاس آدمی تھے سردار بنا دیا تھا اور فرما دیا تھا کہ تم لوگ ہرگز اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اگرچہ تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہین مگر جب مشرکون نے شکست کھائی تو لوگ عبد اللہ بن جبیر کو چھوڑ کر غنیمت لینے کو چلے تو عبد اللہ نے اُن لوگون سے کہا کہ تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا کیا جواب دوگے (مگر انھون نے نمانا) آخر وہ انکو چھوڑ کر سب چلے گئے پس اتنے مین مشرکون نے آکر انکو شہید کر دیا انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

---

[1] انکو صاحب ذات النحیین اس وجہ سے کہتے ہین کہ ایک عورت سے جسکا لقب ذات النحیین تھا انکا واقعہ گذرا تھا وہ واقعہ یہ ہی کہ بنی تمیم کی ایک عورت زمانہ جاہلیت مین مکی بیچنے کے لیے انکیمن دو مشک گھی لے کے مکہ سے چلی اثنار راہ مین خوات بن جبیر نے انھون نے اس عورت کے حسن و جمال کو پسند کیا اور قریب جاکر کہا کہ تم مجھے اس گھی کا نرخ بتا دو مین نہین خریدلون نرخ طے ہو جانیکے بعد خوات نے کہا مجھے گھی کی بانگی بھی دکھا دو پس ایک مشک کھولکر انھون نے گھی دیکھا بعد اُسکے وہ مشک بغیر بند کیے ہوے اُس عورت کو پکڑ لادی اور دوسری مشک کھولی اور وہ بھی اُس عورت کو پکڑ لادی جب اُسکے دونون ہاتھ پھنس گئے تو خوات نے اُس سے مقاربت کی اور بعد فراغت کے بھاگ گئی یہ قصہ انکا مشہور ہوگیا پھر خوات اسلام لائے اور غزوۂ بدر مین شریک ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزاح کی طور پر انسے فرمایا کرتے تھے کہ اے خوات تمھاری خرید کیونکر ہوئی تھی اور آپ مسکراتے تھے یہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ مین اس فعل سے پناہ مانگتا ہون ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جحش بن رئاب بن یعمر بن صبرۃ بن مرۃ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ - انکی کنیت ابو محمد ہو - اسدی ہین انکی والدہ اُمیمہ بنت عبدالمطلب ہین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھپھی تھین - یہ (قبیلہ) بنی عبدشمس کے حلیف تھے اور بعضلوگون نے کہا ہو کہ حرب بن اُمیہ کے حلیف تھے (مگر اسمین کوئی مخالفت نہین اس لیے کہ) جب حرب بن امیہ کے حلیف ہونگے تو عبدشمس کے بھی (ضرور) حلیف ہونگے - اسواسطے کہ عبدشمس اُسی قبیلہ کے آدمی ہین - رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دارارقم مین چھپے ہین اس سے پہلے عبداللہ اسلام لاچکے تھے - یہ اور انکے دونون بھائی ابو احمد اور عبیداللہ اور انکی بہنین زینب بنت جحش جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین اور ام حبیبہ بنت جحش اور حمنہ بنت جحش یہ سب دونون دفعہ ہجرت کرکے حبش مین گئین تھین - عبیداللہ وہین حبش مین نصرانی ہوکر مرے (انکے بعد) انکی بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان وہین حبش مین تھین کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سے نکاح کرلیا - (جب) عبداللہ اپنے اہل وعیال اور بھائی کے مدینہ مین ہجرت کرکے گئے تو عاصم بن ثابت کے مکان پر اُترے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک سریہ کا سردار بنادیا بقول بعض یہ سب سے پہلے سردار ہین جنکو رسول خدا نے مقرر کیا اور انکی غنیمت بھی پہلی غنیمت ہو جسکو مسلمانون نے لیا - انھین نے مال غنیمت کو پانچ حصون پر منقسم کرکے بقیہ کو تقسیم کردیا (اور ایک کو بیت المال کے لیے رکھ لیا) پس پہلا خمس اسلام مین اُسی دن ہوا - غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے - اسحاق بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن جحش نے (میرے والد) سعد سے غزوۂ احد کے دن کہا کہ آؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کرین - چنانچہ دونون ایک جانب ہوگئے (پہلے) سعد نے دعا کی کہ اے خدا جسوقت مین کل دشمنون سے ملون تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے کر جو (حملہ مین) سخت ہو اور اُسکا رعب غالب ہو پس مین اُس سے لڑون اور اُسکو تیری راہ مین قتل کردون اور اُسکے ہتھیارون کو لیلون اسپر عبداللہ بن جحش نے آمین کہی اُسکے بعد خود یہ دعا کی کہ اے خدا کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو (حملہ مین) سخت ہو اور اُسکا رعب غالب ہو - اُس سے مین تیرے لیے مقاتلہ کرون اور وہ مجھسے مقاتلہ کرے وہ غالب آکر مجھکو قتل کردے اور مجھکو پکڑکر میری ناک کان کاٹ لے پس جسوقت مین تیرے حضور مین حاضر ہون تو تو مجھسے پوچھے کہ اے عبداللہ کسکی راہ مین تمھاری ناک اور تمھارے دونون کان کاٹے گئے ہین مین عرض کرون کہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ مین - پس جواب مین تو یہ کہے کہ تمنے سچ کہا - سعد کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے بہتر تھی اس لیے کہ اخیر دن مین مینے اُنکی ناک اور دونون کانون کو دیکھا کہ ایک تاگہ مین معلق تھے - ہمین ابو قاسم یعنے یحیی بن اسد بن یحیی بن یونس ارخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب ابن بنار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین یعنے محمد بن احمد بن علی انبوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنے

Marfat.com

ابراہیم بن محمد بن الفتح حلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یوسف یعنی محمد بن سفیان بن موسی صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عثمان یعنی سعید بن احمد بن نعیم اصلجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے ابن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان ابن عیینہ نے علی بن زید بن جدعان سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحش نے غزوۂ احد کے دن یہ دعا کی کہ اے خدا مین تجھ قسم دلاتا ہون کہ جب مین کل دشمن سے مقابلہ کرون تو وہ مجھکو قتل کر دے اور میرے پیٹ کو چاک کرے اور میری ناک کان کاٹ لے پھر جسوقت مین تجھسے ملون تو تو مجھسے پوچھے کہ کسکی راہ مین تمھاری یہ حالت ہوئی مین عرض کرون کہ تیری راہ مین چنانچہ انہا دشمنون سے مقابلہ ہوا اور انھون نے انکو قتل کر دیا اور جو جو انھون نے کہا تھا سب کیا ابن مسیب کہتے تھے کہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ تعالی عبداللہ کی اخیر قسم کو پورا کریگا جیسا کہ پہلی قسم کو پورا کیا ہے۔ زبیر بن بکار نے موفقیات مین بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوۂ احد کے دن ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عرجون یعنے خرمے کے درخت کی ایک شاخ دیدی۔ پس وہ انکے ہاتھ مین تلوار ہوگئی (اسی دن سے) وہ عرجون کے لقب سے مشہور ہوے یہ تلوار برابر لوگون کے پاس رہی یہانتک کہ بغا کی کے ہاتھ دو سو دینار کو فروخت کی گئی جس نے انکو غزوۂ احد مین شہید کیا وہ ابو الحکم بن اخنس ابن شریق ثقفی تھا اسوقت انکی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی۔ یہ اور انکے ماموں حمزہ بن عبدالمطلب ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ عبداللہ بن جحش کے ترکہ کے متولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوے تھے پس آپنے انکے لڑکے کے لیے خیبر کا مال خرید لیا۔ عبداللہ کو لوگ مجدع فی اللہ کہتے تھے زبیر ابن بکار نے حسن بن زید بن حسن بن علی سے نقل کرکے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی ابن ہشام کو خاتمہ بخیر کرے وہ اللہ کا ادب کرتا تھا۔ مین ایک روز اپنے والد کے ہمراہ اس گھر یعنے دار ارقم مین داخل ہوا اور ہشام بن عبدالملک ابن مروان نے انکو یعنے اپنے لڑکے کو حکم دیا تھا کہ لوگون کا وظیفہ مقرر کردو اسلیے مین عبداللہ مجدع فی اللہ کے لڑکے اسکے پاس آئے اور انھون نے اپنا نسب بیان کیا اور وظیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی مگر ابن ہشام نے انکا وظیفہ مقرر نہ کیا حالانکہ اگر کوئی شخص (اپنے شرف کی وجہ سے) آسمان پر اٹھایا جاتا تو عبداللہ کے لڑکے بیشک اسی قابل تھے کہ اپنے والد کے شرف کی وجہ سے آسمان پر اٹھائے جاتے پھر بھی ابن ہشام نے انکا وظیفہ نہ مقرر کیا) اور ابن ابی شجرۂ کندی کا وظیفہ مقرر کر دیا اس لیے کہ انھون نے یہ کہا تھا کہ مین تمھارے چچا عمارہ بن ولید بن مغیرہ کے ساتھ رہا ہون۔ پس انھون نے یہ جواب دیکر کہ بیشک ساتھ رہنا تمکو نفع دیگا وظیفہ مقرر کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جدبن قیس۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔ یہ خاندان بنی سلمہ سے ہین جو انصار کا ایک قبیلہ ہے۔

غزوۂ بدر اور اُحد مین شریک تھے - ہمین ابو جعفر بن یمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے اُن لوگون کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ بیان کیا ہی کہ قبیلۂ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب تم من بنی غضار بن سنان بن عبید سے عبداللہ بن جحش بن قیس بن غضار بھی تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جدعار - بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکے والد کا نام ابو حمسا ہی - ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ کنانی ہین اور بعض لوگ اسکے قائل ہین کہ یہ تیمی ہین اور بعض نے کہا ہی کہ عبدی ہین - انسے عبداللہ بن شقیق نے حدیث روایت کی ہی ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے خالد خدا نے عبداللہ بن شقیق سے انھون نے عبداللہ بن جدعار سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ میری امت کے ایک آدمی کے شفاعت سے اتنے لوگ جنت مین داخل ہونگے جو قبیلۂ تمیم کے لوگون سے زائد ہونگے - عبداللہ بن جدعار کہتے تھے کہ مینے عرض کیا (یا رسول اللہ) کیا وہ شخص آپکے سوا کوئی دوسرا ہوگا آپنے جواب دیا (ہان) میرے سوا دوسرا ہوگا اس حدیث کو ایسا ہی بشر بن فضل اور (امام) توبہ ی اور ابن علیہ اور یزید بن زریع اور علی بن عاصم نے خالد سے انھون نے عبداللہ بن قیس سے نقل کرکے روایت کیا ہی اور عبداللہ بن جدعار سے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کب نبی ہوے تو آپنے جواب دیا جب آدم (علیہ السلام) روح اور جسم کے درمیان مین تھے (یعنے پیدا بھی نہوے تھے) - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد - خفاجی - خفاجہ بیٹے ہین عمرو بن عقیل کے اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے انکا نسب یون بیان کیا ہی عبداللہ بن جراد بن المنتفق بن عامر بن عقیل عقیلی - یہ صحابی ہین انکے اس نسب کو ابن ماکولا نے بیان کیا ہی - انکا شمار اہل طائف مین ہی - انسے انکے بھتیجے یعلی بن اشدق نے حدیث روایت کی ہی - ہمین یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زاہر بن طاہر شحامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حمین یعنے محمد بن علی ہاشمی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو حفص یعنے عمر بن احمد بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عیسی بن سکین بلدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لبید (شاعر) نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مصرعے پڑھکر سنائے تو آپنے اول مین یہ فرمایا کہ تمنے سچ کہا اور دوسرے مین یہ فرمایا

Marfat.com

کہ تمنے غلط کہا وہ دونون مصرعے یہ تھے ؎

الا کل شئی ما خلا اللہ باطل وکل نعیم لا محالۃ زائل

پہلے کے بعد تو آپنے فرمایا کہ تمنے سچ کہا اور دوسرے کے بعد آپنے فرمایا کہ تمنے غلط بیان کیا اس لیے کہ جنت کی نعمتین ہمیشہ رہنے والی ہین اور یعلی بن اشدق نے انسے یہ بھی روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس شخص نے اُس ذمی پر ظلم کیا جو اپنا جزیہ ادا کرتا ہو اور اپنی ذلت کا مُقر ہو تو مین اُس شخص کا دشمن ہون - عبد اللہ بن جراد سے یعلی بن اشدق کے سوا اور کسی نے روایت نہین کی اور وہ ضعیف ہین چنانچہ ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ یعلی بن اشدق ضعیف (راوی) ہین وہ ایک دہاتی آدمی تھے - لوگون سے پوچھا کرتے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزء بن انس بن عامر بن علی سلمی - انکا شمار اہل بصرہ مین ہو - نائل بن مطرف بن رزین بن انس نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی جو وہ کہتے تھے کہ جب اسلام کی فتح ہوئی (اُسوقت) ہمارا ایک کنوان دفینہ مین تھا پس مین (اسکے لیے) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے مجھکو ایک تحریر لکھکر دیدی - اور اُسی کو یحیی بن یونس شیرازی نے عبد السلام بن عمر سے انھون نے نائل بن عبد الرحمن بن عبد اللہ جزء بن انس سے روایت کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے باپ دادون سے انھون نے عبد اللہ بن جزء سے روایت کرکے بیان کیا کہ اُس تحریر کی ابتدا یہ تھی - ان[1] ہذا الکتاب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزء - زبیدی - انکو ابو بکر بن ابی علی نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور انھون نے حیوۃ بن شریح سے انھون نے عقبہ بن مسلم سے انھون نے عبد اللہ بن جزء زبیدی سے نقل کرکے روایت کی وہ کہتے تھے ہمنے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوکر ہوا گوشت کھایا اُسوقت ہم مسجد مین تھے اتنے مین نماز شروع ہوئی پس کسی نے بجز کنکریون کے ہاتھ پوچھنے کے اور کچھ نا پایا سانکا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہو اور کہا ہو کہ انکو لوگون نے ایسا ہی بیان کیا ہو - مگر (صحیح یہ ہو) کہ یہ عبد اللہ حارث بن جزء کے بیٹے ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر ذی الجناحین بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی - یہ صحابی ہین - انکی والدہ

[1] ترجمہ - جتنی چیزین اللہ (عزوجل) کے ماسوا ہین سب باطل ہین اور ہمیشہ رہنے والی نعمتین ہین سب بالآخر زائل ہونیوالی ہین "

اسما بنت عمیس خثعمیہ ہین انکی پیدایش حبش مین ہوئی تھی (اس لیے کہ) انکے والدین رضی اللہ عنہما ہجرت کرکے حبش چلے گئے تو یہ وہین پیدا ہوے - پس حبش مین سب سے پہلے مسلمان ہوکر پیدا ہونے والے یہی ہین یہ (وہان سے) اپنے والد کے ہمراہ مدینہ مین گئے - محمد بن ابی بکر صدیق اور یحیی بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے یہ اخیافی بھائی ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثین روایت کی ہین و نیز انھون نے اپنی والدہ اسما اور اپنے چچا علی بن ابی طالب سے حدیث روایت کی ہے اور انسے انکے لڑکے اسمعیل اور اسحاق اور معاویہ اور محمد بن علی بن حسین اور قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر اور شعبی وغیرہم نے حدیث روایت کی ہین جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اُسوقت عبداللہ دس سال کے تھے - ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے ابوعیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جسوقت جعفر کے موت کی خبر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جعفر کے اہل وعیال کے لیے کھانا طیار کرو اس لیے کہ ان لوگون کو (آج) ایسی خبر پہونچی ہے جو (سب کامون سے) اُن سب کو باز رکھنے والی ہے - اور ہمین ابوفضل بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن محمد بن اسما نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مہدی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے حسن بن سعد سے جو حسین بن علی بن عبداللہ بن جعفر کے غلام تھے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھکو اپنا ردیف بناکر اپنے پیچھے بٹھلا لیا اور آہستہ سے مجھکو ایک حدیث بتلائی جسکو مین کسی سے بیان نہین کرتا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کے وقت پردہ کے لیے ریگستان کے ٹیلہ کو پسند فرماتے تھے یا دیوار (حسب عادت مبارک) ایک انصاری کے باغ مین تشریف لے گئے اُس باغ مین ایک (بھوکی) اونٹ (سنہ تھا) تھا اُس اونٹ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چیخنے لگا اور اُسکی دونون آنکھون سے پانی جاری ہوا (اسکو دیکھکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے نزدیک تشریف لے گئے اور اپنا دست مبارک اُسپر پھیرا اُسکے سر سے کوہان تک اور اُسکے دونون موڈھون تک پھیر دیا پس وہ چپ ہوگیا - اُسکے بعد آنحضرت نے دریافت کیا کہ یہ کسکا اونٹ ہے - اتنے مین انصار کا ایک جوان شخص آیا اور اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا اونٹ ہے تو آپنے فرمایا تمکو اس جانور کے متعلق خدا سے خوف نہین ہوتا کہ اُسنے تمکو اسکا مالک بنا دیا ہے اور تم اسکو بھوکا رکھتے ہو) اسنے (شکایت) شکایت کی ہے کہ تم (سارا دن) اسکو دوڑاتے ہو اور (پھر بھی) بھوکا رکھتے ہو - ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کرکے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتون مین بہتر مریم بنت عمران ہین اور عورتون مین

Marfat.com

بہتر خدیجہ بنت خویلد ہین عبد اللہ بن جعفر ایک کریم اور سخی اور بردبار شخص تھے انکو لوگ بحر الجود کہا کرتے تھے - ہمین ابو محمد
یعنے قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو الحسن یعنی علی
ابن احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن بن ابی الحدید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابو بکر نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن احمد بن ربیعہ بن زبیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن قاسم بن خلاد نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمسے اصمعی نے عمری وغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبد اللہ بن جعفر نے زبیر بن عوام کو دس لاکھ درہم
قرض دیے پس جب زبیر شہید ہوے تو انکے لڑکے عبد اللہ نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ مینے اپنے والد کے وصیت نامہ مین
لکھا ہوا دیکھا ہے کہ انکا دس لاکھ درہم آپکے ذمہ چاہیے عبد اللہ بن جعفر نے جواب دیا (بیشک) وہ سچے ہین جب تم چاہو مجھسے وصول
کر لو اسکے بعد جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو عبد اللہ بن زبیر نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ اے ابو جعفر مجھکو وہم ہو گیا تھا وہ مال
آپ ہی (انکے ذمہ ہے) اسپر ابو جعفر نے جواب دیا (نہین) اب وہ مال انھین کا ہے (یعنے مین نہین لونگا) عبد اللہ بن زبیر نے کہا مین
اسکو گوارا نہین کرتا (کہ آپ نہ لین) اسپر پھر ابو جعفر نے کہا کہ اگر تم منظور کرو تو وہ مال انھین کا ہے (دینے کی ضرورت نہین) اور اگر تم
اسکو بہتر نہین سمجھتے تو مین اسمین مہلت دیتا ہون تم جب چاہو ادا کرو اور اگر تم اسے بھی پسند نہین کرتے تو میرے ہاتھ انکا کوئی
مال فروخت کر دو عبد اللہ بن زبیر نے (اسکو پسند کیا اور) کہا کہ مین ضرور کوئی چیز آپکے ہاتھ فروخت کرونگا مگر ذرا پہلے لوگون سے
قیمت کرا لون - پس (وہ گئے اور) قیمت کرا کر ابو جعفر کے پاس آئے اور کہا کہ مین بہتر سمجھتا ہون کہ آپ ہی تنہا چلین اور کسی دوسرے کی
جانیکی ضرورت نہین مگر چنانچہ ابو جعفر انکے ہمراہ گئے اور عبد اللہ بن زبیر نے انکو ایک ویران زمین دیدی اور اسکی قیمت انسے بیان
کر دی - جب اس سے فارغ ہو گئے تو عبد اللہ بن جعفر نے اپنے غلام سے (کسی جگہ اشارہ کر کے) کہا کہ اس جگہ مصلی بچھا دو پس اس
غلام نے اسی جگہ ایک غیر ہموار زمین مین مصلی بچھا دیا - اسپر عبد اللہ بن جعفر نے دو رکعت نماز نہایت ہی طویل سجدہ کے ساتھ پڑھی
اور دعا کی جب دعا وغیرہ سے فارغ ہوے تو آپنے غلام کو حکم دیا کہ میرے سجدہ کی جگہ کو کھودو چنانچہ اسنے کھودا پس یکایک وہان
پانی کا چشمہ نکل آیا - عبد اللہ بن زبیر نے اسکو دیکھکر کہا کہ میری زمین واپس کر دیجیے تو عبد اللہ بن جعفر نے جواب دیا کہ میری
دعا اور اسکی مقبولیت کہان جائیگی مین (ہرگز) واپس نکرونگا - (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور جب انکے قبضہ مین وہ زمین آگئی تو عبد اللہ
ابن زبیر کے زمانہ کے اعتبار سے بہت کچھ زیادہ آباد ہو گئی - عبد اللہ بن جعفر کے جود و کرم اور تحمل و بردباری کے اتنے واقعات
ہین کہ انکا احاطہ نہین ہو سکتا انکی وفات مدینہ مین حجاف کے سال ۸۰ھ ہجری مین ہوئی تھی اسوقت حاکم مدینہ ابان بن عثمان
تھے انھون نے خود آکر انکے غسل اور تجہیز و تکفین مین شرکت کی لونڈیان انکے تخت کے پیچھے تھین اور انھون نے اپنے گریبانون
کو چاک کر ڈالا تھا - بہت بڑا اژدحام انکے جنازہ پر تھا - ابان بن عثمان نے انکے جنازہ کو اٹھایا اور بقیع تک برابر ساتھ رہے

Marfat.com

اُنکی دونون آنکھون سے آنسو بہ رہے تھے اور کہتے تھے واللہ تم بہت اچھے آدمی تھے تم مین کوئی بُرائی نہ تھی واللہ تم شریف اور بہت ہی بھلائی اور صلہ رحم کرنیوالے آدمی تھے۔ سال حجاف کی وجہ تسمیہ یہ ہو کہ (حجاف کے معنی سیلاب کے ہین) اُس سال مدینہ مین بہت بڑا سیلاب آیا تھا جسمین بہت سے حجاج اور اونٹ مع اسباب کے بہ گئے تھے انکے جنازہ کی نماز ابان بن عثمان نے پڑھائی۔ انکی قبر پر (بعد مین) یہ دو شعر لکھے ہوئے دیکھے گئے اشعار

مقیم[1] الی ان یبعث اللہ خلقہ لقاؤک لا یرجی وانت قریب تزید بلی فی کل یوم ولیلۃ وتنسی کما تبلی وانت حبیب

بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات ۸۴ھ یا ۸۵ھ مین ہوئی تھی مگر پہلا قول اکثر ون کا ہو مدائنی نے کہا ہو کہ اسوقت انکی عمر نوے ۹۰ سال کی تھی اور بعض کا بیان ہو کہ ۹۱ سال کی تھی اور بعض اسکے قائل ہین کہ اسوقت ۹۲ سال کی عمر تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو حمزہ ہو۔ یربوعی ہین۔ انسے انکی لڑکی حمزہ نے حدیث روایت کی ہو اور وہ بھی صحابیہ ہین چنانچہ وہ کہتی تھین کہ مجھکو میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے اور یہ عرض کیا کہ میری اس لڑکی کے لیے دعاء برکت کردین پس آپنے مجھکو اپنی گود مین بٹھال لیا اور اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جہم بن حذیفۃ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی قریشی عدوی۔ یہ عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہین فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے ملک شام مین غزوہ کے لیے گئے اور بمقام اجنادین شہید ہوئے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جہیم بن الحارث بن الصمۃ بن زید مناۃ بن حبیب اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ صمۃ بیٹے ہین عمرو بن جموح بن حرام بن غنم ابن کعب بن سلمۃ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردۃ بن تزید بن جشم بن خزرج کے۔ انصاری ہین سلمی ہین۔ انکی کنیت ابو جہیم ہو۔ یہ معاذ اور خراش فرزندان صمہ کے بھتیجے ہین اور ابی بن کعب کے بھانجے ہین۔ انسے بشیر بن سعید اور عمیر نے جو ابن عباس کے غلام تھے حدیث روایت کی ہو۔ یزید بن خصیفہ نے مسلم بن سعید سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھے ابو جہیم نے خبر دی کہ دو شخصون نے ایک آیت مین اختلاف کیا اور دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (کہ صحیح کون ہو) تو آپنے جواب دیا کہ بلاشبہ قرآن سات لغتون مین نازل کیا گیا ہو پس تم لوگ ہرگز قرآن مین نہ جھگڑو اس لیے کہ قرآن مین جھگڑنا (موجب) کفر ہو جاتا ہو

[1] ترجمہ۔ اسوقت تک کہ اللہ اپنی مخلوق کو مبعوث فرمائے تمکو (یہین) رہنا ہو۔ اب تمھارے دیدار کی امید نہین حالانکہ تم قریب ہو۔ روز بروز تمھارا جسم گلتا چلا جائیگا۔ اور جیسے جیسے تمھارا جسم گلیگا تمھاری یاد بھی فراموش ہو جائیگی حالانکہ تم محبوب ہو ۱۲

Marfat.com

اور یہ حدیث یزید بن بشر بن سعد سے بھی مروی ہو اور یہی صحیح ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث۔ انکی کنیت ابو اسحاق ہو۔ انکا تذکرہ عسکری اور ابو بکر بن ابی علی وغیرہما نے صحابہ مین کیا ہو۔ ہمام نے قتادہ سے انھون نے اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حلہ ستائیس اونٹنی کے عوض مین خرید کیا تھا اور اُسکو پہنا بھی کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ عبد اللہ حارث بن نوفل کے بیٹے ہین۔

مین کہتا ہون کہ اس استدراک کی کوئی وجہ نہین اس لیے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ کیا جائیگا ان عبد اللہ کا پورا نسب یہ ہو۔ عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ ہاشمی ہین مدینہ کے رہنے والے تھے بعد کو بصرہ مین سکونت اختیار کرلی تھی جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا تو بصرہ والون نے بالاتفاق انکو پسند کیا اور سب نے ملکر اپنا سردار بنالیا۔ لوگ کہتے ہین کہ انکے والد ہاشمی ہین اور انکی والدہ خاندان بنی امیہ سے ہین اس لیے کہ انکی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب ہین اور اُن لوگون نے خلیفہ وقت کے متعلق بھی بیان کیا کہ وہ بھی ہمارے کام سے راضی ہو انکا لقب یہ ہو انکی کنیت انکے لڑکے اسحاق کی وجہ سے ابو اسحاق ہو۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہو مگر انکی حدیث مرسل ہو بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوئے تھے اور انھون نے حضرت عمر اور عثمان اور علی اور عباس اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم وغیرہم سے حدیث روایت کی ہو اور انسے انکے دونون لڑکے اسحاق اور عبد اللہ اور سلیمان بن یسار اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سبیعی اور عمر بن عبد العزیز نے حدیث نقل کی ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن اسد بن جندل بن عامر بن مالک بن تمیم بن الدؤل بن حمل بن عدی بن عبد مناہ بن اد بن طانجہ۔ بعض نے اِنکے دادا کا نام اُسید بیان کیا ہو انکی کنیت ابو رفاعہ ہو۔ عدوی ہین انکا شمار بہترین صحابہ مین تھا۔ انکے نام مین لوگون نے اختلاف کیا ہو۔ بعض کہتے ہین کہ انکا نام عبد اللہ ہو اور بعض کہتے ہین کہ تمیم بن اسد ہو۔ انشاء اللہ تعالی کنیت باب مین انکا تذکرہ پوری طرح کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن امیۃ الاصغر بن عبد شمس۔ لوگ حارث کو ابن حلیہ بھی کہتے ہین اور بعض لوگ امیۃ اصغر کی اولاد کو امیہ کی والدہ عبدہ کی طرف منسوب کرکے غبلات بھی کہتے ہین۔ عبد اللہ نے بڑی عمر پائی تھی یہانتک کہ انھون نے بوڑھاپے مین حضرت

Marfat.com

معاویہ کے خلافت کا زمانہ پایا تھا چونکہ عبد شمس انکے قریبی رشتہ کے تھے لہذا عکرمہ بن انکا مکان عبداللہ کو دیا تھا جب حضرت معاویہ اپنی خلافت کے زمانہ مین حج کے لیے مکہ معظمہ تشریف لے گئے تو اُس مکان مین بھی گئے اور اُسکو دیکھنا شروع کیا پس یہ تلوار لیکر اُنکے مارنیکو نکل آئے اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ رابیہ پر بھرسے کہ تمکو خلافت کافی نہین ہی کہ یہان آکر اب مکان چھیننے کی فکر کرتے ہو۔ پس اُسکے بعد حضرت معاویہ ہنستے ہوے اُس مکان سے نکل کر چلے گئے یہ دادا ہین شریا بنت علی بن عبداللہ کے جنکے ساتھ عمر بن ابی ربیعہ کو عشق تھا۔ اسکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن اوس۔ عارم۔ ابوفضل نے ابن مبارک سے انھون نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبدالملک بن مغیرہ سے انھون نے عبدالرحمن بن ہیلمانی سے انھون نے اوس سے انھون نے عبداللہ بن الحارث بن اوس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی حج کرے یا عمرہ تو چاہیے کہ چلتے وقت خانہ کعبہ کا طواف کرے اوس کہتے تھے اس حدیث کو سنکر حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ تمھاری خرابی ہو تمنے مجھ سے پہلے سے یہ حدیث کیون نہ بیان کی انکے علاوہ اس حدیث کو اور لوگون نے ابن مبارک سے نقل کرکے بیان کیا ہی مگر اُن لوگون نے ابن ہیلمانی سے انھون نے عمرو بن اوس سے انھون نے حارث بن عبداللہ بن اوس سے روایت کرکے بیان کیا ہی و نیز اس حدیث کو خارجی نے حجاج سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہی اور وہ صحیح ہی۔ ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے ابوعیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن عبدالرحمن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے خارجی نے حجاج بن الحارث سے انھون نے عبدالملک بن مغیرہ سے انھون نے عبدالرحمن بن ہیلمانی سے انھون نے عمرو بن اوس سے انھون نے حارث ابن عبداللہ بن اوس سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوے سنا تھا انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث۔ جاہلی۔ انکی کنیت ابومجیبہ ہی۔ انکی حدیث صوم کے متعلق مشہور ہی۔ ابوعبداللہ بن علی بن بحر بلخی نے مفردات اسمار مین بیان کیا ہی کہ انکا نام عبداللہ بن الحارث ہی مگر ابن مندہ وغیرہ نے انکو اُن لوگون مین بیان کیا ہی جنکا نام معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن جزء بن عبداللہ بن معاویہ بن عمرو بن عسیم بن عویج بن عمرو بن زبید۔ زبیدی۔ زبید یمن کے قبیلے کے

سردار تھے - یہ ابو وداعہ سہمی کے حلیف تھے انھون نے مصر مین سکونت اختیار کرلی تھی اور بڑی عمر پاکر وہین انکی وفات ہوئی یہ بھتیجے ہین محمیہ بن جزء کے جو غزوۂ بدر کے دن تقسیم غنیمت پر مامور تھے - ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہین ابو مالک بن حارث بن عبید بن مالک کے - قبیلہ بنی سہم کے حلیف تھے انکی کنیت ابو حارث ہو غزوۂ بدر مین شریک تھے ۸۶ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی - بعض لوگون کا بیان ہو کہ غزوۂ یمامہ مین شہید ہوے اسکو مجھسے ابو سعید بن یونس نے بیان کیا - یزید بن ابی حبیب اور عقبہ بن مسلم وغیرہما نے انسے حدیث روایت کی ہو - ہمین اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے محمد ابن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے عبد اللہ بن مغیرہ سے انھون نے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مینے کسی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم کرنیوالا نہین دیکھا - اور دراج یعنے ابو سمح نے عبد اللہ بن حارث زبیدی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا تھا کہ بلاشبہہ دوزخ مین بہت سے سانپ اونٹ کی گردنون کے برابر موٹے ہین اگر وہ کسی کو ایک نیش لگا دینگے تو وہ شخص چالیس سال تک اُسکے زہر مین مبتلا رہیگا انکی وفات ۸۵ھ یا ۸۷ یا ۸۸ ہجری مین ہوئی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - میرے نزدیک ابن مندہ کے اس قول مین کہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے شبہہ ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن ابی ربیعہ بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم - قریشی مخزومی یہ صحابہ مین ذکر کیے گئے ہین مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ میرے نزدیک انکا صحابی ہونا صحیح نہین اور انکی حدیث بھی مرسل ہو اس لیے ابن جریج نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے انھون نے عبد اللہ بن حارث بن ابی ربیعہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے ایک حدیث سارق کے قطع ید کے متعلق روایت کی ہو - پس ابو عمر کہتے تھے کہ میرا گمان ہو کہ یہ عبد اللہ راوی حدیث وہ ہین جو حارث بن عبد اللہ ابن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کے بیٹے ہین اور عبد الرحمن بن حارث کے بھائی ہین - پس اگر واقعی یہ عبد اللہ وہی ہین تو اس حدیث کے مرسل ہونے مین کوئی شک نہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو - مگر انکے متعلق انکا کلام بھی یہی ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن زید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عمرو بن عامر بن ربیعۃ بن کعب بن ربیعۃ بن ثعلبہ بن سعد ابن ضبۃ بن اد ضبی صباحی - یہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے تو آپنے انکا نام عبد اللہ رکھدیا انکا (یہ) نسب ابن کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہو - اور ابن حبیب نے (یہ بھی) کہا ہو کہ قبیلہ عنزہ مین بھی صباح ہین اور

Marfat.com

قبیلہ عبد قیس مین بھی ایک صحابی ہین - اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور انھون نے ابن حبیب اور کلبی سے نقل کرکے انکے نسب کو ایسا ہی بیان کیا ہی - اور مین اس روایت کو جمہور کلبی کے متعلق خیال کر رہا ہون اور روایت اُن ابن حبیب کی ہی جنکو مین عبد اللہ بن زید بن صعوان کے تذکرہ مین لکھا ہی جو عنقریب ذکر کیے جائینگے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث - انکی کنیت ابو رفاعہ ہی - عدوی ہین - انکا تذکرہ تمیم بن اُسید اور عبد اللہ بن حارث بن اسد کے تذکرہ مین گذر چکا ہی - انشاء اللہ تعالی پھر انکا ذکر کنیت کے باب مین کیا جائیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن ابی ضرار - ابو ضرار اسکا نام حبیب ہی وہ بنی ہین حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ کے جو مصطلق کے لقب سے مشہور تھے - انکے مصطلق کہلانیکی وجہ یہ تھی کہ (مصطلق کے معنی خوش گلو کے ہین اور) انکی آواز اچھی تھی - جذیمہ بیٹے ہین سعد بن کعب ابن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو مزیقیہ بن عامر کے جنکا لقب ماء السماء تھا - لوگ عمرو بن ربیعہ کی اولاد کو خزاعہ کہتے ہین - عبد اللہ بھائی تھے جویریہ بنت حارث کے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین قبیلہ بنی مصطلق کے جنہون مین آئی تھین عبد اللہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے اور راستہ مین کسی جگہ توشہ دان جو اُنکے ہمراہ تھا وہ اور ایک سیاہ فام لونڈی گم ہوگئی - جب آپکے حضور مین پہونچے تو آپنے سب قیدیون کو دیکھ بھالکر فرمایا کہ تم کیا اچھی چیز لائے تو انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین تو کچھ نہین لایا تو آپنے فرمایا توشہ دان اور سیاہ لونڈی کہان ہی جو فلان جگہ غائب ہوگئی پس انھون نے یہ عرض کیا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ معبود ہی اور آپ اُسکے رسول ہین واللہ میرے ساتھ نکوئی تھا اور نکوئی مجھسے سبقت کرکے آپکی خدمت مین حاضر ہوا - اُسکے بعد عبد اللہ اسلام لے آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمادیا کہ تم ہجرت کرکے بمقام برک الغماد چلے جاؤ - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے - انکا نام (پہلے) عبد شمس تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھدیا - عبد اللہ کی وفات (بمقام) صفراء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین ہوئی اور آنحضرت نے انکو قمیص مبارک مین کفنادیا اور آپنے (اُسوقت) یہ فرمایا کہ یہ سعید تھے انکو انکی سعادت نے اُٹھالیا - انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہی اور کہا ہی کہ انکو موسب وغیرہ نے بیان کیا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن مومل - قریشی عدوی - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوئے تھے مگر صحابی نہین ہین انکی اولاد مین ابوبکر یعنے محمد بن عبداللہ بن حارث بن عمر ہین وہ خوارج کی راے کو پسند کرتے تھے اور قدیم کے دن عبداللہ ابن یحیی کندی کے ساتھ کہ جنکو لوگ طالب حق کہتے تھے اتفاق کرکے آئے تھے اور اپنی قوم سے مقاتلہ کرتے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن عویمر - انصاری اور بعض لوگون نے مزنی کہا ہے - انسے محمد بن نافع بن عجیر نے حدیث روایت کی ہے اور انھون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پھوپھی سہیمہ بنت عویمر کے بارہ مین وہی حکم فرمایا تھا جو حکم پہلے مسلمانون کی عورت کے لیے فرما چکے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم - قریشی سہمی - یہ سائب کے بھائی ہین - ابن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے واقدی اور ابن اسحاق نے انکے نسب مین بجاے سعد کے سعید بیان کیا ہے - اسکو ابو عمر نے کہا ہے یہ حبش مین ہجرت کرکے گئے تھے اور شاعر بھی تھے یہ وہی ہین جو مبرق کے لقب سے بوجہ اس شعر کے مشہور تھے شعر

اذا انا لم ابرق فلا یسعنی ۔۔۔ من الارض برد وقضاء ولا بحر

اسی قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہے ؎

وتلک قریش تجحد اللہ ربہا ۔۔۔ کما جحدت عاد ومدین والحجر

یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ اُن اشعار مین جو حبش مین کہے گئے تھے عبداللہ بن حارث بن قیس بن عدی کے بھی اشعار ہین جب انھون نے حبش مین امان پائی تو نجاشی کے وزیر وزرا کی تعریفین کین اور لاخوف وخطر اللہ کی عبادت کرنے لگے اپنے دین مین کسی سے خوف نہین کرتے تھے پس (اسیوقت) انھون نے چند اشعار کہے انکے بعض شعر یہ ہین

ما وجدنا بلاد اللہ واسعۃ ۔۔۔ تنجی من الذل والمخزاۃ والہون ۔۔۔ فلا تقیموا علی ذل الحیات ولا ۔۔۔ خزی الممات وعتب غیر مامون

؎ ترجمہ اگر مین اپنی تلوار نہ نکالون ۔ تو مجھے کوئی حکومت والی زمین جگہ نہین دیسکتی خواہ خشکی ہو یا تری ۱۲ ؎ ان قریشیون نے بھی اپنے پروردگار یعنے اللہ کا انکار کیا ہے جسطرح قوم عاد اور اہل مدین اور اہل حجر نے کیا تھا ۱۲ ؎ ترجمہ ہمنے خدا کے شہرون کو بہت وسیع پایا ۔ کہ وہ ذلت و رسوائی اور خواری سے نجات دیتے ہین ۔ پس اے لوگو تم ذلت کی زندگی پر قائم نہ رہو اور نہ موت کی ذلت پر اور نہ ایسی جگہ جہان ہلاکت کا اندیشہ ہو امن نہو ۱۲

انا اتبعنا رسول اللہ واطرحوا قول النبی وعاتوا فی الموازین

جد اللہ بن حارث اور اُنکے بھائی سائب بن حارث غزوۂ طائف کے دن شہید ہوے۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہو ونیز اسکو بیرو غیرہ نے بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ اور انکے بھائی ابوقیس غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے پس اُسی دن سے بنی حارث کی اولادون کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم۔ قریشی ہاشمی۔ یہ اور انکے والد صحابی تھے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ انھون نے آنحضرت کا زمانہ پایا تھا اور انکے والد صحابی تھے۔ انکی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس پہلے یہ پیدا ہوے تھے انکو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لیگئے تو آپنے اپنے منھ سے چھوہارا چبا کر انکے تالو مین لگادیا اور انکے لیے دعا فرمائی۔ کنیت انکی ابو محمد ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو اسحاق لقب انکا ببّہ ہو یہ لقب اسوجہ سے ہوا کہ انکی والدہ بچپن مین انکو کھلایا کرتی تھین اور کہتی تھین شعر

لا نلعقن ببہ جاریۃ خدبہ مکرمۃ محجبہ تحب اہل الکعبہ[1]

یہی ہین جنکو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل بصرہ نے ملکر اپنا سردار بنالیا تھا اُسوقت تک کے لیے جب تک کہ لوگ کسی خلیفہ کی خلافت پر متفق ہون اُنکے سردار بنانے کی وجہ یہ تھی کہ انکے والد بنی ہاشم سے تھے اور انکی والدہ خاندان بنی امیہ سے تھین پس لوگون نے یہ خیال کیا کہ جو خلیفہ ہوگا وہ انکی سرداری سے خوش رہیگا۔ پھر یہ عبد اللہ بصرہ ہی مین رہے اور یہین بمقام عمان وفات پائی عمان جانیکی وجہ یہ ہوئی کہ یہ ابن اشعث کے ہمراہ تھے جب ابن اشعث نے حجاج کی بیعت توڑی اور اُس سے جنگ کی تو ابن اشعث کو شکست ہوئی پس عبد اللہ عمان کی طرف بھاگ گئے اور وہین وفات پائی۔ علی بن مدینی نے کہا ہو کہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عمر و عثمان اور علی اور ابن عباس اور صفوان بن امیہ اور رام ہانی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہو۔ بہت معتبر شخص تھے انسے انکے بیٹے عبد اللہ اور عبید اللہ اور اسحاق اور عبد الملک بن عمیر وغیرہم نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انکا نام اس طرح بیان کیا ہو عبد اللہ بن حارث ابو اسحاق۔ انکا تذکرہ اور جو کچھ اسکے متعلق باتین تھین اوپر بیان ہوچکی ہین

---

[1] ترجمہ۔ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرلی ہو اور۔ ان لوگون نے نبی کے قول کو چھوڑ دیا ہو یہ لوگ قیامت کے دن نقصان اٹھانے والون مین رہینگے ۱۲ [2] ترجمہ۔ مین یہ کانکاح کسی فربہ لڑکی سے کرونگی جو عزت دار اور (اپنے شوہر سے) محبت کرنے والی ہوگی اور (حسن و) جمال مین تمام اہل مکہ سے فائق ہوگی ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن حارث بن ہشام بن مغیرہ۔ مخزومی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی مگر بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکی حدیث مرسل ہی اور یہ صحابی نہین ہین واللہ اعلم ہان اتنا ضرور ہی کہ انکی پیدائش آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ مین ہو چکی تہی اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی یہ ابوجہل بن ہشام کے بھتیجے ہین اور انکے والد مشہور شخص ہین۔

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن حارث بن ہیشۃ بن حارث بن امیۃ بن معاویہ بن مالک۔ انصاری۔ یہ غزوہ احد مین شہید ہوے اور انکی کوئی اولاد باقی نرہی اور انکے بھائی عمرو بن حارث بھی غزوہ احد مین شہید ہوے اور انکی بھی کوئی اولاد باقی نرہی۔

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن حارثہ بن النعمان۔ انصاری۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہی۔ یہ اہل مدینہ مین شمار کیے جاتے ہین۔ اسحاق بن ابراہیم بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن حارثہ سے روایت کی تذکرہ کہتے تھے کہ جب صفوان بن امیہ حجی مدینہ مین گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تم کسکے مکان پر اترے ہو۔ انھون نے جواب دیا کہ عباس بن عبدالمطلب کے مکان پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تو بہت بڑے قریشی کے مہمان ٹھیرے ہو جو کہ قریش کے ساتھ بہت ہی محبت کرنیوالے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن حبشی خثعمی۔ یہ برابر مکہ مین رہے۔ صحابی ہین۔ عبید بن عمیر اور محمد بن جبیر بن مطعم نے انسے حدیث روایت کی ہی۔ ہمین ابو یاسر نا ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عثمان بن ابی سلیمان نے علی ازدی سے انھون نے عبید بن عمیر سے انھون نے عبداللہ حبشی سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہی تو آپنے جواب دیا کہ وہ ایمان جسمین کسی طرح شک نہو اور وہ جہاد جسمین خیانت نہو اور حج مبرور۔ اسکے بعد پھر اسنے دریافت کیا کہ نمازون مین سب سے افضل کون نماز ہی تو آپنے فرمایا کہ وہ نماز جسمین قرأت اور دعا زیادہ ہو۔ پھر اسنے دریافت کیا کہ صدقون مین افضل صدقہ کون ہی تو آپنے جواب دیا کہ بدکاری کو چھوڑ دینا۔ پھر اسنے پوچھا کہ افضل ہجرت کون ہی تو آپنے فرمایا افضل مہاجر وہ شخص ہی کہ جتنی چیزین اللہ نے اسپر حرام کی ہین سب کو چھوڑ دے۔ پھر اسنے عرض کیا کہ افضل جہاد کون ہی آپنے فرمایا کہ افضل مجاہد وہ شخص ہی جو اپنا مال وجان دیکر کافرون سے لڑے اسکے بعد اسنے دریافت کیا کہ سب سے

Marfat.com

اچھا قتل کون ہی تو آپنے جواب دیا کہ اچھا مقتول وہ شخص ہی جو (اللہ کی راہ مین) مارا جائے اور اسکے ہاتھ پیر دیا کاٹ لیجائین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب انکا پورا نسب معلوم نہین - انسے عبید بن عمیر نے یہ حدیث روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس شخص کی طبیعت مین مال خرچ کرنے مین بخل (کا مرض) ہو اور رات کو اسکی حفاظت مین تکلیف اٹھاتا ہو اسکو چاہیے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کا ورد رکھے (انشاء اللہ مرض بخل زائل ہوجائیگا) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حبیبہ - ابوحبیبہ کا نام اورع ہی - انکا نسب عبداللہ بن اورع کے تذکرہ مین گذر چکا ہی - اور بعض لوگون نے کہا ہے عبداللہ بیٹے ہین ابوحبیبہ بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ کے جو خاندان عمرو بن عوف سے ہین اور وہ انصاری ہین قبیلہ بنی عبدالاشہل کے لوگون مین ہین - اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ خاندان عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہین پس یہ دونون تقدیر پر اوسی ہین صحیح یہی ہی کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہین - ہمین یحیی بن محمود ثقفی نے اجازتاً اپنی سند سے ابوبکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مجمع بن یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کسی نے عبداللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کون حدیث لی تو انھون نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین تشریف لائے اور ہم وہان موجود تھے - مین (اسوقت) لڑکا تھا لہذا قریب آکر آپکے داہنے جانب بیٹھ گیا اسکے بعد آپنے پانی منگوا کر نوش فرمایا پھر وہ پانی آپنے مجھے عنایت فرمایا پس اس پانی کو مینے بھی پیا اسکے بعد آپ نماز کے لیے کھڑے ہوے پس مینے آپکو دیکھا کہ آپ اپنے دونون جوتون کو پہنے ہوے نماز پڑھ رہے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

مین کہتا ہون کہ عبداللہ بن ابی حبیبہ کا یہ قول کہ ہم لوگون کے پاس آنحضرت مسجد قبا مین تشریف لائے اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہین بنی عبدالاشہل سے نہین اس لیے کہ قبا قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگون کا مسکن تھا

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوحجاج ہی - ثمالی ہین - انکا نسب معلوم نہین - بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکے والد کا نام عبد تھا - انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ پھر کیا جائیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد - اسلمی - ابو حدرد کا نام سلامہ ہی وہ بیٹے ہین عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن مساب بن الحارث بن عنس بن ہوازن ابن اسلم کے یہ صحابی ہین انکی کنیت ابو محمد ہی سب سے پہلا غزوہ جسمین یہ شریک ہوے حدیبیہ ہی اور اُسکے بعد خیبر وغیرہ غزوات مین بھی شریک ہوے - رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مالک بن عوف نصری کے پاس جاسوس بناکر بھیجا تھا اور ایک دوسرے سریہ مین بھی بھیجا تھا جسمین عامر بن اضبط (غلطی سے) قتل کردیے گئے تھے (اُنکے قتل کی یہ صورت ہوئی کہ) انھون نے مسلمانون کی طرح آکر سلام کیا مگر محلم بن جثامہ نے (کچھ خیال نکیا اور کافر سمجھ کے) انکو مار ڈالا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی - یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا الایہ - محققین کا اسپر اتفاق ہی بعض لوگ اس اتفاق سے خارج ہین کہتے ہین یہ صحابی نہین اور انکی حدیثین مرسل ہین مگر یہ اُنکی غلطی ہی اس لیے کہ بیان سابق مین انکا جاسوس بناکر بھیجا جانا اور ایک مرتبہ اس لشکر مین بھیجا جانا جسمین معلم نے عامر بن اضبط کو قتل کردیا تھا انھین لوگون کی تائید کرتا ہی جو انکے صحابی ہونیکے قائل ہین - اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی اور جعفر بن زبیر نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مین اُس سریہ مین تھا جسکو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام اضم کی طرف بھیجا تھا اضم نام ہی ایک نالے کا قبیلہ اشجع کے نالون مین سے - ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا یہانتک قول ہی کہ (یہ تو یہ) انکے بیٹے قعقاع بھی صحابی ہین مگر یہ قول قابل سماعت بھی نہین - جو لوگ انکے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہین اُنکی دلیل یہ ہی کہ یہ اپنے والد سے حدیث روایت کرتے ہین مگر یہ دلیل ہرگز قابل حجت نہین اس لیے کہ ابن عمر نے بھی اپنے والد سے حدیث روایت کی ہی (تو کیا وہ صحابی نہین) اور بہت سے لوگ ایسے ہین کہ وہ اور انکے والد دونون صحابی ہین اور وہ کبھی (خود) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور کبھی اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہین اور ایسی بھی روایتین بہت ہین جنکو بعض صحابہ نے بعض صحابہ سے روایت کیا ہی حتی کہ حضرت علی نے باوجود کثرت صحبت و خدمت کے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے واسطہ سے روایت کی ہی - ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جابر بن اسمعیل مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بن ابی یحیی نے اپنے والد سے انھون نے ابن ابی حدرد اسلمی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ابی حدرد کے ذمہ ایک یہودی کے چار درہم آتے تھے پس اُسنے اُنپر نالش کردی اور آنحضرت علیہ السلام سے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عبد اللہ بن ابی حدرد کے ذمہ میرے چار درہم چاہیے وہ مجھے نہین دیتے آپنے اُنسے فرمایا کہ تم اسکا حق دیدو تو عبد اللہ بن ابی حدرد نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) مجھکو قسم ہی اُس ذات کی جسکے قبضہ مین میری جان ہی

سلہ حاصل ترجمہ پوری آیت کا یہ ہی کہ اے مسلمانو جب جہاد کے لیے نکلو تو بے تحقیق کسی پر ہاتھ نہ چلایا کرو اور نہ کسی کو بے وجہ کافر سمجھ لیا کرو ۱۲

میرے پاس اتنا نہین جو اُسکے حق کو ادا کرون - اسکے بعد پھر آپنے یہی فرمایا کہ اس کا حق دیدو - پھر عبداللہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے قسم ہی اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہی میری اتنی استطاعت نہین جو اسکے حق کو ادا کرون ہان آپنے اس یہودی سے کہدیا ہی - کہ آپ مجھے غزوہ خیبر مین بھیجین گے تو مجھے امید ہی کہ مال غنیمت سے کچھ مل جائے گا پس جب مین وہان سے واپس آؤن تو تم اپنا حق لے لینا مگر پھر بھی آپنے یہی فرمایا کہ اسکا حق دیدو جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ فرمایا تو عبداللہ نے پھر اعادہ کیا اُس یہودی کو لیکر بازار مین چلے گئے اسوقت انکے سر پر ایک مختصر سا عمامہ تھا اور ایک چادر کی تہ بند باندھے ہوئے تھے (جب بازار مین پہونچے) تو انھون نے اس عمامہ کو اتار کر تہ بند بنالیا اور تہ بند والی چادر کو علیحدہ کر کے اُس یہودی سے کہا کہ تم اس چادر کو مجھسے خرید لو چنانچہ انھون نے اُس چادر کو اُسی یہودی کے ہاتھ چار درہم مین فروخت کر دیا - اتنے مین ایک بڈھی عورت آئی - اور اس نے عبداللہ بن ابی حدرد سے پوچھا کہ اے صحابی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کیا حالت ہی تو انھون نے اس بڈھی عورت کو اپنی پوری سرگذشت کہہ سنائی بڈھیا نے کہا اچھا آپ میری یہ چادر لے لیجئے یہ کہکر اسنے اپنی چادر اتار کر انکے جسم پر ڈالدی عبداللہ کی وفات ۷۱ھ ہجری مین ہوئی - اس کو واقدی اور ضمرہ بن ربیعہ اور یحیی بن بکیر اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہی اسوقت انکی عمر اسّی برس کی تھی اور خلیفہ نے کہا ہی کہ انکی موت مصعب بن زبیر کے زمانہ مین ہوئی تھی - ان سے انکے لڑکے قطاع وغیرہ نے حدیث روایت کی ہی

(سپہ نا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ ہین قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی - انکی کنیت ابو حذافہ ہی اس کو ابو قیس اور ابو عمرو نے بیان کیا ہی - اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ عبداللہ بیٹے ہین حذافہ بن سعد بن عدی بن قیس بن سعد سہم کے مگر صحیح اول ہی ہی - مینے ابن مندہ کے قول کو صحیح نسخون سے نقل کیا ہی مگر وہ غلط ہی - انکی والدہ حرثان کی صاحبزادی تھین جو کہ خاندان بنی حارث بن عبد مناہ سے تھے - عبداللہ قدیم الاسلام تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین رہ چکے ہین - یہ مع اپنے بھائی قیس بن حذافہ کے دوسری دفعہ ہجرت کر کے حبش مین گئے تھے بھائی مین خنیس بن حذافہ کے جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حفصہ بنت عمر بن خطاب کے شوہر تھے - ابو سعید حندری نے کہا ہی کہ عبداللہ غزوہ بدر مین شریک تھے مگر صحیح نہین اسلئے کہ موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق اور ابن شہاب اور ابن ہشام نے انکو اصحاب بدر مین شمار نہین کیا - رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے گواہی دی تھی یہ حذافہ کے بیٹے ہین ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس کے بعد (مکان سے) نکلے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر جب آپ سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو (وعظ کے لئے) ممبر پر کھڑے ہوئے پس آپنے (پہلے) قیامت کا

Marfat.com

بیان فرمایا (بعدہٗ) فرمایا کہ قیامت کے قریب چند بڑے بڑے حوادث ہونگے اسکے بعد آپنے یہ بھی فرمادیا کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پوچھنا چاہے تو پوچھے واللہ مین جبتک یہان پر کھڑا ہوا ہون تم لوگ جو پوچھوگے ضرور اُسکا جواب دونگا پس عبداللہ بن حذافہ نے آپسے یہ دریافت کیا کہ میرے[1] باپ کون ہین تو آپنے فرمایا کہ تمھارے باپ حذافہ ہین الخ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو ایک خط دیکر کسری (شاہ فارس) کے پاس بھیجا تاکہ اسکو دعوت اسلام دین مگر (یہ جب وہان پہونچے تو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو کسری نے چاک کردیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسوقت) یہ بددعا کی کہ اے اللہ اسکی سلطنت کو (اسی طرح) چاک کر چنانچہ اس کو اُسکے بیٹے شیرویہ نے قتل کردیا (اور اسکی سلطنت حضرت فاروق اعظم کے مقدس ہاتھون سے چاک ہوگئی) عبداللہ کی طبیعت مین (ایک قسم کی) ظرافت تھی انکو اہل روم نے مقام قیساریہ کے کسی لڑائی مین قید کرلیا تھا۔ ہمین ابو محمد بن ابی القاسم بن عساکر نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعید سکری اور ابو علی حدّاد نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ثابت بن بندار بن اسد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ابراہیم بن اسحاق استرابادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالملک بن محمد نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صالح بن علی نوفلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عبداللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن مغیرہ نے عطاء بن نجاان سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے۔ کہ عبداللہ بن حذافہ سہمی صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اہل روم نے قید کرلیا تو وہان کے ظالم بادشاہ نے اُن سے کہا کہ تو نصرانی ہوجاؤ ورنہ مین تم کو تانبے کی اس دیگ مین ڈالدونگا۔ انھون نے کہا مین ایسا نہین کرونگا اس ظالم بادشاہ نے اُنکو خوف دلانیکے لیئے تانبے کی ایک دیگ منگوائی اور اُسمین روغن زیتون بھروا کر (آگ پر) خوب جوش دلایا اسکے بعد مسلمانون کے قیدیون مین سے ایک قیدی کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تم نصرانی ہوجاؤ اس نیک مجھنے بھی نصرانی ہونے سے انکار کیا پس اس ظالم نے انکو اسی دیگ مین ڈالدیا۔ (اُنکا گوشت پوست جلکر) انکی ہڈیان تیل سے اوپر آگئین اسکے بعد ظالم بادشاہ نے عبداللہ سے کہا کہ تم نصرانی ہوجاؤ ورنہ ہم تمکو بھی دیگ مین ڈال دینگے مگر انھون نے اسوقت بھی نصرانی ہونے سے انکار کیا۔ اُس بادشاہ نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ انکو بھی دیگ مین ڈالدو۔ پس یہ رونے لگے خادم نے جاکر بادشاہ سے کہا کہ وہ رو رہے ہین (رونے لگے) بادشاہ نے کہا اچھا اب انکو پھر میرے پاس لے آؤ (اب میرا کہنا اپر اثر کریگا چنانچہ لوگ انکو پھر بادشاہ کے سامنے لے گئے) عبداللہ نے کہا تم یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ مین تمھارے اس فعل سے جو میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو گھبراکر رونا ہون بلکہ میرے رونیکی وجہ یہ ہے کہ اسوقت میرے پاس صرف ایک جان ہے اُسی کے ساتھ اللہ کی راہ مین یہ معاملہ کیا جائیگا اور میری خواہش یہ ہے کہ مجھے اسقدر (کثرت سے) جانین ملتین جسقدر میرے جسم پر بال ہین پھر (وہ) میرے اوپر مسلط کیا جاتا اور ہر جان کے ساتھ (ایکے بعد دیگرے) یہی معاملہ کرتا یہ سنکر

[1] اسکے پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ لوگ انکے نسب مین شک کرتے تھے اور انکو حذافہ کے سوا اور کسی کی طرف ناجائز طور پر منسوب کرتے تھے ۱۲

اس ظالم کو سخت تعجب ہوا اور اُس نے چاہا کہ انکو چھوڑ دے چنانچہ اُسنے ان سے کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو چھوڑ دون مگر انھون نے اس سے بھی انکار کیا اس کے بعد اُس بادشاہ نے یہ کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ تو مین اپنی لڑکی سے تمھاری شادی کردونگا اور اپنا ملک تمھین بانٹ دونگا مگر انھون نے اسکو بھی منظور نکیا تب اس نے یہ کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو اور تمھارے ساتھ اسّی مسلمان قیدیون کو چھوڑ دونگا اسپر انھون نے کہا کہ اچھا (اور مسلمان بھائیون کی رہائی کے لئے) مین اسکو منظور کرتا ہون چنانچہ انھون نے اسوقت اُسکے سر کا بوسہ لیا تو اس نے اُنکو اور اُنکے ساتھ اسّی مسلمانون کو رہا کر دیا۔ جب یہ (وہان سے روانہ ہوکر) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کیخدمت مین پہونچے تو حضرت عمر انکی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور انکے سر کا بوسہ لیا۔ بعد مین اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بطور مزاح کے عبداللہ سے کہا کرتے تھے کہ تم نے ایک بے دین کے سر کا بوسہ لیا۔ تو یہ اسوقت جواب دیتے تھے کہ اللہ تعالی نے اس بوسہ کی وجہہ سے اسّی مسلمانون کو رہا کر دیا۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حیہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ یعنی ابن ابی بکر اور سالم یعنی ابو النضر سے انھون نے سلیمان بن یسار سے انھون نے عبداللہ بن حذافہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا تھا کہ ایام تشریق مین اعلان کردو کہ یہ دن کھانے پینے کا ہی۔ عبداللہ کی وفات مصر مین حضرت عثمان کے خلافت کے زمانہ مین ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام۔ انکو ابوبکر بن ابی علی نے ذکر کیا ہی اور انھون نے اپنی سند سے ابراہیم بن ابی عیلہ تک روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ مین نے عبداللہ بن حرام کے سر پر چادر دیکھی تھی اور وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونون قبلون کی جانب نماز پڑھی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ روٹی کی قدر کرو اسلئے کہ اللہ تعالی نے اُسکے لئے آسمان اور زمین کی برکتون کو مسخر کر دیا ہی انکا تذکرہ ابو دحیہ نے کیا ہی اور کہا ہی اور لوگون نے ایسا ہی انکا نسب بیان کیا ہی۔ مگر صحیح یہ ہی کہ یہ عبد بن عمرو بن ام حرام کے اور تسبا اوقات لوگ انکو ابن ام حرام بھی کہتے ہین پس کوئی تعجب نہین کہ حرام ان کی والدہ ہون یا انکے والد کی والدہ ہون۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ملہ آسمان و زمین کی برکتون کے مسخر کر دینے کا یہ مطلب ہی کہ روٹی کی پیدایش مین بہت سی آسانی قوتین اور بہت سی زمین کی قوتین خرچ ہوتی ہین اسی مضمون کو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ ان دو شعرون مین ادا کرتے ہین۔ ابر و باد و مہ خورشید و فلک در کارند ۔ تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری ۔ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ۔ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبردار ۔ ۱۲

Marfat.com

ابن ام حرام کنیت انکی ابوابی ہی مین نے اپنے پہلے مسودہ مین انکا نام لکھا ہوا دیکھا اور اسپر تینون کی علامت بنی ہوئی تھی مگر اب انکا نام اُن تینون کی کتاب مین نہ ملا ہان عبداللہ بن عمرو بن قیس کے نام مین انکا ذکر کیا گیا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرملہ۔ مدنی۔ انکا پورا نسب معلوم نہین۔ ان سے ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین جہاد مین جانے اور ہجرت کو محبوب رکھتا ہون مگر مین ایک ایسا کام کر رہا ہون جس کو کوئی دوسرا نہین کرسکتا تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالی تمھارے کسی عمل کو تلف نکرسکے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حریث۔ بکری۔ یہ کہتے تھے مین نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ سب سے افضل عمل کون ہی تو آپ نے جواب دیا کہ وضو اچھی طرح کرنا اور نماز کو وقت پر پڑھنا۔ ان سے انکی بہینہ نے حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزابہ۔ یہ صحابہ مین ذکر کیے گئے ہین مگر صحیح یہ ہی کہ یہ شام کے تابعین مین سے ہین ان سے خالد بن معدان نے حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حسن۔ انکا ذکر علی عسکری ابن ابی علی کے تذکرہ مین کیا ہی اور انھون نے داؤد بن عبدالرحمن عطار سے انھون نے عبداللہ بن حسن سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ایکدفعہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر کسی کی بیٹی یا بہن بے شوہر ہو تو وہ عثمان بن عفان کے ساتھ اپنی بہن بیٹی کا نکاح کردے میری اگر کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو مین ضرور عثمان کے ساتھ اس کا نکاح کردیتا اور مینے جو اپنی دو بیٹیون کا نکاح عثمان کے ساتھ کیا تو بحکم خدا کیا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ حدیث مرسل بلکہ منقطع ہی کیونکہ عبداللہ بن حسن صحابی نہین ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصن۔ انکی کنیت ابومدینہ ہی۔ دارمی ہین۔ ہمین ابوموسی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہشام مستلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے ثابت سے انھون نے ابومدینہ دارمی سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو شخص ایسے تھے کہ جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہونے لگتے تو ایک دوسرے پر سورۂ والعصر پڑھکر دم کر دیتے بعد اسکے ایک دوسرے کو سلام کرکے جدا ہو جاتے طبرانی کے کہا ہی کہ علی بن مدینی بیان کرتے تھے کہ ابو مدینہ کا نام عبداللہ بن حصین ہی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن مندہ وغیرہ نے انکی کنیت ابو مدینہ لکھی ہی اور کنیت کے باب مین انکا ذکر تابعین کے ذیل مین کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جحکل۔ ازدی شامی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ دارالاسلام کی بنیاد (گویا ملک) شام ہی۔ ان سے خالد بن معدان نے حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہی مگر فی الواقعہ یہ تابعی ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم جہنی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہی مگر ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی معلوم نہین ہوتی۔ اس کو (امام) بخاری نے کہا ہی۔ اور ابو حاتم رازی نے بیان کیا ہی کہ یہ عبداللہ علیم کے بیٹے ہین انکی کنیت ابو معبد ہی جہنی ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن حزام۔ قریشی اسدی۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہی۔ یہ اور انکے والد اور انکی والدہ زینب بنت عوام اور انکے بھائی ہشام اور خالہ اور یحییٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین تھے یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے واقعہ جمل مین حضرت عائشہ کے ساتھ تھے اور وہین قتل کئے گئے اور یہ (حضرت) طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے علم بردار نہین تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم ضبی۔ سیف بن عمر نے صعب بن بلال بن ہلال سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبدالحارث بن حکیم نسبتی سے روایت کی ہی کہ وہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تو آپنے ان سے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہی انھون نے جواب دیا کہ مین عبدالحارث بن حکیم ہون آپنے فرمایا (نہین) تم عبداللہ ہو۔ اسکے بعد آنحضرت نے انکو اپنی قوم کے صدقہ کا عامل بنا دیا۔ وہیز اس کو نفیل نے حارث بن حکیم سے روایت کیا ہی۔ مگر صحیح یہی ہی کہ ان کا نام عبدالحارث ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ نے بھی عبداللہ بن زید ضبی کو بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام (پہلے) عبدالحارث تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھدیا تھا۔ اور ابو عمر نے عبداللہ بن حارث

Marfat.com

ضبی کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھدیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ تینون ایک ہی ہین پس اس صورت مین خاندان ضبہ سے زیادہ لوگ اسلام لانیوالے نہونگے تاکہ یہ کہا جائے کہ انکا اور انکے باپ دادا کا نام باہم مشتبہ ہوگیا۔ عبداللہ بن زید کے تذکرہ مین اس سے زیادہ بیان کیا جائیگا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم۔ کنانی۔ یمنی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع مین یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے اللہ کے بندے حج کو دکھانے سنانے کے عیب سے پاک رکھ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور امیر ابو نصر نے انکا ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن حکیم کنانی اہل یمن سے ہین بشر بن قدامہ سے مروی ہے کہ انھون نے کہا میری آنکھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات مین کھڑا دیکھا۔ انکی روایت کردہ حدیث کو محمد بن عبداللہ ابن الحکم نے سعید بن بشیر سے انھون نے عبداللہ بن حکیم سے نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تابعی ہین اور ابو عمر نے انکو بشر بن قدامہ ضبابی کے تذکرہ مین ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انسے عبداللہ بن حکیم روایت کرتے ہین اور اسیکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بشر بن قدامہ کے تذکرہ مین بیان کیا ہے یعنی ان سے عبداللہ بن حکیم روایت کرتے ہین اور آخر حدیث تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میری آنکھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات مین کھڑا دیکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عبداللہ تابعی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب حمار تھا۔ انکی طبیعت مین ظرافت تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دیا کرتے تھے اور آپ کو ہدیہ بھیجا کرتے تھے ہمین مسمار ابن عمر بن عویس وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن بکیر نے لیث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے خالد بن زید نے سعید بن ابی ہلال سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک آدمی عبداللہ نامی تھے جنکا لقب حمار تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دیا کرتے تھے آپ نے انکو شراب پینے پر کوڑے لگائے تھے ایک دن وہ (شراب نوشی کے جرم مین) پھر پیش ہوئے۔ آپ نے کوڑے مارنے کا حکم دیا اور کوڑے لگائے گئے۔ ایک آدمی نے کہا اے اللہ اسپر لعنت کر یہ کس قدر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس (پکڑکر) آتا ہے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو نہ لعنت کرو۔ خدا کی قسم مین جانتا ہون کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحمسار۔ عامری ہین قبیلہ عامر بن صعصعہ سے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ انکا شمار بصریون مین ہی۔ بعض لوگ کہتے ہین مکہ مین رہتے تھے۔ ہمین ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن علی بن محمد بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن ابی عثمان دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبداللہ قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سنان عونی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن طہمان نے بدیل بن میسرہ سے اُنھون نے عبدالکریم سے اُنھون نے عبداللہ بن شقیق سے اُنھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن ابی الحمسار سے روایت کرکے بیان کیا اُنھون نے کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بعثت سے پہلے ایک معاملہ بیع کا کیا اور مین نے آپ سے وعدہ کیا کہ مین آپ کے پاس اسی جگہ آتا ہون مگر مین اُسدن بھی بھول گیا اور دوسرے دن بھی بھول گیا پھر تیسرے دن آپ کے پاس آیا آپ اُسی جگہ پر تھے آپ نے مجھے فرمایا اے جوان تو نے مجھے سخت تکلیف دی مین اسجگہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہون۔ ابن مندہ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن ابی جدعاء کہتے ہین اور یہ اوپر گذر چکا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ اُسی جگہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ تیمی ہین۔ اور بعض لوگ انکو کنانی اور بعض عبدی کہتے ہین۔ اور ابو عمر نے ابن ابی الحمساء کو عامری کہا ہے گویا انھون نے انکو دو شخص خیال کیا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون جگہ انکا نسب نہین بیان کیا اور دونون تذکرون مین لکھا ہے کہ یہ ابن ابی الحمساء ہین اور بعض لوگ انکو ابن ابی الجدعاء کہتے ہین۔ اور ان دونون نے انکو ایک شخص خیال کیا ہے کیونکہ انھون نے ایسا نسب نہین بیان کیا جس سے ان دونون مین فرق ہو اور باوجود اسکے اُنھون نے انکو ایک شخص قرار دیا ہے دو تذکرے لکھے ہین جنمین سے ہر ایک مین دونون یہی بیان کرتے ہین کہ یہ ابن ابی الحمساء ہین اور بعض لوگ انکو ابن ابی الجدعاء کہتے ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر۔ اشجعی قبیلہ بنی وہمان سے ہین۔ انصار کے حلیف ہین۔ بدر مین اپنے بھائی خارجہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور احد مین بھی شریک ہوئے۔ ان کے بھائی خارجہ کے بیان مین اس سے زیادہ گذر چکا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ انکا تذکرہ ابو عبداللہ نے حمیر (خاء معجمہ سے) کے نام مین کیا ہے اور ابن ماکولا نے حمیر حاء مہملہ سے بیان کیا ہے۔

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم بن نقطہ - قریشی - مخزومی مطلبی کے والد ہین - ہمین ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی وغیرہما نے اپنی سندون سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے اُنھون نے انکے دادا سے اُنھون نے عبداللہ بن حنطب سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا اور فرمایا یہ کہ دونون کان اور آنکھ ہین ان سے انکے بیٹے نے بھی روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام جحفہ مین ہم لوگونکے سامنے خطبہ پڑھا اور پوچھا کیا ہین تمسے زیادہ تمہارا دوست نہین ہون لوگون نے جواب دیا ہان یارسول اللہ - آپنے فرمایا ہین تمسے دو چیزون کے بارے مین جواب طلب کرونگا یعنی قرآن اور میرے عترت ترمذی نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن حنطب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پایا - ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ بن ابی عامر راہب انصاری ہین اوسی ہین - ان کے والد حنظلہ وہی ہین جنکو ملائکہ نے غسل دیا تھا - انکا نسب ان کے والد کے بیان مین گذر چکا ہے - یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوئے تھے کیونکہ ان کے والد احد مین شہید ہوئے تھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عبداللہ سات برس کے تھے - انکی کنیت ابوعبدالرحمن ہے - اور بقول بعضے ابوبکر انکی والدہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول تھین - حنظلہ اُسکے پاس اس شب کو جسکی صبح کو اُحد کا مقابلہ ہوا داخل ہوگئے اور رات بھر انکے پاس رہے - اور جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو پھر انکے پاس گئے حملہ نے اپنی قوم کے چار آدمیون کو بلا بھیجا اور اُنکو حنظلہ پر اس بات کا گواہ کیا کہ وہ ان سے ہم بستر ہوئے ہین - بعد مین انسے دریافت کیا گیا کہ تمنے ایسا کیون کیا - اُنھون نے جواب دیا کہ مین نے دیکھا کہ گویا آسمان پھٹ گیا اور یہ اسمین داخل ہوگئے پھر وہ برابر ہوگیا تو مین نے کہا کہ یہ شہادت ہے اور مین نے ان پر گواہی کرادی - اور جمیلہ اسی سے مین عبداللہ سے حاملہ ہوئین - عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور آپکو دیکھا ہے - ان سے عبداللہ بن یزید خطمی اور اسماء بنت زید بن خطاب اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہم نے روایت کی ہے - مسیب بن رافع اور معبد بن خالد نے عبداللہ بن یزید خطمی امیر کوفہ سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا ہم قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس اُنکے مکان مین گئے اور نماز کے واسطے اذان ہوئی ہمنے کہا چلو نماز مین ہمارے امام بنو اُنھون نے جواب دیا کہ مین ایسے لوگون کا امام نہین بنتا جنکا مین سردار نہون عبداللہ بن حنظلہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہی کہ آدمی اپنی سواری پر سوار ہونے اور اپنے فرش کے صدر مقام مین بیٹھنے اور اپنے گھر مین امامت کرنیکا زیادہ مستحق ہے۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہین کہ قیس نے اپنے غلام سے کہا اٹھو اور انکو نماز پڑھاؤ۔ عبداللہ واقعہ حرہ ذی الحجہ سنہ ۶۳ھ مین شہید ہوئے انکو شامیون نے شہید کیا تھا واقعہ حرہ کا یہ سبب ہوا کہ یہ اور اور لوگ مدینہ سے وفد مین یزید بن معاویہ کے پاس گئے مگر اُن لوگون نے اسکے ناشائستہ افعال دیکھکر جو کچھ اس سے حاصل کیا تھا اُس سے فائدہ نہین اُٹھایا اور مدینہ لوٹ کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اور عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرلی اور اہل مدینہ نے اُن لوگون کی موافقت کی یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو اُن لوگون کی طرف روانہ کیا اِسی مسلم کا نام لوگون نے واقعہ حرہ کے بعد مجرم رکھا۔ اور مسلم نے اہل مدینہ پر سخت حملہ کیا اور بہت لوگون کو معرکہ مین شہید کیا اور بہتیرون کو قید کرکے بھوکا پیاسا رکھکر مارا۔ اور عبداللہ بن حنظلہ ان لوگون مین سے ہین جو معرکہ مین شہید ہوئے اور جب لڑائی بہت سخت ہوگئی تو اُنھون نے اپنے لڑکون کو یکے بعد دیگرے بھیجا یہانتک کہ سب بیٹے شہید ہوگئے اور وہ آٹھ تھے پھر انھون نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور لڑنے لگے یہانتک کہ شہید ہوگئے۔ یہ فاضل۔ صالح عظیم الشان بڑے مرتبے والے عالی خاندان شریف النسب تھے کسی قاری کو پڑھتے سُنا کہ پڑھ رہا ہے لہم من جہنم مہاد ومن فوقہم غواش (ان کے واسطے جہنم کا فرش ہے اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہے) (اسکو سنکر) رونے لگے یہان تک کہ لوگون کو خیال ہوا کہ انکی جان نکل جائیگی پھر کھڑے ہوئے لوگون نے کہا اے ابو عبدالرحمن بیٹھ جاؤ۔ اُنھون نے جواب دیا کہ دوزخ کی یاد نے بیٹھنے سے مجھکو منع کردیا۔ مجھے کیا معلوم شاید مین انھین مین سے ہون۔ عبداللہ کے غلام سعید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ کیواسطے سونے کا بستر نہ تھا بلکہ جب نماز سے تھک جاتے تو اپنے آپ کو زمین پر ڈالدیتے اور اپنی چادر اور ہاتھ کا تکیہ لگا کر کچھ سو لیتے۔ عبداللہ بن ابی سفیان بیان کرتے ہین کہ مین نے عبداللہ بن حنظلہ کو شہید ہونے کے بعد خواب مین بہت اچھی صورت مین دیکھا مین نے پوچھا کیا تم شہید نہین ہوئے انھون نے جواب دیا ہان اور مین اپنے رب سے ملا اسنے مجھے جنت مین داخل کیا اور مین جنت کے میوون مین سے جو چاہتا ہون کھاتا ہون مین نے پوچھا تمھارے ساتھیون کے ساتھ کیا معاملہ ہوا اُنھون نے جواب دیا وہ میرے ساتھ میرے جھنڈے کے گرد ہین اسکی گرہ قیامت تک نہ کھلیگی اسکے بعد مین بیدار ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حوالہ۔ ہشیم بن عدی نے انکا نسب ازد تک بیان کیا ہے اور واقدی نے بنی عامر بن لوی تک۔ لیکن پہلا زیادہ مشہور ہے۔ اور ممکن ہے کہ یہ ازدی ہون اور بنی عامر کے حلیف ہون۔ ملک شام کے مقام اردن مین رہتے تھے

انکی کنیت ابو حوالہ ہے۔ ہمین ابو یاسر ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن ابی حبیب نے ربیعہ بن لقیط سے انھون نے عبداللہ بن حوالہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ سولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین چیزون سے بچا اُس نے نجات پائی (وہ تین چیزین یہ ہین) میری موت اور دجال اور صابر خلیفہ کا قتل جو حق کا دینے والا ہوگا۔ ابو ادریس خولانی نے عبداللہ بن حوالہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تم لوگ لشکر لشکر ہوجاؤگے ایک لشکر شام مین اور ایک عراق مین اور ایک یمن مین ہوگا۔ حوالی نے پوچھا یارسول اللہ آپ میرے لئے (مقام) تجویز کردیجیے آپ نے جواب دیا کہ تم شام کو لازم پکڑو۔ مکحول اور جبیر بن نفیر وغیرہما نے عبداللہ بن حوالہ سے اسکے مثل روایت کی ہے اور انسے اہل مصر مین سے ربیعہ بن لقیط تجیبی نے روایت کی ہے۔ یہ مصر مین گئے تھے اور شام مین ۷۸ھ مین وفات پائی ان کی روایت سے اور حدیثین بھی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حولی۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا ہے کہ حولی وہی عبداللہ بن حولی ہین بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ابن حوالی صحابی ہین

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حازم بن اسماء بن صلت بن حارثہ بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امری القیس بن بہث بن سلیم بن منصور۔ انکی کنیت ابو صالح ہے۔ سلمی۔ خراسان کے سردار اور مشہور بہادر اور نامی جوانمرد ہین۔ ان سے سعید بن ارزق اور سعید بن عثمان نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین۔ انھون نے سرخس کو فتح کیا اور ابن زبیر کے فتنہ کے زمانہ مین یہ خراسان کے سردار تھے۔ یہ پہلے پہل ۶۴ھ مین یزید اور اُس کے بیٹے معاویہ کے انتقال کے بعد خراسان کے والی ہوئے۔ خراسان مین انکے پورے تسلط ہونے تک بہت لڑائیان ہوئین جنکی خبرین پوری طور پر تاریخ کامل مین ہمنے بیان کی ہین اور ۸۱ھ مین خراسان کے فتنہ مین قتل ہوئے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس۔ قریشی۔ اموی عتاب بن اسید کے بھتیجے ہین۔ ان کے صحابی ہونے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے مین اعتراض ہے۔ ان سے انکے بیٹے عبدالعزیز نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ دو دن ہے جسمین لوگ پہچانے جائین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے

Marfat.com

لکھا ہے - اور ابن مندہ نے لکھا ہی کہ وہ مخزومی ہین لیکن یہ کچھ نہین ہے یہ بلا شبہ اموی ہین - انکو زیاد نے بلاد فارس کا عامل مقرر کیا تھا اور مرتے وقت زیاد نے انکو اپنا خلیفہ کیا تھا اور انھین نے زیاد کی نماز (جنازہ) پڑھائی تھی - انکو حضرت معاویہ نے زیاد کے بعد انکی جگہ پر برقرار رکھا - اسکو زبیر نے ذکر کیا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن سعد - انکو ابوبکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی مین قبیلہ بنی فہر کے زمرہ مین بیان کیا ہے - ہمین ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی مقبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ ابن محمد قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عائذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علاء نے حرام بن حکیم سے { انکا نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ حرام بن حکیم ابن خالد بن سعد قریشی } انھون نے اپنے چچا سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ مین ہو جسمین فقہاء بہت ہین خطباء کم ہین اور مانگنے والے کم ہین اور دینے والے بہت ہین عمل اسمین علم سے بہتر ہے اور تمپر ایک ایسا زمانہ آئیگا جسمین خطباء بہت ہونگے فقہاء کم ہونگے - مانگنے والے زیادہ ہونگے - دینے والے کم ہونگے علم اُس زمانہ مین عمل سے بہتر ہوگا - اُس آدمی کو (جسکا نسب ابھی بیان ہوا) ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور انکا نام عبداللہ بن سعد بیان کیا ہے اور ان کے نسب مین خالد کو نہین ذکر کیا واللہ اعلم انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوئی کیونکہ انھون نے انکا تذکرہ لکھا ہے - اور اگر ابو موسیٰ پر اُس تذکرہ کا استدراک کرین جسمین انھون نے کچھ نسب چھوڑ دیا ہے تو انکو ابن مندہ کی اکثر کتاب پر استدراک کرنا چاہیے کیونکہ انھون نے اکثر انساب کو چھوڑ دیا ہے اور خاص کر اسکے ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن عروہ بن شہاب - انھون نے بیان کیا ہے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی - اور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکیدر دومۃ الجندل (کے بادشاہ) کو لے آیا تھا -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو خالد ہے شام کے رہنے والے ہین - انکی روایت کردہ حدیث کو عقبل بن مدرک نے خالد بن عبداللہ

سلمی سے اُنھون نے اپنے باپ سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو تمھارے مال کی تہائی پر تمھین اختیار دیا ہی (کہ بعد موت کے جسکو چاہو دلا جاؤ) تاکہ تمھارے ثواب مین ترقی ہو اسکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ)

ابن ابی خالد بن قیس بن مالک بن کعب بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ ابن دینار بن نجار انصاری خزرجی قبیلہ نجی دینار سے ہین۔ غزوہ خندق مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب بن ارت۔ اِنکا نسب انکے والد کے بیان مین گذر چکا ہی اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا۔ اور ان کے والد صحابی ہین۔ اُنھون نے اپنے والد اور ابی بن کعب سے روایت کی ہی زکریا بن علا نے بیان کیا ہے کہ اسلام مین سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن خباب پیدا ہوئے اِنکو خارجیون نے شہید کیا۔ خارجیون کا ایک گروہ بصرہ سے اپنے کوفی ہم مشربون کی طرف جا رہا تھا کہ عبداللہ بن خباب سے ملاقات ہوئی انکے ساتھ انکی بی بی بھی تھین۔ خارجیون نے انسے پوچھا تم کون ہو اُنھون نے جواب دیا کہ مین عبداللہ بن خباب صحابی ہون ان لوگون نے ان سے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کے بارے مین سوال کیا اُنھون نے سب کی تعریف کی خارجیون نے اُنکو ذبح کرڈالا اور اُنکا خون پانی مین بہگیا اور اُنکی حاملہ بی بی کو جنکی مدت حمل پوری تھی قتل کرڈالا انکی بی بی نے کہا مین عورت ہون تم خدا سے کیون نہین ڈرتے ان لوگون نے انکا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ یہ واقعہ ۳۷ھ مین ہوا۔ یہ مسلمانون کے سردارون مین سے تھے خدا ان سے راضی ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خبیب جہنی۔ انصار کے حلیف تھے۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے یہ اور انکے والد صحابی ہین۔ انسے ان کے بیٹے معاذ نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ امین نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی فدیک نے ابن ابی ذئب سے انھون نے ابو اسید برادر سے اُنھون نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ اُنھون نے کہا ہم ایک سخت تاریک بارش کی رات مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش مین نکلے تاکہ آپ ہمارے واسطے دعا کرین وہ کہتے ہین مین نے آپ کو پایا آپ نے فرمایا کہو مین نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو مین نے کچھ نہ کہا۔ آپ نے فرمایا کہو مین نے پوچھا کیا کہون آپ نے جواب دیا کہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین صبح و شام تین مرتبہ

Marfat.com

پڑھا کرو تمکو ہر چیز سے بچالیگا۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جریت۔ بکری ہین قبیلہ بنی بکر بن معاویہ سے۔ انکا شمار حجازیون مین ہے۔ نہ ان سے کوئی مسند حدیث ہی اور نہ انکا صحابی ہونا صحیح ہے اور نہ دیکھنا صحیح ہے۔ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انھون نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انھون نے عبداللہ بن خریت سے روایت کی ہے (اُنھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے) کہ اُنھون نے کہا قریش مین کوئی ایسا خاندان نہ تھا جسکے واسطے مسجد (حرام) مین نشست گاہ مقرر نہ ہو جسمین وہ لوگ بیٹھتے تھے چنانچہ بنی بکر کی بھی ایک جائے نشست تھی اس حال مین کہ ہم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک لڑکا آیا اور مسجد کے دروازہ سے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا یہان تک کہ خانہ کعبہ کے پردون سے لٹک گیا۔ اِس کے بعد ایک بڈھا اس کے لینے کے ارادہ سے آیا یہان تک کہ اس لڑکے تک پہنچ گیا اور جب اسکو پکڑنے کے لئے بڑھا اسکا ہاتھ خشک ہو گیا۔ ہمنے کہا غالب گمان یہ ہے کہ یہ بڈھا بنی بکر مین سے ہے اور ہم اُٹھکر اُسکے پاس گئے اور پوچھا تم کس قبیلہ سے ہو۔ اُس نے جواب دیا بنی بکر سے۔ مین نے کہا (تجھکو کشادگی نہو) تجھکو اس لڑکے سے کیا تعلق ہے۔ اسی لڑکے نے کہا خدا کی قسم کچھ تعلق نہین مگر میرا باپ جب مرا اس وقت ہم لوگ بچے تھے اور ہماری بیوہ مان کے پاس کچھ مال نہ تھا لہذا انھون نے اُس گھر سے پناہ لی اور ہمکو یہان لیکر چلی آئین اور ہمکو وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن اور تم میرے بعد باقی رہو اور تمپر کوئی ظلم کرے اور وہ اس گھر کو دیکھے تو اس کے پاس آکر پناہ طلب کرے یہ گھر اُسکو بچالیگا اب اس شخص نے مجھکو پکڑ لیا ہے اور مجھسے خدمت لیتا ہے اور مجھسے اپنے اونٹ چرواتا ہے۔ اور یہ اپنے اونٹون کی ایک جماعت کو لئے آتا تھا اور مجھکو بھی اسی کے ساتھ لاتا تھا جب مین نے اس گھر کو دیکھا اپنی مان کی وصیت یاد کی۔ ہمنے کہا خدا کی قسم ہم دیکھتے ہین کہ اس گھر نے تجھکو بچالیا ہے۔ اور ہم اس آدمی کو پیچھے یکایک دیکھا کہ اِسکے ہاتھ سوکھ گئے ہم نے اسکو اسکے ایک اونٹ پر کس دیا اور اس سے کہا جا خدا تجھپر لعنت کرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد ابن ملیح بن عمرو بن ربیعہ۔ خزاعی۔ طلحۃ الطلحات کے والد ہین عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے دیوان بصرہ کے کاتب تھے۔ انکی والدہ حبیبہ بنت ابی طلحہ عبدری تھین حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ جنگ جمل مین شہید ہوئے۔ اور ان کے بھائی عثمان بن خلف واقعہ جمل مین حضرت علی کے شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور اُنھون نے بیان کیا ہے کہ مجھے اِنکا صحابی ہونا معلوم نہین

Marfat.com

اوران کے صحابی ہونے مین اختلاف ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خمیر۔ قبیلہ بنی عبس بن عدی بن نجم بن کعب بن سلمہ کے حلیف ہین۔ خاندان بنی دہمان سے ہین جو قبیلہ اشجع کا خاندان ہے۔ حارثہ بن خمیر کے بھائی ہین۔ بدر مین شریک ہوئے۔ اسکو ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی۔ اموی نے ابن اسحاق سے انکا نام سیر جائے عبلہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے خمیر خائے معجمہ کے ساتھ نقل کیا ہی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنیس۔ بعض لوگ انکا نام عبدالرحمن بتاتے ہین۔ اور یہی صحیح ہے۔ اور عبدالرحمن کے نام مین انشاء اللہ انکا ذکر ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ادریس خولانی کے والد ہین صحابی ہین۔ یمنام کے رہنے والون مین سے ہین۔ ابو ادریس کا نام عائذ اللہ تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔ بخاری نے بیان کیا ہی کہ یہ صحابی ہین ان سے ان کے بیٹے ابو ادریس نے سماعت حدیث کی ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خولی۔ کلبی نے انکو شرکاء بدر مین ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے انکو ان کے بھائی خولی بن ابی خولی کے تذکرہ مین ضمناً ذکر کر دیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خثیمہ۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہی۔ محمد بن سعد واقدی کا بیان ہے کہ انکی کنیت ابو خیثمہ ہے سالمی ہین۔ انکا نام عبداللہ بن خثیمہ ہے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہین۔ احد مین شریک ہوئے اور یزید بن معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے۔ ابو بکر بن جعابی نے کتاب الاخوۃ مین بیان کیا ہی کہ عبداللہ بن خثیمہ سعد یعنی ابی خثیمہ کے بھائی ہین۔ احد مین شریک ہوئے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون ابو موسی نے جعابی کا کلام ذکر کیا ہی وہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ ابو موسی نے ان عبداللہ اور سعد کو جنکا ذکر ابن جعابی نے کیا ہی اور ان عبداللہ کو جو اس تذکرے مین مذکور ہین ایک شخص خیال کر لیا ہے حالانکہ ایسا نہین ہے کیونکہ انھون نے ذکر کیا ہی کہ یہ عبداللہ قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہین۔ اور اسیطرح ابو موسی کے سوا اورون نے بھی انکو سالمی بیان کیا ہی۔ لیکن وہ عبداللہ اور سعد جو خثیمہ کے بیٹے ہین اور جنکا ذکر ابن جعابی نے کیا ہی وہ

Marfat.com

خزرج سے نہین ہین بلکہ وہ دونون قبیلے اوس کے امری القیس بن مالک بن اوس کی اولاد مین ہین اور خزرج سے کچھ بھی تعلق نہین رکھتے ہین۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ سعد بن خیثمہ کے بیٹے ہین بھائی نہین ہین اور یہی مشہور ہے پس اگر ابن جعانی نے سعد بن خیثمہ کو ان عبداللہ بن خیثمہ سالمی کا بھائی خیال کیا تو یہ انکا وہم ہے۔ کیونکہ سعد بالاتفاق اوس سے ہین اور اگر انھون نے یہ خیال کیا کہ سعد اوس سے ہین اور عبداللہ انکے بھائی ہین تو یہ بھی انکا وہم ہے کیونکہ وہ ان کے بیٹے ہین اور انھا ذکر عبداللہ بن سعد بن خیثمہ کے تذکرہ مین مشرح وار دہوگا واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دارہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین موجود تھے۔ ان سے محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہی۔ انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راہی ہونا معلوم نہین ہوتا ہے انھون نے عثمان سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن دارہ عثمان کے غلام تھے۔ اسکو بعض متاخرین نے بیان کیا ہی اور گمان کیا ہی کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین موجود تھے۔ انکو کسی نے صحابہ مین نہین کہا۔ ان کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ انکا نام عبداللہ اور بعض زید بن دارہ بیان کرتے ہین۔ انکی روایت حمران اور عثمان سے ہی۔ محمد بن کعب قرظی نے عبداللہ بن دارہ عثمان کے غلام سے انھون نے حمران غلام عثمان سے انھون نے عثمان سے روایت کی ہی کہ انھون نے وضو کیا اور وضو کو پوری طور پر کیا۔ اور کہا اگر مین نے اسکو ایک یا دو یا تین مرتبہ نہ سنا ہوتا تو مین اسکو تمسے نہ بیان کرتا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ پوری طور پر وضو کرکے نماز کے واسطے نہین کھڑا ہوتا ہی مگر خدا اسکے اور دوسری نماز کے درمیان مین جتنے گناہ ہوتے ہین سب کو بخش دیتا ہی اسکو محمد بن عبداللہ بن ابی مریم نے ابن دارہ سے انھون نے خود حضرت عثمان سے نقل کیا ہے اور انکا نام زید بن دارہ بتایا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دیان۔ دیان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک ابن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب تھا۔ حارثی ہین۔ انکا نام عبد حجر تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا۔ اور بعض لوگ انکا نام عبداللہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ انکا نام عمرو تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے انکا نام عبداللہ رکھدیا اور یہ مسلمان ہوئے اور آپ سے بیعت کی۔ انکی بیٹی عائشہ عبیداللہ بن عباس کی زوجیت مین تھین۔ یہ وہی عائشہ ہین جنکے باپ اور بیٹون کو بشر بن ارطاہ نے قتل کیا تھا اور یہ قصہ مشہور ہے اور ہم اسکو اسی کتاب مین بشر بن ارطاہ کے

Marfat.com

تذکرہ مین لکھ چکے ہین۔ اسی طرح اس نام کا ذکر ابو عمر کی کتاب استیعاب مین بیان ہوا ہی اور بعض مین نہین وارد ہوا اور شاید یہ کاتب سے رہگیا ہے۔ لیکن عبداللہ بن عبدالمدان انکی کتاب کے تمام نسخون مین پایا جاتا ہی اور اسکا ذکر اُسی جگہ ہوگا اور ہم اسکی طرف اشارہ کرینگے کہ ہم اسکو اس جگہ ذکر کر چکے ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن درہ۔ مزنی ہین۔ خزاعی بن عبد نہم اور بلال بن حارث کے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے۔ انکا نسب ابو احمد عسکری نے اسطرح بیان کیا ہی کہ عبداللہ بن درہ مزنی بن عائذ بن طانجہ بن لای بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ ابن لاطم بن عثمان بن عمرو۔ مزنی۔ عبداللہ بن عون بن ارطبان کے دادا ارطبان کے غلام ہین۔ انکی کنیت ابو بردہ تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور اُنھون نے بیان کیا ہی کہ انکا نام ذال معجمہ کے ساتھ ہی۔ اور انکا ذکر خزاعی بن عبد نہم کے تذکرہ مین گذر چکا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دیدان بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔ بلوی ہین انصار کے حلیف ہین۔ مالک کا دوسرا نام مجذر ہی زیاد کے بیٹے ہین۔ مجذر کے معنی درشت خو یہ عبداللہ بھی مجذر ہی کے لقب سے مشہور ہین۔ ردیف میم مین انکا تذکرہ انشاءاللہ تعالی اس سے زیادہ ہوگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن راشد کندی۔ اشعث بن قیس کے ہمراہ (قبیلہ) کندہ کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن سوید بن حرام بن ثبیم بن ظفر۔ انصاری اوسی خزرجی ظفری غزوہ احد مین شریک ہوے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ خزرجی لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن قیس بن عمرو بن عباد بن ابجر یہ ابجر خدرہ (کے نام سے مشہور) ہین جو عوف بن حارث کے بیٹے ہین (یہ عبداللہ) انصاری خزرجی خدری ہین۔ بیعت عقبہ مین شریک ہوئے تھے عروہ نے کہا ہے کہ بدر مین بھی شریک تھے۔ ابو جعفر بن سمین نے ہمین اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اُن انصار کے نام مین جو خاندان خزرج سے غزوۂ بدر مین شریک ہوئے کہا ہے کہ بنی ابجر یعنی بنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج سے عبداللہ بن ربیع بن قیس بھی تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن اغفل عامری۔ بنی عامر بن صعصعہ سے ہین۔ یہ قول ابو عمر کا ہی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسطرح بیان

Marfat.com

کیا ہے کہ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ بن مسروح بن معاویہ - اور بعض لوگون نے اسطرح بیان کیا ہی (عبداللہ بن) عامر بن صعصعہ مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ عبداللہ عامر بن طفیل کے ساتھ وفد مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے - عامر کا قصہ اور انکا اسلام سے باز رہنا اور آنحضرت کا انکے حق مین بد دعا کرنا (کتب سیر مین) مذکور ہی - ابن مندہ نے پورا قصہ بیان کیا ہے لیکن ابن عبدالبر اور ابو نعیم نے اسکو مختصر کرکے لکھا ہی - مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا انکے نسب مین (یہ) بن عامر بن صعصعہ کو بیان کرنا محل کلام ہے کیونکہ جو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوا ہے اور عامر بن صعصعہ کے درمیان ایک پشت نہین ہو سکتی بلکہ چند پشتین ہونگی جیسا کہ علقمہ بن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ اور لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب تین ہین پس یہ لبید باوجود اسکے کہ انکی عمر زمانہ جاہلیت مین بہت گذر چکی تھی انکے نسب مین عامر تک پانچ پشتین ہین اور علقمہ تک چھ کیونکہ ہو سکتا ہی کہ عبداللہ اور عامر مین صرف ایک ہی پشت ہو شاید ربیعہ اور عامر کے درمیانی نام انکو نہین ملے اسوجہ سے انھون نے خیال کیا کہ عامر ربیعہ کے والد ہین واللہ اعلم - بعض لوگون نے ذکر کیا ہے کہ اخنس تین معجمہ اور (ف) کے ساتھ ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

بن ربیعہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف - قرشی مطلبی - انکی ماں حضرت زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی تھین - عروہ بن زبیر اور فضل بن حسن ضمری نے انسے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے یزید سے انھون نے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ ام الحکم بنت زبیر نے انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا آپ ام سلمہ کے مکان کی طرف جا رہے تھے یہ اس زمانہ مین بچے تھے ام حکم نے انسے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جاکر بلجاؤ اور آپکی چادر اوڑھ لو چنانچہ یہ دوڑتے ہوے آپ کے پاس گئے کہتے تھے مین نے (جاکر) آپکی چادر پکڑ لی تو حضرت نے میری طرف پھر کر دیکھا اور فرمایا تم کون ہو مینے جواب دیکر کہا کہ میری مان نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہی آپنے اپنی چادر لپیٹکر مجھے عنایت کی اور کہا کہ اپنی مان کے پاس لیجاؤ اور انسے کہو کہ اسکو پھاڑ کر دونون بہنون مین بانٹ لو اور اسکو اوڑھو - مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکو بنی مطلب سے بیان کیا ہی جیسا کہ ہمنے (اوپر) ذکر کیا مینے ایسا ہی کئی نسخون مین دیکھا ہی حالانکہ وہ بنی عبدالمطلب سے ہین (چنانچہ) زبیر بن بکار نے حارث ابن عبدالمطلب کی اولاد کے تذکرہ مین ربیعہ بن حارث کو بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنے چچا عباس سے عمر مین بڑے تھے اسکے بعد انھون نے کہا ہی کہ ربیعہ بن حارث کے تین لڑکے تھے محمد اور عبداللہ اور عباس ان سب کی مان ام الحکم بنت زبیر بن عبدالمطلب تھین تینون صاحب اولاد تھے - ابو عمر نے (بھی) ام حکیم بنت زبیر بن عبدالمطلب کے بیان مین لکھا ہی کہ وہ منباحہ بنت زبیر کی بہن تھین اور ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کو بیاہی تھین ان سے انکے بیٹے عبداللہ اور

Marfat.com

کرتے ہین : ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی بنت زبیر کے بیان مین لکھا ہے کہ انکو ام حکیم اور بعض الم حکیم کہتے ہین اسکے بعد ایک حدیث فضل بن حسن کی روایت سے نقل کی ہی جسکو وہ عبداللہ ابن ربیعہ بن حارث سے وہ اپنی ان سے روایت کرتے ہین پھر عبداللہ کے والد ربیعہ کے ذکر مین لکھا ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ابو احمد عسکری نے ربیعہ بن حارث کے ذکر کے بعد بیان کیا ہی کہ انکے بیٹے عبداللہ بن ربیعہ بن حارث ہین - ان روایات سے روشن ہوگیا کہ عبداللہ عبداللہ بن ہاشم کی اولاد سے ہین نہ انکے چچا مطلب بن عبد مناف کی اولاد سے - انھین ربیعہ کی بابت آنحضرت نے (حجۃ الوداع مین) مین فرمایا تھا کہ پہلا خون جسکو مین معاف کرتا ہون ربیعہ ابن حارث کا خون ہے - اسکو ہم ربیعہ کے بیان مین ذکر کر چکے ہین واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ ثقفی - ابو موسی نے کہا ہے کہ ابن ابو عاصم نے انکو احاد مین بیان کیا ہے اور کہا ہی کہ انسے ایک حدیث مروی ہے ابو موسی نے ہمین اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد مقری نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے عبدالرحمن بن محمد بن احمد نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے عبداللہ بن محمد بن فورک نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن عمرو بن ضحاک نے ابن خبر دی وہ کہتے تھے ابو بکر بن ابی شیبہ نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن ہشام نے ہمسے بیان کیا انھون نے سفیان سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے اسود بن یزید سے روایت کی کہ عبداللہ بن ربیعہ رمضان کے علاوہ اور زمانہ مین بھی اپنے ساتھیون کو نوافل جماعت سے پڑہایا کرتے تھے اور خود امام ہوتے تھے - ابو موسی نے اسکو اسیطرح روایت کیا ابن ابی عاصم نے بروایت ابو بکر بن ابی شیبہ انکو احاد مین ذکر کیا ہی - اور اسی حدیث کو انکی روایت سے بیان کیا ہی اور کہا ہے کہ ابو بکر نے بیان کیا ہی کہ ان سے ایک اور حدیث مسند (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مروی) ہی جو مجھے نہین ملی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ نمیری - کنیت انکی ابو یزید - حضرمی نے انکو وحدان مین ذکر کیا ہی - عفیف بن سالم نے سالم سے انھون نے یزید بن عبداللہ بن ربیعہ نمیری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بستیون کیطرف دو خط دعوت اسلام کے بھیجے انمین سے ایک کو مٹی سے خشک کیا تھا اور دوسرے کو اسی طرح رہنے دیا - جس بستی مین مٹی سے خشک کیا ہوا خط پہونچا وہان کے لوگ مسلمان ہوگئے ابو موسی و ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

---

[1] معلوم ہوا کہ مٹی وغیرہ کر خط خشک کرنا باعث برکت ہی ایک حدیث مین اسکی تصریح بھی وارد ہوئی ہے "

[2] مطلب یہ ہی کہ زمانہ جاہلیت کے جسقدر خون تھے سب معاف کرتا ہون اب انکا کوئی مطالبہ نکرے ۱۲

ابن ابو ربیعہ ثقفی سفیان کے والدہین انسے انکے بیٹے سفیان روایت کرتے ہین (لیکن) انکی حدیث مین اعتراض ہے۔
حمید بن اسود نے ہشام ابن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی
چیز سے اپنے کو سیراب ظاہر کرنیوالا جو اسے نہین ملی مثل اس شخص کے ہے جو فریب[1] کے دو کپڑے پہنے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابو ربیعہ بن مغیرہ بن عبداللہ عمرو بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ انکی مان قبیلۂ ثقیف کی ہین اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکی مان
اور انکے بھائی عیاش بن ابو ربیعہ کی مان اسما بنت مخرمہ ہین (جو خاندان) بنی مخزوم سے تھین اور بعض کے نزدیک بنی نہشل
بن دارم سے واللہ اعلم یہ عبداللہ عمر بن عبداللہ بن ابو ربیعہ شاعر مشہور کے والد ہین۔ کنیت انکی ابو عبدالرحمن ہے
انکا نام زمانہ جاہلیت مین بحیرا تھا (جب یہ مسلمان ہوئے تو) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا انھین کی بابت
ابن زبعری نے یہ شعر کہا ہے ؎

بحیرا ابن ذی الرمحین اجلس مجلسی ۔۔۔ وراح علینا فعلہ غیر عالم

ابو ربیعہ کے والد کا نام عمرو تھا اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ حذیفہ تھا اور یہ روایت بعضے انکی کنیت ہی انکا نام بھی ہے۔ مگر اکثر
لوگ انکا عمرو کہتے ہین۔ ہشام ابن کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو ہے اور انکے بھائی ابو امیہ کا حذیفہ ہے۔ ابو ربیعہ کو ذوالرمحین بھی
کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت مین قریش کے بزرگون مین سے تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ بہت خوبصورت تھے یہی ہین جنکو
قریش نے عمرو بن عاص کے ہمراہ نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ساتھیون کو لینے کے
واسطے بھیجا تھا جو حبشہ مین ہجرت کر گئے تھے بعض لوگون کے نزدیک (یہ نہ تھے) کوئی اور تھا۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انھون
نے حارث بن ہشام کے ساتھ ام ہانی کے گھر مین فتح مکہ کے دن پناہ لی تھی حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے دونون کے مارنے
کا ارادہ کیا ام ہانی نے حضرت علی کو روک دیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر آپکو اس واقعہ کی
خبر دی آپنے ارشاد فرمایا کہ جسکو تمنے پناہ دی اسکو ہمنے بھی دی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن اور اسکے
گرد و نواح کی فوج کا افسر مقرر کیا تھا یہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی شہادت تک برابر اسی کام پر مقرر رہے (بلکہ) حضرت
عمر نے صنعاء کی حکومت بھی انھین کے سپرد کر دی تھی پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھون نے بھی انکو بدستور

---

[1] یعنی جو وصف اوسمین نہو اوسکو اپنے مین ظاہر کرے مثلاً علم سے بے بہرہ ہو اور اپنے کو عالم کہے سخاوت سے معرا ہو اور اپنے کو سخی
بتائے ۱۲ [2] فریب کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل اس سبب سے فرمائی کہ اس شخص نے بھی دو فریب کئے ایک یہ کہ اپنی جھوٹی تعریف کی دوسرے
یہ کہ خدا پر جھوٹ جوڑا جو چیز خدا نے نہین دی تھی اسکے دینے کی نسبت اسکی طرف کی ۱۲ [3] بحیرا ابن ذی الرمحین مجھے اپنی پاس بٹھایا اور ہمیرا سکی ہمارا کی بدلہ ہمارا

Marfat.com

قائم رکھا جب حضرت عثمان محصور ہوئے یہ انکی مدد کیواسطے آرہے تھے مکہ کے قریب پہونچکر سواری سے گر کر مر گئے انکا شمار اہل مدینہ مین ہی اور انکی حدیث کی روایت بھی انہین لوگون سے ہی۔ ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے ہمین اپنی سند سے خبر دی انھون نے ابو عبد الرحمن نسائی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے عمرو ابن علی نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے عبد الرحمن نے ہمسے بیان کیا انھون نے سفیان سے انھون نے اسمعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبد اللہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے چالیس ہزار درہم قرض لیے تھے (جب) آپکے پاس مال آیا تو آپنے مجھکو دیا اور کہا کہ اللہ تمہارے مال اور گھر والونمین برکت عنایت کرے قرض کا بدلہ یہی ہے کہ ادا کیا جائے اور شکر گذاری کیجائے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ سلمی کوفی۔ عبد الرحمن بن ابی لیلے نے انسے روایت کی ہے حکم اور شعبہ نے بیان کیا ہی کہ یہ صحابی تھے اور ان دونون کے سوا اور لوگ انکے صحابی ہونیسے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ انکی حدیث مرسل ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہی کہ عبد اللہ بن ربیعہ سلمی صحابی ہین اور وہ عمرو بن فرقد سلمی کے مامون ہین اور منصور بن معتمر کے چچا ہین کیونکہ منصور معتمر بن عتاب بن ربیعہ کے بیٹے ہین۔ شعبہ نے حکم سے انہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے عبد اللہ بن ربیعہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے آپنے موذن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب مین کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اسکے بعد موذن نے کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر آپنے فرمایا اشہد ان محمدا رسول اللہ اسکے بعد آپ اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ یہ اذان دینے والا یا تو بکریان چرانیوالا ہے یا کوئی گھر بار چھوڑنیوالا (بادیہ نشین) جب نشیب مین اترے تو معلوم ہوا کہ چرواہا ہی وہین ایک مری ہوئی بکری بھی پڑی تھی (اسکی طرف اشارہ کر کے) فرمایا کیا تم یہ جانتے ہو کہ یہ اپنی مالک کے نزدیک (کیسی) بیقدر ہے بخدا دنیا اللہ کے نزدیک اس مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہی۔ عمرو بن میمون اور مالک بن حارث اور علی بن اقمر وغیرہم نے انسے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رزق مخزومی۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہی (لیکن) انکی صحبت اور روایت کا (کچھ) حال معلوم نہین ہی۔ عمران بن ابی انس نے عبد اللہ بن رزق مخزومی سے روایت کی ہی کہ کہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوق مین اللہ کے نزدیک دو گروہ چنے ہوئے ہین عرب مین خدا کے برگزیدہ قریش ہین اور عجم مین اہل فارس۔ ابن مندہ

Marfat.com

اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع زرقی - انکا (پورا) نسب انکے باپ کے بیان مین گذر چکا ہے حسن بن سفیان نے انکو وحدان مین ذکر کیا ہی اور بعض متاخرین نے بھی انکی موافقت کی ہی - ابو یاسر بن حبہ نے ہمین اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھسے بیان کیا انھون نے اہ سے مروان بن معاویہ فزاری نے عبد الواحد بن امین مکی سے انھون نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن رفاعہ زرقی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا۔ (امام احمد کہتے تھے کہ فزاری (راوی) نے ایک دو مرتبہ اس سند مین ، رفاعہ کے بیٹے کا نام نہین ظاہر کیا اور فزاری کے علاوہ اور راویون نے انکا نام بجاے عبد اللہ بن رفاعہ کے عبید بن رفاعہ بیان کیا ہی) کہ وہ کہتے تھے جب غزوۂ احد مین مشرکون کو شکست ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ صف بستہ ہوجاؤ تاکہ مین اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کرون چنانچہ سب لوگ آپکے پیچھے صفین باندھکر کھڑے ہوگئے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا شروع کی اور کہا اے اللہ تیرے ہی واسطے سب تعریف ہے جسکو تو وسعت دے اوسکو تنگی مین ڈالنے والا کوئی نہین اور جسکو تو تنگی مین ڈالے اوسکو وسعت دینے والا کوئی نہین - اسکے بعد پوری حدیث بیان کی - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکی حدیث کی اسناد مین اعتراض ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس بن عمرو بن امری القیس اکبر بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی حارثی انکی کنیت ابو محمد ہے اور بعض نے ابو رواحہ اور ابو عمر بیان کی ہے - انکی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو بن اطنابہ بھی بنی حارث بن خزرج سے ہین - یہ عبد اللہ بیعت عقبہ مین شریک تھے اور بنی حارث بن خزرج کے سردار تھے بدر اور اُحد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء (وغیرہا) تمام مشاہد مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے بجز فتح مکہ اور اسکے بعد کے واقعات کہ یہ اسکے پہلے (یعنی غزوۂ موتہ مین) شہید ہوچکے تھے - غزوۂ موتہ کے سرداروں مین سے ایک یہ بھی تھے - نعمان بن بشیر کے ماموں ہین - حماد بن زید نے ثابت سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ اسوقت خطبہ پڑھ رہے تھے اثناے خطبہ مین آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ یہ سنتے ہی مسجد سے باہر جہان کھڑے تھے وہین (فوراً) بیٹھ گئے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپکو پہونچی تو آپنے انسے فرمایا کہ اللہ تمکو (اس سے) زیادہ خدا اور خدا کے رسول کی پیروی کی خواہش عنایت کرے یہ جہاد مین سب سے

پہلے گھر سے نکلتے اور سب کے بعد لوٹتے۔ یہ اُن شاعروں میں سے ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے (کافروں کی) ہجو کا جواب دیا کرتے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو اشعار انہوں نے کہے ہیں اونمیں سے چند شعر یہ ہیں

اللّٰھم لولا انت ما اھتدینا	واللہ لیعلم ان ما قلتہ بینا
انت النبی ومن یحرم شفاعتہ	یوم الحساب فقد ازری بہ القدر
فثبت اللہ ما اٰتاک من حسن	تثبیت موسی ونصرا کالذی نصرا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ان اشعار کو سنکر) فرمایا کہ اے ابن رواحہ اللہ تمکو بھی ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا ہے کہ اللہ نے انکو (اس دعا کی برکت سے) خوب ثابت قدم رکھا حتی کہ یہ شہید ہوئے اور اُنکے واسطے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اور یہ شہید ہوکر داخل ہوئے۔ ابو الدرداء کہتے تھے کہ میں اوسدن سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس میں عبداللہ بن رواحہ کا ذکر نہ کروں (اونکو بھی مجھسے بہت محبت تھی) جب وہ مجھسے ملتے اور سامنے کھڑے ہوتے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھدیتے اور اگر پیچھے کھڑے ہوتے تو میرے شانوں کے درمیان میں ہاتھ رکھتے اور مجھسے کہتے کہ اے عویمر بیٹھو تھوڑی دیر ایمان تازہ کریں پس ہم بیٹھتے اور خدا کا ذکر کرتے جتنا خدا چاہتا پھر وہ کہتے کہ اے عویمر یہ ایمانی مجلسیں ہیں۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے عبداللہ ابن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا انھوں نے کہا عبداللہ بن رواحہ غزوۂ موتہ کیطرف جہاد کے واسطے چلدیئے زید نے انھیں بوقت شب خود انکے تصنیف کردہ اشعار پڑھتے سنا وہ یہ ہیں

اذا اد نیتنی وحملت رحلی[1]	مسیرۃ اربع بعد العشار
فشانک فانعمی وخلاک ذم[2]	وبار المومنون وغادرونی
بارض الشام مشھور الثوار[3]	افی الرحمن منقطع الاعذار
ھنالک لا ابالی طلع بعل[4]	حب زید نے ان اشعار کو سنا روپڑے

[1] جب آپ (کی ذات مقدس) میں بھلائی کی پہچان (تھی میں بھلائی کو پہچانتا ہوں) اور خدا جانتا ہے کہ میری بصیرت خطا نہیں کرتی تو آپ نبی ہیں قیامت کے دن جو شخص آپکی شفاعت سے محروم کردیا گیا بیشک قضا وقدر نے اسکو گمراہ کردیا پس اللہ نے جو نبی کو قائم رکھے جو اُسنے آپکو دی ہیں جس طرح موسی کو ثابت قدم رکھا اور آپکی مدد کی جیسا کہ اگلے نبیوں کی مدد کی گئی ۱۲

[2] تیرا جھنڈا (اٹھا) جب تو نے مجھے نزدیک کیا اور میرے کجاوے کو کسا چار ماہ کی مسافت تک کے لئے مقام حسار کے بھی آگے۔

بس اپنی شان کو دیکھ اور خوش ہو مدت تجھسے دور رہے میں اپنے پیچھے اپنے اہل کی طرف نہ لوٹونگا ۱۲

[3] مسلمان آئے اور مجھے شام کی مشہور خوابگاہ میں چھوڑ دیا۔ اور مجھکو ہر عزیز قریب نے ناامید کر خدا کے سپرد کردیا۔

اسوقت مجھے نہ کسی شوہر سے بیوی کے شادی کرنے کی کچھ پروا ہے اور نہ ان کھجور کے باغ کی جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ۱۲

عبد اللہ بن رواحہ نے انکو کوڑے سے دھمکا کر کہا اے بچے تیرا کیا نقصان ہے اگر خدا مجھکو شہادت نصیب کرے اور تو (مزے سے) اسی کجاوے کے بیچون بیچ مین بیٹھکر گھر لوٹ جائے۔ عبد اللہ بن رواحہ نے زید سے (خطاب کرکے) یہ شعر کہا ہے

یا زید زید الیعملات الذبل ۔ تطاول اللیل ہدیت فانزل

ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا انھون نے کہا مجھسے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انھون نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہوجائین تو جعفر بن ابی طالب انکی جگہ پر ہون پھر اگر جعفر بن ابو طالب بھی شہید ہوجائین تو عبد اللہ بن رواحہ سردار بنین اگر عبد اللہ بھی شہید ہون تو مسلمان جسکو پسند کرین اوسکو اپنا سردار بنالین پس جب لشکر تیار ہوگیا اور اہل لشکر کوچ کرنیلگے تو لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سردارونکو رخصت کیا اور انکو سلام کیا جب لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سردارونکو اور عبد اللہ بن رواحہ کو رخصت کیا تو عبد اللہ بن رواحہ رونے لگے لوگون نے رونے کا سبب دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ بخدا مجھے کچھ دنیا کی محبت اور اسکا خیال نہین ہے (جسکے چھوٹنے پر روتا ہون) بلکہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو (یہ آیت) پڑھتے سنی ہے کہ وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا یعنی تم مین کوئی ایسا نہین جو دوزخ پر (ہوکر) گذرنے والا نہو (کیونکہ صراط اسی پر ہوگا) تمہارے رب پر (وعدہ) مقرر ہے پس مین نہین جانتا کہ پل صراط پر چڑھنے کے بعد پار اترنے مین میرا کیا حال ہو۔ مسلمانون نے کہا اللہ تمہارے ہمراہ رہے اور وہی تمکو ہم تک خیر و خوبی سے واپس لائے اور تمپر نظر عنایت رکھے۔ عبد اللہ بن رواحہ نے اسوقت یہ اشعار کہے

لکننی اسأل الرحمن مغفرۃ ۔ وضربۃ ذات فرع یقذف الزبدا

او طعنۃ بیدی حران مجہزۃ ۔ بحربۃ تنفذ الاحشاء والکبدا

حتی یقولوا اذا مروا علی جدثی ۔ یا ارشد اللہ غاز وقد رشدا

پھر عبد اللہ (مسلمانون کے پاس سے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوے آپنے انکو رخصت کیا۔ پھر لوگ چلے یہانتک کہ (مقام) معان مین جاکے فروکش ہوے (وہان جاکر) معلوم ہوا کہ ہرقل ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عربی فوج کے

لہ اے زید اے زید اونٹنیان (ہماری) تھک گئی ہین اور رات بہت آگئی خدا تمھین ہدایت دے اب اتر پڑو یعنے اب ساتھ والے جب آجائین تو انکے ساتھ چلنا ۱۲ ؎ ترجمہ۔ لیکن مین خدا سے مغفرت طلب کرتا ہون۔ اور تلوار کے ایک ایسے کشادہ گھاؤ کو جو تازہ خون پھینکتا ہو" یا تیار کئے ہوے نیزہ کے ایک زخم کو جو کسی خون کے پیاسے کے ہاتھ مین ہو اور وہ ایسا وار کرے کہ جگر اور اندرونی اعضا کے پار ہوجائے" یہانتک کہ جب لوگ میری قبر کے پاس سے گذرین تو کہین اے غازی اللہ تجھے رشد عنایت کرے اور اسنے عنایت کردیا"

ساتھہ (مقام) ناب مین پڑاہوا مسلمانون نے دو دن معان مین مقام کیا اور آپس مین کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کسیکو بھیجکر اپنے دشمن کی کثرت سے خبر دین یا تو وہ (اور مجاہدین بھیجکر) ہماری مدد کرینگے یا کچھہ اور ہی حکم دین گے مگر عبداللہ بن رواحہ نے مسلمانون کو جوش دلایا چنانچہ وہ لوگ باوجودیکہ تین ہزار تھے آگے بڑھے یہانتک کہ شہر بلقا کی ایک بستی مین بلکہ شراف کہتے ہین رومیون سے جا ملے پھر مسلمان (وہان سے) موتہ کی طرف ہٹ آئے۔ عبدالسلام بن نعمان بن بشیر نے روایت کی ہے کہ جعفر بن ابی طالب جب شہید ہوگئے تو لوگون نے عبداللہ بن رواحہ کو (سپہ سالاری کیواسطے) بلایا۔ (اوسوقت) لشکر کے آپہنچنے کی خبر سنکر (فوراً) آگے بڑھے اور اپنے نفس کو مخاطب کرکے یہ اشعار پڑھے

یانفس الا تقتلی تموتی ۞ ہذا حیاض الموت قد صلیت وما تمنیت فقد لقیت وان تفعلی فعلہما ہدیت ۞

وان تاخرت فقد شقیت

پھر اپنے نفس سے کہا تو کس چیز کا مشتاق ہے کیا تجھکو (اپنی بیوی کا نام لیکر) فلانی کا اشتیاق ہے اُسکو طلاق ہے اور فلان فلان غلامون کا تجھکو خیال ہے (جاؤ) وہ بھی آزاد ہین اور کیا تجھکو اپنے باغ معجف (نامے) کا خیال ہے پس وہ بھی خدا و رسول کیواسطے (وقف) ہے پھر کہا۔

یانفس مالک تکرہین الجنۃ اقسم باللہ لتنزلنہ ۞ طائعۃ او لتکرہنہ

فطالما قد کنت مطمئنہ ہل انت الا لطفۃ فی شنہ قد اجلب الناس وشدوا الرنہ

مصعب بن شیبہ نے روایت کی ہے کہ ابن رواحہ لڑنے کیواسطے میدان مین گئے انکے نیزہ لگا انھون نے خون کو اپنے ہاتھ سے پوچھکر منہ پر ملا پھر دونون صفون کے درمیان مین گرگئے اور (مسلمانون سے پکارکر کہا اے مسلمانون اپنے بھائی کے جسم کی حفاظت کرو۔ مسلمان حملہ کرکے انکو برابر بچاتے رہے حتی کہ یہ اسی مقام پر انتقال کرگئے۔ یونس بن بکیر کہتے تھے ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا انھون نے کہا ان لوگون پر جب یہ مصیبت واقع ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ مین اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ (اسوقت) زید بن حارثہ نے فوج کا علم لیا اور اسکو لیکر بڑھے یہانتک کہ شہید ہوگئے پھر اسکو جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ بھی شہید ہوئے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہوگئے یہانتک کہ انصار کے چہرے متغیر ہوگئے اور انھون نے خیال کیا کہ عبداللہ بن رواحہ

لہ ترجمہ۔ اے نفس اگر تو قتل نہ کیا جائیگا تو (بھی ایک نہ ایک دن مریگا۔ یہ حوض موت کے (تیار) ہین (تجھین تو بھی) ڈالا جائے گا۔ تیری جو آرزو (شہادت) تھی وہ تجھے مل گئی۔ اگر تو زید اور جعفر کے مثل کام کریگا تو (مقصود کو) پہونچ جائیگا۔ اور اگر تو (انسے) پیچھے رہجائیگا تو (البتہ) نامراد ہوگا۔

لہ ترجمہ۔ اے نفس تجھے کیا ہوا کہ تو جنت کو ناپسند کرتا ہے مین خدا کی قسم کھاتا ہون کہ تو ضرور (اسمین داخل ہوگا۔ (خواہ خوشی سے یا ناخوشی سے) بہت زمانہ تک تو اطمینان سے تھا تو (مثل) آب صافی (کے) ہے جو مشک مین ہو۔ تو لوگ آگئے ہین۔ اور انھون نے کمانین کھینچ لی ہین۔

کی نسبت جیسا امر کو برا جانتے تھے وقوع مین آیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اوس علم کو عبد اللہ بن رواحہ نے لیا اور لڑتے رہے یہانتک کہ وہ بھی شہید ہوگئے پھر تینون آدمی سونے کے تختون پر جنت مین بلند کرکے دکھائے گئے۔ مینے عبد اللہ بن رواحہ کا تخت انکے ساتھیونکے تختون سے کچھ ہٹا ہوا دیکھا مینے پوچھا اس دوری کا کیا سبب مجھسے کہا گیا کہ ان دونون نے بے کھٹکے کام کیا اور عبد اللہ بن رواحہ نے کچھ تردد کے بعد۔ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ غزوہ موتہ جمادی سنہ ۸ھ مین ہوا۔ انکا مذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ رباب کے بیٹے ہین۔ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور انکی حدیث مرسل ہے جسکو معمر نے کثیر سے انھون نے عبد اللہ بن رباب سے روایت کیا ہے یہ ابو عمر کا بیان ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن **ھانکہ** بن اصم۔ یہ ابن ام مکتوم کے نام سے مشہور ہین ایسا ہی انکا نام قتادہ نے بیان کیا ہے اور دوسرون نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن قیس بن زائدہ (ہے) اور اسکے سوا بھی لوگونکے اقوال ہین جنکا ذکر انشاء اللہ اپنے مقام پر آئیگا۔ انکا مذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبعری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن خوف بن **قصیص**۔ قریشی سہمی شاعر انکی والدہ عاتکہ بنت عبد اللہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح تھین۔ زمانہ جاہلیت مین یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر اپنی زبان و جان سے بہت ہی سخت تھے۔ قریش کی طرف سے مقابلہ کرتے اور مسلمانون کی ہجو کہتے تھے۔ یہ قریش کے بہترین شاعرون مین سے تھے ابن زبیر نے کہا ہے کہ قریش کے راوی ایسا ہی بیان کرتے ہین کہ جاہلیت مین یہ قریش کے بہترین شاعر تھے لیکن انکے اور ضرار بن خطاب کے اشعار جو ہمین پہونچے ہین (انکی لحاظ سے) ضرار انسے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہین انکے کلام مین گرے ہوئے الفاظ کم ہین۔ عبد اللہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور انکا اسلام اچھا رہا۔ یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو جمیع بن وہب اور عبد اللہ بن زبعری نجران کی طرف بھاگ گئے۔ جسوقت یہ نجران مین تھے حسان بن ثابت نے انکی بابت یہ شعر کہا

لا تعدمن رجلا احالک بغضہ نجران فی عیش اجد لئیم

ابن زبعری نے جب اس شعر کو سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور مسلمان ہوگئے مسلمان ہوتے وقت انھون نے اشعار کہے جنمین سے چند شعر یہ ہین۔

لہ ترجمہ۔ تو اس شخص کو نہ دور کر جسکے بغض نے تجھکو (شہر) نجران مین سخت بری زندگی مین پہونچا دیا۔

Marfat.com

یارسول المليک ان لسانی	یداق ما فقت اذا نا یور	اذ اجاری الشیطان فی سنن	الی ومن مال مثل مجدہ
آمن اللحم والعظام بما قلت	فنفسی الشہید انت النذیر	ان ما جئتنا بہ حق صدق ؛	ساطع نورہ مضی منضید
جئتنا بالیقین والبر والصدق	وفی الصدق والیقین سرور	اذہب اللہ فسحہ اجمل عنا	وانا الرحمار والمسود

مندرجہ ذیل اشعار بھی ان ہی کے ہین

منع الرقاد بلابل وہموم	واللیل معتلج الرواق بہیم	فاذا انی ان احمد لامنی	فیہ فیت کانی مخموم ؛
یا خیر من حملت علی اوصالہا	غیرانہ مسرح الیدین عثوم	انی لمعتذر الیک من الذی	اسدیت اذ انا فی الضلال الیم
ایام تامرنی باغوی خطۃ	سہم وقام فی بہا مخرم	واذا اسباب الہوی ویغودنی	امر الغواۃ وامرہم مشئوم
فالیوم آمن بالنبی محمد	قلبی ومخطی بعدہ محروم	مضت العداوۃ والفقت اسبابہا	وانت اذا عثر نبی وحلوم
فاغفر فداک لک الذی کلا بنا	وارحم فانک راحم مرحوم	وعلیک من سمۃ الملیک علامۃ	نور اغر وخاتم مختوم
	اعطاک بعد محبۃ برانۃ	شرفا وبرہان الالہ عظیم	

ابن زبعری کی اولاد منقطع ہوگئی۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(مسمیٰ) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زنیب جندعی۔ صحابہ مین انکا ذکر کیا گیا ہے (مگر) یہ صحیح نہین ہے۔ عبد الرزاق نے معمر سے انھون نے کثیر بن عطاء جندعی سے اس حدیث کو نقل کیا انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو الولید اے عباد بن حمامۃ جب تو دیکھے کہ صدقہ چھپا لیا جائے اور جہاد چھوڑ دیا جائے اور آباد ویران اور ویران آباد ہو جائے پس تم اور قیامت مثل ان دو

لہ ترجمہ۔ اے خدا کے رسول بیشک میری زبان (کلمۂ شہادت سے) بند تھی ان نکمول کا جو قبر مین پڑے تھے۔ یعنے جب مین شیطان کے برابر گمراہی کے راستون مین چلتا تھا۔ اور جو شخص اسکی طرف جھکتا برباد ہوا ۔ ترجمہ میرا نفس گواہ ہے کہ آپ سچے ہو۔ اور جو کچھ آپ ہمارے پاس لائے وہ ٹھیک بات ہے اور اسکی روشنی بلند و تابان ہے آپ ہمارے پاس یقین بھلائی سچائی لیکر آئے۔ اور سچائی اور یقین ہی مین خوشی ہے۔ خدا ہمسے جہالت کو دور کریگا اور ہمارے پاس نرمی اور آسانی لایا۔ اور ہمارے دلون نے نیند کو دور کردی تاریکیات کے پردے پڑے ہین۔ مجھے معلوم ہوا کہ احمد نے رات مین میری ملامت کی ہو جسے میری رات ایسی گذری گویا کہ مین بخار مین مبتلا ہون (یعنے بہت سختی و بیچینی سے رات کاٹی) اے ان لوگون مین بہتر جنکو تیز سست اونٹنی نے اپنے جوڑ و پر سوار کیا (یعنے تمام عرب سے بہتر مین آپکی ان باتون کی حقارت کرتا ہون جنکا انتساب نیکی کی طرف ہے یعنے جسوقت سہم و مخرم مجکو گمراہی کا حکم دیتے تھے۔ اور مین خواہش کے اسباب پر بڑھتا تھا اور سرکشی آگ کی طرح بھڑک رہی تھی۔ اور حقیقت حال مین آکہ انکا نام مبارک ہے

(سبابہ اور اسکی پاس والی انگلی کیطرف اشارہ کرکے) کہا ہو (یعنے بہت ہی قریب ہی) ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہین۔ انکی مان عاتکہ بنت وہب ابن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھین۔ انکے اولاد نہین ہے۔ یہ ضباعہ بنت زبیر کے بھائی ہین اور زبیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ اور ابوطالب کے حقیقی بھائی تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلافت مین جنگ روم پر گئے اور اجنادین کے معرکہ مین شہید ہوئے انکے گرد رومیون کی ایک جماعت کشتہ پڑی ہوئی تھی جسکو انھون نے قتل کیا تھا پھر زخمون نے انکا خون بہادیا اور انکی جان نکلگئی۔ واقدی نے لکھا ہے کہ رومیون کا پہلا آدمی جو اجنادین کی جنگ مین مارا گیا وہ وہی بطریق تھا جسکو عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب نے قتل کیا تھا۔ بطریق نشان لگائے ہوئے نکلا عبداللہ بن زبیر نے بڑھکر اسکو مار ڈالا اور اسکے سامان کی طرف کچھ نہ متوجہ ہوئے پھر دوسرا بطریق آیا عبداللہ بن زبیر اسکی طرف بھی بڑھے دونون مین نیزہ بازی ہونیلگی تھوڑی دیر کے بعد دونون نے تلوارین میان سے نکال لین پھر عبداللہ بن زبیر نے اوسپر وار کیا رومی کے کندہون پر زرہ تھی ایک ہی ہاتھ مین کاٹکر مونڈہون تک ضرب پہونچادی اور کہا کہ اسکو لے مین عبدالمطلب کا بیٹا ہون رومی ایک ہی دار مین جاگ گیا۔ عمرو بن عاص نے انکو قسم دیکر کہا کہ اب نہ لڑو انھون نے جواب دیا کہ بخدا ہمین اب صبر کی طاقت نہین ہی۔ جب باہم تلوارین چلنے لگین اور ایک دوسرے کو کاٹنے لگے (اسوقت) عبداللہ ایک ٹیلہ پر شہید ملے انکے گرد دس رومی کے پڑے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکو (محبت سے) میرے چچا کے بیٹے اور میرے دوست کہا کرتے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ آپ میری مان کے بیٹے، فرمایا کرتے تھے انکی روایت سے کوئی حدیث محفوظ نہین ہی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت انکی عمر قریب تیس سال کے تھی۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی۔ انکی کنیت ابوبکر ہی۔ انکی دوسری کنیت ابوخبیب (انکے بڑے بیٹے کے نام سے) بھی ہے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکو اس کنیت سے وہ لوگ پکارتے تھے جو انکو عیب لگاتے تھے۔ انکی والدہ اسما بنت ابی بکر بن قحافہ ہین جو ذات النطاقین کے لقب سے مشہور ہین اور انکی دادی صفیہ بنت عبدالمطلب ہین جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین اور خدیجہ بنت خویلد انکے باپ زبیر بن عوام کی پھوپھی تھین اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا انکی خالہ ہین۔ ہجرت کے بعد مہاجر مسلمانون مین سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خرمے کو اپنے دہن مبارک مین چباکر انکے تالو مین ملا اسلئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن سب سے پہلے انکے پیٹ مین گیا۔ نبی صلے اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے انکے نانا ابوبکر کے نام اور کنیت پر انکا نام اور کنیت رکھی - یہ ابوعمر کا کلام تھا - انکی والدہ نے جب ہجرت کی ہے تو یہ پیٹ مین تھے - اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ہجرت کے بعد یہ حمل مین آئے - ہجرت سے دس مہینے بعد پیدا ہوئے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ ہجرت کے پہلے سال مین پیدا ہوئے ان کی پیدائش کے وقت تمام مسلمانون نے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے اسوجہ سے کہ یہود کہا کرتے تھے کہ ہمنے مسلمانون پر جادو کر دیا ہے اب انکے اولاد نہ ہوگی - انکی پیدائش سے خدا نے یہود کی بات جھوٹی کر دی یہ بڑے نمازی روزہ دار بہادر تھے - جب یہ سات آٹھ برس کے ہوئے انکے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ انکو بیعت کے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے - رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو تے دیکھکر تبسم فرمایا پھر انسے بیعت لی - انھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد اور حضرت عمر وغیرہم سے روایت کی ہے - اور انکے بھائی عروہ اور انکے دونون صاحبزادے عامر اور عباد اور عبیدہ سلمانی اور عطا بن رباح اور شعبی وغیرہم نے انسے روایت کی ہے - ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ابوالحسن بن ابی یعلی اور بنا کے دو بیٹون ابوغالب اور ابوعبداللہ نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے ابوجعفر نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے ابوطاہر مخلص نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن سلیمان نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے زبیر بن ابی بکر نے ہمسے بیان کیا - انھون نے کہا عبدالملک بن عبدالعزیز نے مجھسے بیان کیا انھون نے اپنے مامون یوسف بن ماجشون سے انھون نے ایک ثقہ کی سند سے روایت کی انھون نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر نے اپنے وقت کو تین راتون پر بانٹ دیا تھا ایک رات قیام کی جسمین وہ صبح تک کھڑے رہتے ایک رات رکوع کی جسمین وہ صبح تک رکوع مین رہتے ایک رات سجدہ کی جسکو وہ صبح تک سجدہ ہی مین گذارتے - احمد بن سلیمان نے کہا ہے کہ زبیر نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے سلیمان بن حرب نے مجھسے بیان کیا انھون نے یزید ابن ابراہیم تستری سے انھون نے عبداللہ بن سعید سے انھون نے مسلم بن یناق مکی سے روایت کی انھون نے کہا کہ ابن زبیر نے ایک دن ایک ایسا لمبا رکوع کیا کہ مینے سورہ بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ ختم کر دی (مگر) انھون نے سر نہ اٹھایا - ہشیم نے مغیرہ سے انھون نے قطن بن عبداللہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ مینے ابن زبیر کو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلا افطار[1] برابر روزہ رکھتے دیکھا ہے جب افطار کی رات آتی تو دودھ کا ایک پیالہ منگواتے پھر روغن کی ایک قعب منگوا کر دودھ پر چھوڑ دیتے پھر کچھ ایلوا منگوا کر چھڑکتے اسکے بعد اسکو پی جاتے - دودھ سے قوت حاصل ہوتی روغن سے پیاس مرجاتی - ایلوا سے آنتون کے دہن کھلجاتے - ہمسے ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے اپنی سند سے ایوب سے موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ابوہشیم نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے یحیی بن سعید نے ہمسے بیان کیا انھون نے محمد بن عجلان سے انھون نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب تشہد مین بیٹھتے تو

---

[1] معلوم ہوا کہ اس قدر کثرت عبادت ممنوع نہین ہے بشرطیکہ نفس متحمل ہو سکے -

Marfat.com

عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن سعد بن ابوسرح کو ہمراہ افریقہ مین جہاد کیا تھا جرجیر افریقہ کا بادشاہ ایک لاکھ بیس ہزار فوج لیکر مسلمانون کے مقابلہ کو آیا مسلمانون کی تعداد صرف بیس ہزار تھی مسلمان متحیر ہوئے۔ عبداللہ نے (دشمنون پر) ایک نگاہ ڈالی دیکھا کہ جرجیر اپنے لشکر سے باہر نکلا ہے۔ عبداللہ مسلمانونکی ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر بادشاہ کو مارنے کے ارادے سے چلے اور جاتے ہی اسکو مار ڈالا اور انھین کے ہاتھون یہہ فتح ہوئی۔ انھون نے جنگ جمل مین اپنے والد حضرت زبیر کے ہمراہ حضرت علی سے مقابلہ کیا تھا حضرت علی کہا کرتے تھے کہ زبیر برابر ہم مین رہے یہانتک کہ انکے بیٹے کا نشو نما ہوا۔ انھون نے حضرت معاویہ کے انتقال تک بعد انکے بیٹے یزید کی بیعت سے انکار کیا یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو انکی طرف بھیجا اسنے مدینہ کا محاصرہ کرلیا اور اہل مدینہ کے ساتھ بہت ظلم کیا جو واقعہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ پھر ابن زبیر سے لڑنیکے واسطے مکہ کی طرف بڑھا اور راستہ مین مرگیا۔ اور اپنی جگہ حصین بن نمیر سکونی کو مقرر کیا حصین نے مکہ پہونچکر ابن زبیر کو گھیر لیا یہ حصار ۲۶ محرم ۶۴ھ مین ہوا تھا اور اسی حصار مین خانہ کعبہ اور حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم خلیل اللہ کے مینڈھے کے سینگ جو انکے فدیہ مین آیا تھا جلگئے۔ یہ محاصرہ یزید کے مرنے تک برابر قائم رہا یزید کا انتقال نصف ربیع الاول ۶۴ھ مین ہوا۔ اسکے بعد حصین نے عبداللہ کو بلایا تاکہ انسے بیعت کرے اور انکو ساتھ لیکر شام کو جاوے اور جو کچھ مکہ اور مدینہ کے واقعات مین اُنسے دونون مین گشت وخون ہوا ہے درگذر کیجائے۔ ابن زبیر نے اسکو نامنظور کیا اور کہا کہ مین خون نہ معاف کرونگا حصین نے کہا خدا تمہارا برا کرے کون شخص تمکو ہوشیار و عقلمند خیال کرسکتا ہے۔ مین تو تمکو خلافت کیواسطے بلاتا ہون اور تم مجھے لڑائی کیطرف بلاتے ہو۔ عبداللہ بن زبیر کی بیعت خلافت یزید کے مرنیکے بعد ہوئی۔ اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان انکے مطیع ہوے۔ انھون نے خانہ کعبہ کو نئے سرے سے بنوایا اور (مقام) حجر کو کعبہ کی بنا مین داخل کردیا۔ جب ابن زبیر شہید ہوئے عبدالملک ابن مروان نے حکم دیا کہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی پھر بنا دیا جائے اور (مقام) حجر کعبہ کی بنا سے نکال دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور اب تک اُسی طرح موجود ہے۔ ابن زبیر کی خلافت عبدالملک بن مروان کی تخت نشینی تک رہی جب عبدالملک اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھا اور مصر و شام مین پورا تسلط ہوگیا تو عراق پر فوج کشی کی اور مصعب بن زبیر کو قتل کرڈالا اور حجاج بن یوسف کو حجاز کیطرف روانہ کیا اسنے جاکر یکم ذیحجہ ۷۲ھ کو عبداللہ بن زبیر کا محاصرہ کرلیا اور خود لوگون کو حج کرایا خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف نہین کیا جبل ابوقبیس پر منجنیق قائم کی وہان سے مسجد حرام پر پتھر مارتا تھا۔ جب تک ابن زبیر شہید نہوئے برابر محاصرہ قائم رکھا۔ نصف جمادی الاخری ۷۳ھ مین عبداللہ بن زبیر شہید ہوگئے۔ عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ پر حصار سخت ہوا قتل سے دس دن پہلے اپنی والدہ اسماء کے پاس آئے وہ بیمار پڑی تھین عبداللہ نے اپنی ماں سے کہا کہ مرنے مین راحت ہے انھون نے عبداللہ کو جواب دیا کہ شاید تجھے موت کی آرزو میرے واسطے ہے مین مرنیکو اسوقت تک ہرگز نہین پسند کرتی جب تک مجھے تمہاری دو حالتون مین سے ایک نہ ظاہر ہوجائے یا تو تم شہید ہو اور مین تمہیں صبر کرکے خدا کے یہان ثواب کی مستحق ہون اور یا تم دشمن

Marfat.com

پر کامیاب ہو اور میری آنکھ کو ٹھنڈک نصیب ہو عبداللہ یہ کلام سنکر ہنس پڑے۔ جسدن عبداللہ شہید ہونگے اُسدن اپنی والدہ کے پاس گئے انھون نے کہا کہ (بیٹا) مرنے سے ڈر کر کسی ایسے امر کو ہرگز نہ گوارا کرنا جسمین ذلت ہو بخدا عزت کے ساتھ تلوار کی مار کھانا ذلت کے کوڑون سے بہتر ہے۔ پھر عبداللہ دشمن کے لشکر کی طرف گئے اور مسجد حرام مین لڑنے لگے جس طرف رخ کرتے تھے اسطرف شامیون کے پیر اوکھڑ جاتے تھے (اسی اثنا مین) ایک پتھر صفا کی طرف سے آیا اور عبداللہ کی پیشانی پر لگا انھون نے سر جھکا لیا اور یہ شعر پڑھا

ولسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ولکن علی اعقابنا یقطر الدم

اسکے بعد لوگ انکے اوپر ٹوٹ پڑے اور انکو شہید کر ڈالا۔ جب شامیون نے انکو شہید کیا تکبیرین کہین عبداللہ بن عمر نے کہا انکی پیدایش کے وقت تکبیر کہنے والے وفات پر تکبیر کہنے والون سے بہتر تھے۔ یعلے بن حرملہ نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد مین مکہ مین آیا (دیکھا کہ) عبداللہ کی والدہ (جو دراز قد بوڑھی نابینا تھین) پکڑا کر آئین اور حجاج سے کہا کیا اوس سوار (یعنے عبداللہ بن زبیر) کے اترنے کا وقت نہین آگیا۔ حجاج نے انسے کہا کہ اس منافق کا انھون نے کہا خدا کی قسم وہ منافق نہ تھا بلکہ وہ بڑا روزہ دار نمازی صلہ رحم کرنیوالا تھا حجاج نے کہا تم لوٹ جاؤ تم سٹھیا گئی ہو انھون نے کہا خدا کی قسم مین سٹھیائی نہین ہون مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ قبیلہ ثقیف مین جھوٹا اور ہلاک کرنے والا ہوگا سو جھوٹے کو ہم دیکھ چکے اور ہلاک کرنیوالا تو ہے۔ جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید ہے۔ ابن زبیر کو سچ تھے۔ ابن عمر عبداللہ کے پاس سے گذرے یہ سولی پر لٹکے ہوئے تھے انھون نے ٹھہر کر سلام کیا اور انکے حق مین دعائے خیر کی اور کہا بخدا جس اُمت کے بُرے تم ہو وہ امت کیا ہی اچھی ہے۔ یہ ابن عمر نے اسوجہ سے کہا کہ شامی عبداللہ بن زبیر کو بُرے بُرے نامون مثل ملحد منافق وغیرہما سے یاد کیا کرتے تھے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زغب آبادی۔ ابو زرعہ دمشقی نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہین اور دوسرون نے انکے صحابی ہونیسے انکار کیا ہے۔ عبدالرحمن بن عائذ نے انسے روایت کی ہے انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جو شخص مجھپر قصداً جھوٹ باندھے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ مین کرے۔ ضمرہ بن حبیب نے بھی انسے روایت کی ہے۔ انھون ہی نے قس بن ساعد کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی۔ قریشی اسدی۔ انکی والدہ قریبہ بنت امیہ بن مغیرہ ام المومنین ام سلمہ کی بہن تھین۔ یہ عبداللہ سرداران قریش سے تھے۔ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دربان تھے لوگون کو آپ سے اجازت لادیا

کہ لہ ترجمہ ہماری ایڑیون پر ہمارے زخمون کا خون نہین گرتا۔ بلکہ ہمارے قدمون پر گرتا ہے

Marfat.com

لا دیا کرتے تھے - ابوبکر بن عبدالرحمن اور عروہ بن زبیر نے اسسے روایت کی ہے - ابراہیم بن محمد فقیہ اور اسمٰعیل بن علی وغیرہما نے اپنی سند سے ابوعیسی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہارون بن اسحق ہمدانی نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدہ بن سلیمان نے بیان کیا انھون نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن زمعہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ ایکدن حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ اور اوسکے مارنے والے کا ذکر کر رہے تھے اسی ذکر مین آپ نے فرمایا کہ اونٹنی مارنے کیواسطے قوم کا ایک شخص مستعد ہوا جو زمعہ کی طرح شریر و قوت ور تھا - پھر عورتون کا ذکر کرنے لگے کہ تم مین سے بعض اپنی عورتون کو مثل غلامون کے کوڑون سے مارتے ہین اور شاید دوسرے وقت اوسی سے ہمبستر ہون پھر لوگون کو خروج ریح پر ہنسنے کی بابت نصیحت کی کہ تم اس بات سے ہنستے ہو جسکو خود کرتے ہو - ابوزمعہ اسود بن مطلب کی کنیت ہے جو بدر کی لڑائی مین بحالت کفر مارا گیا یا اسود اُن لوگون مین سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استہزا کیا کرتے تھے جنکی بابت یہ آیت نازل ہوئی (انا کفیناک المستہزئین) یعنی ہم تمکو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہنسی کرنیوالون سے بچا لینگے - عبداللہ عثمان کے ہمراہ یوم الدار مین شہید ہوے - ابواحمد عسکری نے اسکو ابواحسان زیادی کی روایت سے بیان کیا ہے - عبداللہ کے ایک بیٹا یزید نامی تھا جو واقعہ حرہ مین مسلم بن عقبہ مری کے ہاتھ سے شہید ہوا - تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زنبل جہنی مسلمہ بن عبداللہ جہنی نے اپنے چچا ابومسجد بن ربعی سے انھون نے ابن زنبل جہنی سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تھے تو بار بار سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ ان اللہ کان توابا فرماتے اس حال مین آپ دوزانون (بیٹھے) ہوتے اور انھون نے ابن زنبل کا خواب بھی نقل کیا ہے جو انھون نے دیکھا تھا ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور دونون نے انکا نام عبداللہ بن زنبل بیان کیا ہے اور ابونعیم نے انکا نام ضحاک بن زنبل بھی بیان کیا ہے لیکن یہ دونون قول صحیح نہین ہین کیونکہ عبداللہ تابعی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن زنبل اور ضحاک تبع تابعی ہین صحیح یہ ہے کہ ابن زنبل کا نام معلوم نہین اور یہ عبداللہ اور ضحاک دونون کے سوا ہین واللہ اعلم

(سیدنا) عبیداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر عسکری نے انکو افراد مین بیان کیا ہے - ابوبکر بن ابوعلی نے حماد بن سلمہ کی سند سے انکو بیان کیا ہے انھون نے عطاء بن سائب سے انھون نے عبداللہ بن زہیر سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج مین خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے - یعنی ایک درہم بعوض سات سو درہم کے - ابوموسی نے انکو ابن مندہ پر سند کا بیان کیا ہے - ابن مندہ نے بھی انکو ذکر کیا ہے مگر انھون نے (بجاے ابن زہیر کے) ابوزہیر لکھا ہے - یہ بعض راویون کا

Marfat.com

وہم ہے جنہون نے امین غلطی کی یا لکھنے والون سے سہو ہوگئی یا یہ کہ بعض راویون نے انکو انکے والد کی طرف منسوب کیا ہو اور دوسرون نے انکے بیٹے کو انکی تعریف مین ذکر کردیا جو انسے روایت کرتے ہین۔ عنوان دو قرار دیئے ہین لیکن بیان دونون کا ایک ہی ہے۔ ہم اسکو بعد کے عنوان مین انشاء اللہ ذکر کرینگے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابو زہیر انکے بیٹے نے انسے روایت کی ہے اور یہ درست نہین اسکی اسناد مین اختلاف ہے۔ علی بن عاصم نے عطاء بن سائب سے انھون نے زہیر بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج مین خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے۔ علی بن عاصم نے اسکو عطاء سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور یہ وہم ہے۔ اس حدیث کی اسناد مین عطاء بن سائب پر اختلاف واقع ہوا ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور انھون نے اسکو علی بن عاصم کی روایت سے انھون نے عطاء بن سائب سے انھون نے زہیر سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا ہے انھون نے (یعنے ابو نعیم نے) کہا ہے کہ یہی وہی ہے جو ہمسے محمد بن علی نے اپنی سند سے منصور بن ابی الاسود سے انھون نے عطاء بن سائب سے انھون نے ابو زہیر جنبعی سے انھون نے ابو بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مین خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے یعنی ایک درہم سات سو درہمون کے برابر۔ ابو عوانہ اور ایک جماعت نے اسکو عطاء سے منصور کی روایت کی طرح بیان کیا ہے۔ وہم کرنیوالے نے جو کچھ علی بن عاصم سے انھون نے عطاء سے انھون نے زہیر سے انھون نے اپنے والد سے بیان کیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اور یہ ابو زہیر سے ابو کا لفظ گر گیا اور (صحیح یون ہے کہ) ابو زہیر نے عبداللہ بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی وہم کرنیوالے نے بجائے اسکے یہ کہا کہ زہیر بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید۔ خاندان بنی جشم مین حارث بن خزرج سے ہین انصاری خزرجی حارثی ہین انکی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے۔ عبداللہ بن محمد انصاری نے کہا ہے کہ ثعلبہ انکے آباء مین تین پشت پر ہین یہ تو عبداللہ بن زید بن حارث ہین۔ اور ثعلبہ بن عبد ربہ عبداللہ بن زید کے چچا ہین جنکو نسب بیان کرنیوالون نے اسکے نسب مین داخل کردیا اور یہ محض خطا ہے۔ ابن مندہ اور ابن کلبی اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم (اوپر) بیان کرچکے ہین۔ اور ثعلبہ کو ثابت رکھا ہے۔ عبداللہ بیعت عقبہ اور بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک

Marfat.com

ہوئے۔ انمین کو اذان خواب مین دکھائی گئی تھی جسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ عبداللہ کے خواب کے مطابق اذان دیا کرین۔ انکا خواب پہلے سال ہجری مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد نبوی بنانیکے بعد ہوا تھا۔ مین اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سندسے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا انھون نے عبداللہ بن زید سے روایت کی انھون نے کہا کہ ہمنے جب صبح کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اُنسے اپنا خواب عرض کیا آپ نے فرمایا یہ سچا خواب ہی پس تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کیونکہ وہ تمسے بلند آواز ہین اور جو کچھ تمسے خواب مین کہا گیا ہے وہ بلال کو بتاؤ تاکہ وہ اوسکو پکار کر کہدین پس جب عمر بن خطاب نے نماز کی خود حضرت بلال سے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور کہا اُس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا مینے بھی ایسا ہی خواب مین دیکھا جیسا کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ سکو یاد رکھو۔ محمد بن عیسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن زید وہ ابن عبد ربہ ہین۔ اور ہم کوئی صحیح حدیث اسکی روایت سے بجز اس ایک حدیث کے نہین جانتے ہین۔ اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی کی روایت سے بہت سی حدیثین مروی ہین اور یہ یزید بن تمیم کے چچا ہین۔ اور زید بن ثعلبہ بن حارث یعنے عبداللہ کے والد کے بیان مین گذر چکا ہی کہ انکے بیٹے عبداللہ نے اپنا تمام مال خیرات کر دیا تھا۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابو عمر کے بیان عبداللہ کے نسب مین کہ خاندان جشم بن حارث بن خزرج سے ہین صرف ابو عمر کا وہم ہے (کیونکہ) وہ تو زید بن حارث بن خزرج کی اولاد سے ہین۔ ابن اسحاق نے بیعت عقبہ کے شرکاء کے بیان مین لکھا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پر انھون نے اور عبداللہ ابن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن حارث بن خزرج اور زید ابن حارث بن حزرج (یہ دونون (یعنے جشم بن حارث اور زید بن حارث) جوڑیان کے ہین) سے حبیب بن اساف بن عبید بن عمرو بن جندح بن جشم اور عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید ابن حارث بن خزرج شریک (بدر) ہوئے۔ اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوگیا کہ عبداللہ بنی جشم سے نہین ہین۔ ابو عمر کو اسوجہ سے دہوکا ہوا کہ انھون نے ابن اسحاق کو دیکھا کہ انھون نے لکھا ہے کہ خاندان بنی جشم بن حارث اور زید بن حارث سے حبیب (شریک بدر) ہوئے۔ اور انکو جشم کی طرف منسوب کر دیا پھر کہا اور عبداللہ بن زید پس ابو عمر نے انکو بھی بنی جشم سے خیال کر لیا اور اگر وہ تامل کرتے تو انکو معلوم ہو جاتا کہ وہ زید کی اولاد سے ہین نہ جشم کی اولاد سے واللہ اعلم۔ ابو عمر نے اسی نسب کو جسکو ہمنے شروع مین زید تک بیان کیا ہی عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہی (مگر) انکے نسب مین ثعلبہ کا نام گر گیا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جہنی۔ انکی حدیث کی سند مین اعتراض ہے۔ حرام بن عثمان نے معاذ بن عبداللہ بن حبیب سے انھون نے عبداللہ بن زید جہنی سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جو شخص) چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالو (اگر دوبارہ) چوری کرے اُسکا

Marfat.com

پیر کاٹ ڈالو اگر تیسری بار) چوری کرے اوسکا داہنا ہاتھ کاٹ ڈالو (اگر چوتھی مرتبہ) چوری کرے اُسکا (دوسرا) پیر کاٹ ڈالو (اگر پھر بھی) چوری کرے گردن مار دو۔ حرام نے معاذ بن عبداللہ سے اسیطرح روایت کیا ہے۔ اور دوسرون نے انکی مخالفت کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے عبداللہ بن زید کو بیان کرکے کہا ہے کہ انکی حدیث کی اسناد مین اعتراض ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو محمد بن یحییٰ مازنی کی روایت سے انھون نے حرام سے انھون نے معاذ سے انھون نے عبداللہ ابن حبیب سے انھون نے عبداللہ بن زید سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالو الخ یحییٰ نے حرام سے انھون نے معاذ سے ایسا ہی بیان کیا ہے اور رسعت یون ہے کہ معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے عبداللہ بن بدر جہنی سے روایت کی جیسا اوپر گذر چکا

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صفوان بن صباح بن طریف ضبی۔ انکا نسب عبداللہ بن حارث بن زید کے بیان مین گذر چکا ہے۔ دارقطنی نے اسکو اپنی سند سے سیف نے انھون نے عمر سے انھون نے صعب بن عطیہ سے انھون نے بلال بن ابی بلال ضبی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ عبدالحارث بن زید ضبی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا نسب بیان کیا آپنے انکو دعوت اسلام کی یہ مسلمان ہوگئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عبداللہ ہو نہ عبدالحارث انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ و درست فرمایا نہین ہے پرہیزگاری مگر خدا کے بچانیسے اور نہین ہے کوئی عمل مگر توفیق سے اور ثواب کیواسطے کام کرنا سب سے زیادہ درست ہے۔ اور عذاب سے ڈرنا سب سے زیادہ زیبا ہے خدا کی پروردگاری سے ہم راضی ہوئے اور ہم اوسکے حکم تک پہونچے تاکہ ہم اوسکے وعدہ سے حصہ پاوین اور اوسکے عذاب سے بچین یہ کہکر لوٹ گئے اور ہجرت نہین کی۔ ابو موسیٰ نے اسکو بیان کیا ہے۔ مین کہتا ہون ابو موسیٰ نے اس نام کو اس مقام پر اور عبداللہ بن حکیم کے تذکرہ مین بیان کیا ہے اور یعنیہی روایت موسیٰ نے سیف سے انھون نے صعب سے روایت کی ہے اور ابو عمر نے اسکو عبداللہ بن حارث کے تذکرہ مین لکھا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن زید ہے جیسا کہ ابو موسیٰ نے اسکو ذکر کیا ہے اور ماکولا اور ابن حبیب اور ابن کلبی وغیرہم نے انکی موافقت کی ہے۔ ابو عمر نے شاید عبدالحارث کو دیکھا ہوا سکو عبداللہ بن حارث خیال کرلیا۔ لیکن معلوم نہین کہ ابو موسیٰ نے اسکو دو بیان کیون قرار دیدیے۔ غایۃ الامر یہ کہ انکے والدین اختلاف واقع ہوا ہو۔ حالانکہ قبیلہ ضبہ کا وفد کچھ اتنا بڑا بھی نہ تھا جسمین تین شخص عبدالحارث نام کے ہون جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلکر عبداللہ کردیا ہو

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم ابن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ ابن ام عمارہ

کے نام سے مشہور ہین - ابو محمد انکی کنیت ہی - ابو عمر نے انکے والد کے بیان مین انکا نسب بیان کیا ہے - بعض جگہ کچھ اختلاف بھی کیا ہے جسکو ہم وہین بیان کر چکے ہین ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بدر مین شریک ہوئے تھے اور ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ احد وغیرہ مین شریک تھے اور بدر مین نہ تھے اور یہی صحیح ہے - خلیفہ بن خیاط وغیرہ کے بیان کے موافق یہی مسیلمہ کذاب ملعون کے قاتل ہین مسیلمہ نے انکے بھائی کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا جسکو ہم ذکر کر چکے ہین پس عبداللہ کی یہ خواہش ہوئی کہ اپنے بھائی کا بدلہ لین (چنانچہ) خدا نے انکو مسیلمہ کے مارنے مین وحشی کا شریک کر دیا وحشی نے مسیلمہ کو حملہ کر کے گرا دیا اور عبداللہ نے تلوار سے اسکو مار ڈالا - عبداللہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت حدیث کی ہے اور انسے بھتیجے عباد بن تمیم اور یحیی بن عمارہ اور واسع بن حبان وغیرہم نے انسے روایت کی ہے - ہمسے عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن بحیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی زائدہ نے بیان کیا انھون نے شبث سے انھون نے حبیب بن زید سے انھون نے عباد بن تمیم سے انھون نے عبداللہ بن زید سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ انہون نے وضو کیا اور دونون کانون کا مسح کیا - ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے بیان کیا انھون نے ابن جریج سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن خرجہ نے خبر دی انھون نے ابن شہاب سے انھون نے عباد بن تمیم سے انھون نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے روایت کی انھون نے کہا کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین پیر پر پیر رکھے چت لیٹے دیکھا ہے - مالک اور یونس اور ابن جریج و یحیی بن سعید اور معمر اور عبداللہ بن عمر اور ابراہیم بن سعد وغیرہم (جیسے سفیان) نے اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور عبدالعزیز بن ماجشون نے انکی مخالفت کی ہے انھون نے کہا ہے کہ زہری نے محمود بن لبید سے انھون نے عباد بن تمیم سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کی ہے (لیکن) پہلا قول صحیح ہے - عبداللہ بن زید واقعہ حرہ ۶۳ھ زمانۂ یزید مین شہید ہوئے - تیفون نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عمرو بن مازن - رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر مقرر تھے - یونس نے ابن اسحاق سے روایت کی انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ لوٹے آرہے تھے آپکے ہمراہ اسباب غنیمت تھا جسپر عبداللہ بن زید بن مازن مقرر تھے - یہ ابن مندہ کا کلام ہے - ابو نعیم نے اسکو نقل کر کے کہا ہے کہ انھون نے اسمین وہم و تصحیف کی ہے - وہم تو یہ کہ وہ عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہین - اور تصحیف یہ کہ نفل جو انفال کا مفرد ہی اور جسکے معنی عطیہ کے ہین اسکو نقل سے

جسکے معنی سواری اور عورتون کے تھے بدل دیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر سے مدینہ کی واپسی مین غنائم کی دیکھ بھال انکے سپرد کی تھی۔ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکو باب الکاف مین عبداللہ بن کعب کے بیان مین ذکر کیا ہی۔ لیکن ابو نعیم کا قول درست ہی۔ ابو عمر اور ابن کلبی وغیرہما نے انکی موافقت کی ہے۔ علاوہ اسکے ابن مندہ کو اس بارے مین کچھ معذوری بھی ہی کیونکہ ابن اسحاق نے بواسطۂ یونس بن بکیر کے عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدر سے لوٹے ہوئے مدینہ آرہے تھے اور جو مال غنیمت آپ کو ملا تھا وہ ساتھ تھا اوس مال کی حفاظت کیلئے عبداللہ بن زید بن عمرو بن مازن کو اپنے مقرر کیا تھا ابن مندہ نے جو کچھ سنا اسکو نقل کر دیا مگر اسمین بھی کلام نہین کہ ابن مندہ نے نقل کی لفظ کو بدلکے نقل کر دیا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سابط بن ابی حمیضہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی مکی ہین نسے انکے بیٹے عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط نے روایت کی ہے۔ بعض لوگون نے جو انکے بیٹے کو عبداللہ بن سابط لکھدیا ہی انھون نے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہی۔ تابعین کے اعلےٰ طبقہ مین ہین۔ اکثر لوگ انکو ابن سابط اور بعض لوگ عبدالرحمن بن سابط کہتے ہین۔ انکے والد عبداللہ صحابی ہین۔ اور بعض علمائے نسب نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ اور عبدالرحمن فرزندان سابط دونون بھائی بھائی ہین۔ اور دونون صحابی نہین ہین دونون فقیہ تھے۔ زبیر نے اور انکے چچا مصعب نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن سابط کی ماں اور انکے بھائیون عبداللہ اور ربیعہ اور موسی اور فراس اور عبداللہ اور اسحاق۔ اور حارث کی ماں ام موسی بن جواعور کی بیٹی تھین۔ اعور کا نام خلف بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا اور ام موسی کا نام ہاضر تھا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط بڑے تابعین مین تھے اور فقیہ تھے۔ انسے ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے انکے والد عبداللہ بن سابط کا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہی۔ قریش کے قبیلہ بنی جمح کے مشہور صحابی اور مشہور نسب کے آدمی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عامر کنیت انکی ابو خثیمہ ہے۔ انصاری ہین ہمنے انکا تذکرہ عامر کے نام مین بھی کیا ہی۔ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین۔ سہل بن ابی خثیمہ کے والد ہین۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالےٰ کنیت کے باب مین کیا جائے گا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عائش بن قیس بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی ہین۔ ابن کلبی نے انکا تذکرہ اسی طرح بیان کیا ہی اور کہا ہے کہ اصل مین یہ قبیلہ بلی سے ہین۔ عدیم بن ساعدہ کے بھائی ہین۔ مدینہ کے رہنے والے

Marfat.com

ہین - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوچکے تھے - انسے مسلم بن جندب نے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس بکریان ہون اُسے چاہئے کہ مدینہ سے لیکر اُنکو چلا جائے - کیونکہ مدینہ خدا کی زمینون مین بلحاظ پانی کے سب سے کم ہے - انکا تذکرہ تینون نے کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ انکی وفات ۱۰۰ سنہ ہجری مین ہوئی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ ہذلی - کنیت انکی ابو محمد ہی - انھون نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے ۱۰۰ سنہ ہجری مین انکی وفات ہوئی انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے - ابن مندہ نے عبداللہ بن ساعدہ انصاری کا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہے کہ ۱۰۰ سنہ ہجری مین انکی وفات ہوئی - ممکن ہے کہ یہ دونون ایک ہون انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم - انسے عبادہ بن نسی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کتاب خدا (یعنی توورات) مین ایک حمد کرنیوالی اُمت کا ذکر پاتے ہین - بعد اسکے اُنھون نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبد العزیٰ - انکی والدہ عاتکہ بنت اسود بن مطلب بن اسد عقیلن - بزرگ شخص تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے - اور کہا ہی کہ ہمارے بعض مشائخ نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہی - یہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھتیجے ہین بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحابی ہون -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی سائب - ابو سائب کا نام سیفی بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے قریشی ہین مخزومی ہین - قاری ہین - انسے اہل مکہ نے قرأت حاصل کی تھی اور انھین کی قراءت کے موافق مجاہد وغیرہ قراء مکہ پڑھتے تھے - یہ مکہ ہی مین رہتے تھے اور وہین عبداللہ بن زبیر کی شہادت سے کچھ پہلے وفات پائی - بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے آقا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مجاہد کے آقا قیس بن سائب تھے - ابن کثیر نے قرآن مجاہد سے پڑھا - اور مجاہد نے عبداللہ بن عباس سے پڑھا - ہشام بن محمد کلبی نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ زمانہ جاہلیت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک رہتے تھے اور واقدی نے کہا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک سائب بن ابی سائب تھے اور اور لوگون نے کہا ہے کہ آپ کے شریک قیس بن سائب تھے - ہر ایک کے متعلق حدیث وارد ہوئی ہے اور یہ اختلاف مجاہد سے شروع ہوا ہے - یہ کلام ابو عمر کا تھا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبداللہ بن سائب بن ابی سائب عابدی مخزومی قاری قبیلہ قارہ کے ہین -

Marfat.com

کنیت انکی ابوعبدالرحمن ہے - ہمین ہبتہ اللہ بن عبدالوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوغالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہوذہ بن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عباد ابن جعفر نے ایک حدیث بیان کی - جسکی سند ابوسلمہ بن سفیان اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عائب تک پہونچائی کہ عبداللہ بن سائب کہتے تھے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین فتح مکہ کے دن حاضر ہوا - آپ نے صحن خانہ کعبہ مین نماز پڑہی اور اپنی نعلین مبارک اتار کر بائین جانب رکھ لین - پھر آپ نے سورۃ مومنون پڑہنا شروع کی - جب حضرت موسی یا عیسی (علیہما السلام) کا ذکر آیا آپکو کھانسی آئی اور آپ نے رکوع کر دیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم کا بیان کہ یہ عبداللہ قاری ہین قبیلہ قارہ سے - یہ ان دونون کے الفاظ تھے - قارہ ایک مشہور قبیلہ ہے جسکی طرف ان کی نسبت کی جاتی ہے - قارہ کا نام اشیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ ابن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام دیش بن محکم بن غالب بن عابدہ بن اشیع بن سلیح بن ہون بن خزیمہ ہے - اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہے لہذا انکی طرف نسبت قاری تشدید یا کے ساتھ ہونا چاہئے - حالانکہ ایسا نہین ہے اور یہ عبداللہ بنی مخزوم سے ہین قبیلہ قارہ سے نہین ہین - اور یہ قاری ہمزہ کے ساتھ (یعنے قرائت سے) ہے جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے پھر ابن مندہ اور ابونعیم انکو مخزوم کی طرف منسوب کرتے ہین اور باوجود اسکے انکو قبیلہ قارہ سے بھی بتلاتے ہین - واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ - ہمدانی ہین - انکا شمار اہل بصرہ سے ہے - ان سے انکے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہین تکو تین باتون (یعنی قیل و قال اور کثرت سوال - اور بربادی مال) سے منع کرتا ہون انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ - ہمدانی ہین - مجہول شخص ہین - انکو ابن ابی خیثمہ نے صحابہ مین ذکر کیا ہے - محمد بن مہاجر نے محمد بن سعد سے انھون نے عبداللہ بن سبرہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپاہج ہو جانے کی وجہ سے تندرست آدمیون کی طرح کام نکر سکتا ہو اور پہلے وہ اچھے کام کرتا تھا تو خدا اسکی اپاہجی کو اسکے گناہون کا کفارہ کر دے گا اور اوسکے اعمال زائد رہینگے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - ابوعمر کہتے ہین کہ یہ عبدی ہین قبیلہ عبدالقیس سے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

سدوسی ہین - عمیر سدوسی کے بیٹے ہین - انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبداللہ سدوسی سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے - انکا ذکر اپنے مقام پر انشاء اللہ تعالے آئیگا -

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ - بن معتمر بن انس بن اذاہ بن رباح بن عبداللہ ابن قرظ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی - انکا نسب کلبی نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کے نسب مین معتمر اور عبداللہ کے درمیانی نام گرا دئی ہین - یہ قریشی ہین - عدوی ہین یہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رباح مین مل جاتے ہین - یہ عمر بن سراقہ کے بھائی ہین - ان دونون کی والدہ امۃ بنت عبداللہ بن عمیر بن اہیب بن حذافہ بن جمح ہین - ابن اسحاق اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سراقہ اور انکے بھائی عمرو بدر مین شریک ہوئے تھے موسی بن عقبہ اور ابو معشر نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بدر مین نہین شریک ہوئے اور احد اور اسکے بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے - اسکو ابو عمر نے نقل کیا ہے - ابن مندہ اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے نقل کرکے انکا بدر مین شریک ہونا بیان کیا ہے - عمران قطان نے قتادہ سے انھون نے عقبہ بن وشاح سے انھون نے عبداللہ بن سراقہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (رمضان مین) پچھلے کو ناشتہ ضرور کرو کچھ نہو تو پانی ہی سہی - اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے - ابو نعیم نے عمران کی روایت کو محمد بن بلال تک نقل کیا ہے - انھون نے عمران سے انھون نے قتادہ سے انھون نے عقبہ سے انھون نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رمضان مین) پچھلے کو ناشتہ ضرور کرو کچھ نہو تو پانی ہی سہی" انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سرجس - مزنی ہین - بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ بنی مخزوم کے حلیف تھے - انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گوشت اور روٹی کھائی تھی - اور آپ نے انکے واسطے استغفار کیا تھا - انکا شمار بصریون مین ہے - ان سے عاصم احول اور قتادہ نے روایت کی ہے - عاصم کہتے ہین کہ عبداللہ ابن سرجس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - اور یہ صحابی نہ تھے - ابو عمر کہتے ہین کہ انکا صحابہ مین بغیر اختلاف کے ذکر ہے - اور یہ اُن لوگون کے مذہب پر جو صحابی ہونے مین لقا اور رویت اور سماع کو کافی سمجھتے ہین صحابی ہین لیکن عاصم نے میرے خیال مین صحابیت سے اس معنی کو لیا ہو جسکی طرف تھوڑے سے علما گئے ہین - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی بن مذہب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے عاصم سے انھون نے عبداللہ بن سرجس سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سفر کرتے فرماتے "اے اللہ تو ہی سفر مین ساتھی ہے اور گھر مین خلیفہ ہے - اے خدا سفر مین ہمارے ساتھ رہ - ہمارے پیچھے ہمارے گھر کی کفالت کر خدا سفر کی سختی اور لوٹنے کے

Marfat.com

رنج سے اور آسانی کے بعد سختی سے پناہ مانگتا ہون" انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ازدی ہین۔ شامی ہین۔ ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے بحیر بن سعد سے انھون نے خالد بن معدان سے انھون نے عبداللہ بن سعد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے مجھکو ملک فارس اور وہان کی عورتین اور لڑکے اور ہتھیار اور مال عنایت کئے۔ اور خدا نے مجھکو روم اور وہان کے لڑکے اور ہتھیار عنایت کئے۔ اور قبیلہ حمیر سے میری مدد کی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبداللہ بن سعد انصاری کے تذکرے مین لکھا ہے اور ان دونون نے اس تذکرے کو نہین لکھا۔ اور ابو عمر نے دونون تذکرون کو لکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہم)

ابن سعد۔ اسلمی ہین۔ مدنی ہین۔ انکی روایت واقدی کے پاس ہے انھون نے ہشام بن عاصم اسلمی سے انھون نے عبداللہ ابن سعد اسلمی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسافت رات مین اسقدر طے ہوتی ہے جتنی دن مین نہین ہوتی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انصاری ہین۔ حرام بن حکیم کے چچا ہین۔ اور بعض لوگ انکو حرام بن معاویہ کا چچا بتاتے ہین۔ انکا شمار شامیون مین ہے۔ بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ جنگ قادسیہ مین شریک ہوئے تھے اور یہ احسن مقدمۃ الجیش کے سردار تھے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو انکے بھتیجے حرام بن حکیم اور خالد بن معدان نے نقل کیا ہے۔ ہمین ابو احمد یعنے عبدالوہاب ابن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے علاء ابن حارث سے انھون نے حرام بن حکیم سے انھون نے اپنے چچا عبداللہ ابن سعد انصاری سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اُن چیزونکو) پوچھا جنسے غسل واجب ہوتا ہے اور یہ کہ اگر غسل کے بعد پھر رطوبت نکلے (تو کیا پھر غسل کرنا چاہئے) آپ نے (اُن چیزونکو بیان کرکے جنسے غسل واجب ہوتا ہے میرے دوسرے سوال کے جواب مین) فرمایا کہ وہ رطوبت مذی ہے اور ہر مرد کے مذی نکل آتی ہے۔ تم اسکی وجہ سے اپنی شرمگاہ دھو ڈالا کرو اور جس طرح نماز

نماز کے واسطے وضو کرتے ہو وضو کر لیا کرو۔ بقیہ بن ولید نے بحیر ابن سعد سے انھون نے خالد بن معدان سے انھون نے عبداللہ بن سعد الفداری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے مجھکو ملک فارس اور اور وہان کی عورتین اور لڑکے اور جتھیار اور اموال عنایت کیئے اور خدا نے مجھکو ملک روم اور وہان کے لڑکے اور جتھیار اور مال دیا اور قبیلۂ حمیر سے میری مدد کی" ابو احمد عسکری نے انکو ذکر کیا ہے اور انکو قبیلہ عنبر کے خاندان تمیم سے بیان کیا ہے اور انکو ذؤیب بن تشعثم بن قرط عنبری کا بھائی بتایا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے انکے تذکرہ مین اس حدیث کو نہین ذکر کیا ہے اور انکا جنگ قادسیہ مین شریک ہونا اور انسے خالد بن معدان اور حرام بن حکیم کا روایت کرنا ذکر کیا ہے۔ فارس اور روم کی حدیث کو عبداللہ بن سعد ازدی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو اسی مقام پر ذکر کیا ہے اور ان کے سوا کسی کا ذکر نہین کیا۔ اور ابو عمر نے انکو دو تذکرون مین بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن خیثمہ بن مالک بن حارث بن نخاط بن کعب ابن عمرو۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہین اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بیٹے ہین سعد بن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نخاط بن کعب بن حارثہ بن سلم بن امری القیس بن مالک بن اوس کے۔ یہ اور انکے والد اور دادا صحابی ہین۔ ان کے والد بدر کے دن اور دادا احد کے دن شہید ہوئے۔ ابن مبارک نے رباح بن ابی معروف سے انھون نے مغیرہ بن حکم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عبداللہ بن سعد بن خیثمہ انصاری سے پوچھا وہ کیا تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد مین شریک ہوئے تھے،، انھون نے جواب دیا ہان اور بیعت عقبہ مین بھی۔ اور اسوقت مین اپنے والد کا ردیف تھا۔ اور بشر بن سری نے رباح سے انھون نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عبداللہ سے پوچھا کیا تم بدر مین شریک تھے،، انھون نے جواب دیا ہان بلکہ بیعت عقبہ مین بھی اور مین اسوقت اپنے والد کے پیچھے سوار تھا۔ ابو عمر کہتے ہین کہ روایت مین اسی طرح بدر کا لفظ ہے لیکن ابن مبارک احفظ اور اضبط ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو ابو عامر عقدی اور ابو احمد زبیری اور ابو داؤد طیالسی اور ابو عاصم نے رباح بن ابی معروف سے نقل کیا ہے اور سبھون کی روایتون مین ہے کہ مین نے عبداللہ سے پوچھا کیا تم بدر مین شریک ہوئے تھے، انھون نے جواب دیا ہان بلکہ بیعت عقبہ مین بھی، اور مین اسوقت اپنے والد کا ردیف تھا،،

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ ابن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ قریشی ہین۔ عامری ہین

یہ قریش ظواہر مین سے ہین قریش بطاح مین سے نہین ہین - انکی کنیت ابو یحیٰی ہے - عثمان بن عفان کے رضاعی بھائی ہین
انکی والدہ نے حضرت عثمان کو دودھ پلایا تھا - یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوے - اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
طرف ہجرت کی اور آپکی خدمت مین یہ کتابت کیا کرتے تھے - پھر یہ مرتد ہوکر مشرکین مکہ سے مل گئے تھے اور اُن سے
بیان کیا کہ مین محمد کو جس طرح چاہتا تھا پھیر دیتا تھا وہ مجھکو عزیز حکیم لکھاتے، مین پوچھتا کیا علیم حکیم وہ کہتے ہان ہر ایک
ٹھیک ہے - جب مکہ فتح ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ
کے مار ڈالنے کا حکم دیا - اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردون مین چھپے ہوے تھے - عبداللہ ابن سعد عثمان بن عفان
کے پاس بھاگ کر گئے اور عثمان نے انکو پوشیدہ کر دیا یہانتک کہ جب مکہ مین اطمینان ہوگیا وہ انکو لیکر آپ کی خدمت
مین حاضر ہوے اور آپ سے امان کے خواستگار ہوے - آپ بہت دیر تک خاموش رہے - پھر آپ نے درخواست
منظور کر لی - جب عثمان چلے گئے آپ نے اپنے گرد و پیش والون سے فرمایا مین اس وجہ سے خاموش تھا تاکہ تم مین سے
کوئی شخص اٹھکر اسکی گردن اُڑا دے - ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے میری جانب کیون نہ اشارہ
کیا - آپ نے جواب دیا کہ نبی کی آنکھ کو خائن نہونا چاہئے" اور یہ اسی دن مسلمان ہوگئے اور پھر اسلام پر ثابت قدم
رہے اور پھر انسے کوئی ایسی بات نہین ظاہر ہوئی جس سے انکو ملامت کی جاتی - یہ قریش کے دانشمندون اور بزرگون
مین سے ہین - پھر حضرت عثمان نے ۲۵ھ مین انکو مصر کا سردار مقرر کیا - اور خدا نے انکے ہاتھ پر افریقیہ
کو فتح کیا یہ فتح بہت بڑی تھی - اسمین سوار کو تین ہزار مثقال سونا ملا اور پیادہ کو ایک ہزار مثقال"
اس فتح مین انکے ساتھ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرو بن العاص شریک تھے - یہ خاندان
بنی عامر بن لوی کے شہسوارون مین تھے اور فتح مصر کے دن عمرو بن العاص کے میمنہ پر تھے - اور اس جگہ
انکی جتنی لڑائیان ہوئین ان سب مین شریک رہے - جب حضرت عثمان نے انکو مصر کا عامل مقرر کیا اور عمرو کو
معزول کر دیا تو وہ حضرت عثمان پر اعتراض کرنیلگے اور انکی مخالفت اور انکے انتظام بگاڑنے مین کوشان ہوے
عبداللہ بن سعد نے افریقیہ کے بعد سرزمین نوبہ مین حبشیون سے جنگ کی اور انھون نے اونکو ایسا پست کر دیا
جسکا اثر آج تک باقی ہے - اور انھون نے جہاد سواری سمندر مین روم تک کیا تھا - اور جب لوگون نے حضرت
عثمان پر نرغہ کیا تو یہ مصر مین سائب بن ہشام بن عمرو عامری کو اپنا خلیفہ کر کے حضرت عثمان کے پاس حاضر ہونیکے
ارادے سے چلے - ادہر سائب پر محمد ابن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن امیہ اموی نے غلبہ کر کے وہان سے اونکو
ہٹا دیا اور خود مصر کے سردار بن گئے - اور جب عبداللہ بن سعد لوٹ کر آئے محمد بن حذیفہ نے انکو قسطاط مصر کے

Marfat.com

اندر داخل ہونیسے روکا - وہ عسقلان چلے گئے اور وہین اقامت کی یہانتک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے -
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے فتنون سے بچنے کے لئے رملہ مین سکونت اختیار کی اور انتقال کر گئے - ہم اُن لڑائیون
اور واقعات کو تاریخ کامل مین کامل طور سے درج کر چکے ہین - عبداللہ بن سعد نے دعا کی تھی کہ اے خدا میرا آخری
عمل نماز کو کرنا - چنانچہ انھون نے (ایکدن) فجر کی نماز پڑھی - پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ اور والعادیات پڑھی اور دوسری
مین سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھی اور داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد بائین طرف سلام پھیرتے تھے کہ انتقال
کر گئے - انھون نے نہ حضرت علیؓ کی بیعت کی اور نہ حضرت معاویہؓ کی - بعض لوگ کہتے ہین کہ صفین مین حضرت معاویہؓ کے
ساتھ شریک ہوئے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ نہین شریک ہوئے اور یہی صحیح ہے انکی وفات عسقلان مین ہوئی
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ افریقہ مین ۵۶ھ مین یا ۵۷ھ مین انکا انتقال ہوا - اور بعض کا قول ہے کہ حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ
تک زندہ رہے اور ۵۹ھ مین انتقال کیا - لیکن پہلا قول اصح ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ ابن مندہ
اور ابونعیم نے انکے نسب مین غلطی کی ہے کیونکہ ان دونون نے حبیب کو حارث پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ یہ بالکل بے اصل ہے
پھر ان دونون نے بیان کیا کہ جذیمہ بیٹے ہین نصر بن مالک کے حالانکہ وہ مالک کے بیٹے ہین - پھر انھون نے کہا کہ وہ
قریشی ہین خاندان بنی معیص سے اور یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ حسل معیص بن عامر کے بھائی ہین - انکے باپ اور بیٹے
نہین ہین - اور صحیح یہ ہے کہ حارث کو حبیب پر مقدم کرنا چاہئے - زبیر بن بکار جو انساب قریش کے بہت بڑے ماہر
ہین انکا بیان ہے کہ عامر بن لوی بن غالب سے حسل بن عامر اور معیص بن عامر پیدا ہوے - اور حسل بن عامر سے
مالک بن حسل پیدا ہوئے اور مالک بن حسل سے نصر اور جذیمہ بن مالک بن حسل پیدا ہوئے - پھر زبیر نے نصر بن مالک
کی اولاد کو کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ جذیمہ یعنے شحام بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے حبیب پیدا ہوئے اور یہی
حبیب ابن شحام ہین - اور حبیب بن جذیمہ سے حارث پیدا ہوئے اور حارث بن حبیب سے زبیہ اور ابوسرح پیدا ہوئے
اور ابوسرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل سے سعد پیدا ہوے اور سعد سے عبداللہ بن سعد پیدا ہوے
اور یہ عبداللہ حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے - یہ ابن زبیر کے کلام کا ماحصل ہے - اور اسی طرح ابن کلبی نے بیان کیا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن سفیان بن خالد بن حبیب شاعر بن سالم بن مالک بن سعالہ بن عوف - انکی کنیت ابوسعد ہے اُحد اور اسکے
بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ تبوک سے واپسی مین انتقال کر گئے - بنو عوف
بن خزرج کا بیان ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے قمیص کا کفن دیا - انکا تذکرہ غسانی نے ابن قداح

Marfat.com

سے نقل کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن معاذ۔ اشہلی ہین۔ انکی اولاد نہین ہے۔ انکا تذکرہ غسانی نے تہذی سے نقل کرکے لکھا ہے"

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدی۔ انکے والد کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ اور بعض وفدان اور بعض عمرو بن وفدان بیان کرتے ہین اور یہی صحیح ہے۔ اور وفدان بیٹے ہین عبد شمس بن عبد ودّ بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے قریشی ہین۔ عامری ہین۔ انکے والد کو سعدی اسوجہ سے کہتے ہین کہ انھون نے قبیلۂ سعد بن بکر مین دودھ پیا تھا۔ یہ اور سہیل بن عمرو عبد شمس مین ملجاتے ہین۔ انکی کنیت ابو محمد ہے۔ عطاء خراسانی نے عبداللہ بن محیریز سے انھون نے عبداللہ بن سعدی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین اپنی قوم کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا مین اُن سب مین سب سے کمسن تھا۔ وہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اپنی حاجتین پوری کین اور مجھکو فرودگاہ پر چھوڑ دیا۔ پھر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے حاجت ہے۔ آپ نے پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے مین نے عرض کیا ہجرت منقطع ہوگئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب کفار سے لڑائی ہوتی رہیگی ہجرت منقطع نہوگی۔ انکی وفات ۵۷ھ مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاصی بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی ہین۔ اموی ہین۔ انکی والدہ صفیہ بنت عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھین۔ انکا نام جاہلیت مین حسکم تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انھون نے جواب دیا کہ حکم، آپ نے فرمایا تمہارا نام عبداللہ ہے۔ یہ جاہلیت مین لکھنا جانتے تھے اسوجہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ اہل مدینہ کو لکھنا سکھا دین۔ یہ اچھے کاتب تھے۔ بدر مین شہید ہوئے۔ زُبیر کہتے ہین کہ غزوۂ موتہ مین شہید ہوئے۔ اور ابو معشر نے بیان کیا ہے کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے اور یہی زیادہ مشہور ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے"

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ ازدی ہین۔ شامی ہین۔ حمص مین رہتے تھے۔ انسے عمامہ بن قیس نے روایت کی ہے (اور یہ دونون صحابی ہین) کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کے واسطے ایک دن روزہ رکھے خدا اسکو دوزخ سے بقدر سو برس کے راہ کے دور کر دیتا ہے۔ عبداللہ بن سفیان کہتے ہین کہ مین تمسے وہی بیان کرتا ہون جسکو

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہین۔ ہاشمی ہین۔ انکا ذکر صحابہ مین ہے لیکن انکا صحابی ہونا اور آپکو دیکھنا صحیح نہین ہے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو شعبہ نے سماک سے انھون نے عبداللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے (اور یہ کبیر السن تھے) کہ انھون نے کہا ایک یہودی کچھ خرمے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تھے وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے غولہ بنت حسکیم سے خرمے قرض لیکر اوسکو دیدیئے الی آخرہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفیان بن عبد الاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر ابن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ سلمہ بن عبد الاسد کے بھتیجے ہین اور ہبار بن سفیان کے بھائی ہین۔ ان دونون نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ یرموک مین شہید ہوئے۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو سلمہ بن عبد الاسد کے چچازاد بھائی ہین۔ اور صحیح یہ ہے کہ ابو سلمہ عبداللہ کے چچا ہین

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ انکو ابن ابی عاصم نے ذکر کیا ہے۔ ہمین یحیٰی ابن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معمر بن سلیمان نے زید بن حیان سے انھون نے ابو امیہ سے انھون نے مجاہد سے انھون نے عبداللہ بن سفیان سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ظہر سے پہلے) قبل زوال آفتاب کے چار رکعتین پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسگھڑی آسمان کے دروازے کھلتے ہین اسوجہ سے مین دوست رکھتا ہون کہ میرا کوئی نیک عمل آسمان مین چڑھے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سفیان تھی۔ عروہ بن زبیر نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے اس روایت مین سفیان بن عبداللہ کا اپنے والد سے راوی ہونا صحیح نہین ہے۔ بلکہ یہ روایت خود سفیان سے درست ہوجاتی ہے بغیر والد کے ذکر کے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ابن سلام بن حارث - اسرائیلی ہین - انصار کے حلیف تھے - قبیلۂ بنی قینقاع سے ہین - یہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد سے ہین - انکا نام جاہلیت مین حصین تھا جب یہ مسلمان ہوئے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا - یہ اسوقت مسلمان ہوئے ہین جب آپ مدینہ ہجرت کرکے آئے تھے - انکے دونون بیٹون یوسف اور محمد اور انس بن مالک اور زرارہ بن اوفی نے روایت کی ہے ہمین ابراہیم بن محمد نقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے ابو عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو محیاۃ یعنے یحیی بن یعلے نے عبدالملک بن عمیر سے انھون نے عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت کرکے بیان کیا - انھون نے بیان کیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باغیون نے شہید کرنا چاہا، عبداللہ بن سلام آئے - حضرت عثمان نے انسے پوچھا تم کیون آئے ہو؟ انھون نے جواب دیا کہ تمہاری مدد کو آئے ہین - حضرت عثمان نے کہا، لوگون کے پاس جاکر اُن کو مجھسے ہٹا دو اور تمہارا باہر رہنا میرے واسطے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے" پھر عبداللہ بن سلام لوگون کے پاس گئے اور کہا اے لوگو میرا نام جاہلیت مین فلان تھا پھر رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا - اور میری بابت قرآن مین بہت سی آئتین نازل ہوئی ہین - وشَهِدَ شَاهِدٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ، میری حق مین نازل ہوئی ہے" اور یہ آیت بھی میرے ہی بابت ہے کہ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ" بیشک خدا کے (غضب کی) تلوار میان مین ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر کی مجاورت کرتے ہین جس مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نازل ہوئے - سو تم اس شخص کے قتل مین خدا سے ڈرو خدا کی قسم اگر تم انکو قتل کرڈالوگے تو فرشتے تمہاری ہمسایگی سے بھاگ جائینگے - اور خدا کی ننگی تلوار تم لوگون پر کھنچ جائیگی پھر قیامت تک میان مین نہوگی" باغیون نے کہا اس یہودی کو مار ڈالو - اور ان لوگون نے حضرت عثمان کو شہید کرڈالا - راوی کہتا ہے ہمین ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے معاویہ سے انھون نے ابن صالح سے انھون نے ربیعہ سے انھون نے یزید سے انھون نے ابو ادریس خولانی سے انھون نے زید بن عمیرہ سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا جب معاذ بن جبل کی وفات کا وقت آیا - لوگون نے انسے کہا اے ابو عبدالرحمن ہمکو وصیت کیجیے - انھون نے کہا مجھکو اٹھاکر بٹھالو - پھر انھون نے کہا کہ، علم اور ایمان کے مرتبہ کو جو شخص طلب کرتا ہے اُسکو پالیتا ہے - اور تم علم کو چار شخصون (عویمر یعنے ابو الدرداء اور سلمان فارسی اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام) کے پاس طلب کرو

عبداللہ بن سلام وہ شخص ہین جو یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے۔ مینے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین۔ زرارہ بن اوفی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین آئے، مین بھی آپ کے دیدار کرنے والون مین گیا۔ جب مین نے آپ کا چہرہ دیکھا پہچان لیا کہ آپ جھوٹے نہین ہین۔ اور سب سے پہلے مین نے آپ سے جو کلام سنا وہ یہ تھا کہ "سلام کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور صلۂ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سوتے ہون نماز پڑھو۔ سلامتی کے ساتھ جنت مین داخل ہو" عبداللہ بن سلام کی وفات ۴۳ھ مین ہوئی۔ اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن عمیر یعنے عبداللہ بن ابی حدرد۔ اسلمی ہین۔ معززین صحابہ مین سے تھے۔ انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لشکرون کا سردار مقرر کیا کرتے تھے۔ انکا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ صرف ابو احمد نے انکی صحابیت اور سماعت حدیث سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انکے والد صحابی اور صاحب روایت تھے۔ لیکن یہ انکی غلطی اور وہم ہے واللہ اعلم۔ مدائنی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن ابی حدرد کی کنیت ابو محمد تھی۔ انکی وفات ۷۱ھ مین بعمر ۸۱ سال ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبعہ بلوی ہین۔ عجلانی ہین۔ انصاری اوسی ہین یہ قبیلۂ بلی سے ہین اور انکے حلف انصار کے قبیلۂ بنی عمرو بن عوف سے تھے۔ انکی کنیت ابو محمد تھی۔ انکی والدہ انیسہ بنت عدی تھین۔ یہ بدر مین شریک ہوئے اور احد مین شہید ہوئے۔ انکو ابن زہری نے شہید کیا تھا یہ ابن اسحاق وغیرہ کا کلام تھا۔ دارقطنی اور ابن ماکولا کا بیان ہے کہ سلمہ جب شہید ہوئے تو یہ اور مجذر بن زیاد دونون ایک ہی عباء مین لپیٹ کر سلمہ کے اونٹ پر اٹھا لائے۔ اور سلمہ کی والدہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہو کر عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ بدری تھا اور احد مین شہید ہوا مین چاہتی ہون کہ اوسکو لے آؤن تاکہ اوسکی نزدیکی سے مانوس رہون" آپ نے انکو لانے کی اجازت دی عبداللہ بہت ہی جسیم تھے اور مجذر بہت ہی دبلے پتلے، لیکن اونٹ پر دونون برابر رہے۔ لوگون کو ان دونون کے حال سے بہت تعجب ہوا۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونون کے عمل نے ان دونون مین مساوات کر دی۔ ابن اسحاق نے اُن لوگون کے بیان مین (جو بدر مین شریک ہوئے) ذکر کیا ہے

Marfat.com

کہ انصار کے قبیلہ اوس سے عبداللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بنی عجید بن زید کے حلیف (شریک ہوئے) اور احد مین شہید ہوئے۔ موسی ابن عقبہ بیان کرتے ہین کہ عبداللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن زید قبیلہ بنی عجلان سے ہین یہ انصاری ہین۔ بدر مین شریک ہوئے۔ لیکن انھون نے انکا بلوی ہونا نہین بیان کیا۔ حالانکہ بنو عجلان بلوی ہین۔ اور یہ نسب کے سب بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ۔ مرادی ہین۔ تابعی ہین کوفہ کے رہنے والے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ملیط۔ انکے والد بدری تھے۔ اور انکے صحابی ہونے مین اعتراض ہے۔ یہ مدینہ کے باشندے ہین انھون نے بالوگدھون کے گوشت کھانیکی ممانعت مین حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان بن اکیمہ۔ لیثی ہین۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہے۔ محمد ابن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ سے حدیث سنتا ہون لیکن جس طرح مین سنتا ہون اسکو اسی طرح نہین ادا کر سکتا۔ بلکہ کوئی حرف گھٹ بڑھ جاتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال نکرو اور ٹھیک ٹھیک معنی بیان کردو تو کچھ حرج نہین ہے پھر اسکا ذکر حسن (بصری) کے سامنے ہوا۔ انھون نے کہا اگر یہ نہوتا تو ہم حدیث نہ بیان کرتے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے ابن مندہ کا کلام ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت ولید بن مسلم طبرانی نے یعقوب سے انھون نے عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اور اسکا ذکر حرف سین مین گذر چکا ہے لہذا ابو نعیم اور ابن مندہ کے بیان پر تہ سلیمان صحابی ہون گے نہ عبداللہ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان مزنی ہین۔ ابن ابی خیثمہ بیان کرتے ہین کہ عبداللہ بنی ہین عمرو بن سنان بن ہنشہ بن علقمہ کے خاندان بنی لاطم بن عثمان بن عمرو سے۔ یہ علقمہ بن عبداللہ مزنی کے والد ہین۔ بصرہ مین فروکش ہوئے۔ انکو ابن مندہ

نے عبداللہ بن عمرو کے نام مین ذکر کیا ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سندر جذامی ہین - انکی کنیت ابوالاسود تھی - ان کے والد سندر زنباع بن سلامہ جذامی کے غلام تھے سندر اور انکے بیٹے عبداللہ صحابی ہین - انسے انکے بیٹے اور ابوالخیر یعنے مرثد بن عبداللہ مزنی اور ربیعہ بن لقیط نے روایت کی ہے - ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ابوالخیر نے انسے بیان کیا کہ انھون نے ابن سندر سے سُنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلۂ اسلم کو خدا سلامت رکھے اور قبیلۂ غفار کو خدا بخشدے اور قبیلۂ تجیب نے خدا اور اُسکے رسول کی دعوت کو قبول کیا - ابوالخیر نے پوچھا اے ابوالاسود کیا تمنے رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ تجیب کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے! انھون نے جواب دیا ہان، ابوالخیر نے پوچھا کیا لوگون نے تمسے اسکی روایت کی ہے انھون نے کہا ہان، اور عبداللہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ انکے والد زنباع جذامی کے غلام تھے انھون نے انکے والد کو خصی کر ڈالا اور انکی ناک کاٹ لی - وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے حال بیان کیا - آپ نے زنباع کو سخت ملامت کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حنیف - انصاری ہین - رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوئے تھے - انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے - انکی والدہ امیمہ تھین جو حسان بن دحداح کی زوجیت مین رہ چکی تھین - انھین کے بارے مین آیت ,, اذا جآرک المومنات یبایعنک ،، نازل ہوئی - اسلی روایت ابن وہب نے ابن لہیعہ سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے کی ہے کہ انکو یہ خبر پہونچی ہے - اور صحیح یہ ہے کہ عبداللہ اپنے والد سہیل بن حنیف سے روایت کرتے ہین - انمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زکریا بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن نمر نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انھون نے عبداللہ بن سہل بن حنیف سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے خدا کی راہ مین جہاد کرنے والے یا مکاتب کی گاہ خلاصی مین مدد کی خدا اسکو اس دن سایہ مین رکھیگا جسدن اسکے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - اور ابو نعیم

Marfat.com

نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن رافع - انصاری ہین - اشہلی ہین خاندان بنی زعوراء بن عبدالاشہل سے - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قبیلۂ غسان سے ہین اور بنی عبدالاشہل کے حلیف ہین - ابو عمر کہتے ہین کہ بعض لوگون نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل بن زید بن حارم بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہین - اوسی ہین - پہلے نسب کو ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور انھون نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے انکو ان لوگون مین ذکر کیا ہے جو قبیلۂ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل اور اوسکے حلفا مین سے بدر مین شریک ہوئے ہین - ہمین ابو جعفر بن یمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نامون مین جو قبیلۂ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل سے بدر مین شریک ہوئے) روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سہل شریک بدر تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے ابو موسی نے ابو نعیم سے انکی سند سے ابن شہاب تک روایت کرکے بیان کیا - کہ یہ بدر مین شریک ہوئے اور انہین ابو موسی نے بیان کیا کہ تنہا ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ممکن ہے کہ جنکا ذکر ہمنے رافع بن سہل کے تذکرہ مین کیا ہے کہ وہ خیبر مین شہید ہوئے یہی ہون - ابو موسی کا کلام ختم ہوگیا - ابن اسحاق نے اُن لوگون کے بیان مین جو غزوہ خندق مین شہید ہوئے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل اشہلی بھی انہین شہدا خندق مین تھے - واللہ اعلم - مین کہتا ہون کہ میرا گمان ہے کہ جس نسب کو ابو عمر نے بعض لوگون سے روایت کرکے بیان کیا ہے وہ پہلا نسب نہین ہے اسوجہ سے کہ پہلا نسب خاندان عبدالاشہل سے ہے اور یہ خاندان بنی عمرو بن جشم بن حارث سے اور عمرو عبدالاشہل کے بھائی ہین - اور اکثر کم اولاد والے بھائی کے لڑکے نامی بھائی کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہین - اور ہم اس قسم کی بہت سی مثالین اسی کتاب کے متعدد مقامون پر ذکر کر چکے ہین واللہ اعلم - اور یہ عبداللہ وہ نہین ہین جنکا ذکر اس تذکرہ کے بعد آویگا کیونکہ جنکا ذکر اس تذکرہ کے بعد ہے وہ عبداللہ بن سہل بن زید ہین جو حویصہ کے بھتیجے ہین خاندان بنی حارثہ بن حارث بن خزرج سے - یہ اور جنکا ذکر ابو عمر نے کیا ہے حارث بن خزرج مین ملجاتے ہین پس یہ عبداللہ اور وہ دونون سے علحدہ ہین اور یہ دونون ایک ہین اختلاف نسب سے الگ الگ ہوگئے ہین اور انکا نسب اسکے بھائی رافع بن سہل تک متفق ہے -

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید - انصاری ہین - حارثی ہین - یہود نے خیبر مین انکو شہید کر ڈالا تھا - یہ عبدالرحمن کے بھائی اور حویصہ اور محیصہ کے بھتیجے ہین - اور انہین کی وجہ سے تسامت ہوئی تھی - ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہون نے ابن اسحاق سے انہون نے زہری سے انہون نے بشیر بن ابی حبشان یعنے بنی حارثہ کے غلام سے انہون نے سہیل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا کہ عبداللہ بن سہل خیبر مین شہید ہوئے - یہ خیبر اپنے ساتھیون کے ساتھ گئے تھے وہ لوگ خرمے چکانے گئے تو یہ ایک چشمہ مین ملے انکی گردن توڑکر کسی نے انکو اوسمین ڈالدیا تھا - ان لوگون نے ان کو دفن کیا - پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو انکے حال سے آگاہ کیا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا - اسکی روایت امام مالک نے موطا مین ابو لیلے یعنے عبداللہ بن عبدالرحمن ابن سہل سے انہون نے سہل بن حنیف سے کی ہے - اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے - ابو نعیم کہتے ہین کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے یونس کی سند سے انہون نے ابن اسحاق سے انہون نے زہری سے انہون نے بشیر بن ابی حبشان سے (یعنے بنی حارثہ کے غلام سے) انہون نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے - انہون نے اس سند مین دو جگہہ غلطی کی ہے ایک ابی حبشان مین - حالانکہ وہ بشار ہے - اور باتفاق بشیر بشار کے لڑکے ہین - اور دوسری سہل بن حنیف مین - حالانکہ وہ سہل بن ابی خیثمہ ہین - اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے - اور تعجب ہے کہ انہون نے امام مالک کی حدیث کو شہادت مین پیش کیا کہ اسکو امام مالک نے موطا مین ابو لیلی سے انہون نے سہل بن حنیف سے نقل کیا ہے باوجودیکہ موطا مین اسکے برخلاف ہے - کیونکہ انہون نے سہل بن ابی خیثمہ کو ذکر کیا ہے - اور سہل بن حنیف کا اس حدیث مین نام بھی نہین - مین کہتا ہون کہ جوین نے بیان کیا ہے اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے کتاب المغازی مین نقل کیا ہے کہ وہ بشیر بن بشار ہین - جس طرح کہ اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے پھر مین نہین جانتا کہ ابن مندہ کو کہان سے دہوکا ہو گیا شاید کاتب نے قیاس کے ساتھ لکھدیا ہو - جسکو انہون نے حاضر خیال کر لیا ہو - لیکن موطا کی حدیث اسکی خبر ہمین فتیان جوہری نے اپنی سند سے قعنبی تک دی - انہون نے مالک سے انہون نے ابو لیلی بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سہل سے انہون نے سہل بن ابی خیثمہ سے روایت کی ہے کہ انکو انکی قوم کے بڑے لوگون نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ دونون مصیبت کی وجہ سے خیبر گئے اور محیصہ نے آکر خبر دی کہ

Marfat.com

عبداللہ بن سہل مار کر چشمہ مین ڈالدیئے گئے - یہودیون نے آکر کہا کہ خدا کی قسم تمہین نے انکو مارا ہے - اور حدیث آخر تک بیان کی - اور سہل بن حنیف کا اس حدیث مین ذکر تک نہین ہے - واللہ اعلم - اور امام مالک نے اسکی روایت یحییٰ بن سعید سے انھون نے بُشَیر بن یسار سے بھی کی ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن عمرو - عامری ہین قبیلہ بنی عامر بن لوی سے - انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے - انکے اور انکے بھائی ابو جندل کی والدہ فاختہ بنت عامر بن نوفل بن عبد مناف تھین - اور ابو ناب بن عنزیز بن قیس بن سوید تیمی ان دونون کے مادرزاد بھائی تھے - ابن مندہ انکو صحابی بتاتے ہین - انھون نے انکا ذکر کتاب المغازی مین کیا ہے - انکا روایت کرنا نہین معلوم ہوتا ہے - ابن مندہ نے اسکو ابن اسحاق سے نقل کیا ہے - ابو عمر کہتے ہین کہ انکی کنیت ابو سہل تھی - انھون نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی - موافق بیان ابن اسحاق اور واقدی کے پھر یہ مکہ مین لوٹ کر آئے - اور انکے والد نے انکو پکڑ کر قید کیا - اور دین کے بارے مین انکو بہت ستایا مجبوراً انھون نے اپنا اسلام سے لوٹنا ظاہر کیا - حالانکہ انکا دل اسلام کی طرف سے مطمئن تھا - پھر یہ اپنے والد کے ساتھ بدر مین گئے اور یہ اپنے والد سے اپنے مسلمان ہونے کو چھپائے ہوئے تھے - اور جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدر مین اُترے تو یہ بھی اپنے باپ کے پاس سے بھاگ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے - یہ بدر اور تمام مشاہد مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے - یہ بزرگ صحابہ مین سے ہین - اور یہ صلح حدیبیہ کے گواہون مین سے ہین - یہ اپنے بھائی ابو جندل سے بڑے تھے - انھون نے فتح مکہ کے دن رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کے واسطے امان لی تھی - انھون نے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے والد کو امان دینگے؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ خدا کی امان سے بے خوف ہین انکو چاہیئے کہ ظاہر ہو جائین - پھر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والون سے فرمایا کہ جو شخص سہیل بن عمرو کو دیکھے تو انکو سختی کی نگاہ سے نہ دیکھے - زندگی کی قسم ہے کہ وہ عقلمند اور شریف آدمی ہین - اور سہیل جیسا آدمی اسلام سے جاہل نہین رہ سکتا - عبداللہ انکر اپنے والد کے پاس گئے اور انکو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سے آگاہ کیا - سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم وہ بڑا بے اور بچپن مین نیکوکار تھے - عبداللہ ۱۲ھ یعنی ۳۲ سال جنگ یمامہ مین شہید ہوے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن عمرو۔ ابو جندل بن سہیل کے بھائی ہین۔ بدر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے صرف ابن مندہ نے انکا دوسرا تذکرہ لکھا ہے۔ اور انہین ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت کہ انھون نے شرکاء بدر کے نامون مین بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی عامر بن لوی کے خاندان بنی مالک بن حسل سے عبداللہ بن سہیل بن عمرو شریک بدر ہوئے انتہی کلامہ۔ ابو نعیم کہتے ہین کہ بعض متاخرین نے ان عبداللہ کو مکرر بیان کیا ہے اور انکے دو تذکرے لکھے ہین۔ ایک مین عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بیان کیا ہے اور دوسرے تذکرہ مین عبداللہ بن سہیل ابو جندل بن سہیل کا بھائی بیان کیا ہے حالانکہ دونون ایک ہی شخص ہین۔ مین کہتا ہون کہ ابو نعیم کا کہنا کہ وہ دونون ایک ہی شخص ہین ٹھیک ہے لیکن انھون نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکو مکرر بیان کیا ہے اور انکے دو تذکرے لکھے ہین۔ حالانکہ ابن مندہ کے متعدد نسخون مین مین نے دیکھا ہے کہ انھون نے تین تذکرے انکے نام کے لکھے ہین۔ باوجودیکہ سب ایک ہی ہین۔ جنمین سے دو اوپر گذر چکے تیسرے تذکرہ کو مین اسکے بعد بیان کرتا ہون۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل۔ مہاجرین حبشہ مین سے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ پہلے عبداللہ سے علحدہ ہین۔ اسکے قائل ابن مندہ ہین۔ اور انھون نے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا اُن لوگون مین سے جنھون نے حبشہ کو ہجرت کی عبداللہ بن سہیل (بھی) ہین۔ ابن مندہ کا کلام ختم ہوگیا۔ مین کہتا ہون کہ یہ عبداللہ وہی پہلے اور دوسرے شخص ہین اسمین کوئی (شک و) شبہہ نہین ہے اور شاید ابن مندہ کو اس وجہ سے غلطی ہوئی کہ انھون نے انکا ذکر (ایک جگہ) شرکاء بدر مین دیکھا۔ اور مہاجرین حبشہ مین نہین دیکھا اور دوسری جگہ انکا ذکر مہاجرین حبشہ مین دیکھا تو انکو گمان ہوا کہ یہ دوسرے شخص ہین اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھنے مین بہت خوبی کی ہے کہ انھون نے سب کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کردیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید۔ انصاری ہین۔ حارثی ہین قبیلہ بنی حارثہ سے۔ صحابی ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے۔ لیث بن سعد نے عقیل سے انھون نے زہری سے انھون نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ انھون نے عبداللہ بن سوید حارثی صحابی سے عورات ثلاث کے اذن کے بارے مین سوال کیا جنکا ذکر اس آیت مین

Marfat.com

لیستاذنہم الذین ملکت ایمانکم الایہ عبداللہ بن سوید نے کہا ان ان اوقات کے سوا بغیر اجازت اندر جانے مین کچھ حرج نہین ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا بیان کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین اور کہا ہی کہ یہ اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہین وہ ابو حمید ساعدی کی بی بی تھین انسے ثعلبہ بن ابی مالک نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیدان سلمی۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ لوگون نے بیان کیا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی انھون نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہی کہ انھون نے انکے پیچھے نماز پڑھی اور کہتے تھے کہ میں ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہی اسکو ابن شاہین نے محمد بن سعد کاتب واقدی سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیلان۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ انسے قیس بن ابی حازم نے روایت کی۔ حافظ ابو علی نیشاپوری نے انکا نام لکھا ہی۔ قیس نے ابن سیلان سے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا سبحان اللہ تم لوگون پر فتنے اس طرح اترتے ہین جس طرح پانی برستا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا ہی سیلان کی سین مکسور اور یائے تحتانیہ ساکن ہی وہ صحابی ہین انکی حدیث بیان بن بشر نے قیس سے انھون نے سیلان سے روایت کی ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عمرو بن نجدہ بن مالک بن عمرو بنی سمیعہ سے ہین پھر خزرج مین داخل ہوے سردارون انصار مین سے ہین ابن عیسی نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ بن شبل سردارون انصار مین سے ایک شخص تھے اور ان لوگون مین تھے جو مقام حمص مین فروکش ہوے۔ بیعۃ الرضوان مین شریک تھے بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ عبداللہ عبدالرحمن بن شبل کے بھائی تھے ابن ابی عاصم اور ابو عروبہ اور ابن شاہین وغیرہم نے انکا تذکرہ لکھا ہی ہین یحیی بن محمود نے اجازۃ اپنی سند سے ابو بکر بن ضحاک ابن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل بن عباس نے اپنے والد سے انھون نے نضر بن شمیل سے انھون نے زرعہ سے انھون نے شریح بن عبید سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے یزید ابن حمیر نے بواسطہ عبداللہ بن شبل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے ایک شخص کا نام لیکر فرمایا کہ یا اللہ اسکو لعنت کر اور اسکے دل کو بہت برا دل بنا دے اور اسکے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھر دے۔ ان کی وفات حضرت معاویہ کے زمانے مین ہوئی۔ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل احمسی۔ انکے صحابی ہونے مین کلام ۔ ۲۸ھ ہجری مین بعہد خلافت حضرت عثمان جہاد کرنے کے لیے آذربیجان گئے تھے وہان کے لوگون نے ان شرائط کو پورا کر دیا جنپر حضرت حذیفہ سے اور ان لوگون سے صلح ہوئی تھی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی اور طبری نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ بن شبیل غزوہ آذربیجان مین جبکہ اُن لوگون نے نقض صلح کی ولید بن عقبہ کے لشکر کے سردار تھے پس عبداللہ نے اہل دوقان اور تتر اور طیلسان پر شبخون مارا اور ان مقامات کو فتح کیا اور مال غنیمت حاصل کیا اور کچھ لوگون کو قید کیا پھر آذربیجان والون نے صلح کی درخواست کی لہذا انھون نے ان لوگون سے صلح کر لی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شخیر بن عوف بن کعب بن وقدان بن حریش۔ نام انکا معاویہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہی۔ عامری ہین کعبی ہین قبیلہ بنی حریش سے ہین جو بنی عامر بن صعصعہ کی ایک شاخ ہی صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنے علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنے احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابوالقاسم بن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی یعنے ابوعلی حسین بن صفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مہدی بن میمون نے غیلان بن جریر سے انھون نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی عامر کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا ان لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ ہمارے سردار ہین اور آپ ہمارے باپ ہین اور آپ ہمسے افضل ہین اور آپ ہمارے محسن ہین اور آپ بڑے مہمان نواز ہین غرض اُن لوگون نے بہت کچھ تعریف آپ کی بیان کی آپنے فرمایا تم اپنا مطلب بیان کرو اور شیطان کے پھندے مین نہ آؤ۔ ہمین اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے بیان کیا ہی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے قتادہ سے انھون نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے اسوقت آپ الہکم التکاثر پڑھ رہے تھے اور فرماتے تھے کہ ابن آدم کہتا ہی میرا مال میرا مال حالانکہ میرا مال وہی ہی جو تو خیرات کر جاے یا کھا کے ختم کر دے یا پہن کر ختم کر دے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شداد بن اسامہ بن عمرو بن عمرو کا مشہور نام ہادی عبداللہ بن جابر بن بربر بن عتوارہ بن عامر بن لیث بن بکر بن

عبد مناہ بن کنانہ کنانی لیثی ثم العتواری - انکے دادا کو ہاد اس وجہ سے کہتے ہین کہ وہ شب کے وقت مہمانون کو راہ معلوم ہونے کی غرض سے آگ جلا دیا کرتے تھے ان عبداللہ کے والد کو شداد بن ہاد دادا کی طرف منسوب کرکے کہتے ہین - یہ عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے انھون نے اپنے والد سے اور حضرت عمر سے اور حضرت علی سے روایت کی ہی - انسے شعبی نے اور اسمعیل بن محمد بن سعد وغیرہما نے روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شدیدہ - انکا شمار اہل طائف مین ہی انکا صحابی ہونا صحیح نہین - انسے مغیرہ بن سعید طائفی نے روایت کی جو مغیرہ کہتے تھے مین عبداللہ بن ابی شدیدہ کے ہمراہ ایک باغ مین گیا وہان ایک بیری کا درخت بہت بلند تھا مینے کہا کاش آپ اس درخت کو کاٹ ڈالتے انھون نے کہا معاذ اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر ضرورت کاشت بیری کا درخت کاٹ ڈالے اللہ اُسکے لیے جہنم مین گھر بنائیگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - ابن قانع نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی عبداللہ بن ابی شدیدہ بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن قسی قسی کا نام ثقیف ہی ثقفی ہین -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل - کنیت انکی ابو علقمہ ہی - انکا نسب یحیی بن یونس شیرازی نے بیان کیا ہی انکا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہی اور شام انکا تابعین مین ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عمرو ہی کنیت انکی ابن ام مکتوم ہی قبیلہ بنی عبد غنم بن عامر بن لوی سے ہین - انکا نسب ابو موسی نے ابن شاہین سے اسی طرح نقل کیا ہی اور کہا ہی کہ غزوۂ بدر کے دو برس بعد ہجرت کرکے مدینہ آئے تھے انکی بینائی چلی گئی تھی غزوۂ قادسیہ مین شریک تھے اور جھنڈا انھین کے پاس تھا پھر مدینہ لوٹ کر آئے اور وہین وفات پائی حضرت عمر کے بعد - انکا ذکر نہین سنا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات مین انکو مدینہ پر خلیفہ بنایا تھا انکے نام مین اختلاف ہی انکا تذکرہ عمرو بن قیس کے نام مین ہوگا اور وہین انکے نسب کی تحقیق بھی انشاء اللہ تعالی کی جائیگی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک بن انس بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل - انصاری اوسی ثم الاشہلی - احد مین اپنے والد شریک کے ہمراہ حاضر تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شفی بن رقی بن ذی العابل بن رحیب بن یحص بن تزاید بن عبل بن عمرو بن مالک بن زید بن رعین - رعینی ثم العبلی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے اور وہان سے لوٹ کر یمن گئے یمن مین حضرت معاذ نے انکے لیے ایک جھنڈا باندھ دیا تھا یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو یمن مین باندھا گیا انھون نے مرتدین سے جہاد کیا انکے بھائی جماد د ابن شفی اسی مین شہید ہوئے یہ عبداللہ فتح مصر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابانی بن منذہ نے کیا ہی اہل مصر مین یہ ایک مشہور شخص ہین قبیلہ عبل سے ہین یہ سب حالات ابوسعید بن یونس نے لکھے ہین - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شمر خولانی صحابی ہین - فتح مصر مین شریک تھے - یہ ابن یونس کا قول ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا شمار تابعین مین ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عبداللہ بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی زہری - بقول بعض یہ عبداللہ ابن شہاب زہری فقیہ کے دادا ہین ابن زبیر نے کہا ہی کہ یہ دو بھائی تھے دونون کا نام عبداللہ تھا یہ عبداللہ بڑے بھائی تھے انکا نام عبداللہ ابن شہاب تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا یہ ان لوگون مین ہین جو حبش کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے مدینہ کی طرف ہجرت سے پہلے ہی مکہ مین انکی وفات ہو گئی تھی انکے بھائی عبداللہ اصغر غزوہ احد مین مشرکون کی طرف تھے پھر بعد مین اسلام لائے مکہ ہی مین انکی بھی وفات ہوئی یہی ابن شہاب زہری کے دادا ہین یہ قول زبیر کا ہی - ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہی ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی کیا تھا اور ابن قمیہ نے آپکا رخسارہ زخمی کیا تھا اور عتبہ بن ابی وقاص نے آپکا دندان مبارک شہید کیا تھا اور زبیر نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالعزیز سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے عتبہ بن ابی وقاص کی اولاد مین جو شخص سن بلوغ کو پہونچا یا تو اسکے منہ مین بو آنے لگی یا اسکے دانت گر گئے یہ اسی کی سزا تھی جو عتبہ نے آپکا دندان مبارک شہید کیا تھا بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ عبداللہ اصغر ہی حبش کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے اور وہی زہری کے دادا ہین اور یہی تھے جو حبش سے لوٹ کر مکہ مین انتقال کر گئے قبل اسکے کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرین اور یہ بھی روایت ہی کہ ابن شہاب زہری سے پوچھا گیا کہ کیا آپکے جد غزوہ بدر مین شریک تھے انھون نے کہا ہان مگر مشرکون کی طرف سے واللہ اعلم انھون نے جد سے دادا مراد لیا یا نانا - انکا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہی -

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب زہری - یہ انھین عبداللہ کے بھائی ہین جنکا ذکر پہلے ہوا یہ اُنسے چھوٹے ہین انکا ذکر انکے بھائی کے تذکرہ مین ہو چکا ہی جو کافی ہی شہاب بن عبداللہ کی نسل بہت جلد ختم ہو گئی - یہ زبیر کا قول ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شباب - انکا شمار اہل حمص مین ہی - انکا نام ابن ابی داؤد نے عبداللہ رکھا ہی - خالد بن معدان نے ابن ابی بلال سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ابن شباب نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شعب کے دن اپنے تمام صحابہ کے پیچھے تھے آپکے اور دشمن کے درمیان مین آپکے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا وہ کافرون سے لڑ رہے تھے وحشی اُنکی گھات مین بیٹھا ہوا تھا پس یکایک اُسنے انھین شہید کر دیا اللہ نے حضرت حمزہ کے ہاتھ سے اکتیس ۳۱ کافرون کو قتل کرایا حضرت حمزہ کو اسی وجہ سے شیر خدا کہتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شیخ محاربی - ابن ابی داؤد نے انکا نام عبداللہ بتایا ہی - انسے عاصم بن بجیر نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے گھر مین گئے اور آپنے فرمایا کہ اے گروہ محارب خدا تمھین فتحمند رکھے مجھے کسی عورت کا دودھ ہوا دودھ نہ پلانا ابن ابی داؤد نے کہا ہی کہ عبداللہ بن ابی شیخ نے اسکے سوا اور کوئی حدیث روایت نہین کی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی ثم البخاری احد مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوئے اور یوم جسر مین شہید ہوئے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ بن خلف - انکا نسب انکے والد کے نام مین بیان ہو چکا ہی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا ایک لشکر اس گھر (یعنے کعبہ) پر چڑھائی کریگا وہ لشکر جنگل مین دھس جائیگا بعض لوگون نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہی اور بعض لوگ اسکو مسند کہتے ہین - انسے بہت لوگون نے روایت کی ہی منجملہ انکے انکے بیٹے امیہ ہین - یہ ابن زبیر کے ہمراہ تھے جب حجاج نے انکا محاصرہ کیا جب ابن زبیر کی جماعت ٹوٹی تو مخالفین نے انکو امان دی ابن زبیر نے بھی انسے کہا کہ مینے اپنی بیعت سے تمکو آزاد کر دیا (تم امان قبول کر لو) مگر انھون نے کہا کہ واللہ مین آپکے ساتھ آپکے لیے نہ لڑتا تھا بلکہ مین تو اپنے دین کے لیے لڑتا تھا اور انھون نے امان نہ قبول کی - یہ بھی اسی دن شہید ہوئے

Marfat.com

جس دن عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے یعنے نصف جمادی الآخر ۷۳ھ ہجری مین حجاج نے انکا سر اور ابن زبیر کا سر اور عمارہ بن عمرو بن حزم کا سر مدینہ بھیجا وہان لوگون نے اُن سرون کو لٹکایا اور بطور مسخرا پن کے ابن صفوان کا سر ابن زبیر کے سر کے پاس رکھتے تھے کہ گویا یہ انسے کچھ آہستہ باتین کر رہے ہین بعد اُسکے پھر اُن سرون کو عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجدیا مجاہد نے عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہی کہ مین حضرت عباس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین صفوان کی لائی کہ آپ میرے والد سے ہجرت کے لیے بیعت لے لین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہین رہی حضرت عباس نے آپکو قسم دلائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے بیعت لے لی اور فرمایا کہ مینے اپنے چچا کی قسم پوری کر دی مگر فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہین رہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان۔ انصاری۔ بعض لوگ انکو صفوان بن عبداللہ کہتے ہین اور بعض لوگ محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد کہتے ہین۔ داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انھون نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو کر گزرا مینے دو خرگوش شکار کیے تھے انکو لٹکائے ہوئے جا رہا تھا اسکے بعد انھون نے پوری حدیث ذکر کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی پورا تذکرہ انکا محمد بن صفوان کے نام مین انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان خزاعی۔ صحابی ہین حماد بن سلمہ نے ابو سنان سے انھون نے یعلی بن شداد سے روایت کی ہی کہ عبداللہ بن صفوان جو صحابی تھے انھون نے وصیت کی تھی کہ انکے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا رہے وہ چاک کر دیا جائے اور انپر مٹی اچھی طرح ڈال دی جائے یہ ابن مندہ کا قول ہی اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہی کہ بعض متاخرین کا گمان ہی کہ یہ صحابی ہین مگر انھون نے انسے کوئی حدیث روایت نہین کی اور انکو رفیف حماد مین صفوان بن عبداللہ لکھا ہی اور یہی حدیث ابینہ حماد سے نقل کی ہی اور کہا ہی کہ اسکو ابو سنان نے عبداللہ بن اوس سے انھون نے صفوان بن عبداللہ سے روایت کیا ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے انکو حدیث کے راویون مین ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابی ہین مگر میرے نزدیک یہ ایک مجہول شخص ہین انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قدامہ تمیمی۔ اپنے والد صفوان کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے۔ عبدالرحمن

Marfat.com

ابن صفوان کے بھائی ہین - یہ اور انکے والد اور انکے بھائی سب صحابی ہین جب یہ اور انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تو ان دونون کا نام عبد العزی اور عبد نہم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن رکھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

صنابحی - انسے عطاء بن یسار نے روایت کی ہی - ابن ابی خیثمہ نے یحیی بن معین سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے انکا نام عبد اللہ یا ابو عبد اللہ بیان کیا جاتا ہی اور اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہی اور کہا ہی کہ یہ ابو عبد اللہ کے علاوہ دوسرے شخص ہین ابو عبد اللہ کا نام عبد الرحمن ہی اور انکا نام عبد اللہ ہی - ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنے اسمعیل بن علی ابن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مصعب بن عبد اللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے انھون نے عطاء سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے یعنے عبد اللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آفتاب کے ساتھ شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہی پھر جب آفتاب بلند ہو جاتا ہی تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہی پھر جب آفتاب سمت الراس پر آتا ہی تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہی زوال کے بعد پھر شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہی پھر جب آفتاب قریب غروب آتا ہی تو شیطان اس سے لپٹ جاتا ہی اور بعد غروب کے پھر اس سے جدا ہو جاتا ہی اسی وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات مین نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہی اور نیز انسے عطاء نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن وضو کرتا ہی اور کلی کرتا ہی گناہ اُسکے منھ سے نکلجاتے ہین اُسکے بعد پوری حدیث انھون نے ذکر کی - اور امام مالک نے موطا مین زید بن اسلم سے ایسی ہی روایت کی ہی - ابو عمر نے کہا ہی کہ ابو عبد اللہ صنابحی بڑے درجہ کے تابعین مین سے ہین انکا نام عبد الرحمن بن عسیلہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ملے اور عبد اللہ صنابحی صحابہ مین مشہور نہین ہین ابن معین نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ انکی حدیث مرسل ہی اور ایک مرتبہ کہا کہ عبد اللہ صنابحی سے اہل مدینہ روایت کرتے ہین ممکن ہی کہ صحابی ہون مگر میرے نزدیک وہ ابو عبد اللہ ہین نہ عبد اللہ اور ابو عیسی ترمذی نے کہا ہی کہ صنابحی جنھون نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہین سنی نام انکا عبد الرحمن بن عسیلہ ہی کنیت انکی ابو عبد اللہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین اور صنابح بن اعسر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکو لوگ صنابحی بھی کہتے ہین انکی حدیث یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہین (قیامت کے دن) سب امتون سے اپنی امت کے زیادہ ہونیکا فخر کرونگا پس لوگ باہم میرے بعد قتال نکرنا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

Marfat.com

عبد اللہ

ابن صیاد- انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ صائد کے بیٹا تھا اسکے والد یہودی تھے یہ نہین معلوم کہ کس خاندان سے ہین اسکی نسبت بعض لوگون کا خیال ہو کہ دجال تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکا تھا ایک چشم تھا اور مختون تھا اسکی اولاد مین سے عمارہ بن عبد اللہ بن صیاد اچھے مسلمانون مین سے تھے سعید بن مسیب کے شاگرد تھے انسے امام مالک وغیرہ نے روایت کی ہو کئی آدمیون نے اپنی سند سے ابو عیسی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ ہمسے عباد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معمر نے زہری سے انھون نے سالم سے انھون نے ابن عمر سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مرتبہ ابن صیاد کی طرف ہوا آپکے ساتھ آپکے صحابہ بھی تھے حضرت عمر بن خطاب بھی تھے ابن صیاد لڑکون کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلہ کے پاس کھیل رہا تھا اُس زمانے مین کم سن تھا اسے بالکل خبر نہین ہوئی یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ مارا اُسکے بعد پوری حدیث ذکر کی نیز ہمسے ابو عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الاعلی نے جریر سے انھون نے ابو نضرہ سے انھون نے ابو سعید سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ابن صیاد ہمارے ساتھ ہوا ہم حج کر رہے تھے یا عمرہ کر رہے تھے اُسکے بعد پوری حدیث ذکر کی کہتے تھے مجھسے ابن صیاد کہتا تھا کہ میرا ارادہ یہ ہوتا ہو کہ ایک رسی لیکر درخت مین باندھون اور اُس سے گلا گھونٹ لون بوجہ اسکے کہ لوگ میری نسبت یہ باتین کہہ رہے ہین کیا کوئی شخص ہو جو میرے حالات نہ جانتا ہو کیا تم نہین جانتے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اسکی کوئی اولاد نہوگی حالانکہ مین مدینہ مین اپنی اولاد چھوڑ آیا ہون اور کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ مین داخل نہوگا مگر مین خاص مدینہ کا رہنے والا ہون اور اب مکہ جا رہا ہون ابو سعید کہتے تھے کہ اسنے اسی قسم کی بہت سی باتین کین یہانتک کہ مینے اپنے دل مین کہا کہ شاید اسپر جھوٹ جوڑا جاتا ہو پھر اسنے کہا کہ اے ابو سعید واللہ مین تمسے ایک سچی بات بیان کرتا ہون واللہ مین دجال کو پہچانتا ہون اور اُسکے والد کو بھی پہچانتا ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ وہ اسوقت کہان ہو مینے کہا تیری خرابی ہو-

یہ تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو-

مین کہتا ہون کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہو کہ یہ دجال نہتھا جیسا کہ اسی حدیث مین بیان ہوا اور اس وجہ سے کہ ابن صیاد کی وفات مدینہ مین بحالت اسلام ہوئی پس اگر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اسلام لے آیا تھا تو صحابی ہو کیونکہ اسنے حضرت کو دیکھا اور حضرت سے باتین کین اور اگر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام لایا تو صحابی نہوگا مگر

Marfat.com

صحیح یہی ہی کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام لایا کیونکہ بہت سے صحابہ جنمین حضرت عمر بھی تھے اس شخص کو دجال سمجھتے رہے اور اگر وہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اسلام لے آیا ہوتا یہ گمان جاتا رہتا۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصار کے حلیف ہین پھر بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہوئے حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے درخت کے نیچے آپ سے بیعت الرضوان کی تھی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ بن مالک بن مسلہ بن عبید الفزری بجلی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہی۔ یزید بن عبد اللہ بن ضمرہ نے اپنی بہن امتصادق بنت عبد اللہ بن ضمرہ سے انھون نے اپنے والد عبد اللہ بن ضمرہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ایک دن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تھا اور آپکے پاس اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے امین اکثر لوگ یمن کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اس پہاڑی کیطرف سے ایک شخص آنے والا ہی جو تمام اہل یمن سے بہتر ہی پس سب لوگ اس بات کی آرزو کرنے لگے کہ کاش وہ شخص ہمارے ہی گھرانے کا ہو پس یکایک جریر بن عبد اللہ اس سے برآمد ہوئے جب وہ آئے تو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جتنے لوگ موجود تھے اُن سب نے سلام کا جواب دیا پھر حضرت نے اپنی چادر اُنکے لیے بچھادی اور فرمایا کہ اے جریر اسپر بیٹھو مگر جریر اور صحابہ کے پاس ہی بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر کے بعد چلے گئے جب وہ جا چکے تو چند صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج ہمنے جو کیفیت آپکی جریر کے ساتھ دیکھی وہ کسی کے ساتھ نہین دیکھی آپنے فرمایا ہان وہ اپنی قوم کے بزرگ تھے اور جب تمھارے پاس کسی قوم کا بزرگ آئے تو اسکی عزت کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی اولاد مین صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبد اللہ بن ضمرہ محدث تھے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق فلفری۔ بدر مین شریک تھے یہ زہری کا قول ہی اور عروہ نے کہا ہی کہ عبد اللہ بن طارق بلوی جو انصار کے حلیف تھے بدر مین شریک تھے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکا نام عبد اللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی تھا انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے حلیف تھے بدر اور احد مین شریک ہوئے تھے۔ یہ اُن چھ آدمیون مین تھے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجری کے آخر مین قبیلہ عضل اور قارہ کے چند آدمیون کے پاس بھیجا تھا تاکہ انھین علم دین سکھائین اور قرآن اور شرائع اسلام کی تعلیم کرین چنانچہ یہ لوگ جب مقام رجیع مین پہونچے رجیع حجاز مین ایک چشمہ ہی جو قبیلہ ہذیل کی ملک تھا اسوقت ہذیل نے ان لوگون پر تاخت کی اور بے وفائی سے اُنسے قتال کیا ان چھ آدمیون کے نام یہ ہین۔ عاصم بن ثابت۔ مرثد بن ابی مرثد

خبیب[3] بن عدی - خالد[4] بن بکیر - زید[5] بن دثنہ - عبداللہ[1] بن طارق پس مرثد اور خالد اور عاصم تو وہین مقتول ہو گئے اور خبیب اور عبداللہ اور زید نے صلح کر لی لہذا اُن کافرون نے انھین قید کر لیا اور انکو لے چلے جب مقام ظہران مین پہونچے تو عبداللہ بن طارق نے اپنا ہاتھ رسی سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار ہاتھ مین لی یہ کیفیت دیکھکر کافر انسے پیچھے ہٹ گئے اور انکو پتھرون سے مار کر قتل کر دیا اور وہین مقام ظہران مین انکو دفن کر دیا حضرت حسان نے اپنے شعر مین انکا تذکرہ کیا ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی طلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام انکا نسب اوپر انکے والد کے نام مین گذر چکا ہی یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج کی شاخ بنی مالک بن نجار سے - کنیت انکی ابو یحییٰ ہی نام انکا عبداللہ بن ابی طلحہ ہی - انس بن مالک کے اخیافی بھائی ہین مان ان دونون کی ام سلیم بنت ملحان ہین - یہی ہین جنکا ذکر اس حدیث مین ہی ہمین یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن یعقوب وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبدالرحمن بقطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے ابن عون سے انھون نے ابن سیرین سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا ابو طلحہ اپنے کسی کام سے گئے انکے پیچھے لڑکے کا انتقال ہو گیا جب ابو طلحہ لوٹ کر آئے تو انھون نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہی ام سلیم نے کہا پہلے سے اچھا ہی اور کھانا انکے سامنے رکھا ابو طلحہ نے کھانا کھایا پھر ام سلیم سے ہمبستری بھی کی جب فارغ ہوے تو ام سلیم نے کہا کہ اس لڑکے کو دفن کر آؤ صبح کو ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور یہ کیفیت آپ سے بیان کی آپنے پوچھا کہ کیا تم شب کو اپنی بی بی کے پاس بھی رہے ابو طلحہ نے کہا ہان حضرت نے فرمایا اللہ تمھین برکت دے چنانچہ جب وہ بچہ پیدا ہوا تو مجھسے ابو طلحہ نے کہا کہ اس بچہ کو تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤ پس مین آپکے پاس اُسے لے گیا ام سلیم نے میرے ساتھ کچھ چھوہارے بھی کر دیے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن چھوہارون کو لیکر چبایا اور اپنے منھ سے نکالکر بچہ کے منھ مین دیدیا اور اُسکے تالو مین لگا دیا اور اسکا نام عبداللہ رکھا اور بعض روایتون مین اس طرح ہی کہ جب ابو طلحہ (ہمبستری سے) فارغ ہوے تو ام سلیم نے کہا کہ اے ابو طلحہ دیکھو فلان لوگون نے فلان لوگون سے کچھ عاریت لی تھی اب جو وہ لوگ عاریت طلب کرتے ہین تو یہ نہین دیتے ابو طلحہ نے کہا یہ انھین مناسب نہین ہی ام سلیم نے کہا تو سنو وہ تمھارا بیٹا خدا کی عاریت تھا جب تک خدا نے چاہا اسے رکھا اور جب چاہا لے لیا حضرت انس کہتے تھے کہ انصار مین کوئی نوجوان عبداللہ بن ابی طلحہ سے افضل نہ تھا علی بن مدینی کہتے تھے کہ عبداللہ بن ابی طلحہ کے دس بیٹے ہوئے سب قاری قرآن تھے اور انمین سے اکثر لوگون نے علم کی

Marfat.com

روایت کی ہی عبداللہ حضرت علی کے ہمراہ صفین مین شریک تھے انسے انکے دونون بیٹون اسحاق اور عبداللہ نے روایت کی ہی یہ عبداللہ فارس مین شہید ہوئے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ مدینہ مین بعہد خلافت ولید بن عبدالملک فات پائی اور وہ بچہ یعنے انکا بھائی جسکا انتقال ہوگیا تھا ابوعمیر تھا جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزاح فرمایا کرتے تھے اور (باقی) فرماتے تھے کہ اے ابوعمیر نغیر الال کیا ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

غفاری یا اور انکے والد دونون صحابی ہین۔ اصحاب صفہ سے ہین علما کا انکے بارے مین بہت سخت اختلاف ہی بعضے انکا ذکر طہفہ کے نام مین کیا ہی۔ انکی حدیث بہت مضطرب ہی ابن ابی ذیب نے حارث بن عبدالرحمن سے انھون نے ابوسلمہ ابن عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ بن طہفہ کے ایک بیٹے سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپکے یہان بہت سے مہمان آجاتے تو آپ فرماتے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے اپنے مہمان کو لیجائے اسکے بعد انھون نے پورا قصہ ذکر کیا ہی۔ انکا ذکر تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن انیس۔ بنی منتفق بن عامر بن عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہین۔ انسے ابعلی بن اشدق نے روایت کی ہی کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنی قوم کے اسلام کی خبر لیکے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے مصافحہ کیا اور دعا دی اور فرمایا کہ تم مبارک وفد ہو پھر صبح کے وقت بنی عامر کے لوگ بھی انکے پاس پہونچ گئے اور وہ سب مسلمان ہوگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نبی عامر کے ساتھ بھلائی کے سوا اور کچھ نہین کرنا چاہتا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بلوی۔ انصار کے قبیلہ بنی ساعدہ کے حلیف ہین۔ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عنزی۔ بنی عدی بن کعب کے حلیف ہین اس قبیلہ مین ایک شخص خطاب تھے اُنسے اور انسے حلف کی دوستی تھی۔ یہ قبیلہ عنز بن وائل سے ہین جو بکر بن وائل کا بھائی تھا بکر بن وائل ربیعہ بن نزار کا مشہور قبیلہ ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ یمن کے قبیلہ مذحج سے تھے۔ یہ عبداللہ وہی ہین جنکا لقب اکبر ہی۔ یہ اور انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہے ہین طائف کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین شہید ہوئے انکا تذکرہ ابوعمر

Marfat.com

لکھا ہی اور انھون نے اس نام کے دو آدمی لکھے ہین ایک یہی عبد اللہ اکبر اور دوسرے عبد اللہ اصغر - زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہی انھون نے بھی اس نام کے دو آدمی لکھے ہین ایک اکبر اور دوسرے اصغر مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے صرف ایک ہی شخص کو ذکر کیا ہی جنکا ذکر ہم بعد اس تذکرہ کے لکھتے ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عنزی حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف تھے یہ انھین عبد اللہ کے بھائی ہین جنکا ذکر اوپر ہوا ان عبد اللہ کا لقب اصغر ہی کنیت انکی ابو محمد ہی اور قبیلۂ عنزہ کے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین یمن کے قبیلہ مذحج کے ہین ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ عنزہ یمن کا ایک قبیلہ ہی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انکی عمر چار برس کی تھی ابو نعیم نے کہا ہی کہ پانچ برس کی تھی انکی والدہ وہی ہین جو انکے بھائی کی والدہ تھین یعنی لیلیٰ بنت ابی حثمہ بن عبد اللہ ابن عویج بن عدی بن کعب - ان دونون کے والد حضرت عامر تھے جو اکابر صحابہ مین تھے انھین عبد اللہ بن عامر نے زید بن عمر بن خطاب کے مرثیہ مین یہ اشعار کہے زید اس لڑائی مین مقتول ہوئے تھے جو عدی بن کعب مین ہوئی تھی یہ لڑائی بنی ابی حذیفہ اور ابن مطیع کے درمیان مین تھی اشعار

ان عدیا لیلۃ البقیع تکشفوا عن رجل صریع مقاتل فی الحسب الرفیع ادرکہ شوم بنی مطیع

شعیب نے زہری سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے جو بنی عدی مین سب سے بڑے تھے خبر دی ابو عمر کہتے تھے کہ نسب انکا انکے حلیف قبیلہ کی طرف ہی اور اکثر لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہین - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے محمد بن عجلان سے انھون نے زیاد سے جو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی کے غلام تھے انھون نے عبد اللہ بن عامر سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہمارے گھر مین آئے اسوقت مین بچہ تھا کھیل رہا تھا میری والدہ نے کہا اے عبد اللہ یہان آؤ مین تمھین چیز دون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انکو کیا دینا چاہتی ہو انھون نے کہا مین اسکو ایک چھوہارا دینا چاہتی ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر تم ایسا نکرو گی تو ایک جھوٹ تمھارے ذمہ لکھ لیا جائیگا - عبد اللہ بن عامر کی وفات ۵۸ھ مین ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قریشی عبشمی - حضرت عثمان بن عفان کے مامون کے

Marfat.com

بیٹے ہین حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز ہین اور اروی کی اور عامر بن کریز کی والدہ ام حکیم بیضا بنت عبد المطلب ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین اور ان عبد اللہ کی والدہ دجاجہ بنت اسما بن صلت سلمیہ ہین - یہ عبد اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہو چکے تھے یہ بچپن مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گئے تھے حضرت نے فرمایا یہ لڑکا ہمارے مشابہ ہی اور حضرت نے اپنے پڑھکر پھونکا عبد اللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن نگل لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکے کو پانی بہت ملیگا چنانچہ جب یہ زمین کھودتے تھے تو فوراً پانی نکل آتا تھا بڑے بزرگ اور بابرکت تھے حضرت عثمان نے انکو ۲۹ھ ہجری مین بعد ابو موسیٰ کے بصرہ کا حاکم بنایا تھا اور بعد عثمان بن ابی العاص کے بلاد فارس کا بھی انکو حاکم کر دیا تھا جب یہ بصرہ کے حاکم ہوئے تو انکی عمر چوبیس یا پچیس برس کی تھی انھون نے خراسان پورا فتح کر لیا اور اطراف فارس وسجستان وکریان وزابلستان کو جو غزنہ کے متعلقات سے فتح کر لیا تھا انھون نے لشکر کشی کر کے ان تمام مقامات کو فتح کیا انھین کی حکومت مین کسریٰ یزدگرد قتل ہوا - انھون نے نیشاپور سے بطور شکرانہ ان فتوحات کے عمرہ اور حج کا احرام باندھا اور مدینہ مین حضرت عثمان کے پاس پہونچے حضرت عثمان نے انسے کہا کہ اپنے قرابت والون سے اور اپنی قوم سے نیک سلوک کرو تو انھون نے بہت مال اور کپڑے اپنی قوم کو دیے سب انکی تعریف کرتے تھے بعد اسکے پھر یہ اپنی حکومت پر واپس گئے یہی ہین جنھون نے عامر بن عبد القیس کو بصرہ سے شام کی طرف بھیجا تھا اور انھین نے بصرہ مین بازار بنائی تھی کئی گھر مول لیکر انھون نے گرا دیے اور وہان بازار بنا دی انھین نے سب سے پہلے بصرہ مین اونی جبہ پہنا تو لوگون نے کہا دیکھو امیر نے سوسمار کی پوستین پہنی ہی پھر انھون نے سرخ جبہ پہنا - انھین نے سب سے پہلے مقام عرفہ مین حوض بنائے اور وہان نہر پہونچائی - حضرت عثمان کی وفات تک یہ بصرہ کے حاکم رہے جب انھون نے حضرت عثمان کی شہادت کی خبر سنی تو بیت المال کا ذخیرہ لے کے مکہ کی طرف چلدیے مکہ مین انھین طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ ملے وہ لوگ شام جانیکا ارادہ رکھتے تھے انھون نے کہا نہین بلکہ بصرہ جاؤ وہان تمنے بہت کچھ بنایا ہی اور وہ زرخیز زمین ہی اور وہان بہت سے مرد ہین چنانچہ وہ لوگ بصرہ کی طرف چلے واقعہ جمل مین یہ بھی طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک رہے جب اُن لوگون کو شکست ہوئی تو یہ دمشق چلے گئے اور وہین مقیم رہے صفین مین انکا کوئی ذکر نہین سنا گیا مگر جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اور خلافت انکو سپرد کر دی اور حضرت معاویہ نے بشر بن ارطاۃ کو حاکم بصرہ مقرر کیا تو ابن عامر نے حضرت معاویہ سے کہا کہ بصرہ مین کچھ لوگون کے پاس میرا مال ہی اگر آپ مجھے حاکم بصرہ مقرر کرینگے تو وہ مال جاتا رہیگا چنانچہ تین برس کے لیے حضرت معاویہ نے انکو حاکم بصرہ مقرر کیا مصعب بن عبد اللہ زبیری نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے میرے دادا مصعب بن ثابت سے انھون نے حنظلہ بن قیس سے انھون نے عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عامر سے روایت

Marfat.com

کرنے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مقتول ہو وہ بھی شہید ہی ابن عامر کی وفات ۵۸ھ اور بقول بعض ۵۹ھ مین ہوئی انھون نے عبداللہ بن زبیر کو اپنا وصی بنایا تھا یہ اُن سخی لوگون مین سے تھے جنکی تعریف کی جاتی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن لویم۔ انکا ذکر عبداللہ بن عمرو بن لویم کے نام مین آئیگا ابونعیم نے انکا ذکر عبداللہ بن عمرو کے نام مین کیا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ انکو ابن عامر کہتے ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ ثمالی۔ ابوحاتم نے کہا ہی کہ انکا نام عبداللہ بن عبد ہی اور بعض لوگ عبدالرحمن بن عائذ کہتے ہین اور بعض لوگ انکو عبد بن عبد کہتے ہین یحییٰ بن جابر نے کہا ہی کہ عبدالرحمن بن عائذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپکے صحابہ کے اصحاب مین سے تھے صفوان بن عمرو نے عبدالرحمن بن ابی عوف حرینی سے انھون نے عبداللہ بن عائذ ثمالی سے روایت کی ہی کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مین کسی بات پر قسم کھاؤن تو ضرور اسکو پورا کرون الحدیث انکا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ بن قرط۔ بعض لوگ انکو ابن قرباط کہتے ہین صحابی ہین عمرو بن عثمان اور محمد بن ہاشم نے ابن خمیر سے انھون نے عمرو بن قیس سکونی سے انھون نے عبداللہ بن عائذ بن قرط سے جو صحابہ مین سے ایک شخص تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن آدمی کی نماز لائی جائیگی اگر اسنے کامل طریقہ سے نماز ادا کی ہی تو فبہا ورنہ وہ نوافل سے پوری کی جائیگی اس حدیث کو حیوۃ بن شریح اور ابوالتقی یعنے ہشام بن عبدالملک نے ابن خمیر سے انھون نے عمرو سے انھون نے ابن عائذ بن قرط سے روایت کیا ہی اور نام ابن عائذ کا نہین لیا اور ولید بن شجاع اور حسین بن ابی السری اور ہشیم بن خارجہ نے ابن خمیر سے انھون نے عمرو بن عائذ بن قرط سے اسکو روایت کیا ہی اور ابن مہنا نے اسکو ابن خمیر سے انھون نے عمرو بن عائذ بن عمرو سے روایت کیا ہی حالانکہ یہ وہم ہی جسکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

حبر الامۃ ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ کنیت انکی ابوالعباس ہی قریشی ہین ہاشمی ہین۔ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہین انکی کنیت انکے والد عباس ہی کے نام پر رکھی گئی ہی۔ حضرت عباس کی اولاد مین
یہ سب سے بڑے ہین۔ انکی والدہ لبابہ کبریٰ بنت حارث بن حزن ہلالیہ ہین۔ یہ عبد اللہ حضرت خالد بن ولید کے خالہ کے
بیٹے تھے۔ انکو لوگ بحر کہتے تھے بوجہ اسکے کہ انکا علم بہت وسیع تھا اور لوگ انکو خیر الامۃ بھی کہتے تھے جب یہ پیدا ہوے
اُسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت مکہ مین شعب (ابی طالب) مین رہتے تھے انکو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے گئے آپنے اپنا لعاب دہن اُنکے منھ مین ڈالدیا یہ ہجرت سے تین برس پہلے کا واقعہ ہی انھون نے جبریل کو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس دیکھا تھا۔ ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہمسے بندار اور محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو احمد نے سفیان سے انھون نے لیث سے انھون نے ابی جہضم
سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے جبریل کو دو مرتبہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکے لیے دو مرتبہ دعا کی نیز ابراہیم کہتے تھے ہمسے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد حذاء نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے
روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لپٹایا اور فرمایا کہ یا اللہ اسکو حکمت تعلیم کر۔ ہمین ابو یاسر
ابن ابی حبہ وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے اسمٰعیل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن
نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ ابن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
یوسف بن محمد بن سابق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو مالک جہنی نے جویبر سے انھون نے ضحاک سے انھون نے
حضرت ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم اہل بیت (نبی) ہین ہم شجرۂ نبوت ہین ہمارے گھر مین ملائکہ
کی آمد و رفت تھی ہم اہل بیت رسالت ہین ہم اہل بیت رحمت ہین اور معدن علم ہین۔ ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ
کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ام بہاء یعنے فاطمہ بنت محمد نے خبر دی وہ کہتی تھین ہمین ابو طاہر
ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر زراد نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے عبید اللہ بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شریح بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی
الزناد نے اپنے والد سے انھون نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت عمر کے پاس جب پیچدار
مقدمات آتے تو وہ حضرت ابن عباس سے کہتے کہ یہ پیچدار مقدمات ہمارے پاس آئے ہین ایسے مقدمات کے لیے تمھین ہو
پھر انھین کے قول پر عمل کرنے اور اس قسم کے کامون کے سوا ابن عباس کے کسی کو طلب نہ کرتے تھے حالانکہ حضرت عمر حضرت
عمر تھے یعنے خلافت مین اور ائمہ کے لیے اور مسلمانون کے لیے اجتہاد کرنے مین (بے نظیر تھے) عبید اللہ بن عبد اللہ بن

تھے کہتے تھے کہ حضرت ابن عباس چند بالون مین تمام لوگون سے فوقیت رکھتے تھے انسے پہلے جسقدر احادیث ہو چکی تھین
انکے علم مین اور علم فقہ مین جسکی لوگون کو ضرورت رہتی ہو اور حلم مین اور نسب مین اور تاویل مین مینے کسی کو نہین دیکھا کہ انسے
زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گذشتہ حدیثون کا علم رکھتا ہو یا ابوبکر و عمر و عثمان کے فیصلون کا علم انسے زیادہ رکھتا ہو
یا شعر و عربیت یا تفسیر قرآن یا حساب یا فرائض کا علم انسے زیادہ رکھتا ہو یا لوگون کو جن باتون کی ضرورت ہو ان باتون مین
انسے زیادہ مضبوط رائے رکھتا ہو وہ ایک دن بیٹھتے تھے اور سوا فقہ کے اُسدن اور کچھ نہ بیان کرتے تھے اور ایک دن
تفسیر بیان کرتے تھے اور ایک دن شعر اور ایک دن واقعات عرب سے مینے جس عالم کو دیکھا کہ اُنکے پاس بیٹھا اُسنے ضرور انکے
سامنے سر جھکا لیا جس سائل نے انسے کوئی بات پوچھی اُسنے اُنکے پاس علم پایا۔ لیث بن ابی سلیم کہتے ہین مینے طاؤس سے
کہا کہ تم اس لڑکے یعنے ابن عباس کے پاس بیٹھتے ہو اور ہمنے اکابر صحابہ کو چھوڑ دیا طاؤس نے جواب دیا کہ مینے ستر آدمیون کو
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا کہ جب وہ کسی امر مین اختلاف کرتے تھے تو حضرت ابن عباس کے قول کی طرف
رجوع کرتے تھے اور عثمر بن سلیمان نے شعیب بن درہم سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عباس کا یہ مقام یعنے
رخسارون مین آنسو بہنے کی جگہ پوشیدہ چمڑے کی طرح (سیاہ) ہو رہی تھی بوجہ اسکے کہ وہ زیادہ روتے تھے۔ انکو حضرت علیؓ نے بصرہ کا
حاکم بنایا تھا چنانچہ یہ وہان رہے مگر قبل شہادت حضرت علیؓ کے یہ وہان سے چلے آئے تھے اور حجاز مین لوٹ گئے تھے
حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے اور اس جنگ مین یہ بھی ایک سردار تھے۔ حضرت ابن عباس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر اور حضرت علی اور معاذ بن جبل اور ابوذر سے روایت کی ہو اور انسے حضرت عبداللہ بن عمر
اور انس بن مالک اور ابوالطفیل اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف اور انکے بھائی کثیر بن عباس اور انکے بیٹے علی بن عبداللہ
ابن عباس اور اُنکے غلامون عکرمہ اور کریب اور ابومعبد نافذ نے اور عطاء بن ابی رباح اور مجاہد اور ابن ابی ملیکہ اور عمرو
ابن دینار اور عبید بن عمیر اور سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ اور سلیمان بن یسار اور عروہ
ابن زبیر اور علی بن حسین اور ابوالزبیر اور محمد بن کعب اور طاؤس اور وہب بن منبہ اور ابوالضحیٰ اور بہت سے لوگون نے
علاوہ انکے روایت کی ہو۔ ہمین کئی آدمیون نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن موسیٰ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث اور ابن لہیعہ نے قیس بن حجاج سے نقل کرکے
بیان کیا ترمذی کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوالولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے قیس بن حجاج نے بیان کیا مضمون دونون روایتون کا ایک ہی قیس بن حجاج نے
قیس صنعانی سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مین (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضرت نے فرمایا اے لڑکے میں تجھے چند باتین تعلیم کرتا ہون تو اللہ پاک کو یاد رکھ اللہ تجھے یاد رکھیگا تو اللہ کو یاد رکھ ہر وقت اسکو اپنے سامنے پائیگا جب کوئی سوال کرنا ہو تو اللہ سے سوال کر اور جب مدد مانگنا ہو تو اللہ سے مدد مانگ اور یہ سمجھ لے کہ اگر تمام دنیا اس بات پر اتفاق کرلے کہ تجھے مضرت پہونچا لے تو وہ نہین پہونچا سکتے سوا اسکے جو اللہ نے تیری قسمت مین لکھدیا ہو یہ بات لکھی جاچکی ہو۔ محمد بن سعد کہتے تھے ہمین محمد بن عمر واقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے قاضی حسین ابن حسین بن عطیہ بن سعد بن جنادہ عوفی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب عبداللہ بن زبیر اور عبدالملک بن مروان کے درمیان مین فتنہ واقع ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس اور محمد بن حنفیہ اپنے بچون اور عورتون کو لیکر مکہ چلے گئے عبداللہ بن زبیر نے ان لوگون سے کہلا بھیجا کہ میری بیعت کرو مگر ان دونون نے منظور نہین کیا اور کہا تم جانو اور تمھارا کام ہم نے تمسے کچھ مطلب نہین رکھتے ہین نہ تمھارے دشمن سے ابن زبیر نے نہ مانا اور سخت اصرار کیا یہانتک کہ کہلا بھیجا یا تو بیعت کرلو ورنہ مین تمھین آگ مین جلا دونگا پس ان دونون نے ابوالطفیل کو کوفہ مین اپنے دوستون کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہمکو ابن زبیر کی طرف سے کھٹکا ہو پس چار ہزار آدمی وہان سے مکہ آئے اور انھون نے بلند آواز سے تکبیر کہین کہ تمام مکہ والون نے اور ابن زبیر نے سنین ابن زبیر بھاگ کر دارالندوہ مین چھپ گئے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہو کہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر لٹک گئے اور کہا مین خدا کے گھر سے پناہ لیتا ہون بعد اسکے سب لوگ ابن عباس اور ابن حنفیہ اور انکے دوستون کے پاس گئے مسجد کے قریب ہی گھرون مین وہ لوگ ٹھیرے ہوئے تھے لکڑیان انکے گرد جمع تھین دیوار تک لکڑیون کا ڈھیر تھا اگر ان لکڑیون مین آگ دیدیجاتی تو پھر کسی کا پتہ نہ چلتا لوگون نے ان لکڑیون کو ہٹایا اور حضرت ابن عباس سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیجیے تو ہم ابن زبیر کو قتل کردین حضرت ابن عباس نے کہا نہین یہ حرمت والا شہر خدا نے اسمین قتل کو حرام کیا ہو اور سوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی کے لیے یہان قتال جائز نہین کیا اور آپکے لیے بھی تھوڑی دیر کو جائز ہوا تھا ہان تم ہماری حفاظت کرو اور ہمین پناہ دو پس وہ لوگ حضرت ابن عباس کو لے کے چلے اسوقت ایک منادی یہ اعلان کر رہا تھا کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی لشکر کو ایسا مال غنیمت حاصل نہین ہوا جیسا تمکو حاصل ہوا اور لشکر تو سونا چاندی غنیمت مین حاصل کرتے ہین اور تم ہماری جانین غنیمت مین حاصل کر رہے ہو پس ان لوگون نے حضرت ابن عباس کو لیجاکر مقام منی مین ٹھیرایا اور (وہان) قیام کیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر (وہان سے) ان لوگون کے ہمراہ طائف کی طرف چلے گئے۔ (طائف مین پہونچکر) عبداللہ بن عباس بیمار ہو گئے۔ پس جسوقت کہ ہم لوگ انکے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے تو انھون نے اپنی حالت مرض مین یہ فرمایا کہ مین ایک ایسی جماعت مین مرتا ہون جو روئے زمین پر سب سے بہتر و افضل ہو۔ وہ جماعت جو کہ عنداللہ محبوب اور مکرم ہو اور وہ جماعت جو کہ (از روے تقوی کے) اللہ کے نزدیک مقرب ہو

Marfat.com

پس اگر مین تم لوگون مین مرون تو وہ جماعت تم ہی لوگ ہو۔ اسکے فرمانے کے بعد آٹھ شب سے زیادہ زندہ نہین رہے کہ انکی وفات ہوگئی [اللہ تعالی انپر رحمت کرے] انکے جنازہ کی نماز محمد بن حنفیہ نے پڑھائی پس (اتنے مین) ایک سفید چڑیا آکر انکے کفنون مین گھس گئی اور وہ چڑیا انکے کفنون سے نہین نکلی یہانتک کہ وہ بھی انکے ساتھ مدفون ہوگئی۔ جب قبر کی مٹی برابر کردی گئی تو محمد ابن حنفیہ نے یہ فرمایا کہ واللہ آج کے دن اس امت کا عالم مرگیا۔ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی اُسوقت انکی عمر تیرہ ۱۳ سال کی تھی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ پندرہ سال کی تھی۔ انکی وفات (بمقام) طائف ۷۸ھ ہجری مین ہوئی اسوقت انکی عمر ستر سال کی تھی اور بعض کا قول ہے کہ انکی عمر ۷۱ سال کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ انکی وفات ۷۰ھ ہجری مین ہوئی اور بعض اسکے قائل کہ انکی وفات ۷۳ھ ہجری مین ہوئی۔ مگر یہ قول خلاف جمہور ہے یہ اپنی داڑھی مین زرد خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ مہندی کا خضاب لگاتے تھے خوبصورت اور طویل قد اور موٹے آدمی تھے انکا سینہ اُبھرا ہوا تھا چہرہ روشن تھا (گفتگو مین) فصیح و بلیغ تھے (حضرت) عثمان محبوس ہوئے تھے۔ اُسی سال مین انھون نے حج کیا تھا۔ یہ آخر عمر مین نابینا ہوگئے تھے تو انھون نے اسی کے متعلق (یہ اشعار کہے تھے اشعار

ان یاخذ اللہ من عینی نورہما ۔ ففی لسانی وقلبی منہما نور ۔ قلبی ذکی وعقلی غیر ذی دخل ۔ وفی فمی صارم کالسیف ماثور

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظۃ بن مرۃ بن کعب لوی۔ قریشی مخزومی۔ انکی کنیت ابو سلمہ ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی کے لڑکے تھے۔ انکی والدہ برہ بنت عبد المطلب ہین اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور (حضرت) حمزہ بن عبد المطلب کے رضاعی بھائی بھی ہین اس لیے کہ ان سبھون کو ثویبہ نے جو کہ ابی لہب کی باندی تھین دودھ پلایا تھا۔ پس انھون نے پہلے حمزہ رضی اللہ عنہ کو (دودھ) پلایا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسکے بعد ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو۔ ابو سلمہ ان لوگون مین ہین جو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہین۔ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین (پھر) انکا تذکرہ کیا جائیگا۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ (حضرت) ابو سلمہ غزوۂ بدر اور احد اور حنین اور بہت سے غزوات مین شریک تھے پس غزوۂ بدر سے واپس آکر مدینہ مین مرے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے (حضرت) ام سلمہ کے خاوند تھے۔ انھون نے دس آدمیون کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور گیارہوین شخص یہی تھے۔ اسکو ابن اسحاق نے

سلہ ترجمہ اگر اللہ نے میری آنکھون سے روشنی لے لی (تو کچھ پروا نہین) میری زبان اور میرے قلب مین آنکھون کی روشنی موجود ہے میرا دل ہوشیار ہے اور میری عقل صحیح و سالم ہے اور میرے منھ مین برہنہ تلوار کی طرح ایک شمشیر ہے ۱۱

بیان کیا ہو۔ یہ ملک حبش مین ہجرت کرکے چلے گئے تھے اور حبش کے مہاجرین مین پہلے مہاجر یہی تھے۔ اسکو ابو عمر نے
بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ پہلے شخص ہین جو ظعینہ سے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کرکے گئے اور ابو نعیم کا یہ بیان
ہو کہ یہ اول اُن لوگون کے ہین جو خاندان قریش سے ہجرت کرکے مدینہ مین گئے قبل بیعت کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے انصار کو بیعت عقبہ مین۔ اور (اُسوقت) انکی بی بی (حضرت) ام سلمہ انکے ساتھ تھین اور بعض لوگون نے کہا ہو
کہ ام سلمہ انکے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ مین نہین گئی تھین بلکہ انھون نے انکے بعد ہجرت کی تھی ہمنے اسکو انکے نام مین
بیان بھی کر دیا ہو۔ اور حضرت ابو سلمہ کو حبش مین لڑکا ہوا تھا (کہ جسکا نام عمر بن ابی سلمہ تھا) اور وہ غزوۂ بدر اور احد مین شریک
تھے چنانچہ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ہاؤم اقرؤا کتابیہ الایہ ہمسے یونس بن بکیر نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قریش نے اہل قریش کے اسلام لانیوالون پر تعدی
کی انکو باندھا اور (طرح طرح کی) ایذائین دین مسلمانون پر مصیبت سخت ہو گئی اور وہ بڑی آزمایش مین پڑ گئے اور سخت
زلزلہ مین ڈالدیے گئے قبیلہ بنی جمح کے لوگون نے (حضرت) عثمان بن مظعون پر تعدی کی اور ابو سلمہ بن الاسد بھاگ کر
(حضرت) ابو طالب کے پاس گئے تاکہ اُنکو بچالین [ابو طالب کے پاس گئے تاکہ ابو سلمہ کو گرفتار کرلین مگر ابو طالب نے
انکو نہین دیا۔ تو ان لوگون نے کہا کہ اے ابو طالب تمنے ہم لوگون سے اپنے بھتیجے کو بچا لیا تو اب کیا ہمسے ہمارے بھتیجے کو
بھی بچاتے ہو۔ ابو طالب نے کہا ہان مین اپنے بھانجہ کو (بھی) اس چیز سے بچاؤنگا جس سے مینے اپنے بھتیجے کو بچایا ابو لہب
نے کہا کہ ابو طالب سچ کہتے ہین وہ ابو سلمہ کو تمھارے حوالہ نکرینگے ابو لہب سے سوا اسدن کے کبھی کوئی کلمہ خیر نہین سنا گیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہ کو مدینہ مین خلیفہ بنایا تھا جسوقت کہ ۲ ہجری مین غزوۂ عشیرہ مین تشریف
لے گئے تھے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی رجا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد
ابن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن مثنی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی ذئب نے زہری سے انھون نے
قبیصہ بن ذویب سے انھون نے ام سلمہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ جب ابو سلمہ کی موت قریب پہونچی
تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے جب انکی روح قبض ہو گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکی دونون آنکھون کو بند کر دیا اور اس حدیث کو ابو قلابہ نے (بھی) قبیصہ سے روایت کرکے بیان کیا مگر انھون نے
اتنا اور زیادہ بیان کیا ہو کہ آپنے آنکھ کے بند کرنے کے بعد یہ فرمایا کہ جسوقت روح قبض ہوتی ہو تو آنکھ اسکو دیکھتی

ف ترجمہ لیکن جسکا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا وہ کہیگا کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو

رہتی ہین (لہذا آنکھ کھلی رہجاتی ہی) - پس بعد قبض روح انکے اہل وعیال چیخنے (اور کچھ زبان سے نکالنے لگے) تو آپنے فرمایا کہ تم لوگ اپنے نفسون کے لیے خیر کے سوا کوئی دعا نکرو - اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہین - اُسکے بعد آپنے دعا کی کہ اے خدا تو کریم ابوسلمہ کی مغفرت کر اور انکے درجہ کو مہدیین مین بلند کر اور انکے بعد انکے باقی ماندہ مین (کوئی) خلیفہ کر اے رب العالمین میرے لیے اور اُنکے لیے مغفرت کر مصعب زبیری نے بیان کیا ہو کہ ابوسلمہ بن عبدالاسد کی وفات بعد غزوۂ احد کے سنہ ہجری مین ہوئی تھی اور بعض نے کہا ہو کہ انکی وفات سنہ ہجری جمادی الاخری کے مہینہ مین ہوئی تھی اور ابوعمر کا بیان ہو کہ انکی وفات سنہ ہجری مین بعد غزوۂ بدر کے ہوئی تھی اور ابن اسحاق کا یہ قول ہی کہ انکی وفات بعد (غزوۂ) احد کے ہوئی تھی - لوگون کا بیان ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بی بی ام سلمہ سے بماہ شوال سنہ ہجری مین نکاح کیا حضرت ابوسلمہ کی وفات کا وقت جب قریب پہونچا - تو انھون نے یہ دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ میری اہل سے بہتر شخص کو بنا پس اللہ تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکا خلیفہ انکی بی بی (حضرت) ام سلمہ پر بنا دیا جسکے باعث وہ تمام مسلمانون کی ماں ہو گئین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی اولاد عمر و سلمہ و زینب و درّہ کے نگہبان و محافظ ہو گئے - انکا تذکرہ تینون جگہ کیا ہے مین کہتا ہون کہ ابن منده نے یہ کہا ہو کہ ابوسلمہ (غزوۂ) بدر اور احد اور غزوۂ حنین اور بہت سے غزوات مین شریک تھے پھر بعد اسکے یہ بیان کیا جو کہ انکی وفات مدینہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اُسوقت ہوئی جبکہ وہ غزوۂ بدر سے واپس آئے پس جو شخص کہ غزوۂ بدر سے لوٹ کر مرجائے تو وہ غزوہ حنین مین کیونکر شریک ہو سکتا ہو اس لیے کہ غزوۂ حنین سنہ ہجری مین ہوا ہو - پس انکا یہ قول کہ غزوۂ بدر سے واپس آنے کے بعد انکی وفات ہوئی اسمین شبہہ ہو - اس لیے کہ وہ غزوۂ احد مین شریک تھے اور اُسکے بعد انکی وفات ہوئی جیسا کہ مینے اسکو ذکر کیا ہو - ابوعمر نے کہا ہو کہ انکی وفات سنہ ہجری مین بعد (غزوہ) بدر ہوئی تھی - اور غزوہ بدر سنہ ہجری کے رمضان شریف مین ہوا تھا -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن الخزرج - انصاری خزرجی سالم کا بیٹا چونکہ بڑا تھا لہذا لوگ انکو جبلی کہتے تھے - عبداللہ انصار مین معزز اور شریف تھے - انکے والد عبداللہ بن اُبی ہین وہ اُبی جو ابن سلول کے ساتھ مشہور تھے سلول قبیلہ خزاعہ کے ایک عورت کا نام تھا وہ اُبی کی والدہ تھین حارثی کے لڑکے عبداللہ بن اُبی منافقین کے سردار تھے سلامان عبداللہ بن ابی کے لڑکے (حضرت) عبداللہ بن عبداللہ افضل اور بہترین صحابہ مین تھے - انکا نام (قبل اسلام کے) حباب تھا ایسی وجہ سے انکے والد ابوحباب کے ساتھ پکارے جاتے تھے جب یہ اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھدیا - یہ غزوۂ بدر اور غزوہ احد اور کل غزوات مین

Marfat.com

رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ قبل اسلام کے قبیلہ خزرج کے لوگون نے اتفاق کرکے انکے والد عبداللہ بن ابی کو اپنا سردار بنا لیا تھا۔ اور اپنے کل کامون کا دارومدار انھین کے سپرد کر دیا تھا۔ پس جب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو لوگ اس معاہدہ سے لوٹ گئے (اور انکا اتباع چھوڑ دیا) پس انکو انکی بڑائی اور عظمت نے گمراہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشک کرنے لگے اور دلمین نفاق رکھنے لگے۔ یہ وہی ہین جنھون نے آنحضرت سے غزوۂ بنی مصطلق مین یہ کہا تھا۔ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل تو اُنکے لڑکے عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا کہ قسم خدا کی وہی ذلیل و خوار جو اور آپ غالب و معزز ہین۔ یارسول اللہ اگر آپ مجھکو اُسکے قتل کے لیے حکم دین تو مین (فوراً) اُسے قتل کر دون اس حالت مین کہ واللہ آپ بھی جانتے ہین کہ قبیلہ خزرج مین مجھسے زیادہ کوئی اپنے والد کے ساتھ نیک سلوک کرنیوالا نہین تھا مگر مین اس سے خوف کرتا ہون کہ آپ کسی مرد مسلمان کو اُسکے قتل کا حکم دین پس وہ شخص اُسے قتل کر دے اور میرا نفس اُسکو نہین دیکھ سکے کہ اپنے والد کے قاتل کو زمین پر زندہ چلتا ہوا دیکھے یہانتک کہ مین بھی اُسے قتل کر دون پس مین ایک مومن کو ایک کافر کے عوض مین قتل کر دون جسکے باعث مین جہنم مین داخل ہو جاؤن۔ اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قتل نہین کرو بلکہ اُسکی اچھی طرح خدمت کیا کرو۔ جب تک میرے ساتھ رہیگا مین بھی اُسکے ساتھ نرمی کیا کرونگا۔ پھر اُسکی نوبت نہین آئیگی کہ لوگ یہ گفتگو کرین کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین (ہرگز ایسا نہوگا) تم اپنے والد کے ساتھ احسان و نیک سلوک کیا کرو جب انکے والد مرے تو اُنکے بیٹے (حضرت) عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی درخواست کی کہ آپ اُنکے جنازے کی نماز پڑھا دین۔ جنھین اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے خبر دی اُن سبھون نے اپنی اپنی سندون سے ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبیداللہ نے نافع سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کے والد کا انتقال ہوا تو وہ رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور یہ عرض کیا کہ آپ اپنا قمیص (مبارک) دین کہ مین اُسمین اپنے والد کو کفناؤن اور آپ اُنکے جنازے کی نماز پڑھا دین اور اُنکے لیے دعاے مغفرت کرین پس آپنے اُنکو اپنا قمیص دیدیا اور یہ فرمایا کہ جب تم لوگ (غسل وغیرہ سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھکو خبر دیدینا۔ (چنانچہ انھون نے خبر دی اور آپ تشریف لے گئے) پس جب آنحضرت نے اُنپر نماز پڑھانیکا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے (آپکا دامن پکڑ کر) کھینچا اور یہ عرض کیا کہ کیا اللہ عزوجل نے آپکو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہین کیا ہے تو آپنے جواب دیا کہ مجھکو دونون باتون کا اختیار ہے (فرمایا اللہ تعالیٰ نے) چاہے تم اُن لوگون کے لیے طلب استغفار کرو چاہے نہین کرو اُسکے بعد آپنے اُنپر نماز پڑھائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ترجمہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائینگے تو جو ہم مین باعزت ہے وہ ذلیل کو وہان سے نکال دیگا۔

Marfat.com

ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ پس اُسکے بعد آپنے منافقین پر نماز پڑھانی چھوڑدی ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ غزوۂ احد مین عبداللہ بن عبداللہ کی ناک کٹ گئی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لیے حکم دیا تھا کہ چاندی کی ناک بنوالین اور ابونعیم کا بیان ہو کہ عروہ بن زبیر نے عائشہؓ سے انھون نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سے نقل کرکے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ میرا دانت ٹوٹ گیا تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم چاندی کا بنوالو۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ یہی قول مشہور ہو اور قول متاخرین یعنے ابن مندہ کا یہ قول کہ انکی ناک کٹ گئی تھی (فقط) وہم ہو۔ حضرت عبداللہ زندہ رہے یہانتک کہ یمامہ کے دن بعہد خلافت حضرت ابوبکر مسیلۃ الکذاب کی لڑائی مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ۔ اعشی مازنی۔ انکا تذکرہ حمزہ کے باب مین گزر چکا ہو۔ عبداللہ والے ناموں مین سب سے پہلے انھین کا ذکر ہوا ہو اسلیے کہ انکے والد عبداللہ اعور کے لقب سے مشہور تھے۔ انسے معن بن ثعلبہ اور صدقہ مازنی نے جو کہ طیلسہ بن صدقہ کے والد تھے حدیث روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ابی اُمیہ۔ مخزومی۔ یہ بھائی تھے (حضرت) ام سلمہ کے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین۔ ایک گروہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ مگر اسمین شبہہ ہو اس لیے کہ ابوعمر نے بیان کیا ہو کہ بوجہ انکی صغرسنی کے انکا صحابی ہونا میرے نزدیک صحیح نہین۔ عروہ بن زبیر اور محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے انسے حدیث روایت کی ہو۔ ہمین عبدالوہاب بن ابراہیم نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ پہلے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے مین نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا کہ آپ اُسکو لپیٹے ہوئے تھے اور آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہین تھا۔ اُسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر آٹھ سال کی تھی۔ انسے مروی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ خبری نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی اُمیہ اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ رہے انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔ مگر ابوموسیٰ نے یون بیان کیا ہو۔ عبداللہ بن ابی عبداللہ بن امیہ

لہ ترجمہ اور (اے نبی) اگر انمین سے کوئی مرجائے تو تم اسکی نماز نہ پڑھو اور اسکی قبر پر نہ کھڑے ہو ۱۲

Marfat.com

پس انھون نے اُبی کو اُمیہ سے بدل دیا اور اسکو عبداللہ ثانی کے ساتھ کر دیا مگر یہ صحیح نہین بلکہ صحیح وہ ہو جسکو مینے اول ترجمہ مین بیان کیا ہو (انکا پورا) نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشہ۔ انکی کنیت ابو ربیع ہو۔ انصاری ہین۔ واقدی اور کلبی نے کہا ہو کہ یہ وہی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی عیادت کی تھی اور یہ فرمایا کہ اے ابو ربیع ہم تمھارے بارہ مین مجبور ہین اور بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ اپنے والد کے ہمراہ تھے۔ واقدی اور کلبی نے بیان کیا ہو کہ جب یہ عبداللہ مرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قمیص مین کفنایا۔ واللہ اعلم۔ غسانی نے اسکو ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عثمان۔ یہ عبداللہ (حضرت) ابو بکر صدیق کے لڑکے ہین۔ انکا (پورا) نسب انکے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کے تذکرہ مین لکھا جائیگا اور یہ اسماء بنت ابی بکر کے عینی بھائی ہین۔ ان دونون کی والدہ قتیلہ تمیمی ہین جو کہ قبیلہ بنی عامر ابن لوی کی ایک عورت تھین۔ یہ عبداللہ وہی ہین جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد حضرت ابو بکر کے پاس غار مین ہر شب کھانا اور اہل قریش کی خبرین پہونچایا کرتے تھے۔ آپ دونون حضرات غار مین تین شب ٹھہرے تھے۔ اسمین بعض لوگون کے اور اقوال بھی ہین۔ عبداللہ جوان و بہادر آدمی تھے (جب رات کو خبر لیکر جاتے تو) تمام رات وہین غار مین آپ دونون حضرات کی خدمت مین رہتے۔ اور سحر کے وقت اُٹھکر (اسفل رجلد) آتے کہ صبح ہوتے ہوتے قریش مین پہونچ جاتے اور تمام دن وہان رہکر جن جن باتون کو سنتے خوب خیال کر لیتے۔ جب رات خوب اندھیری ہو جاتی تو اُن بکرون کو لیکر پھر آپ حضرات کی خدمت مین پہونچ جاتے۔ یہ عبداللہ غزوہ طائف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے پس انکو وہان ایک تیر لگا کہ جسکو ابو محجن ثقفی نے چلایا تھا تو انھون نے اُس تیر کو نکال لیا اور زخم بھی بھر گیا مگر بعد مین پھر زیادتی پس اُسی زخم سے اپنے والد (حضرت) ابو بکر کے شروع خلافت مین انتقال کر گئے یہ واقعہ ماہ شوال ۱۱ھ ہجری مین ہوا تھا۔ یہ قدیم الاسلام تھے۔ انکا شریک ہونا فتح مکہ اور غزوۂ حنین اور طائف کے سوا اور کسی غزوہ مین نہین سنا گیا انھون نے ایک چوغہ کو سات دینار مین اس ارادہ سے خرید کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسمین دفن کیے جائینگے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسمین دفن نکیے گئے تو انھون نے اُسکو اپنے لیے رکھ لیا تاکہ اُسمین دفن کیے جائین مگر جب انکی موت کا وقت قریب پہونچا تو انھون نے لوگون کو منع کر دیا۔ کہ مجھکو اسمین ہرگز نکفنانا اگر اسمین کوئی بھلائی ہوتی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُسمین کفنائے جاتے۔ یہ بعد ظہر کے دفن کیے گئے اور انکے جنازے کی نماز انکے والد نے

Marfat.com

بڑھائی انکی قبر مین انکے بھائی عبدالرحمن اور عمر اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم اُترے تھے اس جگہ انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہی اور قبل مین ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہی اور ابوموسی نے یہان پر انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عمر بن الخطاب۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے احادیث بیان کیا ہی۔ یزید بن ہارون نے کہا ہی کہ عبداللہ ابن عبداللہ بن عمر (اپنے والد) عبداللہ کی اولادون مین سب سے بڑے تھے سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت (حجۃ الوداع مین) عرفہ سے چلے تو آپنے اپنے پیچھے سے شور وغل اور اعراب مین لڑائی کی آواز سنی تو آپ اُنکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو خاموشی اختیار کرو شور اور غل مین کوئی بھلائی نہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ابی مالک۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے روایت کی ہی وہ کہتے تھے انصار مین خاندان بنی عوف بن خزرج سے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی مالک غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی۔ مین کہتا ہون جیسا کہ مینے سنا ہی ایسا ہی انکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا ہی مگر یہ وہم ہے اسلیئے کہ جو قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے غزوہ بدر مین شریک تھے وہ عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی بن مالک ہین ایسا ہی اسکو ابن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہی و نیز اس کو سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہی یہی صحیح ہی۔ تینون نے یعنی یونس اور بکائی اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے ان لوگون مین جو غزوہ بدر مین قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے شریک تھے دو شخصون کو بیان کیا ہی ایک تو یہی عبداللہ دوسرے اوس بن خولی لیکن یونس نے یون کہا ہی عبداللہ بن ابی مالک پس چونکہ انھون نے خلاف کیا لہذا درست نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن انصاری اشہلی۔ یہ صحابی ہین اور ان سے حدیث بھی مروی ہی ہین ابوالفرج بن ابی الرجاء نے کتابہ، اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے اسمٰعیل بن ابی حبیبہ سے انھون نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پس ہم لوگون کو مسجد بنی عبدالاشہل مین

Marfat.com

نماز پڑھائی تو مین نے آپ کو اس حال مین دیکھا کہ جسوقت آپ سجدہ کرتے تو اپنے دست مبارک کو کپڑے پر رکھتے
انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن۔ انکی کنیت ابو روح ہی خثعمی ہین۔ الغا، اللہ تعالے ان کا تذکرہ کنیت کے باب مین کیا جائے گا
ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق یہ غزوہ طائف مین شہید ہوئے انکے تذکرہ کو فقط ابن مندہ نے ایسا ہی مختصر لکھا ہی
مین کہتا ہون کہ یہ غلط ہی اسلیئے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اولاد مین جو طائف کے دن شہید ہوئے وہ عبد اللہ
بن ابی بکر ہین یعنی وہ آپکے صاحبزادے ہین نہ پوتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المدان۔ عبد المدان کا نام عمرو تھا وہ بیٹے ہین دیان کے دیان کا نام یزید تھا وہ بیٹے ہین قطن بن زیاد بن
الحارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن الحارث بن کعب بن عمرو بن عنتہ بن جلد کے حارثی ہین۔ وفد بنکر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوئے تھے اسکو طبری نے بیان کیا ہی پس (جب یہ حاضر ہوئے) تو آپنے ان سے پوچھا کہ تمہارا
نام کیا ہی۔ انھون نے عرض کیا کہ عبد الحجر تو آپنے فرمایا (نہین بلکہ) تم عبد اللہ ہو جب حضرت معاویہ انکو جاذا دیکھن مین بکر مین
(حضرت) علی سے مقاتلہ کرنے کیلئے گئے تھے تو (وہان) انکو یثیر بن ابی ارطاۃ نے قتل کر دیا۔ اسوقت حضرت علی کے لشکر کے
سردار عبد اللہ بن عباس تھے۔ اور یہ عبد اللہ بن عباس کے داماد تھے پس انھون نے انکو قتل کرا دیا انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہی

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الغافر۔ حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انھون نے عبد اللہ بن غافر سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے
روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جسوقت میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو انکی برائی نہ بیان کرو اور جب علم
نجوم کا تذکرہ ہو تو کوئی دخل نہ دو اور جسوقت قرآن کا تذکرہ ہو تو تم لوگ کہو کہ اللہ عزوجل کا کلام ہی غیر مخلوق ہی۔ اور
جو اسکے خلاف کہے وہ کافر ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الملک۔ بعض نے یون بیان کیا ہی عبد اللہ بن عبد اللہ بن مالک اور بعض نے یون کہا ہی عبد اللہ بن عبد نا

مالک بیٹے ہین عبداللہ بن ثعلبہ بن غفار بن ملیل کے۔ یہ عبداللہ آبی اللحم کے (لقب کے) ساتھ مشہور تھے اس لقب کے ساتھ مشہور ہونیکی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت مین جو جانور بتون کے اوپر ذبح کئے جاتے تھے انکا گوشت نہین کھاتے تھے۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ (مطلقاً) گوشت نہین کھاتے تھے بلکہ اس سے انکار کرتے تھے بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام حویرث تھا مینے اسکو ذکر کر دیا ہی یہ غزوہ حنین کے دن شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد مناف بن لعلن بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمۃ بنی جشم بن خزرج سے ہین۔ انصاری ہین خزرجی ہین سلمی ہین کنیت انکی ابو یحییٰ ہی غزوہ بدر مین شریک تھے یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہی اور واحد مین بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا)۔ عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن ہلال۔ انصاری۔ انکا شمار اہل قبا مین ہی بشر بن عمران نے جو اہل قبا سے تھے روایت کی ہی کہ مجھسے میرے مولیٰ عبداللہ بن عبد بن ہلال بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہی جب میرے والد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکے لئے دعا فرمایئے اور برکت مانگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا آپکے ہاتھ کی ٹھنڈک مجھے نہین بھولتی۔ بشر بن عمران کہتے تھے کہ یہ عبداللہ رات بھر نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو انکی سر اور ڈاڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے بالونکی کثرت کے سبب سے انکے بال علیحدہ نہین کئے جا سکے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی انکے والد کا نام صرف عبد ہی اللہ تعالیٰ کے نام کیطرف مضاف نہین ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ عبداللہ بیٹے ہین عبد بن ہلال کے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ عبداللہ بیٹے ہین عبداللہ بن ہلال کے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے بھی لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ عبداللہ بن ہلال یا عبید بن ہلال اور بعض لوگون نے کہا ہی عبد ہلال۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اور بعض لوگ انکو عبد بن عبد کہتے ہین شمالی ہین کنیت انکی ابو الحجاج ہی شمالہ ایک شاخ ہی قبیلہ ازد کی۔ انکا شمار اہل شام مین ہی۔ حمص مین رہتے تھے بقیہ نے صفوان بن عمرو سے انھون نے عبدالرحمن بن عوف جرشی سے انھون نے عبداللہ بن عبد شمالی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا اگر مین قسم کھاؤن تو سچ ہوگی کہ میری امت کے سابقین سے پہلے صرف چند لوگ جنت مین داخل ہونگے جنمین ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی اولاد اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ہونگے انسے ایک حدیث اور بھی مروی ہی اسکو اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان سے

روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ عبدالرحمن بن عائذ سے اور وہ عبداللہ بن عبد شمالی سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور رسب نے کہا ہی کہ ان عبداللہ کی کنیت ابوالحجاج ہی شمالی ہی اور ابن منده نے انکو عبداللہ شمالی لکھا ہی اور بیان کیا کہ انسے عبدالرحمن بن ابی عوف نے روایت کی ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

بن عبس بعض لوگ انکو عبسی کہتے ہین انصاری ہین - بنی عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بدر مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - زہری نے کہا ہی کہ غزوہ بدر مین انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے عبداللہ بن عبس بھی شریک تھے انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی - ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگون کے نام مین جو خزرج کے خاندان بنی زید بن مالک بن ثعلبہ سے غزوہ بدر مین شریک تھے عبداللہ بن عبس کا نام بھی روایت کیا ہی - یہ ثعلبہ بیٹے ہین کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج کے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - اور ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ عبداللہ ابو عبس نہین ہین یہ خزرجی ہین اور ابو عبس اوسی ہین یہ دونون انصار سے ہین

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے لوگون نے انکا نسب نہین بیان کیا اور کہا ہی کہ یہ بنی حارث بن خزرج کی اولاد سے ہین - مین کہتا ہون کہ میرے خیال مین یہ وہی شخص ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ابو عمر کو اشتباہ اس وجہ سے ہوا کہ انھون نے اس تذکرہ مین نہ کہا کہ یہ حلیف ہین اور پہلے تذکرہ مین اسکا ذکر نہین دیکھا حالانکہ اس قسم کے اختلافات بہت ہوا کرتے ہین بعض علما ایک شخص کو ایک قبیلہ کا حلیف لکھتے ہین اور بعض اس شخص کو اسی قبیلہ سے لکھتے ہین واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبیداللہ بن عتیق - عسکری نے انکا تذکرہ افراد مین لکھا ہی اور ابوبکر بن نقی نے اپنی سند سے علی بن سعید عطاردی سے انھون نے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عتیق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ عزوجل کی راہ مین ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر آگے اپنی چین انگلیان ملائین اور فرمایا کہ پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہی یا اسے کوئی جانور کاٹ لے اور اس سے مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہی یا اور کسی طرح مر جائے تب بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہی یا کوئی شخص لڑائی مین مارا جائی تو اسکا بھی انجام بخیر

Marfat.com

ہوگا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور عنقریب انکا ذکر عبداللہ بن عتبک کے نام مین آئیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان انصاری عبدلباقی بن قانع نے انکا یہی نام تمایا ہی۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انھون نے ابو احمد زبیری سے انھون نے کثیر بن زید سے انھون نے مطلب بن عبداللہ سے انھون نے ابن عثمان سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے میںنے عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنی بی بی کیساتھ (خلوت مین) تھا آپ کی آواز سنکر مینے جلدی کی (اور قبل از فراغت اٹھ کھڑا ہوا) اور مینے غسل کرلیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایسی حالت مین تمھین غسل کی ضرورت نہ تھی[1]) غسل تو انزال سے واجب ہوتا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی صلح کے نام مین بیان ہوچکا ہی کہ یہ واقعہ انکا ہی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ واقعہ عثمان کا ہی عبداللہ بن عثمان کا ذکر اس حدیث مین نہین ہی مین نہین جانتا کہ عبداللہ کا نام کیون لیا گیا۔ ابو جعفر طبری نے ذکر کیا ہی کہ سعد بن ابی وقاص نے عبداللہ بن عثمان کو عراق سے جزیرہ کیطرف بھیجا تھا اور وہ مقام نصیبین کیطرف جو نصاف سے موصل سے ہوگئے تھے اور وہان کے لوگون سے صلح کی تھی اب نہین معلوم کہ یہ وہی ہین یا کوئی اور۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ کنیت انکی ابو قیس ہی۔ ذکوانی مین مدنی ہین انسے سالم بن عبداللہ بن عمر نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی ابو موسیٰ نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن شاہین نے انکا ذکر صحابہ مین لکھا ہی اور انھون نے ان عبداللہ اور عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے درمیان مین فرق بیان کیا ہی اور انھون نے زہری سے روایت کی ہی وہ سالم سے وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے تھے ہم عبداللہ بن عتبہ کے ہمراہ مقام یریم مین گئے تھے یریم مدینہ سے بیس فرسخ ہمدان ہم نے نماز مین قصر کیا تھا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن مسعود ہذلی حجازی ہین۔ انکا سبب نکے چچا عبداللہ بن مسعود کے ذکر مین آئیگا انسے انکے بیٹے حمزہ نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مینے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات یاد ہی انھون نے کہا ہان مجھے یاد ہی کہ مین پانچ یا چھ سال کا تھا آپنے مجھے لیکر اپنی گود مین بٹھالیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے اور میری اولاد کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ عقیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی حالانکہ یہ تابعی ہین کوفہ مین یہ تابعین کے اعلیٰ طبقہ مین تھے یہ والد ہین عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود فقیہ مدنی کے جو زہری کے استاد تھے حضرت عمر بن خطاب نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو عامل بنایا تھا۔

[1] حکم بدل گیا ہوگیا اور صرف دخول پر غسل واجب کیا گیا خواہ انزال ہو یا نہو حنفیہ کا یہی مسلک ہی۔

Marfat.com

الیسے انکے بیٹے عبد اللہ نے اور حمید بن عبد الرحمن اور محمد بن سیرین اور عبد اللہ بن معبد ذرائی نے روایت کی ہے۔ بخاری نے انکا ذکر تابعین مین کیا ہے اور عقیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے بوجہ اس حدیث کے جو ابو اسحاق سبیعی نے عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین نجاشی کے پاس بھیجا ہم قریب اسی آدمی کے تھے جنمین ابن مسعود اور جعفر (طیار) بھی تھے جعفر نے کہا تھا مین آج تم سب کیطرف سے (بادشاہ سے) گفتگو کرونگا عقیلی نے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو انکی ہجرت حبش کیطرف ثابت ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ابو اسحاق نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عتبہ سے انھون نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے پاس بھیجا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون ابو عمر کا یہ کہنا کہ حضرت عمر نے عبد اللہ کو عامل بنایا تھا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عبد اللہ صحابی تھے کیونکہ حضرت عمر کی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ برس بعد ہوئی پس اگر یہ صحابی نہوتے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین انکی عمر زیادہ نہ ہوتی تو حضرت عمر انکو عامل نہ بناتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک انصاری۔ جابر بن عتیک اوسی کے بھائی ہین جو مالک بن معاویہ کی اولاد سے ہین یہ بھی ان لوگون مین سے ہین جنھون نے ابو رافع بن ابی الحقیق یہودی کو قتل کیا تھا۔ انکا نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے حالانکہ اس مین اعتراض ہے جسکو ہم اخیر تذکرہ مین لکھینگے اور ہم انکا صحیح نسب انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے۔ اور ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ والد ہین جابر اور جبر فرزندان عتیک کے انکی حدیث انکے بیٹے کے پاس اور کعب بن مالک اور عبد الرحمن بن کعب کے پاس ہے جنگ یمامہ واقع سنہ ۱۲ھ مین شہید ہوئے۔ ہمین ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے محمد بن عبد اللہ بن عتیک سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص خدا کی راہ مین جہاد کرنیکے لئے نکلے پھر آپنے اپنی انگلیان یعنی انگوٹھے اور انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی کو ملایا اور کہا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنے والے کہان ہین بعد اسکے کہا پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اسکو کوئی جانور کاٹ کھائے اور مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا یونہین مر جائے تب بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو شخص مارا جائے اسکا خاتمہ بھی بخیر ہوگا یہی ہین جنھون نے رافع کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا تھا انکی بینائی مین کچھ ضعف تھا جب اسکو قتل کرکے زینہ سے اترنے لگے تو گر پڑے اور انکے پیر مین چوٹ آگئی انکے ساتھی انکو اٹھا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئے آپنے انکے پیر پر ہاتھ پھیر دیا یہ کہتے تھے مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا اسمین کبھی درد تھا ہی نہین یہ لوگ جب واپس ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے

Marfat.com

تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ان لوگون کو دیکھتے ہی آپنے فرمایا کہ تمھارے چہرے کامیاب ہین - ابو عمر نے کہا ہی میرا خیال ہی کہ یہ اور ان کے بھائی بدر مین شریک تھے اور اسمین تو کسی کا اختلاف ہی نہین کہ عبد اللہ بن عتیک احد مین شریک تھے - ہشام کلبی اور انکے والد محمد بن سائب نے کہا ہی کہ عبد اللہ صفین مین علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے اگر یہ صحیح ہی تو معلوم ہوا کہ یہ جنگ یمامہ مین شہید نہین ہوے بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی نہین ہین جابر کے بھائی کا نام حارث ہی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی کیونکہ جن لوگون نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ خزرج کے تھے اور جن لوگون نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ اوس کے تھے ابن اسحاق وغیرہ نے ایسا ہی ذکر کیا ہی اسمین کسی کا اختلاف نہین اس سے اسی قول کی تائید ہوتی ہی کہ عبد اللہ بن عتیک قبیلۂ اوس سے نہین ہین اور جابر بن عتیک کے بھائی نہین ہین - انکا نسب خلیفہ بن خیاط نے اس طرح بیان کیا ہی عبد اللہ بن عتیک بن قیس بن اسود بن مری بن کعب بن غنم بن سلمہ قبیلۂ خزرج سے ہین - مین کہتا ہون کہ ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہما نے بھی خلیفہ بن خیاط ہی کے مثل نسب بیان کیا باقی رہے جابر بن عتیک تو وہ بیٹے ہین عتیک بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کے جو قبیلہ اوس کی ایک شاخ ہی ابن اسحاق وغیرہ نے بھی قبیلہ اوس تک انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی پس یہ عبد اللہ جابر کے بھائی نہین ہو سکتے - اسکی ایک دلیل یہ بھی ہی کہ قبیلہ اوس کے لوگون نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور قبیلۂ خزرج کے لوگون نے ابو رافع کو قتل کیا اسمین اہل سیر کا اختلاف نہین ہی - ابو موسیٰ نے اس تذکرہ سے پہلے عبد اللہ بن عتیک بن عتیق کا تذکرہ لکھا ہی اور انکے تذکرہ مین یہی حدیث لکھی ہی جو ابن بکیر نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے مجاہد کی فضیلت مین روایت کی ہی ابو موسیٰ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عبید بن عتیق کے تذکرہ مین لکھا ہی اسمین شک نہین کہ بعض کاتبون نے یا راویون نے عتیک کو عبید کر دیا یعنی کاف کو الفون نے دال سمجھا یہی صحیح ہی اور پہلا تذکرہ کوئی چیز نہین ہی اسکے صحیح ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہی کہ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے وہی حدیث و روایت کی ہی جو ہم شروع تذکرہ مین لکھ چکے پس معلوم ہوا کہ پہلا تذکرہ غلط ہی واللہ اعلم اور ابن ابی داؤد کا یہ کہنا کہ یہ جابر اور جبر فرزندان عتیک کے والدین انکی غلطی ہی کیونکہ بالفرض اگر یہ قبیلہ اوس سے ہوتے تو انکے بھائی ہوتے نہ کہ والد کیونکہ یہ سب عتیک کے بیٹے ہوتے ہین اور زیادہ لوگ اس طرف ہین کہ جابر بن عتیک ہی کا نام جبر بھی ہی یہ دونون وہ شخص نہین ہین اور اگر یہ عبد اللہ قبیلۂ خزرج سے ہون تو بھی اسمین کلام نہین کہ جابر اور جبر کے بھائی نہین ہو سکتے کیونکہ وہ دونون انصار سے ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان اسدی - قبیلۂ اسد بن خزیمہ سے بنی عمرو بن خزرج کے حلیف ہین جنگ یمامہ مین شہید ہوے ان کا تذکرہ

Marfat.com

ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن عثمان تیمی بعض لوگوں انکا نام عبدالرحمن کہتے ہیں یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب نے عبداللہ بن عثمان تیمی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز کے اٹھانے سے منع فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی۔ ہمام نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے عبداللہ بن عثمان ثقفی سے انھوں نے ایک عورت سے جو قبیلہ ثقیف سے تھے { قتادہ کہتے ہیں کہ لوگ انکو معروف کہتے تھے اگر انکا نام عبداللہ بن عثمان نہ ہوتو میں نہیں جانتا کہ انکا کیا نام تھا } روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن باعث ثواب ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن تو دکھانے سنانے کیلئے ہے بعض لوگوں نے انکا نام زہیر بن عثمان بیان کیا ہے۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

امیرالمومنین حبیب رسول اللہ صدیق اکبرؓ

ابن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ قریشی تیمی کنیت ابوبکر لقب صدیق۔ والد کی کنیت ابوقحافہ اور نام عثمان۔ والدہ ام الخیر سلمیٰ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد ابن تیم بن مرہ۔ ابوقحافہ کے چچا کی بیٹی تھیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام لیلیٰ بنت صخر بن عامر تھا یہ محمد بن سعد کا قول ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام سلمیٰ بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم تھا مگر یہ غلط ہے اسلئے کہ اس صورت میں وہ ابوقحافہ کے بھائی کی بیٹی ہو جائینگی اور اہل عرب چچا کی بیٹی سے (زمانہ جاہلیت میں بھی) نکاح نہ کرتے تھے پہلا ہی قول صحیح ہے۔ حضرت ابوبکر غار میں بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہجرت میں بھی ساتھ تھے اور آپ کے بعد خلیفہ بھی ہوئے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے اور انسے حضرت عمر و عثمان و علی و عبدالرحمن بن عوف و ابن مسعود و ابن عمر و ابن عباس و حذیفہ و زید بن ثابت وغیرہم نے روایت کی ہے انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں عبدالکعبہ تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکے گھر والوں ہی نے انکا نام عبداللہ رکھا تھا ایک لقب انکا عتیق بھی ہے عتیق کیوجہ تسمیہ میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں حسن و جمال کیوجہ سے لوگ انکو عتیق کہتے تھے لیث بن سعد اور بہت سے لوگوں کا یہی قول ہے اور زبیر بن بکار اور بہت سے لوگوں کا قول ہے کہ عتیق انکو اسوجہ سے کہتے ہیں کہ انکے نسب میں کوئی بات ایسی نہ تھی جو قابل عیب ہو اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عتیق انکو اسوجہ سے کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا تھا کہ

Marfat.com

کہ تم آگ سے خدا کے عتیق (یعنی آزاد کئے ہوئے) ہو۔ ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ نے اپنے چچا اسحاق بن طلحہ سے انھون نے حضرت عائشہؓ سے روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے انسے فرمایا کہ تم آتش جہنم سے آزاد ہو اُسی دن سے انکا نام عتیق ہوگیا یہ حدیث معن سے بھی مروی ہے اور موسیٰ بن طلحہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے۔ انکا لقب صدیق اسوجہ سے ہے کہ ہم سے ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعد مطرز اور ابو علی حداد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد بن حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مفضل بن غسان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ نے صبح کو لوگون سے بیان کیا کچھ لوگ جو ایمان لا چکے تھے اسکو سنکر فتنہ مین پڑ گئے اور مرتد ہو گئے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ مین اس سے زیادہ بعید از قیاس بات مین انکی تصدیق کرتا ہون ہر صبح شام آسمانی خبرون مین انکی تصدیق کرتا ہون پھر معراج کی کیون نہ تصدیق کرون اسی وجہ سے انکا نام ابوبکر صدیقؓ مشہور ہوگیا ابو محجن ثقفی نے یہ اشعار نظم کئے ہین ؎

وسمیت صدیقا وکل مہاجر ۔ سواک یسمی باسمہ غیر منکر ۔ سبقت الی الاسلام واللہ شاہد ۔ وکنت جلیسا فی العریش المشہر

حضرت صدیق کا اسلام ابوبکر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت مین (بھی) سرداران قریش سے تھے اور انمین ہر امر مین تھی انکی تالیف کیا کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت مین دیت کے فیصلہ انھین کے متعلق تھے جب یہ کسی بات کی ذمہ داری کر لیتے تو تمام قریش اسکو مانتے اور انکی ذمہ داری کا پاس و لحاظ کرتے اور اگر کوئی اور ذمہ داری کرتا تو اسکی بات نہ مانتے تھے پھر جب اسلام کا دور آیا تو انھون نے اسلام کی طرف سبقت کی انکے ہاتھ پر بہت لوگ اسلام لائے اسوجہ سے کہ لوگ انسے محبت رکھتے تھے اور انکی طرف مائل تھے یہانتک کہ عشرہ مبشرہ کے پانچ آدمی انھین کے ہاتھ پر اسلام لائے ہین جیسا کہ اُن کے نامون مین بیان کیا جائیگا۔ ایک جماعت علما کی اس طرف ہے کہ یہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے ابن عباس بھی بروایت شعبی اسی کے قائل ہین اور حسان بن ثابت نے بھی اپنے شعر مین اسکو بیان کیا ہے اور عمرو بن عبسہ اور ابراہیم نخعی وغیرہم کا بھی یہی قول ہے۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن حصین

لہ ترجمہ (ای ابوبکر) آپ کا نام صدیق رکھا گیا اور آپ کے علاوہ اور مہاجرین ۔ اپنے اپنے نام سے کہ وہ بھی بڑے نہین ہین پکارے جاتے ہین ۔ آپنے اسلام کیطرف سبقت کی اسکا اللہ شاہد ہے ۔ اور آپ عریش مین نبی کے ہمنشین تھے ۔ ۱۲

تمیمی نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جسکو اسلام کی طرف بلایا کچھ نہ کچھ لغزش اور تردد اسے ضرور ہوا سوا
ابوبکر کے کہ مینے جسوقت انسے ذکر کیا انھین کچھ بھی تردد نہین ہوا۔ ہمین حافظ ابوالقاسم بن علی بن حسین نے کتابۃً خبر دی وہ
کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد بن بیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفضل
بن خیرون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منجاب بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن یوسف نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلف عرفطی یعنی ابوامیہ نے جو خالد بن عرفطہ کی اولاد سے تھے ابن داب یعنی عیسیٰ بن یزید سے روایت
کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان کرتے تھے کہ مین (ایک دن) کعبہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل بھی وہان بیٹھے
ہوئے تھے امیہ بن ابی الصلت انکے پاس آیا اور انسے پوچھا کہ ای طالب خیر تمھارا کیا حال ہے زید نے کہا اچھا حال ہے امیہ نے پوچھا کہ کیا
تم اپنا مقصود پاگئے زید نے کہا نہین مگر جستجو مین ہون اور یہ شعر پڑھا کل[1] دین یوم القیامۃ الا ما قضی اللہ بہ والحنیفیۃ بور اچھا بتاؤ تو یہ نبی جنکا
انتظار ہے ہم مین سے ہون گے یا تم مین سے یا اہل فلسطین سے حضرت ابوبکر کہتے ہین مینے اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا کہ کسی نبی کا انتظار
ہے یا وہ مبعوث ہون گے بعد اسکے مین ورقہ بن نوفل کے پاس گیا انکی نظر کتب آسمانی مین زیادہ تھی اور ان کا دل بہت بولتا تھا مین ان سے
جاکے ملا اور سب حال انسے جاکر بیان کیا انھون نے کہا ہان ای میرے بھتیجے اہل کتاب اور علما سب اس بات پر متفق ہین کہ یہ نبی جنکا
انتظار ہے عرب کے اعلیٰ خاندان سے ہون گے مین نسب سے واقف ہون تمھاری قوم عرب کے اعلیٰ خاندان مین ہے حضرت ابوبکر کہتے تھے مینے
کہا ای چچا نبی کیا بات کہتے ہین انھون نے کہا جو انکو خدا کی طرف سے حکم ملتا ہے وہ بیان کرتے ہین اور کبھی ظلم کی بات نہین کہتے چنانچہ جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مین آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی۔ ہمین قاسم نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح نصر اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر یعنی محمد بن علی بن عمر غازی نیشاپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے ابوالعباس یعنی احمد بن حسن رازی نے مکہ مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد یعنی اسماعیل بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابویعقوب قزوینی صوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم یعنی عبداللہ بن محمد بن ادریس راسبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالقاسم
یعنی یحییٰ بن حمید تگلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ محمد بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوخالد نے عبدالعزیز بن معاویہ سے
جو عتاب بن اسید کی اولاد سے تھے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے انھون نے منصور سے انھون نے
زید سے انھون نے خالد جہنی سے انھون عبداللہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوبکر صدیق بیان فرماتے تھے کہ
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے (ایک مرتبہ) یمن گیا اور قبیلہ ازد کے ایک شیخ کے یہان مہمان ہوا یہ شیخ عالم تھا کتب سماویہ

[1] ترجمہ سب دین قیامت کے روز سوا اسکے جسکا اللہ نے حکم دیا ہو اور سوا ملت حنیفیہ کے ہلاک ہو جائینگے ۱۲

Marfat.com

پڑھا ہوا تھا اور اسکے علاوہ دوسرے علوم بھی جانتا تھا اس نے مجھے دیکھا تو کہا میرا خیال ہے کہ تم حرم کے رہنے والے ہو میں نے کہا ہان میں حرم کا رہنے والا ہون پھر اس نے کہا میں تمکو قریشی سمجھتا ہون میں نے کہا ہان میں قریشی ہون پھر اسنے کہا میں تم کو تیمی سمجھتا ہون میں نے کہا ہان میں مرہ بن مرہ کی اولاد سے ہون میں عبدالصمد بن عثمان ہون کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی اولاد سے اس نے کہا اب صرف ایک بات باقی رہگئی ہے میں نے کہا وہ کیا کہا کہ تم اپنا پیٹ کھولدو میں نے کہا میں ایسا نکرونگا تم مجھے بتاؤ کہ ایسا کیون چاہتے ہو اسنے کہا کہ علم صحیح صادق میں مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک نبی حرم میں مبعوث ہون گے انکے کام میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ مدد کرین گے جوان کا تو حلیہ یہ ہوگا اور ادھیڑ کا حلیہ یہ ہے سفید رنگ جسم لاغر شکم میں ایک تل ہے میں ران پر ایک نشانی تھا سا کیا چیز ہے اگر تم مجھے اپنا پیٹ دکھا دو کیونکہ اور سب باتین تو تم میں موجود ہین صرف یہی ایک بات باقی ہے پس میں نے اپنا پیٹ کھولدیا اس نے دیکھا تو ناف کے اوپر ایک سیاہ تل تھا کہنے لگا کہ قسم ہے رب کعبہ کی وہ تمھیں ہو میں تمھیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہون اسکو یاد رکھنا میں نے کہا وہ کیا اس نے کہا کہ خبردار ہدایت سے انحراف نکرنا اور راہ راست کے تمسک کو نہ چھوڑنا اور خدا جو تمھیں ملک و دولت دے اسمیں خدا سے ڈرتے رہنا حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ میں نے اپنا کام پورا کیا بعد اسکے میں اس شیخ کے پاس رخصت ہونے کو گیا اسنے کہا کیا تم میرے چند اشعار جو میں نے اس نبی کی شان میں کہے ہین یاد کروگے میں نے کہا ہان پس اسنے چند اشعار مجھے سنائے حضرت ابوبکر کہتے تھے پھر میں مکہ میں آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے پس عقبہ بن ابی معیط و شیبہ اور ربیعہ اور ابوجہل اور ابوالبختری اور نضر اور سرداران قریش میرے پاس گئے میں نے کہا کیا کوئی مصیبت تم پر آگئی یا کوئی واقعہ ہوگیا سب ملکر اسوقت کیون آئے ہو ان لوگون نے کہا کہ اے ابوبکر بہت بڑا واقعہ ہوگیا ابوطالب کا یتیم یہ کہتا ہے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا نبی ہون ہمیں صرف تمھارا ہی خیال تھا ورنہ ہم اسکے معاملہ میں انتظار نکرتے اب تم آگئے ہو تو تمھیں کافی ہو میں نے ان لوگون کو لطائف الحیل سے ٹالدیا اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا معلوم ہوا کہ آپ خدیجہ کے مکان میں ہین میں نے جاکے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت باہر تشریف لائے میں نے کہا کہ اے محمد آپ اپنے خاندانی گھر سے اٹھ جائیے اور آپنے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر میں خدا کا رسول ہون تمھاری طرف بھی اور تمام لوگون کیطرف پس تم ایمان لاؤ میں نے کہا آپ کے نبی ہونے کی دلیل کیا ہے حضرت نے فرمایا وہ شیخ جس سے تم نے یمن میں ملاقات کی تھی میں نے کہا یمن میں تو بہت سے شیخ ہین جنسے میں نے ملاقات کی تھی حضرت نے فرمایا وہ شیخ جسنے تمھیں اشعار سنائے تھے میں نے عرض کیا اے میرے حبیب آپ سے کس نے یہ خبر بیان کی حضرت نے فرمایا اس بڑے فرشتے نے جو مجھسے پہلے انبیا کے پاس بھی آتا تھا میں نے عرض کیا آپ اپنا ہاتھ بیعت کیلئے بڑھائیے میں شہادت دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور آپ خدا کے رسول ہین حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ پھر میں نے مسلمان ہونے سے جسقدر خوشی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی اسقدر خوشی مکہ میں کسی کو نہ تھی ہمیں کئی محدثین نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمید اللہ بن عبدالرحمن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ہارون بن حمید بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے

Marfat.com

ہمسے عبدالرحمن بن مغراء نے مجالد سے انھون نے شعبی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے ابن عباس سے پوچھا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا تھا انھون نے کہا کہ حضرت ابوبکر کیا تمنے حسان کے یہ اشعار نہین سنے ؎

اذا تذکرت شجوا من اخی ثقۃ ۔ فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا ۔ خیر البریۃ اتقاہا واعدلہا ۔ بعد النبی واوفاہا بما حملا

الثانی التالی المحمود مشہدہ ۔ واول الناس منہم صدق الرسلا

ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابوسلام حبشی نے بیان کیا کہ انھون نے عمرو بن عنبسہ سلمی سے سنا وہ کہتے تھے میرے دل مین یہ بات آئی کہ بتون کی عبادت باطل ہے مین ایک روز یہی کہہ رہا تھا کہ ایک شخص نے سنا اسنے کہا کہ اے عمرو مکہ مین بھی ایک شخص ہے وہ بھی ایسی ہی باتین کرتا ہے جیسی تم کرتے ہو عمرو کہتے تھے پس مین اُس شخص کی تلاش مین مکہ گیا معلوم ہوا کہ وہ چھپے ہوے ہین رات کے سوا انسے ملاقات نہین ہوسکتی رات کو وہ کعبہ کا طواف کرنے آتے ہین مین کعبہ کے پردون کے درمیان مین بیٹھ گیا مینے انکی آواز کو اسی سے پہچانا کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ رہے تھے پس مین باہر نکل آیا اور مینے پوچھا کہ آپ کون ہین حضرت نے فرمایا مین خدا کا رسول ہون مینے پوچھا کہ خدا نے آپکے ذریعہ سے کیا پیغام بھیجا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نکرو اور خونریزی نکرو اور رشتہ دارون کے ساتھ سلوک کرو عمرو کہتے تھے مینے پوچھا کہ کسی نے آپکی پیروی بھی کی ہے آپنے فرمایا ہان ایک آزاد (یعنی ابوبکر) اور ایک غلام (یعنی زید بن حارثہ) نے مینے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے مین آپ سے بیعت کرون پس آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا مینے آپ سے بیعت کی بیشک مینے اپنے کو دیکھا مین اسوقت چوتھا مسلمان تھا۔ ہمین اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوسعید افلح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عقبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے جریری سے انھون نے ابونضرہ سے انھون نے ابوسعید سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر نے (ثقیفہ مین) فرمایا تھا کہ کیا مین سب لوگون سے زیادہ مستحق خلافت نہین ہون کیا مین سب سے پہلے اسلام نہین لایا کیا فلان فضیلت مجھ مین نہین ہے کیا فلان فضیلت مجھ مین نہین ہے۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے تھے۔

حضرت ابوبکر کی ہجرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور بوقت ہجرت غار مین آپکے ساتھ تھے اور وہان آپکے مونس تھے اور اپنی جان آپ پر سپر کردی تھی بعض علما کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص سوا حضرت ابوبکر کے اور تمام صحابہ کو کہدے کہ وہ صحابی نہ تھے تو کافر نہوگا اور اگر کہدے کہ حضرت ابوبکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نہ تھے تو کافر ہوجائیگا کیونکہ قرآن عزیز اس بات کی شہادت دیتا ہے

ف ترجمہ جب تم اپنے کسی پرہیزگار بھائی کی صحبت یاد کرو تو چاہیے کہ ابوبکر کے حالات پیش نظر رکھو وہ بعد نبی کے تمام مخلوق سے بہتر اور سب سے زیادہ پرہیزگار اور خلق تھے اور سب سے زیادہ اپنے فرائض کے پورا کرنے والے تھے جنہی کے ہمراہ وہ دوسرے شخص تھے جنکا مشہد پسندیدہ تھا اور سب سے پہلے انھون نے پیغمبر کی تصدیق کی تھی یعنی اسلام لائے تھے ۱۲

Marfat.com

کہ وہ آنحضرت کے صحابی تھے ہمین ابوجعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر کا نام خبر دی وہ ابن اسحاق سے
روایت کرتے تھے کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین خدا کے حکم کے منتظر تھے پس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انھون نے
آپ کو حکم پہونچایا کہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرجائین کفار قریش سب جمع ہوئے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچانی
چاہی جبریل آئے اور انہون نے آپسے کہا کہ آپ اپنے مکان مین شب کو نہ رہئے چنانچہ آپنے ایسا ہی کیا جب آپ گھر سے نکلے تو تمام کافر
آپ کے دروازہ پر جمع تھے آپنے ایکمشت خاک لیکر سب کے سرون پر ڈالدی اللہ نے اسوقت انکی بینائی زائل کردی۔ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیعت عقبہ کے دو مہینے بعد ہجرت کی تھی جس زمانہ مین یہ بیعت ہوئی ہے وہ زمانہ آیام تشریق کا تھا اور آپ شروع ربیع الاول
مین مکہ سے چلے تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ حضرت ابوبکر (بہت دنون سے) آپ سے ہجرت کی اجازت مانگ رہے تھے مگر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جلدی نکرو امید ہے کہ اللہ کسی اور کو بھی تمھارے ساتھ کردے چنانچہ جب حضرت کو ہجرت کی اجازت
ملی تو آپ حضرت ابوبکر کے تشریف لے گئے وہ سور سے تھے آپنے انھین جگایا اور انسے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت ملگئی ہے حضرت
عائشہ کہتی تھین مینے اسوقت ابوبکر کو دیکھا کہ مارے خوشی کے اُنکے آنسو نکل پڑے بعد اسکے دونون چلدیے یہانتک کہ غارثور
پہونچے اور تین روز وہان قیام کیا۔ ہمین ابویاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ثابت نے انس سے روایت
کرکے خبر دی کہ حضرت ابوبکر انسے کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غار ثور مین ایکمرتبہ عرض کیا کہ اگر ان کافرون مین سے کوئی
شخص اپنے پیرون کے نیچے نظر ڈالے تو ہمین دیکھ لیگا حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر اُن دو آدمیون کی طرف تمھارا کیا خیال ہے جنکے
ساتھ اللہ ہے۔ ہمین ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صیرفی تغلبی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابوطالب علی
بن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد اسامی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین فقیہ ابوالقاسم علی
بن محمد بن علی بن ابی العلاء حصینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمین ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن احمد دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے عبید اللہ بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے حضرت انس سے روایت
کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ کی طرف چلے تو ابوبکر کو اکثر لوگ پہچانتے تھے جو شخص راہ مین ملتا اور
پوچھتا کہ اے ابوبکر یہ تمھارے ہمراہ کون شخص ہین تو حضرت ابوبکر جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتاتے ہین۔ ہمین ابوالفضل
عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی احمد بن علی بن بدران جلوائی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابومحمد حسن بن علی بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن

احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن محمد یعنی ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے براء بن عازب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر نے میرے
والد سے ایک عماری تیرہ درہم مین مول لی اور کہا کہ براء کو حکم دیجیے کہ وہ اسکو میرے مکان مین پہونچا دین میرے والد نے کہا
یہ نہوگا تاوقتیکہ آپ مجھسے اس وقت کے حالات نہ بیان کر دیجیے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے چلے اور آپ
اُنکے ہمراہ تھے حضرت ابو بکر نے فرمایا (اچھا سنو مین بیان کرتا ہون) ہم بہت تڑکے اندھیرے سے چل دیے تھے پھر ہم اُسدن
اور اُس شب برابر جاگتے رہے یہانتک کہ دوسرے دن دوپہر کا وقت آیا اور آفتاب سمت الراس پر آیا مینے اِدھر اُدھر نظر ڈالی
کہ اگر کہین سایہ معلوم ہو تو وہان قیام کرین مجھے ایک پتھر دکھائی دیا اسکے قریب گیا تو دیکھا کہ اسکے نیچے سایہ ہے پس مینے وہ جگہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صاف کی اور ایک پوستین آپ کے لیے بچھا دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ لیٹ جائیے
(چنانچہ آپ لیٹ رہے) بعد اُسکے مین دیکھنے کے لیے چلا گیا کہ کوئی شخص تعاقب مین تو نہین آتا اتفاقاً مجھے ایک چرواہا ملگیا
مینے پوچھا تو کسکا چرواہا ہے اُسنے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جسکو مین جانتا تھا مینے اُس سے پوچھا کہ تیری بکریون مین
کچھ دودھ بھی ہے اُسنے کہا ہان مینے کہا کیا تو مجھے دودھ دیگا اُس نے کہا ہان پس مینے اس سے کہا کہ دودھ دے تو اُسنے ایک
بکری کے پیر باندھے مینے اس سے کہا تو اُس نے اپنے ہاتھون کو غبار سے صاف کر ڈالا میرے ساتھ ایک برتن تھا جسکے منھ پر
کپڑا بندھا ہوا تھا اس چرواہے نے ایک ہانڈی بھر کر دودھ مجھے دودھ دیا مینے یہ دودھ اُسی ظرف مین ڈالدیا یہانتک کہ وہ خوب ٹھنڈا
ہو گیا بعد اُسکے مین اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا مین جسوقت آپکے پاس پہونچا تو آپ بیدار ہو چکے تھے
مینے عرض کیا یا رسول اللہ اسکو آپ پی لیجیے چنانچہ آپ نے پیا یہانتک کہ مین خوش ہو گیا پھر مینے عرض کیا کہ اب چلنے کا وقت
آگیا بعد اُسکے وہان سے چلے اور لوگ ہماری جستجو مین چارون طرف چھوٹے ہوے تھے مگر ہمین سراقہ بن مالک بن جعشم کے
سوا کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آرہا تھا مینے کہا یا رسول اللہ یہ دوڑ آگئی حضرت نے فرمایا کچھ غم نکرو اللہ ہمارے
ساتھ ہے یہانتک کہ جب وہ ہمارے قریب آگیا اور ہمارے اور اُسکے درمیان مین ایک یا دو نیزے کا فصل رہگیا یا تین نیزہ کا
فصل رہگیا تو مینے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دوڑ آگئی اور ہمارے پاس پہونچ گئی اور مین رویا حضرت ابو بکر کہتے تھے کہ مینے عرض کیا
واللہ مین اپنے خیال سے نہین روتا بلکہ صرف آپ کے خیال سے روتا ہون پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کو بددعا
دی اور فرمایا کہ اے اللہ تو ہمسے اسکو روک لے جس طرح تجھے منظور ہو پس اسکا گھوڑا شکم تک دھنس گیا حالانکہ زمین بڑی سخت
تھی سراقہ گھوڑے سے اتر پڑا اور کہنے لگا اے محمد مین سمجھ گیا کہ یہ آپکے عمل کا نتیجہ ہے اب آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے اس
حالت سے نجات دے خدا کی قسم اور لوگ جو میرے پیچھے آپکی جستجو مین آرہے ہین انسے مین آپ کی خبر چھپاؤنگا اور یہ میرا ترکش ہے

اسمین سے ایک تیر نکال لیجیے عنقریب آپکا گذر فلان مقام پر میرے اونٹون اور بکریون پر ہوگا آپ انمین سے بقدر ضرورت کے لے لیجیے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انکی کچھ ضرورت نہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لیے دعا کی تو اُسکا گھوڑا زمین سے نکل آیا اور وہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلدیے اور مین آپکے ساتھ ہی ساتھ تھا یہانتک کہ ہم مدینہ پہونچ گئے لوگ راستون مین آآکر حضرت سے ملے اور کچھ لوگ بلند مقامات پر بیٹھے ہوئے تھے خدام اور لڑکے راستے مین چلا چلا کر یہ کہتے تھے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر جاء رسول اللہ جاء محمد پھر لوگون مین باہم اختلاف ہونے لگا کہ آپ کسکے یہان مہمان رہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین آج شبکو تو بنی نجار کے یہان اترونگا جو عبد المطلب کے مامون ہین مین آج انکی عزت افزائی کرونگا حضرت براء کہتے تھے کہ سب سے پہلے جو شخص مہاجرین مین سے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے جو بنی عبد الدار کے بھائی تھے پھر ابن ام مکتوم نابینا آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے بعد اُسکے حضرت عمر بن خطاب بیس سوارون کے ساتھ آئے، لوگون نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارادہ ہے حضرت عمر نے کہا وہ بھی میرے پیچھے آرہے ہین بعد اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر آپکے ساتھ تھے حضرت براء کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لائے مین کئی سورتین مفصل کی پڑھ چکا تھا اسرائیل (راوی) نے بیان کیا جو کہ حضرت براء انصار کے خاندان بنی حارثہ سے تھے ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مالک بن اسمعیل نے منصور بن ابی الاسود سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے کثیر یعنے ابو اسمعیل نے جمیع بن عمیر سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابو بکر سے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو اور میرے صاحب انوار ہو۔

حضرت صدیق کا بدر وغیرہ مین شریک ہونا

ہمین ابو القاسم یعنے حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری ثعلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو طالب یعنے علی بن حیدرہ بن جعفر حسینی اور ابو القاسم یعنی حسین بن محمد اسدی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ یعنے عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنے خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد ابی عطار نے بصرہ مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مسعر بن کدام نے ابو عون سے انھون نے ابو صالح حنفی سے انھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے اور حضرت ابو بکر صدیق سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ترجمہ آئے رسول خدا آئے محمد ۱۲

بدر کے دن فرمایا کہ تم مین سے ایک کے ساتھ جبریل ہین اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہین اور اسرافیل بھی ایک بہت بڑے فرشتے ہین جو لڑائی مین شریک ہین - ہمین ابو جعفر بن سہین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ بدر کے دن جب لڑائی شروع ہوگئی تو سعد بن معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ کے لیے ایک عریش (خیمہ) بنادین آپ اسی مین رہین اور آپ کے قریب آپکی سواریون کو بٹھادین اور ہم دشمن سے لڑنے چلے جائین پس اگر اللہ ہمین فتح دیدے اور ہمین غالب کردے تو یہ ہمارا امین مقصود ہی اور اگر کوئی دوسری صورت ہو تو آپ اپنی سواری پر بیٹھکر جو لوگ باقی رہ گئے ہین اُنسے ملجائیے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بہت تعریف کی اور انکو دعا دی پس رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے عریش بنادیا گیا اسمین آپ تھے اور حضرت ابوبکر تھے کوئی اور نہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے اُسکے وعدۂ نصرت کے ایفا کی التجا کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اے اللہ اگر یہ چند مسلمان ہلاک ہوجائینگے تو پھر تیری عبادت کوئی نکریگا حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ یارسول اللہ بس اتنی ہی مناجات کافی ہی اللہ نے جو وعدہ نصرت آپ سے کیا ہی اسکو پورا کریگا - محمد بن سعد نے لکھا ہی کہ اہل سیر نے بیان کیا ہی کہ حضرت ابوبکر بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور حدیبیہ مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بڑا جھنڈا تبوک کے دن حضرت ابوبکر کو عنایت فرمایا تھا یہ جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا خیبر کے دن انکو رسولِ خدا صلی نے سو وسق عنایت فرمائے تھے حضرت ابوبکر اُن لوگون مین تھے جو احد اور حنین کے دن جبکہ لوگون کے قدم پیچھے ہٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے - اہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی غزوہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہین رہے -

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہمین عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن احمد سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حامد بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن جعفر رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبیداللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے انھون نے عمرو بن مرہ سے انھون نے عبداللہ ابن حارث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جندب بن عبداللہ نے بیان کیا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم مین کچھ لوگ میرے بھائی تھے کچھ میرے دوست تھے لیکن مین خدا کی طرف برارت کرتا ہون اگر مینے تم مین سے کسی کو خلیل (جانی دوست) بنایا ہوا گر مین کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا مگر میرے پروردگار نے مجھے خلیل بنایا ہی جس طرح اُسنے ابراہیم کو خلیل بنایا تھا - عبداللہ بن احمد خطیب کہتے تھے کہ ہمین ابوالقاسم

Marfat.com

یعنے علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو سعید یعنے حسن بن جعفر بن محمد بن وضاح حرفی سمسار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو شعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن عبد اللہ بابلتی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے محمد بن حارث تیمی سے انھون نے عروہ بن زبیر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے میںنے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت واقعہ جو تمنے مشرکون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے دیکھا ہو بیان کرو انھون نے کہا ایک روز عقبہ بن ابی معیط آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اسنے اپنا کپڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے مبارک میں ڈالکر سختی کے ساتھ گھونٹنا شروع کیا اتنے مین حضرت ابو بکر آگئے اور انھون نے اسکا شانہ پکڑکر اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹایا بعد اُسکے حضرت ابو بکر نے کہا کہ اے لوگو کیا تم ایسے شخص کو قتل کیے ڈالتے ہو جو کہتا ہو کہ میرا پروردگار اللہ ہو اور تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے معجزات بھی لایا ہو؛

ہمین ابو منصور یعنے مسلم بن علی بن محمد بن منصور سجی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات محمد بن احمد بن خمیس جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عبد الرحمن بن حمید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ ابو بکر جنت مین ہین اور عمر جنت مین ہین اور عثمان جنت مین ہین اور علی جنت مین ہین طلحہ جنت مین ہین زبیر جنت مین ہین عبد الرحمن بن عوف جنت مین ہین سعد بن ابی وقاص جنت مین ہین سعید بن زید جنت مین ہین ابو عبیدہ بن جراح جنت مین ہین ۔ ہمین عمر بن محمد بن مظفر بن بطر دو وغیرہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر یعنے محمد بن عبد اللہ ابن مجیت وقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو ہاشم یعنے محمد بن ابراہیم طلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن موسی بن معدان کرابیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زکریا بن یحیی کندی نے جنید بن انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے وحی لیکر آئے اور کہا کہ اے محمد اللہ تعالی آپ کو سلام فرماتا ہو اور فرماتا ہو کہ عتیق بن ابی قحافہ سے کہدیجیے کہ مین اُنسے راضی ہون ۔ نیز ہمین ابن نجیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن داؤد بن کثیر بن وفدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سواد بن عبد اللہ منبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن عیینہ بیان کرتے تھے کہ اللہ سبحانہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سب مسلمانون کو عتاب کیا سوا (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے کہ انپر کچھ عتاب نہین ہوا اور فرمایا کہ

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار۔ ہمیں ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن محمد ابن اسحاق بن جنابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بغوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوالجہم یعنے علاء بن موسی باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سوید بن مصعب نے عطیہ سے انھوں نے ابوسعید خدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دو وزیر آسمان پر ہیں اور دو وزیر زمین پر آسمان کے وزیر تو جبریل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین کے وزیر ابوبکر و عمر ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کہ علیین کے رہنے والے نیچے والوں کو ایسے نظر آتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر و عمر اہل علیین میں سے ہیں اور وہ اسی لائق ہیں۔ حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر زبیر اور عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور طلحہ اسلام لائے اور انھوں نے سات غلاموں کو جنپر راہ خدا میں عذاب کیا جاتا تھا مول لیکر آزاد کیا ان لوگوں میں سے حضرت بلال اور عامر ابن فہیرہ بھی تھے جنکا ذکر اپنے اپنے مقام پر کیا جائیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر پر اور انکے ایمان و یقین پر بڑا وثوق اور اعتماد تھا اسی وجہ سے جب آپ سے بیان کیا گیا کہ ایک بیل نے کلام کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسپر میں ایمان لاتا ہوں ابوبکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونوں اسوقت وہاں موجود نہ تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ابوسلمہ بن عبدالرحمن کو حضرت ابوہریرہ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل پر سوار ہونے لگا تو اس بیل نے کہا میں اس لیے نہیں پیدا کیا گیا میں تو زمین جوتنے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس موقعہ پر میں ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی ابوسلمہ کہتے تھے کہ اسوقت ابوبکر و عمر وہاں موجود بھی نہ تھے۔ ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی نصر بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنے علی بن ابراہیم سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوجابر یعنے زید بن عبدالعزیز بن جبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حافا بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے

ل ترجمہ اگر تم نبی کی مدد نکرو (تو کچھ پروا نہیں) اللہ نے انکی مدد کی جبکہ کافروں نے انھیں نکالا نبی کے ہمراہ دوسرا ایک اور تھا جب وہ دونوں غار میں تھے ۱۲

Marfat.com

ہمسے ہشام بن سعد نے عمر بن اسید سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہلوگون مین یہ چرچہ ہوا کرتا تھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اس امت مین سب سے بہتر ہین اور بعد آپکے ابوبکر ہین بعد انکے عمر ہین اور علی بن ابی طالب کو تین باتین ایسی دی گئی ہین کہ اگر وہ مجھے ملتین تو سرخ اونٹون سے زیادہ مجھے پسند ہوتین (وہ تین باتین یہ ہین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ اپنی بیٹی کا عقد کیا اور خیبر کے دن انھین جھنڈا دیا اور انکے سوا مسجد سے سب کے دروازہ بند کرا دیے۔ ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل صائغ نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے کہ ہمسے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید نے قتادہ سے انھون نے حضرت انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (کوہ) احد پر چڑھے اور آپکے ہمراہ ابوبکر و عمر و عثمان تھے تو وہ پہاڑ ہلنے لگا حضرت نے فرمایا کہ ٹھیر جا تیرے اوپر ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہین۔ ہمین ابوالبرکات حسن ابن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعشائر یعنے محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فقیہ ابوالقاسم یعنے علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنے عبدالرحمن بن عثمان بن القاسم ابن معروف نے وہ کہتے تھے ہمین ابواسحاق یعنے ابراہیم بن محمد بن احمد بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن داؤد قنطری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انھون نے حارث سے انھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ابوبکر و عمر کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونون پیران اہل جنت کے سردار ہین یعنے تمام اولین و آخرین کے سوا انبیا و مرسلین کے اے علی ان دونون سے اسکو نہ بیان کرنا نیز فقیہ ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہمین ابومحمد یعنے عبدالرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنے خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن محمد محاربی نے جو پیر سے انھون نے ضحاک سے اللہ تعالی کے قول یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کی تفسیر مین روایت کیا ہو کہ صادقین سے مراد ابوبکر و عمر ہین نیز فقیہ ابوالقاسم کہتے تھے ہمین خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے

سلہ مطلب یہ ہو کہ جن لوگون نے پیرانہ سالی مین وفات پائی ان سب کے سردار ہین ورنہ جنت مین کوئی بوڑھا نہوگا ۱۲ سلہ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور صادقین یعنے سچون کے ساتھ ہو جاؤ ۱۲

Marfat.com

محمد بن عبید طنافسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انھون نے ابوجحیفہ سوائی سے وہ کہتے تھے حضرت علی نے کہا اے وہب مین تمھین بتاتا ہون کہ اس امت مین نبی کے بعد سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہین اور ایک شخص اور اسی قسم کی روایت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے بھی کی ہی نیز فقیہ ابوالقاسم نے کہا ہی کہ ہمسے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سلیمان صوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید تا فلانی نے حسن سے انھون نے حضرت انس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) سات کنکریان زمین سے اٹھائین وہ کنکریان آپکے ہاتھ مین تسبیح پڑھنے لگین پھر آپنے وہ کنکریان حضرت ابوبکر کو دیدین اُن کنکریون نے اُنکے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین پڑھی تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریان حضرت عمر کے ہاتھ مین دیدین اُن کنکریون نے اُنکے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح ابوبکر کے ہاتھ مین پڑھی تھی پھر آپنے وہ کنکریان حضرت عثمان کے ہاتھ مین دیدین اُن کنکریون نے حضرت عثمان کے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح حضرت ابوبکر و عمر کے ہاتھ مین پڑھی تھی۔ ہمین ابوالقاسم یعنے حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن حصری ثعلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابوطالب یعنے علی بن حیدرہ علوی اور ابوالقاسم یعنے حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنے علی بن محمد ابن علی بن ابی العلاء سمسمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنے عبدالرحمن بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنے خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد قلانسی نے مقام رملہ مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن ربیع بن مصبح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) پوچھا کہ آج تم مین سے کون شخص روزہ دار ہی حضرت ابوبکر نے کہا مین آنحضرت نے پوچھا کہ آج تم مین سے کس نے صدقہ دیا حضرت ابوبکر نے کہا مینے حضرت نے پوچھا کہ آج تم مین سے کون شخص جنازہ مین شریک ہوا ہی حضرت ابوبکر نے کہا مین حضرت نے پوچھا آج تم مین سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہی حضرت ابوبکر نے کہا مینے آنحضرت نے فرمایا جو شخص یہ سب باتین ایک دن مین کرے اُسکے لیے جنت واجب ہو یا یہ فرمایا کہ وہ بخشدیا جائیگا۔ نیز ابوالقاسم کہتے تھے ہمسے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسین حنفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے حصین سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ کوفہ کے رہنے والے اور کچھ لوگ بصرہ کے رہنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جب وہ مدینہ پہونچ گئے تو آپس مین کچھ باتین کرنے لگے یہانتک کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر آگیا بعض لوگون نے

Marfat.com

حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی اور بعض نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی چار رد بن معلی ان لوگون مین تھے جنھون نے حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی تھی پس حضرت عمر درہ لیے ہوے آئے اور جن لوگون نے انحضرت ابوبکر پر فضیلت دی تھی انکی طرف متوجہ ہوے اور درہ سے انکو مارنا شروع کیا یہانتک لوگ اپنے پیرون سے بچانے لگے پس چاررد نے کہا کہ اے امیر المومنین ٹھیر جایئے اللہ عزوجل اس بات کو پسند نہین کرتا کہ ہم آپکو حضرت ابوبکر پر فضیلت دین حضرت ابوبکر آپ سے فلان بات مین افضل ہین فلان بات مین افضل ہین یہ سنکر حضرت عمر کا غصہ فرو ہوا اور وہ لوٹ گئے پھر دوسرے وقت منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ آگاہ رہو اس امت مین بعد نبی کے سب سے افضل ابوبکر ہین جو شخص اسوقت کے بعد اسکے خلاف کریگا وہ مفتری ہوگا اسکو وہی سزا دیجائیگی جو مفتری کو دیجاتی ہو۔ نیز ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہمسے غیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہلال بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوسنان نے ضحاک بن مزاحم سے انھون نے نزال بن سبرہ ہلالی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) ہمنے علیؓ کو خوش خوش دیکھا تو ہمنے کہا کہ اے امیر المومنین ہمسے اپنے اصحاب کی حالت بیان کیجیے انھون نے کہا کہ جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے وہی میرے بھی اصحاب ہین ہمنے کہا حضرت ابوبکر کی حالت بیان کیجیے انھون نے فرمایا کہ وہ شخص تھے جنکا نام خدا نے صدیق رکھا ہے جبریل کی زبان پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نماز مین وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوے خلیفہ تھے آنحضرت نے ہماری دینی پیشوائی کے لیے منتخب فرمایا تھا پس ہم انکی دنیاوی پیشوائی پر راضی ہوگئے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا علم

ہمین ابومحمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر حاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عمر بن واقد اسلمی نے یحیی بن مغیرہ بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انھون نے عکرمہ بن خالد سے انھون نے حضرت عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ انسے پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کون شخص لوگون کو فتوی دیتا تھا انھون نے کہا ابوبکر و عمر ان دونون کے علاوہ اور مین کسی کو نہین جانتا۔ ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابورشید یعنے عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومسعود یعنے سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حافظ ابوبکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے دعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد

ابن سنان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سالم یعنی ابو النضر نے عبید بن حنین اور بشر بن سعید سے انھون نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ نے دنیا و آخرت کے درمیان مین اختیار دیا ہو کہ چاہے زنیا مین رہے چاہے اللہ کے یہان چلا جاے) پس حضرت ابو بکر رونے لگے ہمکو انکے رونے سے تعجب ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک شخص کا حال بیان کر رہے ہین کہ اُسے اختیار دیا گیا ہو اسمین رونے کی کیا بات ہو مگر (بعد مین) معلوم ہوا کہ وہ شخص خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ابو بکر ہم سب سے زیادہ اسکا علم رکھتے تھے پس آنحضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر تم نہ روؤ سب لوگون سے زیادہ اپنی رفاقت اور اپنے مال سے میرے اوپر احسان کرنے والے ابو بکر ہین اور اگر مین کسی کو جانی دوست بناتا تو انھین کو بناتا مگر اخوت اسلامی و محبت ایمانی (کافی) ہو خبردار مسجد مین سب کے دروازے بند کردو سوا ابو بکر کے دروازے کے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا زہد اور تواضع اور سخاوت

ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنے عبد الرحمن بن ابی الحسن بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے نصر بن احمد ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنی خلیل بن عبد اللہ بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی یعنے حسن بن محمد بن حسن بن قاسم بن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حسین بن علیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الواحد ابن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے اسلم کوفی نے مرو سے انھون نے زید بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر نے پانی مانگا تو شہد کا شربت انکے سامنے لایا گیا جب وہ اسکو اپنے منھ کے قریب لے گئے تو ہٹا لیا اور رونے لگے یہانتک کہ انکے اصحاب بھی رونے لگے پھر وہ سب تو چپ ہو گئے مگر حضرت ابو بکر چپ نہوے بعد اُسکے وہ اور زیادہ رونے لگے یہانتک کہ لوگون نے خیال کیا ہم اس رونیکا سبب بھی انسے نہ دریافت کر سکین گے مگر بعد اسکے وہ چپ ہو گئے تو لوگون نے کہا کہ اے خلیفہ رسول خدا آپ کیون روئے انھین نے بیان کیا کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا مینے آپکو دیکھا کہ آپ کوئی چیز ہٹا رہے ہین حالانکہ وہان کوئی چیز نہ تھی مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا چیز ہو جسکو آپ ہٹا رہے ہین حالانکہ یہان اور کوئی چیز مین نہین دیکھتا آپنے فرمایا کہ یہ دنیا ہو میرے پاس آئی ہو مینے اس سے کہا کہ میرے پاس سے ہٹ جا تو وہ ہٹ گئی پھر آئی اور کہنے لگی کہ اچھا اگر آپ مجھسے بچ گئے تو بچ گئے مگر آپ کے بعد والے لوگ مجھسے ہرگز نہ بچین گے

مینے اس وقت اسی حدیث کو یاد کیا اور مجھے خوف آیا کہ کہین دنیا نہ مجھے ملجاے نیز ابو محمد کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعود یعنے احمد بن علی بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن محمد بن احمد عکبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الطیب یعنے محمد بن احمد بن خلف بن خاقان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے محمد بن حسن بن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حاتم نے اصمعی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر کی عادت تھی کہ جب انکی تعریف کی جاتی تو وہ کہتے کہ یا اللہ تو مجھسے بھی زیادہ میرے نفس کے حال سے واقف ہی اور مین ان سب لوگون سے زیادہ اپنے نفس کے حال سے زیادہ واقف ہون یا اللہ مجھے اس سے بھی بہتر کردے جیسا یہ لوگ گمان کرتے ہین اور جن باتون کو یہ لوگ نہین جانتے انکو بخشدے اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہین اسکا مواخذہ مجھسے نکر۔ نیز ابو محمد کہتے تھے مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ولید بن شجاع سکونی وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اُسامہ نے مالک بن مغول سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے ابو السفر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لوگ حضرت ابو بکر کے مرض (وفات) مین انکی عیادت کو گئے اور کہا کہ اے خلیفۂ رسول خدا کیا ہم کسی طبیب کو بلائین کہ وہ آپ کو دیکھے حضرت ابو بکر نے کہا طبیب مجھے دیکھ چکا ہی لوگون نے پوچھا کہ طبیب نے کیا کہا حضرت ابو بکر نے کہا وہ یہ کہتا ہی کہ انی فعال لما ارید۔ ہمین ابو العباس احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسعود یعنے سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے احمد بن موسی بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے میمون بن اسحاق بن حسن حنفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد الجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معاویہ ضریر نے اعمش سے انھون نے ابو صالح سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے کسی کے مال نے اسقدر نفع نہین پہونچایا جسقدر ابو بکر کے مال نے نفع پہونچایا پس ابو بکر روئے اور کہا کہ مین اور میرا مال سب یا رسول اللہ آپ ہی کا ہی۔ نیز ابو مسعود کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن عمیر قریشی نے شعبی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب آیہ ان تبدوا الصدقات فنعما ہی نازل ہوئی تو حضرت عمر اپنا نصف مال لوگون کے سرون پر لادکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور حضرت ابو بکر اپنا کل مال بہت پوشیدگی کے ساتھ لائے رسول خدا

---

۵۱ ترجمہ مین جو چاہتا ہون کرتا ہون مراد حضرت صدیق کی طبیب سے ذات پاک حق سبحانہ ہی ۱۲ ۵۲ پوری آیت کا مطلب یہ ہی کہ اگر تم لوگ صدقہ ظاہر کرکے دو تو وہ بھی اچھا ہی اور چھپا کے دو تو وہ تمھارے لیے اور بھی بہتر ہی ۱۲

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے گھر والون کے لیے کیا چیز چھوڑ آئے حضرت ابوبکر نے کہا اللہ کے وعدہ کو اور اُسکے رسول کے
وعدہ کو حضرت عمر نے یہ دیکھکر حضرت ابوبکر سے کہا کہ میری جان آپ پر فدا ہو جاے اور میرے گھر والے آپ پر فدا ہو جائین
جس نیکی کی طرف ہم جانا چاہتے ہین آپ اسمین ہمسے سبقت لیجاتے ہین۔ اس حدیث کو ابوعیسیٰ ترمذی نے ہارون بن عبداللہ
بزاز سے انھون نے فضل بن دکین سے انھون نے ہشام بن سعد سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے حضرت عمر سے اس طرح روایت کیا ہو کہ حضرت عمر نے کہا ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین صدقہ
دینے کا حکم دیا اور اتفاق سے اُسوقت میرے پاس مال بھی تھا مینے (اپنے دل مین) کہا آج مین ابوبکر سے سبقت لیجاؤنگا پس
مین اپنا نصف مال لے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے گھر والون کے لیے کس قدر چھوڑ آئے مینے کہا اسیقدر
اور ابوبکر اپنا کل مال لے آئے حضرت نے پوچھا کہ اے ابوبکر اپنے گھر والون کے لیے کیا چھوڑ آئے انھون نے کہا اللہ اور
رسول کو اُنکے لیے چھوڑ آیا ہون مینے (دل مین) کہا کہ ابوبکر پر مین کبھی سبقت نہین لیجا سکونگا۔ ہمین ابوالقاسم بن علی بن حسن
دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن طبری نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسین بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ابوبکر حمیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے
روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر جس وقت اسلام لاے اُنکے پاس چالیس ہزار روپیہ تھا سب انھون نے اللہ کی راہ مین
خرچ کر دیا اور سات غلام آزاد کیے جن پر اللہ کی راہ مین عذاب کیا جاتا تھا انھون نے حضرت بلال کو آزاد کیا اور عامر بن
فہیرہ کو اور زنیرہ کو اور نہدیہ کو اور نہدیہ کی لڑکی کو اور بنی مؤمل کی لونڈی کو اور ام عُبَیس کو۔ نیز ابوالقاسم کہتے تھے مجھسے
میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم رحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے حسن بن علی بن محمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابونصر یعنی اسحاق بن احمد بن شعیب بخاری نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے ابوالحسن یعنی نصر بن احمد بن اسمعیل بن سالم بن قوامہ نے بخارا مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جبریل بن منجاح
کشانی نے بخارا مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے رشدین بن حجاج بن شداد مرادی انھون نے ابوصالح فزاری سے روایت کرکے
بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک نابینا بڑھیا کی خبر گیری کیا کرتے تھے جو مدینہ کے کنارہ کسی مقام مین رہتی تھی اُسکے لیے
پانی بھر دیتے تھے اور اُسکے سب کام کر دیتے تھے پھر ایسا ہوا کہ جب حضرت عمر آتے تو دیکھتے کہ کوئی شخص ان کاموں کو کر گیا ہو
جب آتے یہی واقعہ پیش آتا پس حضرت عمر تاک مین بیٹھ گئے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق تھے جو برابر اُس بڑھیا کے پاس جاتے
تھے حالانکہ وہ اُس زمانے مین خلیفہ تھے حضرت عمر نے جب اُنکو دیکھا تو کہا قسم خدا کی وہ آپ ہی تھے۔ نیز ابوالقاسم کہتے تھے

مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی حسن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فضیل بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن ابی شریح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عقیل بن ازہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبید اللہ بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے حبیب بن عبد الرحمن سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے اپنی پھوپھی انیسہ سے سنا وہ کہتی تھین کہ حضرت ابو بکر تین برس ہم لوگون کے پاس رہے دو برس قبل خلافت کے اور ایک برس بعد خلافت کے قبیلہ کی لڑکیان اپنی بکریان انکے پاس لیجاتی تھین اور وہ انکا دودھ دوہ دیتے تھے۔ نیز ابو القاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ نے مورق سے انھون نے ابو سعید معلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حمید بن سیب سے سنا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن بن بیحہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا نیز محمد بن سعد کہتے تھے ہمین محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن عمر نے نافع سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت صدیق سے اسی دن بیعت ہوئی جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یعنے بروز دوشنبہ تاریخ ۱۲- ربیع الاول سلمہ ہجری کو اس وقت انکا مکان مقام سنح مین تھا انکی بی بی حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس جو قبیلہ بنی حارث ابن خزرج سے تھین وہان انھون نے بالون کا ایک حجرہ بنالیا تھا پھر چند روز کے بعد وہ مدینہ مین اٹھ آئے بعد خلافت کے مقام سنح مین سات مہینے رہے برابر پیادہ پا آیا کرتے تھے اور کبھی سوار ہوکر آتے تھے مدینہ مین آکر لوگون کو نماز پڑھاتے تھے پھر عشا کی نماز پڑھاکر اپنے گھر لوٹ جاتے تھے قبیلہ کی بکریان دودھ دیا کرتے تھے خلافت کے بعد قبیلہ کی ایک لڑکی نے کہا کہ اب ہمارے لیے دودھ نہ دوہینگے حضرت ابو بکر نے جو اسکو سنا تو کہا قسم اپنے پروردگار کی مین اب بھی تمھین دودھ دیا کرونگا مین امید کرتا ہون کہ خلافت کی وجہ سے میری کسی قدیم عادت مین تغیر نہ آئیگا چنانچہ برابر اُن لوگون کو دودھ دوھ دیا کرتے تھے کبھی کبھی کسی لڑکی سے کہتے تھے کہ کیا تو چاہتی ہو کہ مین تیرے لیے گاے کی آواز بولون یا چیخون جس بات کو وہ پسند کرتی ویسا ہی کرتے انکے تواضع کے بہت حالات ہین جنمین سے صرف اسی قدر پر ہم اکتفا کرتے ہین۔

حضرت صدیق کی خلافت

ہمین ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العشائر یعنے محمد ابن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم علی بن محمد بن علی بن علان مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن معروف بن ابی حبیب نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن بکر یہ بالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے داؤد بن حسن مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مبارک بن فضالہ نے حسن سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے
بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ایک حوض پر ہون اور میرے پاس بکریان
آرہی ہین کچھ سیاہ کچھ سفید سیاہ بکریون کی تعبیر تو مینے اہل عجم سے لی اور سفید بکریون کی تعبیر اہل عرب سے پھر ابو بکر آئے اور انھون نے
ڈول میرے ہاتھ سے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے انکے نکالنے مین کچھ ضعف تھا اللہ اس کو معاف کرے پھر عمر آئے اور
انھون نے حوض کو بھر دیا اور تمام وارد و صادر کو سیراب کر دیا۔ نیز ابو البرکات کہتے تھے کہ ہمین عبد الرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حمید بن ربیع خزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم
بن اسماعیل بن یحیی بن سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سلمہ سے انھون نے ابو الزعراء سے انھون نے حضرت عبد اللہ
بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ان دونون کی اقتدا کرو یعنی ابو بکر و عمر کی
نیز ابو البرکات کہتے تھے ہمسے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن طالب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن
ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مبارک بن فضالہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے (خلیفہ) عمر بن عبد العزیز
نے حسن بصری کے پاس بھیجا تاکہ مین انسے کچھ باتین دریافت کرون چنانچہ مین انکے پاس گیا وہ چمڑے کا ایک تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے
مینے کہا مجھے عمر بن عبد العزیز نے آپکے پاس کچھ باتین دریافت کرنے کو بھیجا ہی پس انھون نے میرے سوالات کا جواب دیا بعد اسکے
مینے کہا میری تشفی کر دیجئے اس بات مین جو لوگ اختلاف کر رہے ہین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنا دیا تھا
پس حسن بصری سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کیا اسمین کچھ شک ہے قسم اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو خلیفہ بنایا تھا اور بے شک ابو بکر اللہ کو سب سے زیادہ پہچانتے تھے اور اس سے سب سے زیادہ ڈرتے تھے اور اس بات سے
وہ بہت خائف تھے کہ ایسی حالت مین وفات پائین جس کا حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین نہین دیا۔ ہمین منصور بن
ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن
خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن دینار مکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن طلحہ نے عائشہ بنت سعد سے
انھون نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر لوگون کو نماز پڑھائین بعض لوگون نے
کہا کاش آپ کسی اور کو حکم دیتے حضرت نے فرمایا میری امت کو سزاوار نہین ہے کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص انکی امامت کرے
ہمین اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن بشیر نے عیسی بن میمون انصاری سے انھون نے قاسم بن محمد سے انھون نے حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرکے

Marfat.com

بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم مین ابوبکر ہون اس قوم کو سزاوار نہین ہی کہ کوئی دوسرا انکی امامت کرے
نیز اسمٰعیل بن علی کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے
والد نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن جبیر ابن مطعم نے خبر دی کہ انکے والد جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ ایک
عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کام کیلئے آئی آپ نے اسے کچھ حکم دیدیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ بتایئے اگر مین آؤن اور آپکو
نہ پاؤن حضرتؐ نے فرمایا اگر مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس جانا تبین احمد بن عثمان بن ابی علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوشیبہ یعنی
عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے
ابوبکر یعنی احمد بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سلیمان مالکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن محمد بن یوسف واسطی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ابان واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبداللہ نخعی نے ابوبکر ہذلی سے انھون نے
حسن بصری سے انھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابوبکر کو مقدم فرمایا اور انھون نے لوگون کو نماز پڑھائی حالانکہ مین وہان موجود تھا کہین گیا نہ تھا اور مین صحیح تھا مریض نہ تھا اگر آپ
چاہتے تو مجھے مقدم فرماتے پس آپنے اپنی دنیاوی سرداری کیلئے اس شخص کو پسند کرلیا جس کو اللہ و رسول نے ہماری دینی سرداری
کیلئے منتخب فرمایا تھا تبین ابوالقاسم یعنی عبیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی عبیش بن صدقہ
بن علی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن احمد بن عمر سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد
بن احمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہمین اسحاق ازرق نے سلمہ بن نبیط سے انھون نے نعیم بن ابی ہند سے انھون نے نبیط یعنی ابن شریط سے انھون نے سالم بن عبید سے
جو اصحاب صفہ مین سے تھے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض جب سخت ہوگیا تو آپ پر بیہوشی طاری
ہونے لگی جب آپکو ہوش آیا تو آپنے فرمایا کہ بلال سے کہو اذان دین اور ابوبکر سے کہو نماز پڑھائین حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میرے
والد نرم دل آدمی ہین کاش آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے پھر حضرت نے پوچھا کہ نماز قائم ہوگئی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ میرے والد
نرم دل آدمی ہین کاش آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ تو یوسف کے ہمنشین عورتون کے مثل ہو بلال کو حکم دو کہ
وہ اذان دین اور ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑھائین اسکے بعد پھر حضرت کو افاقہ ہوا تو آپنے پوچھا کہ کیا نماز قائم ہوگئی تو لوگون نے کہا ہان حضرت
نے فرمایا کسی کو بلاؤ مین اسپر ٹیک لگاکر جاؤنگا پس بریرہ آئین اور ایک اور شخص آیا اور وہ آنحضرت کو پکڑ کے پیچھے آپکے دونون پیر زمین
پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے پھر لوگون نے لیجاکر آپ کو حضرت ابوبکر کے پہلو مین بٹھا دیا حضرت ابوبکر نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائین مگر آپنے انکو

۱؎ یعنی جس طرح حضرت یوسف کی ہمنشین عورتین یعنی زنان مصر حضرت یوسف سے ایسی بات کہتی نہین جسکو انکا دل کبھی منظور نکر سکتا تھا ایسی ہی بات تم مجھسے کہہ رہی ہو ۱۲

روکا یہانتک کہ لوگون نے نماز سے فراغت پائی پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور اہل عرب امی لوگ تھے آپ سے پہلے
انمین کوئی نبی نہوا تھا تو حضرت عمر نے کہا کہ جو شخص آنحضرت کی وفات کا لفظ منہ سے نکالے گا مین اُسے اپنی اس تلوار سے مار دونگا پس
لوگون نے سالم سے کہا کہ جاؤ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب یعنی حضرت ابوبکر کو بلا لاؤ پس مین گیا تو مینے انھین مسجد مین پایا
پس مین بے اختیار رونے لگا حضرت ابوبکر نے کہا شاید نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی مینے کہا کہ عمر تو کہتے ہین کہ جو شخص کہ خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا کلمہ منہ سے نکالیگا مین اُسے اپنی اس تلوار سے مار دونگا پس حضرت ابوبکر نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اندر تشریف
لیگئے لوگون نے انکے لئے جگہ چھوڑ دی پس وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جھک گئے یہانتک کہ قریب تھا کہ انکا چہرہ حضرت کے چہرہ
مبارک سے ملجائے پس انھون نے آپکی سانس دیکھی معلوم ہوا کہ آپکی وفات ہوگئی تو حضرت ابوبکر نے یہ آیت پڑھی انک میت وانہم میتون
لوگون نے پوچھا کہ اے صاحب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا حضرت کی وفات ہوگئی انھون نے کہا ہان پس لوگون نے سمجھ لیا کہ
یہ سچ ہے لوگون نے کہا اے صاحب رسول خدا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھی جائیگی حضرت ابوبکر نے فرمایا ہان ایک ایک جماعت
تم مین سے آئے اور تکبیر کہکر دعا مانگے اور چلی جائے یہانتک کہ سب لوگ فارغ ہوجائین پس لوگون نے سمجھ لیا کہ یہ ایسا ہی ہے پھر لوگون نے کہا کہ اے
صاحب رسول خدا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دفن کئے جائینگے حضرت ابوبکر نے کہا ہان لوگون نے پوچھا کہ کس مقام پر دفن کئے جائینگے
حضرت ابوبکر نے کہا جس مقام پر اللہ نے انکی روح کو قبض فرمایا ہے کیونکہ اللہ نے انکی روح پاکیزہ مقام مین قبض فرمائی ہے پس لوگون نے سمجھ لیا کہ یہ ایسا ہی ہے پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تم لوگون کے پاس ہین یہ کہکر باہر چلے گئے پس سب مہاجرین یا چند مہاجرین انکے پاس آگئے حضرت
ابوبکر نے کہا ہمارے انصاری بھائیون کے پاس جاؤ انکا بھی اس امر مین حصہ ہے چنانچہ وہ لوگ گئے دیکھا تو وہ باہم مشورہ کر رہے ہین یہانتک
کہ انصار مین سے ایک شخص نے کہا کہ ایک خلیفہ ہم مین سے ہونا چاہئے ایک تم مین سے پس حضرت عمر کھڑے ہوگئے اور انھون نے حضرت
ابوبکر کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا دو تلوارین ایک میان مین ہرگز نہین رہ سکتین پھر کہا کہ تم مین سے کون شخص ہے جسکی مین تین فضیلتین نصیب
ہوئی ہون اذ ھما فی الغار اور اذ یقول لصاحبہ اور لا تحزن اور معہ دو فضیلتین کس کے پاس ہین پھر انھون نے حضرت ابوبکر کا ہاتھ بڑھایا
اور انسے بیعت کی بعد اسکے پھر اور لوگون نے بھی بیعت کی اور خوب بیعت کی ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے
روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسعود بن علی نے زائدہ سے انھون نے عاصم سے
انھون نے زر سے انھون نے حضرت عبداللہ (بن مسعود سے) روایت کرکے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
ہوگئی تو انصار نے (مہاجرین سے) کہا کہ ایک امیر ہم مین سے ہونا چاہیے اور ایک تم مین سے پس حضرت عمر آئے اور انھون نے کہا کہ اے گروہ

---

۱ اے نبی تم بھی مرنے والے ہو اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہین ۱۲ ۲ معلوم ہوا کہ خلافت کا انتظام کرنے ۔ مہاجرین و انصار کے اصرار سے حضرت ابوبکر
سقیفہ بنی ساعدہ ۱۲

گروہ انصار کیا تم نہین جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگون کی امامت کرین پس تم مین سے کس شخص کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہی کہ وہ ابوبکر پر پیشقدمی کرے سب نے کہا کہ ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین اس بات سے کہ ابوبکر پر پیشقدمی کرین۔ ہمین قاسم بن علی دمشقی نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطالب یعنے علی بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن خلعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوسعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مشرف بن سعید واسطی نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انھون نے زر بن حبیش سے انھون نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ انصار نے اپنی رائی سے رجوع صرف حضرت عمرؓ کے کلام سے کیا انھون نے کہا کہ مین اللہ کی قسم دلاتا ہون بتاؤ ابوبکر کو یہ حکم ملا تھا یا نہین کہ وہ لوگون کو نماز پڑھائین سب لوگون نے کہا ہان حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم مین سے کس کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہی کہ جس جگہ پر انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا ہی وہان سے انکو ہٹا دے سب نے کہا کہ ہم مین سے کسی کا دل بھی اس بات کو گوارا نہین کرتا ہم خدا سے مغفرت چاہتے ہین حضرت عمرؓ کی یہ گفتگو حدیث صحیح مین وارد ہوئی ہی وہ حدیث بہت بڑی ہی ہمنے اسکو بوجہ طویل اور مشہور ہونے کے ترک کردیا ہی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو تمام مکہ مین زلزلہ پڑگیا اس کیفیت کو ابوقحافہؓ نے سنا تو پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی ابوقحافہ نے کہا بڑا حادثہ ہوا پھر آپ کے بعد خلیفہ کون ہوا لوگون نے کہا تمھارے بیٹے ابوقحافہؓ نے کہا کہ کیا بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ اس بات پر راضی ہوگئے لوگون نے کہا ہان ابوقحافہؓ نے کہا جو چیز خدا دے اسکا کوئی دینے والا نہین حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر سب سے پہلے عمر بن خطاب نے بیعت کی تھی یہ بیعت مقام سقیفہ مین ہوئی اسی دن جسدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی پھر بیعت عام دوسرے دن ہوئی علی اور بنی ہاشم اور زبیر بن عوام اور خالد بن سعید بن عاص اور سعد بن عبادہ انصاری بیعت سے علیحدہ رہے پھر بعد موت فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب نے بیعت کرلی سوا سعد بن عبادہ کے کہ انھون نے کسی سے بیعت نہین کی یہانتک کہ مرگئے اُن تمام لوگون نے موافق صحیح حدیث[1] کے چھ مہینہ کے بعد بیعت کی اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہین۔

[1] بیشک یہ حدیث جامع شرائط صحت ہی اور صحیح بخاری مین بھی مروی ہی مگر محققین کے نزدیک درایۃً یہ حدیث کمزور ہی اور وہ حدیث صحیح ہی جس کو شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا مین بطرق متعددہ نقل کیا ہی کہ حضرت علی نے تین روز کے بعد بیعت کرلی تھی اسکے صحیح ہونے اور چھ مہینے بعد بیعت کی روایت کے ضعیف ہونیکی وجوہ اگر کسی کو بتفصیل دیکھنا ہون تو ہماری کتاب انتصار الاسلام کی طرف رجوع کرے مختصراً یہان دو ایک باتین نقل کی جاتی ہین (۱) چھ مہینے کے بعد بیعت کی روایت صحیح مانی جائے تو حضرت مرتضیٰ کا چھ مہینے تک خطا پر اصرار لازم آتا ہی امام برحق اور پھر حضرت صدیق جیسے امام کی بیعت نکرنا یقیناً خطا ہی اور اس خطا پر چھ مہینے تک تنبہ نہونا حضرت مرتضیٰ کی شان سے بہت بعید ہی (۲) اس چھ ماہ مین حضرت مرتضیٰ برابر پانچون وقت نماز مین حضرت صدیق سے ملتے ہونگے پس درصورت بیعت نکرنے کے کسی قسم کا سوال و استفسار درمیان مین نہ آنا یا اسکا مذکور نہونا بہت بعید ہی (۳) روایات صحیحہ مین وارد ہی کہ حضرت صدیق نے حاضرین بیعت مین علی مرتضیٰ کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ علی کہان ہین لوگ انکو بلا لائے تو حضرت صدیق نے پوچھا کہ اے ابن عم رسول خدا کیا تم چاہتے ہو کہ مسلمانون مین تفرقہ ڈالو انھون نے کہا نہین مین ایسا نہین چاہتا پھر انھون نے بیعت کرلی اسی طرح حضرت زبیر سے بھی بات چیت ہوئی اور انھون نے بھی بیعت

[illegible] روایت سے صاف ظاہر ہی کہ توقف بیعت کو بہت زمانہ نہین گزرا ۱۲

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق نے مرتدین کے قتال مین بڑا کارنمایان کیا جس کو ہم تاریخ کامل مین ذکر کرچکے ہین ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبدالصمد بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے سفیان سے انھون نے عثمان بن مغیرہ سے انھون نے علی بن ربیعہ سے انھون نے اسمار بن حکم فزاری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا کہ جب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ جسقدر چاہتا اس سے مجھکو نفع حاصل ہوتا اگر جب کوئی اور شخص مجھسے حدیث بیان کرتا تو مین اُسے حلف دیدیتا اگر وہ حلف لے لیتا تو مین اُسکی تصدیق کرتا اور مجھسے ابوبکر نے بیان کیا اور ابوبکر سچے تھے (اسلئے مینے اُنسے حلف نہین لیا) انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص گناہ کرے پھر وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور بعد اسکے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اسکا گناہ بخشدیتا ہے۔

حضرت صدیق کی وفات

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ۷ جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہجری کو وفات پائی اور حضرت عمر بن خطاب نے اُنکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات دوشنبہ کے دن بعد زوال آفتاب کے ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ شنبہ ۲۲ جمادی الآخرہ کو ہوئی۔ ہمین ابومحمد بن ابی القاسم نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح یحیی یوسف بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شجاع بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوعبداللہ بن مندہ نے خبر دی کہ حضرت ابوبکر کی ولادت واقعہ فیل کے دو برس اور کچھ نہ کم چار مہینے بعد ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس اور چند ماہ بعد وفات پائی عمر ۶۳ برس تھی رنگ سفید قد جسم لاغر تھا رخسارے کم گوشت تھے چہرہ پر رنگین ظاہر تھین آنکھین اندر حلقون کے تھین پیشانی بلند تھی حنا اور کتم کا خضاب لگایا کرتے تھے مردون مین سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور انکے والدین بھی اسلام لائے تھے خود بھی صحابی ہین اور ان کے والدین بھی صحابی ہین اور بیٹے بھی صحابی ہین رضی اللہ عنہم۔ ابومحمد نے کہا ہے کہ مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر فرضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے لیث بن سعد نے عقیل سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کرکے خبر دی کہ حضرت ابوبکر اور حارث بن کلدہ ایک خزیرہ[1] کھا رہے تھے جو حضرت ابوبکر کیلئے ہدیہ مین آیا تھا حارث نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ اپنا ہاتھ اٹھا لیجئے واللہ اسمین ایک سال کی سیماری کا زہر پڑا ہوا ہے اور تم اور آپ ایک ہی دن مرینگے حضرت ابوبکر نے اس سے ہاتھ اٹھا لیا مگر اس کے بعد دونون برابر علیل رہے یہانتک کہ سال ختم ہونیکے وقت ایک ہی دن مین دونون کی وفات ہوئی۔ نیز ابومحمد کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنی سند کیساتھ محمد بن

[1] ایک خاص ترکیب سے گوشت پکایا جاتا ہے اسکو خزیرہ کہتے ہین ۱۲

سعد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ نے زہری سے
انھون نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین حضرت ابوبکر کے مرض کی ابتدا
اس طرح ہوئی کہ انھون نے ۸ جمادی الآخرہ کو بروز دوشنبہ غسل کیا اس دن سردی سخت تھی پس ان کو پندرہ دن تک
بخار آیا کہ نماز کیلئے باہر نجا سکتے تھے حضرت عمر کو حکم دیتے تھے کہ وہ لوگون کو نماز پڑھا دین لوگ انکی عیادت کے لئے
آتے تھے اور انکا مرض ہر روز بڑھتا جاتا تھا حضرت عثمان سب سے زیادہ ان کی تیمارداری کیلئے حاضر رہتے تھے وفات انکی شب شنبہ کو
بتاریخ ۲۲ جمادی الآخرہ سنہ ۱۳ ہجری ہوئی پس خلافت انکی دو برس تین مہینہ دس دن رہی اور ابو معشر کہتے تھے دو برس اور چار دن کم چار مہینے
جب وفات ہوئی اسوقت عمر انکی ترسٹھ برس کی تھی تمام روایات اس بات پر متفق ہین کہ انکی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے برابر ہوئی
حضرت ابوبکر واقعہ فیل سے تین برس بعد پیدا ہوئے تھے۔ وہ اسلام مین سب سے پہلے خلیفہ ہوئے اور اسلام مین سب سے پہلے امیر حج وہی تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۸ ہجری مین مکہ فتح کیا اور سنہ ۹ ہجری مین حضرت ابوبکر کو بھیجا تاکہ وہ لوگون کو حج کرائین اور انھین نے سب سے پہلے
قرآن جمع کیا اور بعض لوگ کہتے ہین سب سے پہلے علی بن ابی طالب نے قرآن جمع کیا تھا حضرت ابوبکر کے جمع قرآن کا حال ہم حضرت عثمان کے
تذکرہ مین لکھین گے اور وہ سب سے پہلے خلیفہ ہین جنکی میراث انکے والد نے بھی پائی زیاد بن حنظلہ نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر کی وفات کا سبب وہ
اندرونی صدمہ تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے انھین پہونچا تھا حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا ہے کہ جب حضرت ابوبکر کی
وفات کا زمانہ قریب آگیا تو انھون نے حضرت عمر بن خطاب کو خلیفہ بنایا اس کی کیفیت ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ مین لکھین گے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس انکی والدہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھین حضرت عثمان کی کنیت بھی
انھین کے نام پر تھی سرزمین حبش مین پیدا ہوئے تھے مصعب زبیری نے کہا ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے ہجرت کی تو ان کیساتھ انکی بی بی
رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھین وہان انکے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام حضرت عثمان نے عبداللہ رکھا اور عبدالکریم بن روح بن
عنبسہ بن سعید مولای حضرت عثمان بن عفان نے {جنکی والدہ ام عیاش رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھین} اپنے والد
روح سے انھون نے اپنے والد عنبسہ سے انھون نے انکی دادی ام عیاش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھین حضرت رقیہ سے حضرت عثمان کا
ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور حضرت عثمان کی کنیت ابو عبداللہ رکھی یہ صاحبزادے چھ برس زندہ رہکر
عالم جاودانی مین تشریف لے گئے انکی قبر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اُسے تھے۔ زبیر بن بکار کا قول ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

عدوی قبیلہ بنی عدی سے ہین انکا نام سائب تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کی ضمانت کے متعلق ابو قتادہ کے مثل ایک روایت کی ہر اور انکی حدیث مین یہ مضمون ہر کہ دو دینار اگر کسی کے ذمہ قرض باقی رہجائی تو سمجھنا چاہئے کہ وہ داغ ہین داغنے جہنم کے اس حدیث کو ابولہیعہ نے ابو قبیل سے روایت کیا ہی انکی حدیث اہل مصر روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہر

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن عدی انصاری ہین - عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انھون نے عبدالرزاق سے انھون نے معمر سے انھون نے زہری سے عطا بن یزید سے انھون نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے انھون نے عبداللہ بن عدی انصاری سے روایت کی ہر کہ وہ کہتے تھے اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور اسنے ایک منافق کے قتل کی بابت آپسے آہستہ کچھ بات کہی مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا کہ کیا وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہین دیتا اس شخص نے کہا شہادت تو دیتا ہی مگر اسکی شہادت قابل اعتبار نہین آپنے فرمایا کیا وہ نماز نہین پڑھتا اس شخص نے کہا نماز تو پڑھتا ہی مگر اسکی نماز قابل اعتبار نہین ہے فرمایا تو ان لوگون کے قتل سے مجھے منع کیا گیا ہر - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ ابن شہاب سے مروی ہر وہ عبید اللہ سے وہ عدی سے روایت کرتے ہین کہ انصار مین سے ایک شخص نے انسے یہ واقعہ بیان کیا تھا اور پھر حدیث ذکر کی ہر اور کہا ہی کہ صحیح پہلا ہی قول ہر

(سیدنا) عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن حمار قرشی زہری قبیلۂ قریش سے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ثقفی ہین قریش کے حلیف تھے کنیت انکی ابو عمر ہر اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عمرو صحابی ہین اہل حجاز سے ہین قدیدا و عسفان کے درمیان مین رہتے تھے - ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کرکے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن عدی بن حمار زہری نے انسے بیان کیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (مکہ سے ہجرت کرتے وقت) ایک سٹیکرے کے پاس کھڑا ہوا دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ (اے مکہ) خدا کی زمین مین سب سے بہتر مقام ہر اور خدا کی زمین مین سب مقامات سے زیادہ خدا کو محبوب ہی اگر مین تجھسے نکالا نہ جاتا تو نہ نکلتا - اس حدیث کو ایک جماعت نے زہری سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے عبداللہ بن عدی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہر

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حدیس - بلوی - عبدالرحمن کے بھائی ہین انکا نسب انکے بھائی کے نام مین انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا بعض لوگ کہتے ہین یہ صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے وہان انکی کچھ زمین بھی ہی انکی کوئی روایت معلوم نہین یہ سعید بن یونس کا قول ہی بعض لوگون کا بیان ہر کہ یہ انھی لوگون مین ہین جنھون نے بیعۃ الرضوان کی تھی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہر

Marfat.com

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ جہنی اپنے معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے روایت کی ہر کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ فتح مکہ سے لوٹے جب مقام کدید مین تو کچھ لوگ آپ سے اپنے گھر واپس جانیکی اجازت طلب کرنے آئے آپنے انھین اجازت دیدی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہر۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ۔ سالمی۔ قبیلہ بنی سالم بن مالک بن سے ہین۔ ابن اسحاق نے اُن لوگون کے نام مین جو قبیلہ بنی غنم بن سالم بن مالک بن اوس سے غزوۂ بدر مین شریک تھے عبداللہ بن عرفجہ کا نام لکھا ہر۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہر۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف۔ انصاری۔ خدارہ بھائی ہین خدرہ کے یہ ابوعمر کا قول ہر اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو خدرہ کی اولاد سے قرار دیا ہر اور کہا ہر کہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے اُن لوگون کے نام مین جو بنی خدرہ بن عوف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر مین شریک تھے عبداللہ بن عرفطہ کا نام بیان کیا ہر اور یہ کہ وہ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ تینون لکھا ہر۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہر کہ یہ خدرہ کی اولاد سے ہین مگر میرے پاس جو نسخہ سیرت ابن اسحاق کا ہر اسمین بروایت یونس بن بکیر و عبدالملک بن ہشام و سلمہ بن فضل انکو خدارہ کی اولاد سے بیان کیا ہر جو خدرہ کے بھائی تھے غالباً یہ غلطی کاتب کی ہر (کہ اس سے خدارہ کا الف چھوٹ گیا) واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابوحصام۔ مزنی ہین۔ انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہر سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق قریشی سے انھون نے عصام بن عبداللہ مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہر کہ وہ کہتے تھے ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ (جہان پہونچنا) وہان قتل کرتے چلے جانا بشرطیکہ مسجد نہ دیکھو یا موذن کی آواز نہ سنو چنانچہ ہم مقام بطن نخلہ مین پہونچے پس ہمنے ایک شخص کو دیکھا اس نے ہم نے کہا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور ان بات کی شہادت دیتا ہر کہ محمد اللہ کے رسول ہین اُسنے ہمین کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ ہمنے تین مرتبہ ایسا ہی کہا اور اس سے ہمنے کہا کہ اگر تو نہ کہیگا تو ہم تجھے قتل کر دینگے اسنے کہا اچھا مجھے مہلت دو مین عورتون سے ایک ضروری بات کہہ آؤن چنانچہ وہ ایک عورت کے پاس گیا اور اس سے یہ دو شعر کہے۔

فلا ذنب لی قد قلت اذ نحن جیرۃ ٭ الٰہی بود قبل احدی الصفائق ٭ الٰہی بود قبل ان یشیط النوی ٭ وبنای امیری بالحبیب المفارق ٭

ترجمہ میرا کچھ گناہ نہین ہے کہدیا تھا جب ہم ساتھ رہتے تھے ٭ کہ محبت کو پورا کرو قبل موت کے ٭ محبت کو پورا کرو قبل اس کے کہ جان نکلے ٭ اور میرا امیر جدائی معشوق سے علیحدہ ہو جائے ۱۲۔

Marfat.com

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com